دیوانی یار دی

مکمل ناول

تانیہ طاہر

میں نے زندگی کو اپنے لیے ہمیشہ تلخ پایا ہے۔شادی شدہ زندگی میں کوئ لمہہ میرے لیے حسین یاد ثابت نہیں ہوا۔بعض اوقات ہم کسی سے حادثاتی طور پر ٹکرا جاتے ہیں۔اور خواہش نا ہونے کے باوجود ہم انکی زندگی میں جبراً داخل کردے جاتے ہیں۔

یہ بات ہی اذیت کے لیے کافی ہے کہ جس سے ہم محبت کرتے ہیں اسکے لیے ناقابلِ برداشت ہیں۔

میری شادی ہوی کچھ اسطرح تھی کہ میں اپنے باباک اکلوتی اور انتہائی سادہ شکل بیٹی تھی میرے چہرے کے نقوش بھی عام سے تھے اور رنگ بھی گندمی۔بابا ہارٹ پیشنٹ تھے۔اور کاروبار بھی بس گزارے لائق تھا اسی لیے بابا کا علاج گورمنٹ ہسپتال سے کرایا جا رہا تھا۔اس رات بابا کی اچانک ہی طبعیت بگڑ گئ۔میں ڈاکٹرز کو بلانے دوڑئ تو کسی سے زور سے ٹکرائ۔تصادم بہت شدید تھا۔مگر میں بابا کی بگڑتی حالت کے پیشِ نظر بھکلائ ہوی تھی۔میں نے ایک نظر اس بھرپور وجاہت کے مالک شخص کو دیکھا۔جو مجھ سے انگلش میں بولا۔

"اس ایوری تھنگ اوکے "

"وہ وہ میرے بابا کوکچھ ہو جائے گا پلیز ڈاکٹر صاحب میرے بابا کو بچا لیں۔"میں ہاتھوں میں چہراڈھانپے شدت سے رو دی۔حالات ہی کچھ ایسے تھے کہ میرا دل بیٹھا جا رہا تھا۔انھوں نے میری بات سنی اور اگلےلمہے وہ اس وارڈ کی جانب بڑھ گئے جہاں بابا خستہ حالت میں لیٹے لمبی لمبی سانسیں لے رہے تھے۔۔

جلد ہی وہاں کا منظر ہیبت ناک ہو گیا بابا کو وارڈ سے آئ سی یو لے جا یا گیا۔میں دم سادے ساری کاروائ دیکھ رہی تھی۔

تقریباً ایک گھنٹہ میں نے خدا کے حضورگڑگڑا گڑگڑا کر بابا کی زندگی کے لیے دعائیں مانگی مگر خدا کو کچھ اور منظور تھا نرس میرے پاس آئ اور اندر بابا کے پاس لے گائ جہاں وہی ڈاکٹرکھڑا تھا اور بابا

کے نحیف ہاتھوں نے ان ہاتھوں کو مظبوطی سے تھام رکھا تھا۔بابا کی آنکھ سے آنسو کی ایک لڑی متواتر گر رہی تھی

میں تڑپ کر بابا کے قریب ہوئی۔تو میرے کانوں نے جو سنا اسپر پر میں شرمندگی کے مارے سر نہ اٹھا سکی۔

بابا ڈاکٹر سے اپنی بیٹی کو تحفظ دینے کی التجا کر رہے تھے۔

نہ جانے کب سے وہ آہوزاری کر رہے تھے۔ڈاکٹر پہلے گڑبڑایا۔اسنے مجھے دیکھا اور بابا کو کچھ سمجھانے لگا کے بابا تڑپ اٹھے۔انچی آواز سے رونے لگے۔

اور ڈاکٹر نے گھبرا کر خوشی کی نوید بابا کے ہاتھ میں تھما دی اور۔اور چند ہی لمحوں میں میرے سارے جملہ حقوق کا مالک ہو گیا۔

وہ وہاں رُکا نہیں پھر.... ماتھے پر لاتعداد شکنیں تھیں۔

اس رات مجھے اپنے بابا سے پہلی بار شکوے تھے شکایتیں تھیں۔میں ایک لفظ بھی بولے بغیر ایک سائیڈ پر چپ چاپ بیٹھ گئ مجھے لگا بابا میری ناراضگی سے با خبر ہیں مجھے بلا کر سمجھائیں گے مگر پوری رات گزر گئ بابا نے مجھے نہیں بلایا۔ہوش تو میرے تب اڑے جب صبح ایک نرس نے۔مجھے بابا کی موت کی خبر سنائ۔۔میں پاگل سی ہو گئ۔چلا چلا کر پورا ہسپتال سر پر اٹھا لیا۔سب تاسف بھری نظروں سے مجھے دیکھ رہے تھے۔

اور پھر کب بابا کو انکے اصلی جگہ تک پہنچایا۔اور کب میں کسی کی ہمراہی میں اس محل نما گھر میں آئ مجھے کچھ پتا نہیں تھا پتہ تو تب چلا جب میری اوقات کا تعین کیا گیا۔

سارے گھر کا کام مجھ سے لیا جاتا میری ساس مجھ سے شدید نفرت کرتی تھی۔شوہر کو میں نے اس دن کے بعد دیکھا ہی نہیں۔میں سارے دن کام کے بعد کچن میں سوتی گھٹ گھٹ کے رونا مجھے اپنا مقدر لگ رہا تھا کھانا کھایا یہ نہیں کھایا کوئ مجھ سے نہیں پوچھتا تھا۔۔
ایسی زندگی تو میں نے بابا کے ساتھ نہیں گزاری تھی۔
بڑی بھواجیں بس مجھے دیکھ کر رہ جاتی کوئ کچھ نہ کہتا ہمدردی کے دو بول بھی نہیں۔
اور پھر اس دن میں نے رضا احمد کو پورے چار ماہ بعد دیکھا۔وہ اول روز کی طرح منظر پر چھایا ہوا تھا ۔اسکی چمکیلی آنکھوں سے مجھے پہلی بار محبت سی ہو گئ۔مگر اسکے لڑکھڑاتے قدم مجھے ڈرا گئے وہ ہوش میں نہیں تھے۔وہ میرے قریب آۓ۔تو ناگوار بو چار۔سو پھیل گئ۔میں ڈر کر پیچھے ہٹنے لگی کے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے کمرے میں لے گیے۔۔۔اس رات میں بہت روی۔۔اس شخص پر نظرڈالی جو بے چینیاں میرے ہاتھوں میں دے کر سکون کی نیند سو رہا تھا میں جانتی تھی صبح۔مجھے یہ ہی شخص گلیاں دے گا میرے وجود سے گھن کھاے گا۔۔اور یہ سوچتے ہی میں اور شدت سے رو دیتی۔صبح میری تواقع کے عین مطابق ہوا میری ساس نے بقائدہ مجھے لاتعداد تھپڑوں سے نوازا۔
اور کچھ دن بعد اسی خبر ملی کے میرے اوسان خطا ہو گئے۔

میرے وجود میں ایک نئ زندگی جنم لے چکی تھی۔اور پھر بہت اذیتوں کے بعد وہ میرے ہاتھوں میں آگیا۔وہ ہوبا ہو اپنے باپ پر گیا تھا بہت حسین بہت خوبصورت میں نے شکرانے کے نفل ادا کیے میں خوش تھی۔کسی نے بھی میرے بیٹے کو۔نہیں دیکھا تھا۔اسکے باپ نے بھی نہیں۔اور پھر میرا بیٹا بھی

میرے ساتھ وہ تکلیفیں سہنے لگا میں اسکی ننھی سی جان کو بچا نہیں پا رہی تھی۔اور جب وہ چار سال کا ہوا۔تو میری ساس کو ایک بار پھر پوتے کی خبر ملی تو وہ بلبلا اٹھی۔مجھ سمیت اس بار میرا بیٹا بھی پیٹا۔ اور وہ جو اس سب کا ذمہ دار تھا وہ ایسا بن گیا جیسے۔۔۔وہ کچھ جانتا ہی نہیں۔

تکلیفیں اور عزیتیں ایک بار پھر منہ کھولے کھڑی تھی۔اتنے امیر باپ کی اولاد دوسروں کے کپڑے پہن کر گزارا کر رہی تھی۔حالانکہ دو بیٹے تھے۔مگر آنے والے وقت کا کوئی کچھ نہیں جانتا۔

اور ایک دن ایسا ہی عام سا مشقت سے بھرپور تھا جب میں کام کر کے ہٹی تو کچن میں شاہ میر منہ پھولاے بیٹھا تھا جبکہ شہروز غائب تھا۔

میں بھوکلہ کے اسکے تعقب میں دوڑی۔میں لاونج میں آی تو میری ساس شہروز کو بری طرح ڈانٹ اور مار رہی تھی جبکہ وہ سہما ہوا تھا۔لاونج میں موجود خوبصورت اور قیمتی واس ٹوٹ چکا تھا۔مجھے اپنے پیچھے شاہ میر کا احساس ہوا جو غصے کا تیز تھا وہ فوراً دادی کے پاس پہنچا اور اپنے بھائی کو انکے شکنجے سے چھڑوایا۔

اسکے انداز بلکل باپ والے تھے۔میں بت بنی سب دیکھ رہی تھی۔دادی نے شہروز کو چھوڑ کر شاہ میر کے گالوں کو تھپڑوں سے سرخ کر دیا۔میری بزدلی میرے بچوں کو رول رہی تھی تقریباً سب ہی وہاں موجود تھے ان بچوں کا باپ بھی۔جو ایک نئ تحریر رقم کر چکا تھا۔۔شاہ میر نے اپنا آپ چھڑوانا چاہا تو دادی کے منہ پر اسکا ناخون لگا اور ننھی سی خون کی بوند ابھری۔اور میرے شوہر کی غیرت اچانک ہی جاگی اسنے اپنے ہی خون کو بریٔ طرح پیٹا گلیاں دیں احسان جتایا۔

اور مجھ سمیت میرے دونوں بیٹوں کو بھی ماں کے ایک حکم پر اسنے گھر سے باہر نکال دیا۔

جبکہ وہ جانتا تھا۔ایک بار پھر میرے وجود میں اسکی نشانی تھی۔

۔۔۔۔۔زندگی کے یہ تکلیف دہ سال میں کبھی نہیں بھول سکتی۔

"مما "اسے اپنی چھوٹی بیٹی شانزے کی آواز آی تو وہ چونک سی گئ۔ماضی میں وہ ایسے گم ہوی کے حال کو ہی بھول گئ اسنے ڈائیری بند کی اور بیٹی کی طرف متوجہ ہوی۔جسے شہروز چھپکلی سے ڈرا رہا تھا۔ وہ دوڑتی ہوی کمرے میں آگئ۔اور زور زور سے چیخنے لگی جبکہ شہروز قہقہ لگاتے ہوے اسپر چھپکلی پھنک چکا تھا۔

"شہروز " اسنے شہروز کو زور سے تھپڑ لگایا اور شانزے جو گلہ پھاڑ کر چیخ رہی تھی اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔

"زے بس کرو نکلی ہے " اور یہ کہتے ساتھ ہی شانزے حواسوں میں آی اور ایک بار پھر ان دونوں کی لڑائ شروع ہو گئ۔جبکہ وہ سر تھام کر رہ گئ۔

"آنے دو شاہ میر کو کراتی ہوں تم دونوں کا دماغ درست۔"اسنے ان دونوں کو جس کی دھمکی دی تھی یقینی طور پرانکی زبان تعالو سے لگ گئ۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔///////////۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔//

"صفدر سب کیسا چل رہا ہے"

"یس سر سب پری پلین چل رہا ہے۔بس اپکا ہی ویٹ کر رہے تھے کہ کب آپ ریٹ ڈالنے کی اجازت دیں۔"صفدر اسکا بہت اچھا دوست تھا کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔اپنے شوق کی بنا پر پولیس فورس جوائن کی ہوی تھی۔مگر کام کے دوران وہ اس سے ہمیشہ ادب و آداب سے مخاطب ہوتا تھا۔

"ہمم گڈ۔۔۔سب ریڈی ہیں۔"

"یس سر"وہ اپنے آفس سے باہر نکلا تو صفدر بھی اسکے پیچھے تھا۔پولیس یونیفارم میں اسکا کسرتی جسم جیسے چٹان کی مانند لگ رہا تھا۔چہرے کے نقوش میں گھلی وجاہت۔مقابل کے ہوش گواہ دے رہی تھی۔لڑکیاں تولڑکیاں مرد بھی اسکی وجاہت کو لمہہ بھر کے لیے بس دیکھتے رہ جاتے۔اور سب سے زیادہ خطرناک چیز شاہ میر خان کا غصہ تھا۔جو سب کو اس سے دس دس فٹ دور رہنے پر مجبور کر دیتا۔

وہ آفس سے بہر نکلا اور ایک طائرانہ نظر سب پر ڈالی جو سب الرٹ کھڑے تھے۔

"اوکے کسی بھی قسم کی غلطی کی کوئ گنجائش نہیں ہے۔جس نے غلطی کی وہ اپنے آنے والے حالات کا خود زمہ دار ہے۔امید کرتا ہوں آپ میں سے کوئ نہیں چاہے گا کہ ہماری اتنے ٹائم کی محنت کا ضیائع ہو۔"اسنے اپنی بات پوری کی۔اور باہر اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔صفدر اسکے ساتھ تھا باقی سب بھی انسٹرکشن کو مد نظر رکھتے ہوے گاڑیوں کی طرف دوڑے۔

\-------//////////-------------

یہ شہر کا مشہور کلب تھا جہاں امیر ماں باپ کی بگڑی ہوی اولاد ریفرشمنٹ کے لیے جمع ہوتی تھی اور ریفریشمنٹ بسا اوقات تمام اخلاقی حدوں کو توڑ دیتی۔یہ کلب کسی بڑے سمگلر کے انڈر چل رہا تھا جو۔نوجوان نسل کو نشے کی عادت بڑی تیزی سے ڈال رہا تھا تقریباً ایک ماہ پہلے شاہ میر کے انڈر یہ کیس آیا تھا اور آج وہ اسے پایے تکمیل تک پہنچانے یہاں پہنچ گیا تھا۔

شاہ میر خان کی جیپ کلب کے باہر رکی۔وہ ایک جست لگا کر جیپ سے باہر نکلا۔اسکے بوٹوں کی آواز کسی بڑے طوفان کے آمد کی گواہ تھی۔
اسکی جیپ کے پیچھے تین گاڑیاں رکیں اور کچھ پولیس اہلکار اسکی ایک آنکھ کے اشارے پر اپنی اپنی پوزیشن سمبھال گے جبکہ کچھ اسکے ساتھ تھے جس میں صفدر بھی شامل تھا۔ڈھلتی رات کا سا سما تھا۔
اندر کا شوروغل باہر تک سنائی دے رہا تھا۔
"فالو می " اسنے سر پر سے کیپ اتاری اور اپنے ٹارگٹ کی طرف قدم بڑھاے۔
داخلی دروازے پر موجود گارڈ اسکے ایک مکے سے ہی زمین
بوس ہو گئے۔
وہ اندر داخل ہوے۔تو وہاں کا ماحول حسبِ تواقع تھا۔شراب شباب۔نسوانی قہقہوں میں ملتے مردانہ قہقہے۔اخلاق سے گری حرکتں۔جیسے زندگی ایک نیا ہی رنگ جی
رہی تھی۔

اسنے ایک خاموش نظر سب پر ڈالی اور ہاتھ اوپر کر کے ایک فائر چھوڑ دیا جو فانوس کو چیرتا ہوا گیا۔ فانوس کے ٹوٹنے کی آواز میں فائر کی آواز گھل کر وہاں سب کو خوف ذدہ کر گئ۔وہ سب جیسے ہوش کی دنیا میں لوٹے تھے۔ان سب لوگوں۔کو صفدر اور باقی احلکاروں نے قابو کر لیا جبکہ شاہ میر وہاں سائڈ پر بنے ساونڈ پروف کیبن کی طرف بڑھ گیا۔اور پھر چند ہی لمحوں میں وہ وہاں کے اونر کو گریبان سے پکڑے باہر لے آیا۔وہاں سب کو تو جیسے سانپ ہی سونگ گیا۔

"اریسٹ کر لو سب کو"

وہ صفدر کو ارڈر دیتا باہر نکل گیا۔

_____________///////////___/___///_____________///////__/___/___//_/

وہ چیئر پر بیٹھا۔ان کو نظروں کے فوکس میں لیے ہوے تھا۔وہ دو لڑکیاں اورایک لڑکا جن میں سےایک لڑکی حُسن کا شہکار چہرے پر خوف اور ہوائیاں لیے کھڑی تھی جبکہ دوسری لڑکی کے چہرے پر دنیا جہان کی بے زاری تھی۔اورلڑکا سنجیدہ سا کھڑا تھا۔باقی سب زمانتیں کرا کر جا چکے تھے.. ان سب کے ہی والدین کو بلایا گیا تھا.. جبکہ یہ تینوں اپنے گھر سے کسی کو بلانے کے لیے تیار نہیں تھے.

"اپنے باپ کو فون کرو" سرد آواز گونجی۔

"سر بلیو می ہمارا اس کیس سے کوئ تعلق نہیں ہے۔"لڑکے نے اپنی سی آخری کوشش کرنی چاہی۔

"غلبًا تم رات یہی گزرنا چاہتے ہو تو پروبلم ان کو لاکپ میں ڈال دو اور جب تک کوئی والی وارث نہ آ جاے آزاد مت کرنا۔" اسنے اپنے ایک اہلکار کو تنبیہی کی جس نے فورا گردن ہلائی اور اپنی گاڑی کی چابی اور والٹ اٹھایا۔

"پلیز معاذ چاچو کو کال کرو " وہ لڑکی اب بقائدہ رونے لگی تھی۔لڑکا گھبرا سا گیا اسنے کسی کو کال کر کے فورا پولیس اسٹیشن بلایا۔

وہ اکتاہٹ سے سارا تماشا دیکھ رہا تھا۔صفدر کی بھی ساری توجہ ان تینوں پر تھی۔

اوراگلے پندرہ منٹ میں جو چہرہ اسکے سامنے تھا اسکو دیکھ کر۔اسکے عصابوں پر گویا بم پھٹا۔وہ اس چہرے کے نقوشوں کو بس دیکھتا رہ گیا۔نفرت کی چنگریاں وجود کو۔

بھڑکا گئیں۔جبڑے سختی سے بھنچ گئے جبکہ دماغ کی رگیں ایسے پھولیں کہ گویا ابھی پھٹ پڑیں گیں۔

ہاں آج تیئس سال بعد اسنے رضا خان کو دیکھا تھا۔ڈھلتی عمر نے انکے شانیں ضرور جھکا دیے تھے مگر چہرے پر رونک آج بھی ویسی تھی۔اسنے بڑی مشکل سے اپنی بلبلاتی کفیت پر قابو پانے کی کوشش کی مگر بے سود

اسے شدید گھٹن کا احساس ہو رہا تھا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ یہاں سے بھاگ جاے اور جب برداشت جواب

دے گئی ضبط کے دھاگے ہاتھ سے چھوٹنے لگے وہ اچانک ہی کھڑا ہو گیا۔

"صفدر ہنڈل دس کیس" اتنا کہا اور کسی ہوا کے جھونکے کی طرح غائب ہو گیا۔

بلیک ٹی شرٹ اور جینز میں شہروز بلیک ہی گاگلز لگائے۔نک سک سے تیر ہو کر ڈائننگ پر آیا جہاں کا ماحول اسے کچھ کھنچا کھنچا سا لگا۔اسنے ماں کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تو انہوں نے لاعلمی کا مظاہرہ کیا۔وہ خود نہیں جانتی تھیں شاہ میر کو کیا ہو گیا ہے۔رات خاصا لیٹ گھر آیا اوپر سے بکھرا بکھرا حولیہ۔انہیں پرشان کر گیا۔
انہوں نے لاکھ اسکی حالت کی وجہ پوچھی مگر وہ کچھ بول کے ہی نہیں دے رہا تھا۔اور اب بھی اسکے منہ کو جیسے تالہ لگا ہوا تھا۔شہروز نے شیری کی طرف دیکھا جو چپ چاپ کھانا کھا رہی تھی۔یعنی یہ معمہ اسے حل کرنا تھا۔وہ شاہ میر کے برابر کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"طبعیت ٹھیک ہے لالا" اسنے ٹوس پر جیم لگاتے پوچھا۔
"ہوں ہاں مجھے بھلا کیا ہونا ہے"
"پھر بھی "وہ کون سا جان چھوڑ دینے والا تھا۔
" کچھ نہیں شہروز ناشتہ کرو خاموشی سے " اسنے جان چھوڑانا چاہی۔
"لالا آپ جانتے ہیں آپ کتنے اہم ہیں ہمارے لیے۔اپکی پرشانی پر سارا گھر پرشان ہو اٹھتا ہے۔اور آپ نے کبھی مجھ سے کوئ بات نہیں چھپائ پھر اب یہ گریز کیوں "
وہ اب بھی کچھ نہ بولا۔تو وہ اور اماں سمجھ گئے یہ گریز شانزے کی وجہ سے ہے۔کہ شانزے کو کبھی اسنے باپ کی کمی محسوس نہ ہونے دی تھی۔

شانزے کی یونی وین آ چکی تھی۔وہ جلدی سے اپنا بیگ اٹھا کر اٹھی۔شاہ میر اسے محبت پاش نظروں سے دیکھ رہا تھا جس کی آنکھوں میں شہروز کو خاموشی سے ناشتہ کرتے دیکھ کر شرارت ناچ گئ۔
شایداس درودیوار میں رونک اسکے ہونے سے ہی تھی۔ورنہ یہاں اترتی ویرانیاں اسکا دم گھوٹ دیتیں
"شہروز لالا آج آپ مجھے پوکٹ منی دیں گے "اسنے کہتے ساتھ ہی شہروز کے والٹ پر جھپٹا مارا۔اور ہزار کا نوٹ نکال لیا۔
شہروز کی تو آنکھیں ابل آئ۔اس بھتا خوری پر.
"چڑیل چھوڑو میرا پرس اور ہزار روپے دماغ درست ہے تمھارا۔"شہروز نے اسکو گھوری لگائ جس کا کوئ اثر لیے بغیر وہ منہ بنا کر بولی۔
"لالا آپ انتہائ بھوکے ہیں۔آپکی بیوی تو ماری ہی جاے گی اپکی کنجوسی پر"
"خبر دار جو تم نے میری ان دیکھی بیوئ کو بیچ میں گھسیٹہ "
"ہمہ بڑے آے بیوی کے حمایتی۔"وہ اسے منہ چڑاتی اماں اورشاہ میر کو پیار کرتی بھاگ گئ۔شاہ میرکے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ کر وہ دونوں ہی کچھ پر سکون ہوے۔
"بہت شرارتی ہو گئ ہے" لبوں کی تراش مہں چھپی مسکراہٹ اسیے مزید ہینڈسم بنا رہی تھی۔آج شاید وہ ان ڈیوٹی نہیں تھا تبھی سکون سے بیٹھا تھا۔ورنہ اتنی افرا تفری مچا دیتا کے وجیہ پرشان سی ہو جاتیں
//////_______//////________

وہ تینوں اسوقت اماں کے کمرے میں بیٹھے تھے۔رضا خان سے ہوئی ملاقات اسنے منو عن ان دونوں کو سنا دی۔اماں خاموش بیٹھی تھیں۔تیئس سال بعد پھر سے اس آدمی کا ذکر ہو رہا تھا۔جس کو انھوں نے اپنا سب مان لیا تھا۔مگر بعض اوقات ایسا ہوتا ہے نہ ہم جس پر اکتفا کر لیں وہی اسے ٹھوکر مارتا ہے۔کہ ہم بس بے بسی سے اسے دیکھتے رہ جاتے ہیں۔اماں کی خاموشی اور جھوکیں نگھایں شاہ میر کا رہا سہا سکون بھی غارت کر گئی۔بے چینی حد سے سوا ہو گئی۔بس نہیں چلا اسے شوٹ کر کے ایک ہی لمحے میں اپنے سارے حساب برابر کر لے۔مگر نہیں وہ اسے اسی چوٹ دینا چاہتا تھا۔کہ وہ چلائے۔پل پل جیسے پل پل مارے۔موت کی خواہش کرے۔وہ اسے بلکل ایسی اذیت سے دو چار کرنا چاہتا تھا جو اسکی ماں نے سہی یہ جو بے بسی کا وقت اسنے کاٹا۔

کہ روپے روپے کو وہ چارو ترسے۔

"لالا ہمارا اس آدمی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔تو ہم اس موضوع کو ڈسکس نہ ہی کریں تو بہتر ہے۔ہم کیوں اس شخص کا ذکر کر کے تکلیف میں مبتلہ ہوں کیا جو ماہ و سال ہم نے دربدر گزارے وہ کم تھے کہ ایک نئے سرے سے خود اذیتی کا دور شروع کر لیں"

شہروز نے اماں کو بانہوں میں بھرتے ہوے کہا۔جن کی نگاہیں بیتے دنوں کی اذیت یاد کر کے بھر آئی تھیں۔

"نہیں شہروز اتنے اچھے تم۔ہو گے میں نہیں۔جب تک میں اسے اسکے انجام تک نہیں پہنچا دوں گا سکون سے نہیں بیٹھوں گا۔"اسکے لہجے میں اتنی سختی تھی کہ وہ دونوں بس اسے دیکھتے ہی رہ گے کسی میں آگے کچھ بولنے کی ہمت ہی نہ ہوئی۔

جبکہ وہ تن فن کرتا انکے درمیان سے اٹھ آیا تھا۔

_________/////____/////___

" وہ دیکھ وہ دیکھ زبردست یار" وقار نے اسکے کندھے پر ہاتھ مار کر سامنے متوجہ کرایا جہاں ریڈ شلوار پر وائٹ شرٹ اور ریشمی دوپٹہ شانوں پر پھیلائے۔کٹینگ بالوں کی پونی ٹیل بنائے شانزے اپنے ازلی لاپراہ انداز میں اپنی دوست کے ساتھ قہقہ لگاتی آرہی تھی۔وہ اتنی پیاری اور معصوم لگ رہی تھی کہ وہ تو ساکت ہی ہو گیا۔

"تو کیوں شہروز سر سے پیٹنا چاہتا ہے اس بلا کے آگے وہ جلاد کھڑا ہے جسے کوئ سر نیہیں کر سکتا صرف ہم دیکھ کر آہیں بھر سکتے ہیں "عادی نے جیسے انکے خیالات پر برف ڈال دی۔

جبکہ وہ اب بھی اسی کی طرف متوجہ تھا جو کسی ہوا کے جھنکے کی طرح اسکے سامنے سے گزر گئ تھی۔

" انجام کی پراوہ ہوتی تو میں عشق کرنا چھوڑ دیتا" اسنے لبوں میں دبی سگریٹ کو پھینک کر جوتے سے مسلہ سٹائل سے بنے بالوں کو ایک بار پھر ہاتھ مار کر درست کیا۔ہیوی بائک پر لٹکا شلڈر بیگ کندھے پر ڈالا جس میں بمشکل ایک ہی کتاب تھی اور اسکے تعقب میں بھاگا۔سر عمران کا لیکچر تھا اور وہ ہر حالت میں اسکے برابر جگہ چاہتا تھا۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتا۔گلاس ڈور دھکیلتا کلاس روم میں داخل ہوا ایک نظر پورے روم پر دوڑائ۔وہ اسے سیکنڈ رو میں کسی کتاب پر جھکی ملی۔وہ جانتا تھا فیزکس اسکے گروپ میں سے صرف اسی کا سبجیکٹ ہے تبھی اسکے ساتھ اسکی کوئ دوست نہیں تھی۔وہ۔مسکراتا ہوا جلدی سے عین اسکے برابر والی چیئر پر بیٹھ گیا۔پیچھے اسکے دوست جو لاسٹ بنچ پر بیٹھے تھے اسے بری بری گلیوں سے نواز رہے تھے کہ جب سے اسکے سر پر شانزے نامی بھوت چھڑا تھا بےچارہ ہر جگہ

نمبر بنانے کی کوشش کرتا مگر سد افسوس کہ اب تک شانزے کی ایک نظرِ کرم بھی اسپر نہیں پڑئ تھی۔

اسنے ایک اچٹتی نگاہ اپنے برابر میں بیٹھے لڑکے پر ڈالی جو اپنے بتیس دانت نہ جانے کیوں اسے دیکھا رہا تھا اور پھر اپنے کام میں مگن ہو گئ۔جبکہ مقابل کی ساری شوخی ہوا ہو گئ۔دوستوں کی دبی دبی کھی کھی پر وہ کھا جانی والی نظر ان پر ڈال کر رہ گیا مگر ہار ماننا سیکھا کب تھا۔سر عمران کلاس میں داخل ہوے تو ایکدم سناٹا چھا گیا۔

شانزے نے اپنے نوٹس کھول کر آگے رکھے اور پوری طرح اس۔میں غرق ہو گئ۔فیضان نے اپنے پھونک نکلے بیگ میں ہاتھ ڈالہ جس میں سے ایک مکھی بھی نہیں نکلی تو نوٹس کیا نکلتے۔اسنے ہمت کر کے شانزے کو پکار ہی لیا۔

"میں آپ کے ساتھ نوٹس شئیر کر سکتا ہوں "

"ہر گیز نہیں "اسکا ٹکا سا جواب سارے ارمانوں پر پانی پھئر گیا۔

فیضان غصے سے اسے دیکھا اور اسکے نوٹس جھپٹ کر اپنے سامنے پھیلا لیے۔شانزے کا تو اسکی جرت پر دماغ خراب ہو گیا۔

"چھوڑو میرے نوٹس "اسنے ڈارک براون آنکھوں سے اسے گھورا جس کی صحت پر خاک اثر پڑنا تھا۔

اور پھر ایک طرف سے نوٹس شانزے کے قبضے میں تھے جبکہ دوسری طرف سے فیضان کے بے چارے اپنی قسمت کو رو رہے تھے۔سر عمران نے کلاس میں ڈسٹربنس محسوس کی ایک دو بار انہیں ٹوکا

بھی جب کوئ فرق نہ پڑا تو انھوں نے ان دونوں کو کلاس سے اچھی خاصی عزت کر کے بے دخل کر دیا۔

وہ بھناتی ہوی باہر نکلی۔

"یو اِڈیٹ تمہاری وجہ سے میرا امپورٹنٹ لیکچر مس ہو گیا" وہ تو اسکے اندازِ تخاتب پر چکرا ہی گیا مگر ہنسی بھی آی پہلی بار اتنی عزت کرائ تھی۔

"دیکھئیں۔۔۔۔۔"ابھی وہ کچھ کہتا ہی کے وہ پھر سی چیخی۔

"تم دیکھو مسٹر۔۔۔"اس بار اسنے جاندار مسکراہٹ کے ساتھ اسکی بات کاٹی۔

"دیکھ تو رہا ہوں " اور بڑی شرارت سے وہ اسے دیکھنے لگا جبکہ شانزے بات کا مطلب سمھجھ کر مزید تاو میں آگئ اور اسکے ہاتھ سے نوٹس جھپٹتی آگے چلی گئ

جبکہ اپنے پیچھے وہ اس چیپکو اجنبی کا قہقہ بڑی مشکل سے ھضم کر سکی۔

چاچو پلیز سوری "حرم پیچھلے چار دنوں سے رضا صاحب کو منانے کی کوشش کر رہی تھی جو زندگی میں پہلی بار اس سے ناراض ہوے تھے۔

"آپکا سوری بلکل قبول نہیں کیا جاے گا جانتی بھی ہیں ہم کتنے شرمندہ تھے بھائ صاحب کے سامنے کبھی آپ اسی جگھوں پر گئ ہیں جو اب چلتی بنی تھیں کیا شہر میں ہوٹل ختم ہو گئے تھے جو برتھڈے پارٹی کلب میں بنائ گئ۔"اس سے بات کرتے ہوے تو انکے لہجے میں رس سا گھول جاتا کہ ڈانٹتے بھی تو محسوس نہ ہوتا۔کہ غصہ کر رہے ہیں۔جبکہ حرم جو اپنی حرکت پر بہت شرمندہ تھی منمنا کر رہ گئ۔

"وہ ونیزے کے فرینڈز نے کہا کہ اس بار کلب میں سیلیبریٹ کریں گے تو۔ہم" اور پھر وہ خودی
خاموش ہو گئ اپنی بات جو بے وزن لگ رہی تھی
"حرم کب آے گی آپکی عقل ٹھکانے ہمیں تو ڈر ہے کوی نقصان ہی نہ کر لیں اپ اپنا اس
بےواقوفیوں کی وجہ سے کمال کرتی ہیں " اور بس اتنی کہنے کی دیر تھی بھل بھل آنسو اسکے رخساروں
پر بھینے لگے۔
"کیا ہو گیا ہے رضا" رضا صاحب کی بیوی زرینہ نے اسے شانوں سے تھام کر سینے سے لگا لیا۔وہ ان
دونوں کے لیے ہی بہت عزیز تھی۔جیسے ان دونوں کی تو جان اس میں بستی تھی انتہائ بےوقوف
ہونے کے ساتھ ساتھ حسن کی دولت سے ملامال تھی
بہت چھوٹی تھی جب ماں باپ کی پلین کریش میں ڈیتھ ہو گئ اسکے بعد حرم کی پرورش ان دونوں نے
ہی کی کہ اپنی کوئ اولاد جو نہ تھی۔
"اتنی دیر سے کہی تو جا رہی ہوں اب نہیں جاو گی مان کے ہی نہیں دے رہے ہیں "وہ آنسووں کے
درمیان بولی رضا صاحب کو اچانک ہی ڈھیر سا پیار آیا اسپر
پیار بھری نگاہ اسپر ڈالی اور اسکے برابر بیٹھ گئے۔
"اب وعدہ کرو کبھی اس"فیضان کے بچے اور ونیزے کی باتوں میں نہیں آو گئ"
"جی جی وعدہ " وہ ایکدم جوش سے بولی۔
"گڈ گرل" انہوں نے محبت بھرا بوسہ اسکی پیشانی پر کیا۔

"ونیزے یو لوکینگ گرجیس"

"آئی نو دیٹ کچھ اور کہو" اسکے لہجے میں۔بےزاری تھی۔جیسے اسکی تعریف کے سب لفظ پرانے ہو گئے ہو۔

"تم تم ہنی کسی بھی باشعور کا ایمان خراب کر سکتی ہو" عدیل تو جیسے جان دینے کے درپے تھا۔شہروز جو انکی ٹیبل سے اگلی ٹیبل پر بیٹھا تھا ناگواری سے اسنے لڑکے کے بےہودہ ڈائلوگ سنے۔

"یہ بھی جانتی ہوں کچھ اور بتاو" لڑکی کی بے زار آواز ابھری۔

"ائ ایم سپیچ لیس" اور بلاآخر لڑکے نے ہارمان لی کہ مزید وہ اسکے شعلہ صفت حسن کو خراج نہیں دے پا رہا تھا۔

"ہاہاہاہا" نسوانی قہقہ ابھرا۔

"اچھی بات ہے ہار مان لی کیوں کہ جو انداز میں چاہتی ہوں وہ آج تک مجھے ملا نہیں بے زار ہوں میں تم لوگوں کے فضول ڈائیلوگز سے " لڑکی کی بات پر اسکا دل کیا زور دار تماچا منہ پر مارے اور پوچھے بھلہ ایسے کبھی کیا تمھارے ساتھ کسی نے۔وہ حیران تھا یہ لڑکی کس طرح اپنی ذات کو ان گھٹیاں لڑکوں میں ڈسکس کر رہی تھی۔

راحیل نے آج اسے ڈنر پر انوائیٹ کیا تھا اور وہ تو پہنچ گیا تھا جبکہ راحیل غائب تھا۔

اور اب تو ان گھٹیاں لڑکی لڑکوں کی باتیں سن کر اسکا سر درد کرنے لگا تھا۔

وہ اٹھ کے جاتا کہ سامنے سے راحیل آگیا اسنے سکون کا سانس لیا۔

بئیر کی نازک بوتل بیچ میں گھومی تو اس بار بوتل کا رخ ونیزے کیطرف تھا

"نو مین" اسنے ایک ادا سے اپنے ڈارک ریڈش بلیک بالوں کو جھٹکا۔جبکہ سب کے ہرے کے نعرے بلند ہوے۔

تمہارا ڈئیر یہ ہے کہ اس سامنے ٹیبل پر جو لڑکا بیٹھا ہے اس کے ساتھ کل اپنی ڈیٹ فیکس کرو"

عدیل کے لاجواب ڈئیر نے سب کو پرجوش کر دیا۔سب اسے چیئر اپ کرنے لگے۔

"نو پروبلم سوئیٹ ہارٹ بھلا کوئ ونیزے کو ریجیکٹ کر سکا ہے کبھی" وہ کہتے ساتھ ہی اٹھ کھڑی ہوی ۔وہ سب اسے چیئرراپ کر رہے تھےاسکا رخ شہروز کی ٹیبل کی جانب تھا۔

شہروز نے کھانا کھانے کے دوران اپنے قریب کسی کی موجودگی محسوس کی تو منہ اٹھا کر اس چلتے پھیرتے

حسن۔کے تحفے کو دیکھا۔

بلیک ٹائٹ جینز پر بلیک ہی ٹایٹ شرٹ جس کا کشادہ گلہ تھا اوپر بلیک جیکٹ

جس کا ہوڈ اسنے سر پر لیا ہوا تھا اور شوولڈرز پر ریڈش بلیک بال لاپراوہی سے پھیلے ہوے تھے۔وہ کوئ قیمتیی خزانہ لگ رہی تھی۔

راحیل منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ اسکی نظریں اسپر تھی جس نے ایک نگاہ غلط ڈال کر کھانا کھانا شروع کر دیا تھا۔گویا نظرانداز ہی کیا۔

ونیزے اس ادا پر مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔

"نام کیا ہے تمہارا" بے تکلفانہ انداز میں پوچھا گیا۔

شہروز نے جواب دینا مناسب نہ سمجھا جبکہ عدیل نے اسکا نام بتایا۔

"اسکا نام شہروز ہے"

"خاصا روبدار نام ہے "اسکی دلچسپی بڑھی اوروہ انکے پاس بیٹھ گئ

شہروز اب بھی اسے نظرانداز کیے ہوے تھا۔

کیا آپ لوگوں کو مہمان کو ٹریٹ کرنے کے رولز نہیں آتے۔کچھ افر بھی نہیں کیا آپ نے"

"اُہ پلیز آپ لیں نہ" عدیل نے شرمندہ ہو کر اسکے سامنے مختلف لوازمات کی ٹرے رکھی۔مگر اسے بھلا کھانے میں کب۔دلچسپی تھی۔

"مسٹر شہروز کیا میں آپ کی پلیٹ شئیر کر سکتی ہوں "وہ اپنا ہر گُر صرف اسے متوجہ کرنے کے لیے اپنا رہی تھی۔مگر مقابل بھی شہروز خان تھا کوئ سڑک چھاپ عشق نہیں۔

"وِل یو پلیز شیٹ اپ" وہ بڑے ضبط سے بولا۔

"چاہتی کیا ہیں آپ" بلاآخر وہ مدے پر آہی گیا۔

"آپ کے ساتھ کل ڈیٹ بس سیمپل" وہ سکون سے بولی۔

"آپ کا معیار اتنا نہیں ہے جبکہ شہروز خان صرف اپنے معیار کے لوگوں سے بات کرتا ہے۔"

وہ نخوت سے کہتا چیئر چھوڑ کر ہوٹل سے باہر ہی نکل گیا جبکہ عدیل بمشکل ہنسی روکتا بل پے کر کے اسکے پیچھے بھاگا۔جبکہ۔۔وہ مسکرا اٹھی۔

مین آف سٹون" ٹائٹل دے کر.. وہ خود بھی وہاں سے نکل گئ

-------///////--------------

"اسنے

راستے میں سے صفدر کو پک کیا۔اور منیسٹر حیدر یزدانی کی کوٹھی کے آگے گاڑی روکی۔وہ دونوں اندر داخل ہوے وہاں کا ماحول بہت لگزری تھا۔خواتین مرد حضرات نوجوان جنریشن یہ تقریباً مکس گیدرنگ تھی۔وہ حیدر یزدانی سے ملا اور جسٹیس ریاض کی جانب مُڑ گیا۔محفل اپنے اروج پر تھی۔ماحول بھی خاصا زبردست تھا۔وہ جسٹیس ریاض کی کسی بات پر مسکرا رہا تھا کہ حیدر صاحب کی پکار پر پلٹا۔اور انکی جانب چل پڑا جن کے ساتھ انکی بیٹی گرے میکسی میں چہرے کے نقوشوں کو میکپ سے مزید پر کشش بنائے کھڑی تھی۔

"شاہ میر ہماری بیٹی سے ملو ونیزے حیدر یزدانی"

"اور بیٹے یہ ڈی ایس پی شاہ میر ہمارے ڈیپرٹمنٹ کے نڈر اور سنجیدہ سے کاریندے ہیں "

"ہیلو" لڑکی نے اپنا نازک مرمری ہاتھ اسکی طرف بڑھایا۔

جبکہ اسنے ایک ناگوار نظر اسپر اٹھائ۔

"میں خواتین سے ہاتھ نہیں ملاتا۔"ونیزے کے چہرے پر سرخی سی پھیل۔گئ جبکہ۔حیدر یزدانی اسے اپنے کسی دوست کی جانب لے کر بڑھ گئے۔جو پیٹھ موڑے کھڑے تھے۔

"رضا ان سے ملو یہ ڈی ایس پی شاہ میر ہیں

اور شاہ میر یہ میرے بہترین دوست رضا خان " شاہ میر خاموشی سے انکی طرف دیکھ رہا تھا۔

جنہوں نے خوش اخلاقی سے اسکی جانب مصحافے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔

"کیسے ہو برخوردار" انکے اندازِ تخاطب پر اسکے وجود میں چنگاریاں سی بھرنے لگی۔کیوں بار بار اسکی قسمت اس ناپسندیدہ شخص سے ملوا رہی تھی۔ا

ضبط کی حدیں بھی اب کہ پار ہونے لگی تھیں۔انکا ہاتھ اب بھی اسکی طرف بڑھا ہوا تھا۔

اسنے انکی جانب ہاتھ نہ بڑھایا۔

"مجھے ان الفاظوں سے کبھی کسی نے نہیں پکارا میں یہی چاہوں گا مجھے میرے نام سے پکارا جائے" سرد آواز میں کہا گیا۔وہ کچھ خفت ذدہ سے ہو گئے۔حیدر صاحب کو بھی اسکا انداز ناگوار گزرا جبکہ صفدر جو اسکے ساتھ ساتھ تھا ایک ملامتی نظر اسپر ڈال کر رہ گیا۔

"کیسے ہیں آپ مسٹر شاہ میر " انہوں نے اب کہ اسکی منشا کے مطابق اسے پکارا۔

" اللہ کا خاص کرم ہے رضا صاحب ورنہ لوگو ں نے تو سب بگاڑنے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی تھی۔ "وہ طنزیہ لہجے میں بولا۔اور دوسری جانب چل دیا۔ماحول کی کثافت کم کرنے کے لیے یہ ضروری تھا کہ وہ وہاں سے ٹل جائے۔

جبکہ رضا صاحب نہ سمجھی سے اسکی پیٹھ کو دیکھ رہے تھے۔ذہن کی سکرین پر کسی اپنے کا جھپاکا سا ہوا ۔وہ کچھ بے چین سے ہو گئے اسکے انداز چہرے کے نقوش شخصیت کی بے نیازی ان کے ذہن کو منتشر کر رہی تھی۔پر تکلف ڈنر کا اہتمام تھا۔حیدر صاحب نے سب کو کھانے کے لیے ایک ہال میں بلایا۔جہاں بوفے سسٹم تھا۔وہ اور صفدر کھانے کی جانب بڑھے وہ کچھ خاموش خاموش سا تھا۔صفدر نے اسکی پلیٹ میں کھانا نکال کر اسکے ہاتھ میں پلیٹ دی اور پھر خود بھی کھانا نکال کر وہ دونوں باتوں

کے درمیان کھانا کھانے لگے۔رضا صاحب کی نظریں کافی دیر سے اسپر ٹکی ہوئی تھیں۔اور بلآخر وہ اپنے اندر اٹھتی بے چینی کے ہاتھ مجبور ہو کر وہ اسکی جانب بڑھے۔

"ایکسکیوزمی" شاہ میر پیٹھ سے آتی آواز پر پلٹا۔اور رضا کو دیکھ کر اسکا حلق تک کڑوا ہو گیا۔چہرے کے نقوشوں میں بزاریت ناگواری کیا کیا نا گھل گیا۔

"جی فرمایئے"

انکی آنکھیں اسکی آنکھوں میں کچھ ڈھونڈ رہی تھیں جیسے کسی بات کا یقین چاہ رہی ہوں۔

"اپکا نام شاہ میر رضا" انکا لہجہ کانپ سا گیا دل کی کفیت ناقبلِ یقین سی ہو گئ۔

کہنے کو تو یہ صرف الفاظ تھے مگر اسکے مظبوط اعصابوں پر ہتھوڑوں کی مانند برسے۔

اسنے کلیجہ چیئر دینے والی نظروں سے انہیں دیکھا۔سرخ نگاہیں نم نگاہوں میں گاڑ دی۔

اب کہ چھوپانے کا کیا فائدہ تھا جب وہ خود ہی اس تک پہنچ گئے تھے۔اور وہ تو چاہتا تھا۔کہ ان کے حصے میں بھی وہ اذیاتیں ڈال دے۔جو ان لوگوں نے سہی۔

"بد قسمتی سے" سلگتا ہوا لہجہ تھا۔جبکہ رضا صاحب پورے وجود سے کانپ گئے جی چاہا رب کے حضور سجدہ ریز ہو جائیں۔بے قصوروں کے ساتھ کیے ہوے معملے کی سزا انہوں نے اور انکی ماں نے کیسے بھگتی تھی وہ وہی جانتے تھے۔کتنی نی انکے مل جانے کی رب کے حضور گڑگڑا گڑگڑا کے دعا مانگی تھی۔وہ لڑکھڑا سے گئے مگر وہ سہارا نہ دے سکا۔اور سفاقی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔وہ اسے روکنا چاہتے تھے۔گلے سے لگانا چاہتے تھے۔اپنے گناہوں کی معافی منگنا چاہتے تھے مگر زبان کو تو جیسے چپ کا قفل لگ گیا۔

جبکہ انکے برعکس مقابل کا بس نہیں چل رہا تھا سب تہس نہس کر دے۔کب تک وہ اکیلا ہی یہ تکلیفیں برداشت کرتا۔اسنے سوچ لیا تھا۔رضا خان کے خاندان کے ایک ایک فرد کے اندر وہ وہی اذیتیں اتار دے گا جو اسکی ماں اور وہ آج تک سہتے آے۔

کل سے اسے رونگ نمبر سے کال آ رہی تھیں۔اور جب جب بے وقت اسکا سیل بجتا۔اور اماں کی نظریں اسپر اٹھتی وہ عجیب سا محسوس کرتی اب بھی کچھ دیر پہلے وہ اماں کے پاس بیٹھی تھی معمول سے ہٹ کر موسم میں آج خوشگوار سا تاثر تھا اچھی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی شہروز وہ اور اماں باہر لان میں بیٹھے تھے۔اسکی اور شہروز کی بحث اروج پر تھی کہ اسکا سیل زور سے بجا۔اسی رونگ نمبر سے کال آتی دیکھ کر اسنے کال کاٹ دی۔دس منٹ بعد پھر سے فون بجنے لگا۔اسنے غصے سے سیل فون اُف ہی کر دیا۔

"جاو چائے بنا لاو اور اس کو زرا کم۔ہی استعمال کیا کرو غیر ضروری اس کا استعمال مجھے پسند نہیں "اور بلاآخر اماں نے اپنی ناگواری ظاہر کر دی۔شانزے کا غصے سے برا حال ہو گیا۔

اسنے سیل فون اٹھا کر لاونج کے صوفے پر پٹخا۔اماں اور شہروز کے لیے چائے بنا کر باہر لان میں دی اور اٹھ کر اپنے کمرے میں آگئ۔

سیل فون اون کیا اسی اجنبی کی کالز آئ ہوئی تھی اسنے بغیر کچھ سوچے سمجھے اسی نمبر پر کال ملا دی غصہ تو اتنا تھا کہ اسنے نقصانات کے بارے میں سوچا بھی نہیں۔نہ یہ سوچا کہ اگر گھر میں کسی کو پتا چل گیا تو کیا ہو گا۔

کال جا رہی تھی۔اور کچھ ہی دیر میں فون اٹینڈ کر لیا گیا۔

"زاہے نصیب آپ نے ہمیں یاد کیا۔فیضان اتنا خوش نصیب بھی ہو سکتا تھا"اسکی شوخ آواز اسے سخت زہر لگی۔

"گدھے۔اُلو کے پٹھے۔پگل انسان آج کے بعد مجھے فون کیا تو تمھاری ساری ہڈیوں کا سوپ بنوا کے تمھیں ہی پلا دوں گی سمجھے" وہ گرجی۔۔۔مگر کیا خوب انداز تھا گرجنے کا۔مقابل کا قہقہہ بےساختہ تھا۔

"میرا مستقبل سیاہ کیوں لگ رہا ہے مجھے" اسنے حیرانگی سے اسکے فقرے سنے اور جل۔کر کال۔ہی۔ کاٹ دی۔

"بکواس سنو زرا اس کم بخت کی پیچھے ہی پڑ گیا ہے" فیضان ہاتھ دھو کر اسکے پیچھے پڑ چکا تھا وہ جہاں جاتی وہ پہلے سے وہاں موجود ہوتا۔وہ تنگ آ گئ تھی اسکی اُچھی حرکتوں سے۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

وہ فل سپیڈ سے ڈرائیو کر رہی تھی پورے ایک ہفتے بعد آج اسے بلاآخر چاچو کی طرف سے گھر سے باہر نکلنے کی اجازت ملی تھی۔خوب دل لگا کر پہلے تو وہ تیار ہوئ گھر میں رہ رہ کر اسے اپنا آپ ڈل اینڈ بور سا محسوس ہو رہا تھا حالانکہ صرف ایک ہفتے بمشکل گھر پر رکی تھی۔مہرون جینز پر پنک شرٹ اور گلے میں بڑے سٹائل سے مفلر کو سیٹ کیے وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔ااور سب سے پیاری بات اسکے ہونٹ پر موجود سیاہ تل...

اسکو بہت منفرد اور مزید خوبصورت بنا دیتا تھا۔ گاڑی میں لائٹ سا انگلش سونگ چل رہا تھا جسے وہ خوب انجوائے کر رہی تھی۔ اور وہ ایسی ہی تھی۔ زندگی کی تلخیوں سے دور۔ اپنے ہی جہان میں مست۔ اسنے شہر کے سب سے بڑے مول۔ کے آگے گاڑی روکی۔ اور کیرنگ گھوماتی ہوی اندر کی جانب چلنے لگی۔ پنک ہیل میں اسکی نازک سے پاوں بہت حسین لگ رہے تھے۔ اسکے چلنے کا انداز بھی ایک ادا لیے ہوے تھا۔ بہت سے لوگوں کی نظریں اسپر گڑہی تھی۔ وہ جانتی تھی۔ وہ خوبصورت ہے۔۔ اور بےوقوفانہ سوچ تو یہ تھی کے خوبصورتی کو ہر کوئ دیکھتا ہے۔ چھوپانے سے بھلہ کیا فائدہ جبکہ اسکی یہی فضول سوچ زرینہ کو پریشان کیے رکھتی تھی۔

وہ سب سے پہلے ٹوائے شاپ میں گئ۔ اسیے جانور بہت پسند تھے۔ اور اکثر وہ رضا صاحب سے ضد لگا لیتی کے مجھے گھر کے بیک یارڈ میں چھوٹا سا زو بنوا کر دیں۔ جبکہ رضا صاحب سر پکڑ کر رہ جاتے۔ وہ بہت عجیب تھی عام لڑکیوں سے بہت مختلف۔

اسنے وہاں سے ٹیڈی بیرز لیے کیوٹ سے نرم گداز روی کے ریبیٹ۔۔۔ لیے اور پیمینٹ کر کے باہر نکل اب اسکا رخ شو شاپ کی جانب تھا۔ باتوں کا اتنا شوخ تھا کہ مدھم آواز میں وہ روئ کے خرگوش کے ساتھ مسلسل بولتی جا رہی تھی۔

وہ مختلف ریکس میں ہیل شوز دیکھ رہی تھی۔ اور ساتھ چاکلیٹ بھی کھائ جا رہی تھی جبکہ خرگوش سے اسکی چوائس بھی پوچھی جا رہی تھی۔

جبکہ سیلز مین لڑکی کی بےوقوفانہ حرکتوں پر بمشکل اپنی ہنسی روکے ہوے تھا۔

اور بلاآخر اسے ایک نازک سا بلیو کلر کا ہیل سینڈیل پسند آہی گیا۔اسنے سیلز مین کو نکلنے کو کہا اور اپنی ہی دھن میں آگے چلنے لگی کے کسی سے زبردست ٹکرائی۔

"اف خدا اس دوکان میں پہاڑ بھی ہیں۔۔۔وہ اپنی پیشانی کو سہلاتی ہوئی بولی" اور نظریں اٹھائیں تو غصے سے چہرہ سرخ ہو گیا۔وہ وہی پولیس والا تھا جس نے انہیں بلاوجہ ہی جیل کی ہوا کھیلائی تھی جس کی وجہ سے وہ پیچھلے ایک ہفتے سے گھر میں بند تھی۔جبکہ جان سے پیارے چاچو بھی اس سے خفا ہوے تھے۔یعنی شاہ میر خان۔۔۔اسکا بس نہیں چلا اسکو کچا چبا جاو مگر کچھ کچھ وہ اس سے خوفزدہ بھی تھی جو سردوسپاٹ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"تمیز کیا گھر بھول آے ہو چلنے کی"

وہ اسے گھورتی ہوئی بولی جس کے چہرے پر بلا کی سختی تھی۔۔جو شاید ہمیشہ ہی رہتی تھی۔

شاہ میر نے کچھ حیرانگی اور نفرت سے اسکیطرف دیکھا۔دل تو کیا اس بدتمیزی پر اس پانچ فٹ کچھ انچ کی لڑکی کے منہ پر تھپڑ دے مارے مگر پبلیک پلیس پر وہ کوئی ہنگامہ نہیں چاہتا تھا تبھی عادت کے بر خلاف اسنے خاموشی سے نکلنا چاہا مگر حرم نے نکلنے نہیں دیا۔

"ایڈیٹ بھاگے کہاں جا رہے ہواب۔۔۔اس دن تو بہت بول رہے تھے اورمیرے چاچو کے آتے ہی دم دبا کر بھاگ نکلے۔آے بڑے ڈی ایس پی ڈر پھوک ڈی ایس پی اور اب مجھے بھی جواب دے بغیر بھاگ رہے ہو۔دیکھ رہے ہو ریبیٹ۔۔۔۔ایسا بھی کوئی پولیس والا ہوتا ہے۔۔۔بزدل کہیں کا۔۔۔۔ہمہ" وہ نخوت سے بولی جارہی تھی یہ سوچے بغیر کہ مقابل اسکی باتوں کا کتنا اثر لے رہا ہے۔

وہ اپنی بےوقوفی اورنا دانستگی میں ہی شیر کے منہ میں ہاتھ ڈال چکی تھی۔
ارد گرد کے لوگ بھی انکی طرف متوجہ تھے اور اس کی جیسی کئ لڑکیاں حرم کی کارکردگی پر مسکرا رہی تھی۔شاہ میر کے وجود میں اسکے الفاظ اور بزدلی کا تعنہ نیزے کی مانند لگ رہے تھے۔وہ زخمی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔جبکہ اب حرم کو اس سے خوف آنے لگا۔وہ اسکے پاس سے ہٹ جانا چاہتی تھی کہ شاہ میر کے لوہے جیسے ہاتھوں میں اسکے نازک ہاتھ کانپ گے۔
"تمھاری اس بکواس کا جواب بہت تکلیف دے ہو گا حرم خان شاہ میر کبھی اپنے دوشمنوں کو نہیں بخشتا " اسنے ایک جھٹکے سے اسکی کلائ چھوڑی اور باہر نکل گیا۔
"جاہل گوار" وہ نم آنکھوں سے اپنی کلائ سہلانے لگی۔
کلائ میں اسکی فولادی انگلیوں کے نشان پڑے تھے.. موٹے موٹے آنسو گال پر پھیسل گئے...
وہ آنسو رگڑتی.. باہر نکلی عقل تو بس اتنی ہی تھی یہ بھی نہیں سوچا اس اجنبی کو اسکا نام کیسے پتا ہے

یونیورسٹی میں کنوکیشن ڈے تھا۔اور سیاسی لیڈرز کی اس فنکشن میں شمولیت کے باعث سیکیورٹی کی ضرورت تھی۔اسنے یہ تمام کام صفدر کے ذمے لگایا۔
"صفدر مجھے زبیر باجواہ سے ملنا ہے تم سیکیورٹی کنڑول کر لینا۔"اسنے فون پراسے اطلاع دی جس نے یس سرکہا تو شاہ میر نے فون بند کر دیا۔اسکی زبیر باجواہ سے میٹنگ چار بجے تھی جبکہ ابھی ایک بجا

تھا۔شہروز اور شانزے بھی گھر پر تھے۔فنکشن کی وجہ سے ان دونوں نے شام چھ بجے تک نکلنا تھا۔
اماں کچن میں تھیں تو وہ خاموشی سے سٹڈی میں آگیا۔
کچھ کیس کے بارے میں بھی الجھا ہوا تھا۔کچھ رضا خان کی چہیتی بھتیجی نے بھی دماغ خراب کیا ہوا تھا۔وہ نفرت سے اس لڑکی کے بارے میں سوچ کر رہ گیا۔اسنے ایک فائل اٹھائی اور اپنی چئیر کی جانب آگیا۔جہاں ٹیبل پر پہلے سے ہی ایک فائل موجود تھی اسے یاد آیا کل ہی یہ فائل صفدر نے اسے دی تھی۔وہ جانتا تھا خان ہاوس کے ایک ایک بندے کے بارے میں ڈیٹیل اس فائل میں موجود ہے۔مگر اب تک اسنے اس فائل کو نہیں کھولا تھا۔وہ کھولنا ہی نہیں چاہتا تھا۔جب جب رضا خان کا عکس اسکی ذہن کی سکرین پر ابھرتا یہ جب جب وہ انہیں اپنے مقابل پاتا۔
وہ اپنا آپ کسی بھڑکتی آگ میں جلتا محسوس کرتا۔گزرے دنوں کی تلخیاں آج بھی اسکے لہجے میں گھولی ہوئیں تھیں۔وہ رضا خان کو ختم کردینا چاہتا تھا۔بعض اوقات تو دل کرتا ایک بار ہی شوٹ کر کے اپنے سارے بدلے لے لے۔۔۔مگر ایک بار کی موت رضا خان کو وہ تکلیف نہیں دے سکتی تھی جو اتنی سی عمر میں اسنے سہی تھی۔
جب سے رضا خان کو مقابل دیکھا تھا ایک آگ سی سینے میں بھڑک رہی تھی۔
وہ فائل کو گھورتا جا رہا تھا۔کہ دروازہ بجا اور شانزے اماں اور شہروز اندر داخل ہوے۔
شانزے کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں کوئی میٹھی چیز تھی۔

"لالا ٹیسٹ کرِیں میں نے فرسٹ ٹائم میک کی ہے۔"وہ بہت ایکسائیٹڈ لگ رہی تھی شاہ میر نے مسکراتے ہوے اسکے ہاتھ سے ٹرے لے لی جس میں شاہی ٹکرے خوبصورتی سے سجے ہوے تھے۔کچھ دیرپہلے کی تلخی اسکے چہرے سے غاِب تھی۔

"لالا مت کھایئے گا ڈاکٹر کا خرچہ پڑے گا فضول میں "شہروز اپنی کٹوری سے انصاف کرتا ہوا بولا۔

"اف خدا کتنے گھنے میسنے ہو لالا آپ تیسری کٹوری کھا رہے ہو اور پھر بھی برائی کیے جا رہے ہو" شانزے نے اسے کڑے تیوروں سے گھورا۔

"سہی کہہ رہی ہے شانزے شہروز تمھیں اچھا لگ رہا ہے تو تعریف کرو نہیں کرنی تو منہ بند رکھو رزق کی برائ نہیں کرتے "اماں نے اسے سختی سے کہا تو وہ منہ بسور کر رہ گیا جبکہ شانزے پھولے نہیں سما رہی تھی۔آج پھر سے اسنے شہروز کو ڈانٹ پڑوا دی تھی۔

"واہ بھئ زبردست" شاہ میر نے ایک چمچ منہ میں ڈالا اور محبت سے شانزے کو دیکھا۔

"مجھے نہیں پتا تھامیری زے اتنے مزے کا کھانا بناتی ہے انعام بنتا ہے تمھارا" اسنے کہتے ساتھ ہی ہزار کا نوٹ نکال کر شانزے کے ہاتھ میں تھما دیا۔جو مارے خوشی کے اچھلنے ہی لگی تھی۔

"شاہ میرمت دیا کرو اسے یوں پیسے بہت فضول خرچ کرتی ہے" اماں نے اسے ٹوکا۔

"کچھ نہیں ہوتا اماں سب اسی کا تو ہے "اسکی محبت لوٹاتی نظریں شانزے پر تھی جو شہروز کو نوٹ دیکھا دیکھا کر چیڑا رہی تھی۔

واہ لالا واہ مطلب کتنے بےایمان ہیں آپ مجھ پر تو نہ لوٹائے کبھی ہزار کے نوٹ "وہ کمر پر ہاتھ رکھے فل لڑائ کے موڈ میں تھا۔جبکہ شاہ میر اسکے انداز پر ہنس دیا اور اماں بھی۔

"یار تو نے کبھی کوئی ایسا کام کیا بھی تو نہیں "

"جی لالا آپ سر پر دوپٹہ لے کر اماں کے ساتھ کام میں مدد کرائیں پھر لالا سے پیسے لے لیا کریں۔" شانزے ہنس ہنس کر دھوری ہو رہی تھی۔۔۔

"زے پے تم نے مجھے ماسی سمجھا ہے کیا" اسنے اسکی پونی گھورتے ہوے پکڑی۔اور اسکا اچھا بھلا نام بگاڑ دیا

"اف لالا۔۔۔اچھا سوری" اسنے جلدی سے کان پکڑے۔۔اسکا انداز اتنا معصوم تھا کہ شہروز کو بے اختیار اسپر پیار آیا اور یہی حال اماں اور شاہ میر کا بھی تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔//////۔۔۔۔

"کیا پہن رہی ہو تم "ونیزے کی آواز ائیر پیس سے آ رہی تھی جبکہ وہ وارڈروپ کھولے کھڑی تھی

"نہیں سمجھ آرہا مجھے "اسنے منہ بسورا

"ابھی پرسو ہی تو شوپنگ کی ہے تم نے "

"ہاں کی تو تھی مگر اب سب برا لگ رہا ہے "وہ بیڈ پر بیٹھ گئ۔

"خیر تمھارا تو یہی کام ہے۔۔۔میں تیار ہو رہی ہوں تم اور فیضان مجھے پک کر لینا" ونیزے نے کہتے ساتھ ہی فون بند کر دیا۔

جبکہ وہ تو رو دینے کو ہو گئ۔

"کیا ہوا میرے چندا کو ایسے منہ پھولائے کیوں بیٹھا ہے" زرینہ جو ابھی اسکے روم میں آی تھی اسے ایسے بیٹھا دیکھ کر رونے کی وجہ پوچھنے لگی۔

"میرے پاس ڈریس نہیں میں کیا پہنوں گی "وہ سوں سوں کرتے ہوے بولی۔

"ابھی تو شوپنگ کی ہے آپ نے " وہ اسکی وارڈروپ دیکھتے ہو بولی جس میں نت نئے ڈریسز موجود تھے۔

"نہیں مجھے کچھ ڈفرنٹ چاہیے۔

کچھ سب سے الگ۔۔کچھ ایسا کے سب دیکھتے رہ جائیں۔"وہ منہ بسورتے ہوے انھیں اپنی خواہش بتا رہی تھی

زرینہ اسکے زبردست خیال سن کر حیران رہ گئ۔

پھر کچھ سوچتے ہوے بولی" میرے روم میں آو پھر"

اور وہ انکے ساتھ انکے روم میں چل دی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

" چاچی یہ یہ مجھ سے نہیں سمبھالی جاے گی "وہ روہانسی ہو گئ۔

"چپ کرو بس" انھوں نے اسے ڈپٹا اور اسکے بال بنانے لگیں۔اس وقت وہ لیمن ریشمی ساڑھی میں اپنے ریشمی وجود کی تیہاکاریوں سمیت آفت لگ رہی تھی بلڈ ریڈ لیپسٹک ہونٹوں کو سرخ کلئ کی پتی کا شبہ دے رہے تھے کانوں میں بڑے بڑے آویزے۔۔ہاتھوں میں بھری بھری چوڑیاں لیمن کلر کی پینسل ہیل۔۔وہ نقابل بیان سی لگ رہی تھی زرینہ اسے تیار کر کے خود ہی خوف کھا رہیں تھیں تبھی بار بار نظر اتار رہیں تھیں۔

جس نے بھی گھر میں اسے دیکھا۔ دیکھتا ہی رہ گیا فیضان کا تو منہ ہی کھل گیا۔جبکہ وہ کھلکھلا رہی تھی کہ جیسا وہ چاہتی تھی ویسا ہی ہو

رہا تھا۔

وہ اور فیضان ونیزے کو پک کرتے یونی پہنچ گئے۔ونیزے اپنے مخصوص حولیے میں حسن کا شہکار لگ رہی تھی۔ڈارک گرین پینٹ پر وائٹ شرٹ اور ڈارک گرین کوٹ میں وہ باکمال لگ رہی تھی چہرے پر کیا گیا میکپ اور بھی دلکشی بڑھا رہا تھا۔

"لُک ڈیفرنٹ " پوری محفل سے ستائشی فقرے سن کر اسنے اشہد سے بھی وہی الفاظ سنے تو اکتا گئ۔ منہ بنا کر وہ سائیڈ میں ہو گئ جبکہ ونیزے سب سمجھتے ہوے ہنسنے لگی۔

"کیا ہوا "وہ حیران ہوا

"کچھ نہیں تم اپنا کام جاری رکھو" ونیزے جوس کا گلاس لبوں سے لگاتی ہوی بولی۔

سٹوڈنس کو انکے انعامات دیئے جا رہے تھے۔بڑی بڑی سیاسی حستیاں اس فنکشن پرمدو تھیں جس کے وجہ سے سیکرٹی بھی خوب تھی۔انعامات کا طویل سلسلہ ختم۔ہونے کے بعد سب کو ڈنر دیا گیا۔وہ اپنے فرینڈز کے ساتھ کھڑی تھی۔کہ نظر سامنے کھڑے شاہ میر پر گئ۔جو ڈنر ڈریس میں بہت خوبرو لگ رہا تھا۔

وہ سر شہروز اور ساتھ میں ایک دو پروفیسرز تھے انکے ساتھ تھا۔

"یہ بھلہ یہاں کیا کر رہا ہے" وہ اسے دیکھ کر سوچتی رہ گئی۔اور جب باقی پولیس احلکاروں پر نظر گئی تو اسے سب سمجھ آگیا وہ یہاں سیکیورٹی کی وجہ سے موجود ہے۔جبکہ حقیقت تو یہ تھی کہ شہروز زبردستی اسے اپنے ساتھ لایا تھا کہ زبیر صاحب نے میٹنگ کل پر ڈال دی تھی۔

"جانتے ہو اشہد یہ یہی وہ شخص ہے جس کی وجہ سے میں تم لوگوں سے نہ مل سکی" انکا تقریبا سارا گروپ کھڑا تھا اسکے اشارے پر سب اس طرف متوجہ ہوے۔جبکہ فیضان کی نظریں تو جیسے کسی منظر پر سے ہٹ ہی نہیں رہیں تھیں۔

شانزے پیچ سٹائلش شرٹ پجامے میں بہت پیاری اور کیوٹ سی لگ رہی تھی۔

"اہ پہلے بتاتی میں کرتا ہوں اسکا دماغ درست" اشہد غصے سے بولا۔

"نہیں اشہد وہ پولیس والا ہے"

"اف حرم تم انوسنٹ ہو۔۔۔مگر تم۔مجھے نہیں جانتی میرے ڈیڈی کے آگے یہ پولیس والے دم ہلاتے پھیرتے ہیں" وہ سیاستدان مرزا کا بیٹا تھا غرور سے بولا۔

"اور ویسے بھی۔ان کا کام ہماری خدمت کرنا ہے زرا انکی اوقات یاد دلا دوں میں میرے ساتھ چلو تم بھی " وہ اسے گھسیٹتا ہوا گروپ سے نکال لایا وہ خود بھی اس مغرور پولیس والے کا دماغ ٹھکانے لگانا چاہتی تھی۔

اشہد نے اسکے کان میں کچھ کہا۔جس پر سر ہلاتی ہوئی۔آگے بڑھ گئی۔جہاں اب شاہ میر اکیلا کھڑا تھا۔ ہاتھ میں جوس کا گلاس تھا۔وہ تیز تیز چلتی جان بوجھ کر اس سے ٹکرائی۔

جوس سارا ان دونوں کے کپڑوں کو خراب کر گیا۔

" اندھی ہو تم " شاہ میر اسے کھانے کو دوڑا۔ جس نے اتنے ہلکے رنگ کی ساڑھی ڈالی ہوئ تھی کہ جوس گیرنے کی وجہ سے اسکا وجود صاف واضحے ہو رہا تھا شاہ میر کو اسکا حولیہ دیکھ کر مزید تپ چڑھ گئ جبکہ مقابل کی بے نیازی اپنے ہوشربا حسن پر کمال کی تھی۔

"تم اندھے ہو جب تمھیں ایک لڑکی آتی ہوئ نظر آ رہی تھی تو سائیڈ میں نہیں ہو سکتے تھے۔"وہ اشہد کی پڑھائ ہوئ باتیں بول رہی تھی۔

"تمیز سے بات کرو" شاہ میر دھاڑا تو تقریبا لوگ انکی طرف متوجہ ہو گئے۔

"کیوں چیخ رہے ہو بھئ۔۔۔پولیس والوں کو تو عوام۔کی خدمت کرنی چاہیے اور غالباً تم ہماری خدمت میں حاضر ہوے ہو اور خدمت گار اونچی آواز سے نہیں بولتے" اشہد نے ہتک امیز لہجے میں اتنے باعزت شوبے کا تجزیہ کیا تھا کے شاہ میر کا خون کھول اٹھا۔اسنے اشہد کا وہی ہاتھ جو اسنے اسکے کندھے پر پھیلایا تھا پکڑ کر موڑا اور مارے تیش کے وہ ابھی وہ اسکے ہاتھ کی ہڈی توڑتا کہ صفدر دوڑ کر اس تک پہنچا۔۔شہروز بھی دور سے یہ کاروائ دیکھ چکا تھا انکی طرف دوڑا۔

"سر سر رہنے دیں پلیز۔۔۔یہ موقع نہیں ہے بہت کچھ بگڑ جائے گا" صفدر نے اسکے ہاتھ سے اشہد کا ہاتھ آزاد کرایا۔اشہد کچھ خوفذدہ سا ہو گیا تھا مگر صفدر کی بات سن کر اس کا حوصلہ بلند ہوا۔حرم دم سادھے اسکی سرخ آنکھوں کو دیکھ رہی تھی جو اسے ہی گھور رہا تھا۔

"لالا گھر چلتے ہیں "شہروز نے اسکا ہاتھ تھام۔لیا جو مارے غصے کے کانپ رہا تھا۔

"شانزے کو بولاو "

"جی آپ چلیں

صفدر لالا کے ساتھ رہو" اسنے صفدر کے کان میں ہدایت دی اوراشہد کو گھورا جو اپنی جان میں اکڑ رہا تھا جیسے شاہ میر اسکے باپ کے اثروسوخ سے خائف ہو کر یہاں سے نکلا ہے۔
ونیزے لبوں۔پر مسکراہٹ لیے شہروز خان کو دور جاتا دیکھ رہی تھی۔

"صفدر مجھے وہ لڑکا چاہیے ابھی کے ابھی" وہ باآواز بلند چلایا
"یس سر "وہ جانتا تھا شاہ میر سے دشمنی لگانا خطرے سے خالی نہیں تھا پھر چاہے وہ اشہد مرزا سیاسی لیڈر کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔
"اور ساتھ میں وہ لڑکی بھی "
وہ مٹھیاں بھینچ کر جیسے ضبط کی انتہاوں پر تھا۔
"جیسا حکم۔سر" وہ اسوقت شاہ پیلس میں تھا شہروز کی ہزار ضد کرنے پر بھی وہ اسکے ساتھ گھر نہیں گیا تھا۔جب بھی اسکا ذہن منتشر ہوتا وہ شاہ پیلس کو اجاڑ دیتا۔اور یہاں موجود چیزوں پر غصہ نکل کر اسکے اعصاب کچھ ڈھیلے پڑتے ورنہ ناجانے وہ کیا کر دیتا۔
صفدر اسکے حکم پر عمل کرنے کے لیے فوراباہر کی جانب دوڑا تھا۔
"نہیں نہیں حرم خان۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔"اسنے واس اٹھا کر دیوار پر دے مارا۔
خاموشی میں کانچ کے ٹوٹنے کی آواز خوف طاری کر رہی تھی۔

تم۔نے اچھا نہیں کیا۔۔۔۔بہت غلط کیا ہے تم نے۔۔۔تمھارے چاچا نے بھی بہت غلط کیا تھا۔اب شاہ ضبط نہیں کرے گا وہ ایک ایک چیز کو اٹھا اٹھا کر پٹخ رہا تھا کچھ ہی دیر میں لاونج اجڑ بیابان لگ رہا تھا کچھ کانچ کے زرے اسکے ہاتھ کو بھی زخمی کر گے تھے۔

" اب بتاو گا میں تمھیں بھی اور تمھارے چاچا کو بھی شاہ میر خان اخر ہے کون "وہ صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا۔ضبط سے مٹھیاں بھینچ رکھی تھیں

اسکا وجود پتے کی مانند لرز رہا تھا زہن کی سکرین پر سرخ دو آنکھیں۔۔اسے خوفزدہ کر رہی تھی وہ ۔۔جلد از جلد گھر جانا چاہتی تھی۔۔۔کیونکہ اب اسے رونا آ رہا تھا نہ جانے کیوں۔۔۔فیضان اور ونیزے ابھی اندر ہی تھے جبکہ وہ پارکینگ میں کھڑی گاڑی کا ڈور کھول رہی تھی۔۔ا

تم اتنی جلدی جا رہی ہو۔۔۔چلو ہینگ اوٹ کرتے ہیں " اشہد نے نرمی سے اسکے بازو پے ہاتھ پھیرہ ۔۔اور مسکرایا۔۔جبکہ حرم کو اسکا انداز بہت برا لگا۔۔۔

ہٹو یہاں سے " وہ غصے سے بولی۔۔۔اور جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گئ۔۔خوف سے برا حال تھا۔۔وہ فل سپیڈ میں گاڑی آگے بھگانے لگی۔۔جبکہ اشہد۔۔۔کی سوچ بھری نظریں اسپر تھیں۔۔۔وہ پلٹ کر دوبارہ یونی میں جانے ہی لگا تھا کہ کسی نے اسکے سر پر۔۔کوئ بھاری چیز ماری اور۔۔وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گیا۔۔۔

گاڑی۔۔بہت تیز چل رہی تھی۔۔جبکہ وہ۔۔اپنی اس غلطی کی وجہ سے وہشت میں گھیری تھی

کہ اچانک گاڑی کے سامنے۔۔۔ایک گاڑی آ رکی۔۔۔اسنے۔۔بریک لگائی۔۔گاڑی سے ایک نقاب پوش۔۔نکلا اور اسکی طرف بڑھا۔وہ بھاگ جانا چاہتی تھیں مگر اسکا وجود خوف سے شل ہو گیا۔۔اسے اپنی ناک پر ایک بدبودار کپڑا۔۔محسوس ہوا اور۔۔وہ وہیں جھول گئ۔۔۔

ابھی تک بچے نہیں آے رضا " زرینہ پریشان سی ادھرادھر چکر لگا رہی تھی۔۔پیچھلے۔۔کچھ دنوں سے رضا صاحب کی طبعیت کچھ ٹھیک نہیں تھی وہ پوچھ پوچھ کر ہار گئ تھی۔۔مگر وہ تھے کہ۔۔منہ باندھے پڑے تھے۔۔۔

آ جائیں گے فیضان ساتھ ہی گیا ہے۔۔"وہ نقاہت زدہ آواز سے بولے۔۔

نہیں مجھے پرشانی ہو رہی ہے " وہ دل میں اٹھتے ہول کی وجہ نہیں جان پا رہی تھیں۔۔۔

لو آ گئے بچے خوامخواہ پریشان ہو رہی تھیں آپ " باہر سے آتی فیضان کی آواز پر رضا صاحب بولے ۔۔۔زرینہ ایک لمحے میں باہر کی طرف دوڑی۔۔۔

حرم کہاں ہے فیضان۔"انھوں نے۔۔فیضان کو اکیلے دیکھا۔۔تو دل میں دوبارہ وسوسے سے اٹھنے لگے

--

چچی وہ تو بہت پہلے نکل گئ تھی۔۔"فیضان حیران ہوا۔۔

جبکہ زرینہ نے۔۔دل ہی تھام لیا۔۔۔

فیضان وہ گھر نہیں آئ۔۔"انکی آنکھوں سے آنسو روا ہونے لگے۔۔

تم تم۔۔اسکے ساتھ نہیں تھے۔وہ تمھارے ساتھ گئ تھی تم کیسے۔۔اس سے لاپرواہ ہو سکتے ہو"

انکی آواز سن کر باقی گھر کے افراد بھی باہر آ گئے۔۔
چچی وہ ونیزے کے ساتھ ہو گی۔۔میں دوبارہ چیک کرتا ہوں۔۔"وہ گاڑی کی چابی ٹیبل سے اٹھاتا باہر کی طرف دوڑا۔۔
رکو فیضان میں بھی چلو گا" رضا صاحب بھی اسکے ساتھ ہو لیے۔۔جبکہ زرینہ کا رو رو کر برا حال تھا
۔۔

اسے جب ہوش آیا تو سر بہت بھاری ہو رہا تھا۔۔اسے اپنے ارد گرد تاریکی سی محسوس ہوی چھوٹا سے پیلے بلب کی روشنی اسکے چہرے پر پڑی۔۔۔اسنے ارد گرد دیکھا۔۔عجیب سا کمرہ تھا۔۔۔وہ ایک لمحے میں اٹھ کھڑی ہوی۔۔اسکا پورا وجود اپنے ساتھ ہوے اس واقعے پر کانپ رہا تھا۔۔اسنے چہرہ موڑ کر ارد گرد دیکھا۔۔سامنے شیشے کی دیوار سے اس پار اسے جو منظر نظر آیا اسکی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔۔۔جبکہ انھیں سرخ آنکھوں نے اسے پھر سے گھورا تھا۔اسے اپنے وجود سے جان نکلتی محسوس ہوئ۔۔۔وہ اشہد کے۔۔ہاتھ توڑ چکا تھا۔۔ااور اسکے کارندے۔۔اشہد کو . ڈنڈوں سے مار رہے تھے۔۔ اور وہ۔۔بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا۔۔۔
اسے اپنے حواس غائب ہوتے محسوس ہوے۔۔اور اسنے پاگلوں کی طرح دروازہ پیٹنا شروع کر دیا۔۔۔ مگر دروازہ نہیں کھلا۔۔۔مگر وہ پھر بھی پیٹ رہی تھی آنکھوں سے اشکوں کی برسات بہہ رہی تھی ۔۔۔وہ اپنے آپے میں ہی نہیں رہی تھی۔۔
اسکے ہاتھ زخمی ہونے لگے تھی۔۔خون کی بندے دروزے سے ٹپک رہی تھیں۔۔۔

کہ اچانک دروازہ کھلا۔۔اور شاہ میر اسے گھسیٹتا ہوا۔۔شاہ پیلس کی طرف چلنے لگا۔۔

چھوڑو میرا ہاتھ۔۔"وہ چلائی۔۔

مگر اسپر اثر کوئی نہ ہوا۔۔

آسنے اسے لاونج کے صوفے پر لا پٹخا۔۔۔پورے لاونج میں کانچ کے ٹکڑے پڑے تھے۔۔

صفدر" اسکی گرج دار آواز ابھری۔۔

یس سر" وہ بوتل کے جن کی طرح حاضر تھا۔۔۔

اس حرام خور کو اسکے گھر پھینک آو۔۔اور کسی مولوی کو بھی لیتے آنا۔۔صرف پندرہ منٹ میں تم مجھے یہاں ملو"

جی سر۔۔"وہ حرم پر افسوس بھری نظر ڈال کر پلٹ گیا۔۔۔جبکہ وہ صوفے پر سکڑی سیمٹی خوف ذدہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

میرا کام تم لوگوں کی خدمت کرنا ہے۔۔کیوں ایسا ہی ہے نہ" وہ اسکے سامنے۔۔۔چئیر پر ٹیکتے ہوئے ۔۔غرایا۔۔

۔۔ن . نہی۔"وہ دل ہار کر رونے لگی۔۔۔

ارے ارے ابھی نہیں بعد کے لیے بچا کر رکھو ان آنسوں کو۔"وہ اپنے پوروں پر اسکے آنسو چنتا ہی کہ حرم نے جھٹکے سے اسکے ہاتھ کو خود سے دور کیا۔۔وہ طلملاتی نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔پھر سمبھل کر بولا۔۔

یہ ساری اکڑ۔۔میرے ایک تھپڑ کی مار ہے"

وہ سرد نظروں سے اسکے گلابی گالوں پر پھسلتے آنسو۔کو دیکھتے ہوے بولا۔۔۔
تم۔۔۔تم۔۔انتہائی۔۔پنچ قسم کے انسان ہو۔۔میرے چاچو چھوڑیں گے نہیں تمھیں۔۔"وہ چلائی۔۔
اس حرام خور کا نام مت لینا میرے سامنے " وہ چیل کی طرح اسپر جھپٹا۔۔اور اسکی نازک گردن پر پورا دباو ڈال دیا۔۔کہ اسکی آنکھیں پھیل گئ۔۔اور وہ ارد گرد ہاتھ مارنے لگی۔۔۔
سر۔۔"۔صفدر کی پکار پر وہ پیچھے ہٹا۔۔جبکہ حرم کا کھانس کھانس کر برا حال تھا۔

رضا صاحب اور فیضان اسے پوری یونی میں ڈھنڈ چکے تھے مگر وہ وہاں ہوتی تو ملتی۔۔رضا۔۔۔صاحب بے دم سے صوفے پر ڈھے گئے۔۔اسکی گمشدگی۔۔۔دل دہلا رہی تھی۔۔ونیزے بھی۔۔پریشانی سے باقی سب دوستوں سے اسکے متعلق پتہ کر رہی تھی مگر سب نے ہی لا علمی کا اظہار کیا۔۔زرینہ۔۔نے رو رو کر اپنی طبعیت ہی بگاڑ لی۔۔ تھی گھر میں آگ کی طرح یہ افوا پھیل چکی تھی اسد صاحب۔۔ پولیس میں ریپوٹ درج کرانے کا فیصلہ کرتے باہر نکلے اور انکے پیچھے۔۔فیضان بھی تھا۔۔۔جبکہ تائ ۔۔ماں زرینہ کو سمبھال رہی تھی۔۔ عجیب و غریب صورتحال تھی۔۔جبکہ رضا۔۔صاحب۔۔کو آج شدت سے اپنی کی گئ غلطیاں یاد آ رہی تھیں۔
مگر وہ ہمت باندھتے ہوئے... ریرپورٹ درج کرانے... انانکے ساتھ.. ہو لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

....

سر یہ آپ کیا کر رہے ہیں... "صفدر نے.. اس بھوکے شیر کو سختی سے جکڑ کر اس لڑکی سے دور کیا.. جو بری طرح خوف ذدہ تھی.....

چھوڑو مجھے بہت مان ہے اسے اسپر.... اسکا قتل کر کے. زیادہ نہیں تو کچھ تو.. میرے وجود میں دہکتے کوئلوں پر اوس پڑے.." وہ چلایا... چہرہ سرخ جب کے ماتھے کی رگیں اب کے پھٹنے کے قریب تھی....

شائم اونچی آواز سے رونے لگی جبکہ.. وہ ایک بار پھر بپھرہ...

سر سر پلیز.... مولوی آ گیا ہے..." اسکا ذہن صفدر نے مولوی کیطرف لگایا تاکہ کچھ تو.. وہ اس نازک لڑکی کی جان پر ترس کھائے.. مگر اب کہ یہ ناممکن تھا....

مولوی کا نام سن کر وہ تن فن کرتا وہاں سے نکلا... جبکہ حرم کی ہوائیاں اڑنے لگائیں وہ بھی کچھ بھی دیکھے بغیر.. ساڑھی سمبھالتی.. وہاں سے.. بھاگنے لگی... مگر افسوس کہ اسکے پہنچنے سے پہلے ہی... وہ ظالم شخص لاونج کے دروازے بند کر چکا تھا.. جبکہ حرم نے دروازے.. بری طرح پیٹ ڈالے..

کھولو.. پلیز... اب میں کچھ نہیں کہو گی تمھیں... پلیز سوری.... "وہ روتے ہوئے بولے جا رہی تھی مگر دوسری طرف.. اسکی آواز کو کان پر بھی دھرا نہیں....

اور جب دروازہ پیٹتے پیٹتے اسکی آواز بیٹھ گئ... تو وہ.. زمیں پر بیٹھ کر... رضا صاحب کے بارے میں سوچنے لگی وہ کتنے پریشان ہوں گے....

اب تو آنسو بھی تھم گئے تھے....

تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازہ کھلا...

تو دروازہ ایک جھٹکے سے کھلنے پر.. اسکی کمر میں زور سے لگا.....
شاہ میر نے نوٹس لیے بغیر اسکو انگلی سے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا... اسکے پیچھے مولوی اور دو تین مرد اور.. انکے علاوہ اسکا چمچا صفدر بھی تھا..
اس وقت یہ بات وہ ہی جانتی تھی کہ اتنے آدمیوں کو دیکھ کر.. اسکو کتنا خوف محسوس ہو رہا تھا...
وہ ان سے دور ہونے لگی جب کہ وہ سب... نگاہیں جھکائے اندر داخل ہوئے اور صوفوں پر ٹک گئے...
ان سب کی نظریں نیچیں تھیں جبکہ... شاہ میر کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جو فق چہرے سے کھڑی تھی ....
ادھر آو " شاہ میر نے... اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا جبکہ وہ زور زور سے نفی میں گردن ہلانے لگی...
مگر مقابل کا ٹمپر اتنا نہیں تھا کہ وہ چند لمحے مزید انتظار کرتا... وہ دو قدم چل کر اس تک پہنچا...
چھوڑو مجھے.... کھڑوس بدماغ انسان... نا جانے میرے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو.. جو تم چاہتے ہو میں نہیں ہونے دو گی وہ...
تمھارے ناپاک ارادے ہیں.. چھوڑو مجھے ہیلپ ہیلپ.... "وہ زور زور سے چیختی.. اسکے سینے پر مکے برسا رہی تھی.. جبکہ

مقابل کا صبر حد سے سوا ہو گیا....
اسنے بلا لحاظ کے اپنے بھاری ہاتھ کے زور دار دو چانٹے.. حرم کے نرم و نازک کومل رخسار پر جڑ دیے.. جس سے.. اچانک ہی اسکا منہ بند ہوا...

یہ مت سمجھنا میں کوئی تمھارے اس نکمے حسن کا دیوانہ ہو کر تم سے نکاح کر رہا ہوں.. درحقیقت تم صرف بدلہ ہو....

اس سے زیادہ نہیں جس دن میرا بدلہ پورا ہو جائے گا اس دن خود تمھیں.. طلاق دے کر.. کام تمام کروں گا...

اور یہ جو تم حد سے زیادہ بدتمیز ہو.. تمھاری کینچی کی طرح چلتی زبان بھی کاٹ کر علیحدہ رکھ دو گا اب اگر ایک لفظ اور بھی بولا تو..

نکاح شرافت سے کرو... ورنہ مجھے تمھیں.. نکاح کے بغیر رکھنے میں بھی کوئی پروبلم نہیں مگر میں ایسا کرو گا نہیں.. کیونکہ ناپاکی سے مجھے گھن آتی ہے...

اگلا لفظ تمھارے منہ سے میں صرف قبول ہے سننا پسند کرو گا... "

اسکے کان کے قریب.. اپنا زہر نکال کر وہ اسکو سن کر چکا تھا... وہ اسکی باتیں سن کر... دماغی طور پر سن ہو چکی تھی.. کیسا انتقام.. کیسا بدلہ.. اور پھر طلاق..

وہ اسے گھیٹستا ہوا... مولوی کے سامنے لے گیا...

شروع کریں"

اسنے اسے اپنے ساتھ بیٹھا کر مولوی کو کہا.. جس نے بس ایک نظر حرم کو دیکھا جس کا حولیہ خاصا بے ترتیب تھا.. ساڑھی بھی ڈھلک رہی تھی...

شاہ میر نے... بمشکل مولوی کی ایک نگاہ کو ہضم کیا....

اور اسکو کھینچ کر اپنی پیٹھ کے پیچھے کیا....

مولوی نے سٹپٹا کر نکاح شروع کیا

.

حالانکہ وہ کہنا چاہتا تھا لڑکی کی مرضی کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا...

مگر ہمت نہ بن پڑی اور جلدی جلدی نکاح پڑھا کر.. اسنے اس جلاد صفت.. پولیس والے سے اپنی جان چھوڑائی.. مگر.. اس جلاد کے پیچھے.. بے حال بیٹھی پری پر.. وہ چارو مرد ہی افسوس کر رہے تھے

صفدر ان سب کو باہر لے گیا.. جبکہ.. شاہ میر سیدھا ہو کر بیٹھا...

چہرے پر اب... مسکراہٹ تھی.. مگر.. بارونق نہیں.. خاصی طنز بھری...

عجیب ہوتی ہو تم لڑکیاں بھی....

بلکل بے کار.... اپنی حفاظت نہیں کر سکتیں....

کوئی بھی منہ اٹھا کر.. تمھارے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے...

سٹرینج تمھارے تین بار کے قبول ہے کہنے... نے مجھے اچھے سے انداز کرا دیا ہے... کہ تم بھی... انھیں میں شمار ہوتی ہو بزدل "

وہ سکون سے.. اسکی پھٹی پھٹی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا.. جس کے کریم کی طرح ملائم چہرے پر....

اسکی انگلیوں کے نشان چھپے ہوئے تھے....

خیر. اب تم میری بیوی ہو" وہ کچھ نہ بولی تو.. وہ پھر سے بولنا شروع ہوا.. مگر چہرے.. پر دبی دبی مسکراہٹ...

اور اوپر سے مسکراہٹ میں چھپا طنز...

وہ اس عجیب و غریب انسان کو دیکھ کر رہ گئی...

مگر تب تک جب تک میں چاہو....

اور یہ جو.. آج تم نے لباس زیب تن کیا تھا.." وہ پوری طرح اسکی طرف موڑا.. تو وہ ہڑبڑا کر.. اپنی ساڑھی کا پلو.. ٹھیک کرنے لگی...

شاہ میر... کو غصہ ہی آیا... یعنی تب اسے کوئی ہچکچاہٹ... یہ شرم نہیں آئی جب وہ ہزاروں مردوں کے سامنے.. یوں ہی دعوت کا سامان بنی ہوئی تھی اور اپنے محرم کے سامنے وہ اس گھٹیا لباس میں چھپنا چاہ رہی تھی...

اور اسی غصے میں.. کچھ بھی دیکھے سوچے. بغیر اسنے وہی پلو.. اسکی جگہ سے زور سے کھینچا.. تو نیچے ساڑھی کی کئی پلیٹس تڑخ گئی.. جبکہ آگے سے.. پلو... ہٹ کر.. اب زمین بوس تھا....

حرم تو مانو لٹھے کی مانند سفید پڑ گئی.. جبکہ اسنے کہیں اور توجہ دیے بغیر اسکا... چیرہ ہاتھوں میں جکڑ لیا... وہاں پارٹی میں مردوں کو لجانے کا سامان بن کر آئی تھی تب تمھاری یہ تمھارے اس... بے غیرت چاچے کی شرم و حیا اور عزت غیرت نے جوش نہ مارا اور میرے سامنے بیٹھی ڈرامے بازی کرتی ہو.....

" وہ پھنکارہ... تو... حرم ہچکیوں سے رو دی...

اسکے گالوں میں اسکی انگلیاں جیسے دھنس رہیں تھیں.. درد سے وہ رونے لگی...

مسلہ کیا ہے تمھارا... کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ ایسا" وہ ایسی ہی تھی بے دھڑک. جبکہ مقابل خاصا ٹھڑا بندہ تھا.. جس کو شوق مستی شرارت یہ.. فرینکنیس زہر لگتیں تھیں..

کیوں کہ.. اسنے... شوق مستی کے دور میں دن رات محنت کی جو.. اسکے وجود سے یہ حس ہی اڑا لے گئی.

تمھارے باپ کا ملازم ہوں جو تم تم لگا رکھی ہے.." وہ اتنی زور سے دھاڑا کہ.. حرم... کا چہرہ ہی سفید پڑ گیا....

آ... آآ... آپ" وہ ہکلائی...

" Mind it

وہ تنبھی کر کے.. اس سے دور ہوا......

حرم... کو بھی اپنی پوزیشن کا خیال آیا... تو جلدی سے جھک کر.. اسنے ساڑھی کا پلو اٹھا کر دوبارہ سینے پر پھیلا لیا..

چہرہ کچھ اسکے تھپڑ کے نشان.. اور کچھ... شرم سے سرخ ہو گیا.. شاہ میر نے بے زاریت سے یہ منظر دیکھا..

ملاو... اس گھٹیا انسان کو فون... "اسنے ایک اور حکم نامہ جاری کیا.. حرم ناسمجھی سے اسکی صورت تکتی گئی...

اپنے باپ کو.... ملاو فون... اور بتاو.. کہ تم جان بوجھ کر گھر سے بھاگی.. تھی کیونکہ... تمھیں میں پسند تھا... اور تم کل صبح گھر آ جاو گی ..میرے ساتھ... یہ رات گزار کر"

نہ... نہیں" ایک بار پھر سے.. اس کٹھور کی بات سن کر وہ رونے لگی.. جبکہ وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا.... اور جھک کر... اسکا سیل.. جو زمین پر پڑا تھا... اٹھایا اور اسکے ہاتھ میں تھما دیا...

ملاو نمبر... "

نہیں... میر وہ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں.. وہ ہارٹ پیشنٹ ہیں.. اتنی بڑی بات نہیں برداشت کر سکیں گے انھیں کچھ ہو جائے گا..."

وہ... ہچکیاں لیتی.. اسکے سامنے ہاتھ جوڑ کر گڑ گڑانے لگی...

وہ پہلے تو اسکے میر پکارنے پر چونکا.. مگر اس بات کو آوائیڈ کر کے...

اسنے دوسری بات کو فوکس کیا.. اور ایک جھٹکے سے....

اسکے بال.. پکڑ کر تقریب جھنجھوڑ ہی دیے

میری پیا......ری... بیوی.. آج آخری اور پہلی بار یہ بات بتا رہا ہوں... میری بات سے.. انکار کبھی مت کرنا... ورنہ.. تمھیں شوٹ کرنے کا مجھے زرا بھی افسوس نہیں ہو گا.... "وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا...

جبکہ حرم.. بے اوسان رو رہی تھی..

کم اون ڈارلنگ ملاو.. نمبر سسر.. کو.. میں چاہتا ہوں.. وہ سالا جلد از جلد مرے.. اور تمھاری جان مجھ سے.. چھوٹے.. رائٹ.. تم بھی یہ ہی چاہتی ہو.. آئی نو.. پھر ملاو نمبر" اب کہ وہ زور سے چینخا...

اور جب اسکے چینخنے کا بھی حرم پر اثر نہ ہوا... تو.. اسنے آو دیکھا نہ تاو... اپنی گن ہولڈر سے گن باہر نکالی... اور حرم کی کنپٹی پر رکھ دی...

اور یہ ہی لمحہ تھا حرم کا خون خشک ہو گیا.. بھیگی پلکوں کی باڑ میں چھپی خوف زدہ آنکھیں... شا میر کو ٹکر ٹکر دیکھ رہیں تھیں....

م... ملاتی ہوں.. "زبان کو لبوں سے تر کر کے اسنے کانپتی انگلیوں سے نمبر ملایا...

وہ بزدل تھی... وہ جانتی تھی.... شاید مقابل بھی یہ بات سمجھ چکا تھا تبھی اسپر حاوی ہو رہا تھا....

بیل جا رہی تھی جبکہ.شاہ میر نے موبائل جھپٹ کر سپیکر پر ڈال دیا...

میری جان میرا بچہ... حرم کہاں پر ہو تم.... "انکی آواز میں تڑپ تھی... حرم کی جہاں سسکیاں بندھ گیئں وہیں.. شاہ میر... ...

کہ دل کو کچھ ہوا تھا...

یہ آواز اس میں موجود تڑپ.... وہ سرخ... آنکھوں کو حرم پر گاڑے بیٹھا تھا....

م.... میں"حرم سے کچھ بولا نہ گیا تو.. شاہ میر نے کال کاٹ دی....

یہ سب اسکی بھی برداشت سے باہر تھا.. نہ جانے کیا تھا اسکے اندر چھپا ہوا.. کہ وہ اس وقت.. انکی تڑپ حرم کے لیے برداشت نہ کر سکا....

حرم.. چہرہ ڈھانپے رونے لگی.. جبکہ.. وہ جگہ سے.. آٹھ کر بے چینی سے ادھر ادھر چلنے لگا... حرم کا فون مسلسل بج رہا تھا...

جس کو اسنے کچھ دیر تو برداشت کیا.. اور پھر.. اٹھا کر.. زمین پر کھینچ کر.. مارا... فون دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا... اور وہیں حرم کی بھی سٹی گم ہو گئ...

اس سے پہلے وہ آگے کچھ کروائ کرتا..

اسکا سیل بجنے لگا....

اسنے سکرین پر صفدر کا نمبر دیکھ کر کال اٹینڈ کی.. اور اسکے علاوہ شہروز... اماں کی بھی کئ کالیں تھیں جو اسنے اٹھائ نہیں تھیں...

ہاں بولو"

سر... رضا صاحب رپورٹ درج کرانے آئے ہیں " صفدر نے اس اطلاع دی.. تو...

اسکے چہرے کے زاویوں میں رتی بھی تبدیلی نہیں آئ اسے لگا.. آج ضرور.. اپنا غصہ برداشت کرتے کرتے.. اسکے دماغ کی رگیں پھٹ جائیں گی....

میں آتا ہو.. تب تک رپورٹ نہ کٹے" اسنے آرڈر دے کر فون بند کر دیا.. اور حرم کیطرف دیکھا...

جو... اب بھی رو رہی تھی... اسے اس ڈرامے بازی سے شدید اکتاہٹ ہوئ.. اسے ہرگیز بھی یہ رونا دھونا نہیں پسند تھا...

اور وہ بھی اس حد تک کہ یہ لڑکی مسلسل روے جا رہی تھی...

وہ جانتا تھا.. اسے حرم کو کس طرح ٹریٹ کرنا ہے.. کم از کم.. ایک آج کی رات... تو وہ اسکے لیے یاد گار بنا دینا چاہتا تھا.....

جب تک میں او... ان انسوں کو سمبھال کر رکھو... کیونکہ رات.. میرے ساتھ گزارنے پر یہ تمھاری مدد کریں.. گے...

مزید تمھیں رونے کی بلکل اجازت نہیں ہے... "اسکے قریب جھک کر... اسنے پراسرار آواز میں کہا...

چہرے پر.. ہلکی سی بھی... نرمی نہیں تھی حرم بڑی بڑی.. سرخ آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی...

مجھے جانے دیں..." وہ بولی... تو... شاہ میر نے.. نفی کی.. ابھی نہیں جب میں چاہو گا تب...

سکینہ "اسکو کہہ کر... شاہ میر نے.. ایک ہانک لگائی...
اور سکینہ پل میں اس تک پہنچی...
جی صاحب "اسکی نظریں جھکی تھیں...
یہاں کھڑی رہو.. میڈیم کے پاس ہلنا مت.. اور.. یہ روئیں تو... انھیں کھانا پانی مت دینا بھلے... میں پوری رات نہ آو "اسنے سکون سے کہا....
حرم کی جان اس عجیب و غریب انسان کے ساتھ چند پل گزار کر ہی سوکھنے لگی تھی...

....

شہروز پتہ کیا ہے. کہاں ہے وہ... میرے دل میں ہول آٹھ رہے ہیں بیٹے" اماں بے چینی سے بولیں تو شہروز نے بے بسی سے انکی جانب دیکھا... وہ کیا کرتا... آدھی رات ہونے کو آئی تھی مگر شاہ میر فون نہیں اٹھا رہا تھا.. اور شاہ پیلس کے بارے میں گھر والوں میں سے کوئی بھی نہیں جانتا تھا...
صفدر کا بھی موبائل بند تھا...
آ جائیں گے لالا... آپ اپنے روم میں جائیں... میں جاگ رہا ہوں انکے انتظار میں"اسکی طبعیت کے پیش نظر شہروز نے... انھیں انکے روم میں جانے کے لیے کہا...
نہیں جب تک وہ نہیں آئے گا میں کہیں نہیں جاو گی" وہ پریشانی سے بولیں...
اماں آپ جانتی ہیں انکی جوب ایسی ہی ہے.. وہ پہلے بھی راتوں کو گھر سے باہر رہتے ہیں آپ پریشان ہو کر اپنی طبعیت خراب نہ کریں" شہروز نے دوبارہ صفدر کا نمبر ٹرائی کرتے ہوئے ان سے کہا...

تم جانتے ہو وہ غصے کا کتنا تیز ہے.. وہ.. رضا حیدر کا جب سے پتہ چلا ہے... میں دیکھ رہی ہوں.. وہ راتوں کو سوتا نہیں ہے... باہر لون میں ٹہلتا رہتا ہے.. وہ کچھ غلط.. نہ کر لے میرے دل میں ہول آٹھ رہے ہیں"انھوں نے اپنا خدشہ بیان کیا تو شہروز ایک لمحے کے لیے انھیں دیکھ کر رہ گیا...

وہ جانتا تھا.. وہ شاہ میر کے معاملے میں حد سے زیادہ سینسیٹیو ہو جاتیں ہیں... اور اکثر اسپر ہی سب سے زیادہ غصہ کرتیں تھیں...

اماں... لالا آئیں گے تو میں سب سے پہلے آپ کو ہی اٹھاو گا.. تاکہ آپ ان سے بدلہ لیں میری نیند برباد کرنے کا... "وہ مسکرایا...

اب آپ جائیں... میں دیکھتا ہوں" اسنے انکا ہاتھ پکڑ کر.. کمرے کی جانب بڑھایا تو وہ.. خدا کے سپرد اسکو کر کے کمرے کی جانب چل دیں...

یار لالا.. نیند حرم کر دی "شہروز... نے جھنجھلا کر سوچا اور.. صوفے پر دھپ سے بیٹھ گیا..

....

پولیس اسٹیشن میں اسنے قدم رکھے تو اپنے کیبن میں... ان تینوں کو بیٹھے دیکھ.. اسکے وجود میں گو ناگو... اطمینان سا اترا.. دبی دبی مسکراہٹ...

وہ... سنجیدگی کا تاثر لیے سامنے جا کر ٹک گیا...

رضا صاحب نے اسے دیکھا...

آنکھوں میں بے بسی کا تاثر...

بیٹے میری بیٹی.... نہیں مل رہی" وہ نم لہجے میں بولے

تو شاہ میر نے کھا جانے والی نظروں سے انکی جانب دیکھا....

شاہ میر..." اسنے انگلی اٹھا کر تنبیھی کی....

میرا نام شاہ میر ہے... ایس پی شاہ میر... اگلی بار... یاد نہیں کراو گا.... "

اسکا انداز خاصا تحقیر لیے ہوئے.. تھا.. راضا.. صاحب... کو جہاں چپ کی کفل لگی وہیں اسد صاحب نے سارا معاملہ.. اسکے گوش گزار کیا... جبکہ وہ.. چئیر پر جھولتے ہوئے سکون سے سب سن رہا تھا...

مطلب آپ لوگوں کی بیٹی بھاگ گئ ہے... تو پہلے یہ بتا دیں.. کوئ عاشق..."؟

اسنے جیسے جان بوجھ کر... رضا صاحب کے دل میں تیر پیوست کیا...

وہ ایسی نہیں ہے" وہ جیسے ہارے ہوئے لہجے میں بولے....

دیکھیے سر.... آپ رپورٹ درج کریں.... وہ شام سے غائب ہے.. "فیضان بھی شاہ میر کے سرد لہجے پر کچھ تلملایا جبکہ وہ انکی تلملاہٹ سے حظ اٹھا رہا تھا...

صفدر درج کرو رپورٹ... جب ملے گی.. تو آپ لوگوں کو اطلاع کر دی جائے گی "اسنے لاپرواہی سے کہا اور اپنی چئیر سے.. آٹھ... گیا...

وہ تینوں میں سے ابھی کوئ کچھ کہتا ہی کہ.. کوئ آندھی طوفان کی طرح اندر داخل ہوا...

کہاں ہے... حرم" اسکی آواز خاصی بلند تھی شاہ میر نے.. تیوری چڑھا کر... اسکی جانب دیکھا...

آبان بھائ.. حرم ابھی تک نہیں ملی.." فیضان نے... جلدی سے آنے والے کو.. مخاطب کیا....

تو آبان ایڑیوں کے بل شاہ میر کی جانب گھوما...

ڈاکٹر آبان مرضا.... "اسنے شاہ میر سے اپنا تعارف کرایا...
مگر شاہ میر اسکی آنکھوں میں چھپی حرم کو گھورتا رہ گیا....
سر... آپکو رپورٹ لکھوا دی ہے.. آپ نے اب تک کوئ کروائ نہیں کی" شاہ میر کا انداز اگنور کر کے.. وہ... بے چینی سے بولا...
اسکے انداز میں تڑپ تھی... شدید تڑپ...
مسٹر آبان آپکو مجھے سیکھانے کی ضرورت نہیں ہے میں خود اپنا کام سمجھ سکتا ہوں..." شاہ میر تڑخ کر بولا...
مسٹر شاہ میر مجھے آپ اپنی ڈیوٹی کرتے ہوئے نظر نہیں آ رہے خیر میں آپ سے. مزید بات نہیں کرنا چاہو گا" وہ کہ کر.. وہاں سے باہر نکلا.. اور.. کال پر بات کرنے لگا...
جبکہ شاہ میر.. کچھ سوچ رہا تھا.. یہ کہاں سے آ گیا تھا اور کون تھا... وہ ایک لمحے کے لیے یہ سب سمجھ نہیں پا رہا تھا...
اور جیسے ہی آبان کا سیل بند ہوا ؛... وہیں .. صفدر کا فون بجا...
اور.. منیسٹر کی کال.. پر اسنے شاہ میر کو موبائل دیا..
اور نہ چاہتے ہوئے بھی شاہ میر کو حرکت میں آنا پڑا.. مگر یہ آبان نامی بلا... ضرور شاہ میر کی آنکھ میں پھنس گئ تھی....

....

اس کیس کو حل کرتے کرتے.. اسے صبح ہو چکی تھی.. مگر... انھیں نہ... حرم ملنی تھی اور نہ ملی...

اسی دوران وہ شہروز کو اطلاع کر چکا تھا کہ وہ ایک کیس میں پھنسا ہے تبھی گھر کی فکر ختم ہوئی.. اور اسنے... صبح دس بجے شاہ پیلس میں قدم رکھا.. تو ملازمہ اب بھی وہیں کھڑی تھی جبکہ حرم صوفے پر سکڑی سیمٹی پڑی تھی...

؛ اسے ایک جھٹکا سا لگا... اور وہ ان تک پہنچا...

سکینہ جو نیندوں میں جھول رہی تھی... اچانک ہوش میں آئی...

کچھ کھانے کو دیا تھا"وہ حرم کی صورت دیکھتے ہوئے سکینہ سے پوچھنے لگا...

ن... نہیں صاحب وہ روے جا رہی تھیں تو آپ نے منع کیا تھا اسی لیے ام نے کچھ نہیں دیا" سکینہ نے جلدی جلدی اسے بتایا تو.. اسنے سکینہ کو ایک زبردست گھوری لگائی..

دفع ہو جاو "ایکدم.. اسکے چیخنے پر وہ.. یکدم غائب ہوئی...

تو وہ.. حرم کے وجود کو.. اپنے مظبوط بازوں میں سختی سے جکڑ کر... اوپر اپنے روم کی جانب چل دیا....

حرم کا وجود.. اتنا ہلکا تھا.. اسے.. اسکا وزن محسوس بھی نہ ہوا.. مگر آبان.. شاہ میر کی آنکھوں میں گھوم رہا تھا...

اسے بیڈ پر لیٹا کر وہ خود واشروم میں چلا گیا... اور پھر فریش ہو کر... وہ باہر آیا تو.. حرم اسی طرح پڑی تھی جس طرح...

شاہ میر اسے لیٹا گیا تھا...

وہ بغیر نوٹس لیے.. پورے استحقاق سے.. اسکے پہلو میں لیٹا...

جیسے.. اپنے کسی خیال میں آبان کو اچھی طرح جتا دیا ہو.. اور جلد ہی.. آگے کے بارے میں سوچتے سوچتے... اسکو نیند آ گئی...

....

خان ہاوس.. میں جیسے قیامت کی رات گزر چکی تھی....
کہاں ہو گی میری بچی کس حال میں ہو گی. "زرینہ.. مسلسل روے جا رہی تھی...
جبکہ آبان بے چینی سے... لاونج میں ٹہل رہا تھا اور اسی طرح سب اپنی اپنی جگہ... حرم کے بارے میں ہی سوچ رہے تھے...
اسکو کچھ ہو گیا تو..." فیضان کے بولنے پر آبان نے.. فیضان کو گھور کر دیکھا....
میرا مطلب... "جبکہ فیضان سٹپٹا گیا....
اسے ٹھیک ہونا چاہیے.. ورنہ... میں کسی کو زندہ نہیں چھوڑو گا.. "وہ غصے کی کیفیت میں چلایا...
اس وقت سب سے زیادہ فکر کی بات... حرم کی طبعیت تھی.... بچپن سے ہی اسکے ساتھ... دل کا مسئلہ رہا تھا یا یہ کہنا زیادہ مناسب تھا کہ وہ دل کے مرض کا شکار تھی.. اسکے دل کا سائز عام سائز سے بڑھا ہوا تھا
.. اسی بنا پر وہ حد سے زیادہ.. نازک اور کمزور مزاج تھی...
اور گھر بھر کی لاڈلی خاص طور پر آبان.. جس کی جان...
حرم میں بستی تھی...

مگر.. اب اسکی حرم اسکے پاس نہیں تھی اور یہ ہی بات.. اسکو انگاروں پر گھسیٹ رہی تھی...
..... مل جائے گی... میری بچی... تم لوگ.. ایسی باتیں نہ کرو "اسد صاحب بولے تو... سب خاموش ہو گئے جبکہ... رضا صاحب کی اندرونی کیفیت.. کا کوئ انداز نہیں لگا سکتا تھا...

....

اسکی آنکھ فون کی بیل ہر کھلی... ایک نظر حرم کو دیکھا جو اب بھی ویسے ہی پڑی تھی...
اور کال پیک کی.
. اسلام و علیکم.."
وسلام شاہ میر کہاں ہو تم...." انھوں نے بے چینی سے سوال کیا...
اماں ایک کیس میں پھنس گیا ہوں بس وہ جب تک نہیں سلجھتا. گھر آنا مشکل ہے.. "اسنے جواب دیا
نظر اب بھی حرم پر تھی...
بیٹے.... آپ آ جاو کوئ اور سمبھال لے گا" انھوں نے کہا تو وہ مسکرا دیا..
وہ مسکراہٹ جو شاید ہی کسی نے دیکھی ہو.
اماں آپکا بیٹا ایس پی ہے.. اسکے علاوہ بھلا کون کیس سلجھا سکتا ہے خیر آپ فکر نہ کریں... میں جلد آو گا "اسنے انھیں تسلی دی... ہمم ماں کو ہی پریشان کرن بیوی آ جاے گی تو سب وقت کا حساب کتاب بھی ہو جائے گا" انھوں نے نروٹھے پن سے کہا تو...
اسنے پھر حرم کو دیکھا..

آپ کے سامنے کسی کی ویلیو نہیں "اسنے جواب دیا تو.. اماں خاموش ہو گئیں...

شاہ میر... بیوی کی جگہ ماں اور ماں کی جگہ بیوی نہیں لے سکتی کسی بھی رشتے کے پلڑے میں زیادہ اتر جانا اچھا نہیں ہوتا..."

انھوں نے تنبھی کی تو وہ خاموش ہو گیا

خیال رکھو اپنا اور جلد از جلد گھر آنے کی کوشش کرنا "

اوکے" اسنے کہہ کر فون بند کیا اور پھر سے حرم کو دیکھا... اور اسکا بازو پکڑ کر ہلا ڈالا.." مگر دوسری طرف ہلکی سی بھی جنبش نہ ہوئ الٹا اسکے ہلانے سے وہ دوسری طرف گیر پڑی..

حرم" اسنے اسکے گال تھپتھپائے مگر بے سود حرم کا ملائم چہرہ زرد ہو رہا تھا جبکہ ہونٹ نیلے.. حرم کیا ہوا ہے تمھیں"اسنے ایک بار پھر اسے جھنجھوڑ دیا.. مگر حرم کے وجود میں حرکت نہ ہوئ...

اسے کچھ گڑ بڑ کا احساس ہوا.. تو فورا فواد کو کال ملائ

... ہیلو فواد "

ہاں بولو"

کہاں ہو تم" اسکی آواز میں بے چینی تھی وہ بے چینی کی وجہ نہیں جانتا تھا وہ بس اتن جانتا تھا اسوقت حرم کوئ عام لڑکی نہیں شاہ میر خان کی بیوی ہے..

کیا ہوا" فواد بھی اسکی آواز کی بے چینی پر حیران ہوا...

تم ایک سیکنڈ میں شاہ پیلس پہنچو"اسنے آرڈر دیا..

خیریت" وہ جانتا تھا وہ ایسے ہی اپنے شاہ پیلس میں کسی کو نہیں بولاتا..
کیا پروبلم ہے سب فون پر بتاو" شاہ میر طبعیت کے عین مطابق چلایا تو فواد نے اچھا آتا ہوں کہ کر کال کاٹ دی

جبکہ شاہ میر نے حرم کے وجود پر ایک نظر ڈالی اسکی ساڑھی خاصی بے ترتیبی کا شکار تھی..
اور شاہ میر کو یہ بولڈنیس بلکل گورا نہیں تھی..
اسنے تیوری چڑھائے.. حرم پر چادر درست کی.. اور خود بھی صوفے پر سے شرٹ اٹھا کر پہنی جو وہ سونے سے پہلے اتار چکا تھا...
اور پھر دس منٹ میں فواد بھی آ گیا...
تو شاہ میر اسے فورا حرم کے پاس لے آیا...
یہ کون ہے "فواد کا منہ حرم کو دیکھ کر کھل گیا.. وہ شعلہ صفت لڑکی کسی کے بھی اوسان خطا کر سکتی تھی..
شاہ میر نے جبڑے بھینچ لیے.. اگر تم میرے دوست نہ ہوتے تو اپنی بیوی کو یوں دیکھنے پر تمھاری آنکھیں نکال لیتا..." وہ بھی بھینچی بھی بھینچی آواز میں بولا تو فواد ہڑبڑا گیا وہ جانتا تھا.. شاہ میر کی نیچر تبھی بغیر کچھ بولے اسنے حرم کا چیک اپ شروع کیا تو.. وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسکے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہو گیا وہیں شاہ میر سمجھ نہ سکا.. اسکے دل کو کیا ہو رہا ہے...
ہمیں بھابھی کو ہسپیٹل لے کر جانا ہے.. ابھی ارجینٹ "
اسنے شاہ میر کو کہا

کیوں صرف ایک وقت کا کھانا نہیں دیا میں نے اسے تو کیا مرنے والی ہو گئ ہے" شاہ میر ازلی لاپرواہی سے بولا..

شاہ میر مجھے انکے ساتھ کوئ اور مسئلہ لگ رہا ہے...

انکی ہارٹ بیٹ نہ ہونے کے برابر ہے "فواد نے کہا تو شاہ میر کو جھٹکا لگا...

کیسے... میرا مطلب ہوا کیا ہے "اسنے پوچھا تو فواد اسے گھور کر رہ گیا..

تمھیں کوئ کچھ کہہ سکتا ہے" فواد کو بھی اب غصہ آنے لگا..

بر حال زندہ ہے یہ مرتی ہے.. ابھی اس گھر کے باہر نہیں جا سکتی" دلی طور پر وہ پریشان ہو اٹھا تھا مگر.. وہ باہر اسے کسی صورت نہیں لے جا سکتا تھا..

مگر کیوں" فواد نے اسے گھورا..

سوال جواب نہ کرو.. پتا لگاو اسے ہوا کیا ہے.. اور جو ٹریٹمنٹ کرنی ہے وہ ادھر ہی سٹارٹ کرو جس کو بلانا ہے بلاو.. مجھے میری بیوی بلکل ٹھیک چاہیے" وہ سنجیدگی سے ایک ایک لفظ پر زور دیتا بولا. تو فواد اسے دیکھ کر رہ گیا.. ایک سیکنڈ میں وہ لاپرواہی اور ایک سیکنڈ میں وہ کنسرن کر رہا تھا..

فواد کو ایک ڈاکٹر ہونے کی حثیت سے.. حرم کی زیادہ پرواہ تھی تبھی اسنے.. اپنے سے سنیر ڈاکٹرز کو بلایا.. اور پھر چند گھنٹوں میں.. وہ روم ایک ہسپیٹل روم کی شکل دیکھنے لگا.. وہ سب سر جوڑے حرم کا علاج کرنے میں مصروف تھے جبکہ شاہ میر باہر جلے پیر کی بیلی کیطرح پھیر رہا تھا..

اتنی نزاکت "وہ بڑبڑا کر رہ گیا...

صفدر بھی آ جا رہا تھا.. اور وہ اسے منع کر چکا تھا کہ گھر پر کچھ نہیں بتانا...

مزید ایک ڈیڑھ گھنٹے کے انتظار کے بعد.. فواد کے ساتھ دو اور ڈاکٹر باہر آئے جبکہ اندر حرم کے پاس نرس تھی...

مسٹر شاہ میر.. اٹس بیڈ نیوز فور یو.. مگر آپکو یہ بات پہلے معلوم نہیں تھی مجھے حیرت ہے... "فواد کے سینئیر ڈاکٹر بولے تو.. وہ انکی جانب بے تاثر چہرہ لیے دیکھنے لگا...

آپکی وائف کا ہارٹ.. سائز نارمل سائز سے بڑا ہے.." ڈاکٹر کے الفاظ.. پہلی بار شاہ میر خان کو ہلا گئے...

حیرت کا ایک پہاڑ.. اسپر ٹوٹا تھا.. اور اسکے کانوں میں فیضان کے الفاظ گونجے..

کہ سر اسکا ملنا بہت ضروری ہے..."اور پھر اس ڈاکٹر آبان کا بے تاب ہونا....

اسے اب سمجھ آیا تھا...

انکے لیے.. ڈیپرشن... ٹینشن یا ٹارچر یہ کوئی بھی ذہنی دباو یہ ایسی بات جو یہ دل پر لیں زہر کے مافق ہے... انکا دل حد سے زیادہ کمزور ہے... اور یہ کسی بھی قسم کی ٹینسن افورڈ کرنے کی کنڈیشن میں نہیں...

شاید انکا پہلے بھی علاج ہوتا رہا ہے... مگر اس وقت انکا ہارٹ بہت نازک حالت میں ہے.. اور آپ لوگوں کیطرف سے برتی گئی لاپرواہی.. انھیں موت کے قریب تر لے جائے گی.. اسوقت بھی وہ نئی زندگی جی رہی ہیں آپ یہ سمجھ لیں... امید کرتا ہوں آپ اپنی بیوی کا خیال رکھیں گے "انھوں نے اسے تمام باتوں سے آگاہ کر کے آخر میں نصیحت کی.. شاہ میر خاموش کھڑا رہا تو فواد دونوں ڈاکٹرز کو لے کر اسکے پاس سے ہٹ گیا.. حرم کی حالت اب کہ بہتر تھی..

مگر شاہ میر خان... کے غصے.. کا اندازا اسوقت کوئی نہیں لگا سکتا تھا.. وہ ایک جگہ کھڑا.. بس اپنے جوتے کو گھورے جا رہا تھا... ہاں یہاں بھی رضا حیدر نے اسے مات دے دی تھی.. ایک بار پھر شکست کھانی پڑی تھی اسے. مگر یہ بات اسے گورا نہیں ہو رہی تھی.. یہ کیسی ستم ضرفی تھی کہ ہر بار وہ اس آدمی سے ہار جاتا تھا...

حرم کے زریعے رضا خان کو ٹارچر کرنے کا وہ پکا ارادہ کر چکا تھا.. مگر حرم کی بیماری....

اسکے لیے شاکینگ نیوز تھی...

سر. "صفدر نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا... تو اسنے بنا لحاظ کے گھوما کر تھپڑ صفدر کے منہ پر جڑ دیا... اور لبوں پر انگی رکھ کر اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا... صفدر اسکی اندرونی کیفیت سمجھ رہا تھا.. اسکی سرخ آنکھیں اور ان میں سے گرتا.. پانی.... شاہ میر خان کو قابل رحم بنا رہا تھا...

....

ہیلو.. "کافی دنوں سے اسکو میسیجیز آ رہے تھے اور اب میسیج کرنے والے نے اسکا ریسپونس نہ ملنے پر کال ملا لی..

نسوانی آواز وہ... زرا مرعوب سا ہو گیا آواز خاصی پر کشش سی تھی...

آپ کون.." اسنے سوال کیا... تو ونیزے جس کا ہنسی کنٹرول کرنے کے چکر میں چہرہ سرخ ہو رہا تھا... وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر رہ گئی...

میں... آپ چھوڑیں اس بات کو.... کیا ہم کچھ دیر بات کر سکتے ہیں" اسنے دانتوں تلے خوبصورت ہونٹ دبا کر.. شہروز کی حیران آواز کو مزید حیران بنا دیا...

اسے امید تھی وہ انکار کر دے گا... جبکہ دوسری طرف شہروز جو ابھی گھر آیا تھا.. اور خاصا تھک چکا تھا... عجیب پسکون سی آواز کو نہ جانے کیوں مزید سننے کی خواہش کر بیٹھا...

جی بولیں"ونیزے کو یہ بات حیرت انگیز کر گئ....

آپ سیریسلی مجھ سے بات کرنا چاہیں گے" وہ حیران ہوئ..

کیوں آپ سے بات کر کے میرا نقصان ہو جائے گا...

شہروز نے آنکھوں پر ہاتھ رکھا.. اور پر سکون ہو کر بولا....

آواز کی میٹھاس ہر لفظ کے ساتھ اسکے کانوں میں رس گھول رہی تھی...

مجھے تعجب ہے.." وہ ایک انداز سے بولی...

وہ کیوں کیا آپ مجھے جانتی ہیں"وہ حیران ہوا...

ام م م آپ یہ سمجھ لیں میں آپ سے مرعوب ہوں"اسکے انداز ادا پر وہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکا..

اور وہ کیوں ایسا کیا ہے مجھ میں" شہروز اٹھ کر بیٹھ گیا جبکہ ونیزے کے لیے یہ سب گفتگو خلاف تواقع تھی....

آپ الگ ہیں" وہ دل کی بات بولی... تو شہروز نے آی برو اچکائ...

مجھے نہیں لگتا ہم کبھی ملیں ہیں" وہ سوچ میں پڑ گیا آخر یہ ہے کون... کیونکہ اسکے سٹوڈنٹس میں اتنی ہمت بلکل نہیں تھی کہ وہ ایسی حرکت کریں.. اور اسکا دماغ آپنی سٹوڈنٹس کی آواز ایک سیکنڈ میں پہچان لیتا.. مگر وہ تھی کون...

میں نے کب کہا آپ ملیں ہیں" ونیزے نے اسے مزید الجھا دیا...

اوکے تو اب کال کا مقصد" شہروز مدے پر آیا... اور میرا نمبر کہاں سے ملا... " اسنے سوال کیا تو ونیزے کی متاثر کن ہنسی سپیکر پر گونجی شہروز کے ہارٹ نے ایک بیٹ مس کی.. وہ حیران تھا یہ ہو کیا رہا ہے..

بہت محنت کی ہے صاحب" وہ مزے سے بولی....

جبکہ شہروز اسکے بولنے کے انداز سے مزید ایمپریس ہوا...

لگتا تو نہیں"وہ مسکرایا...

مان جائیں... آپ تک پہنچنا آسان تو نہیں تھا.. نہ امید تھی "ونیزے مسکرائی اور دو نظر آتے چاند کو دیکھنے لگی.... ٹھنڈی ہوا اسے کسی اور ہی جہان میں لے گئ...

امید کس بات کی"شہروز پھر سے لیٹ گیا.. عجیب بے چینی سی تھی.. یہ اچانک ہی معمہ اسکے سامنے آیا تھا.. اور خاصا ایمپریسیو تھا...

کہ آپ جیسے نواب لوگ ہم سے بات کریں گے" وہ ایک بار پھر چونک گیا..

میں حیران ہوں"شہروز نے دل کی بات کی...

مت ہوئیں سو جائیں... اب ڈسٹرب نہیں کرو گی" ونیزے نے گھڑی دیکھی.. اور کال کاٹنی چاہی.. وہ صرف ایک پرینک بنا رہی تھی...

جس کی اسے ون پرسنٹ امید نہیں تھی وہ کامیاب ہو جائے گی...

ڈسٹرب تو کر دیا ہے "شہروز اچانک ہی بولا تو.. ونیزے نے آنکھیں کھول کر سکرین کو دیکھا....

مگر.... "وہ الجھی.... اور اب اسے شہروز کی حرکت پر غصہ آیا یعنی وہ بھی ایک عام مرد تھا...

ونیزے نے اکتا کر جان چھڑانی چاہی..

میں بند کر رہی ہوں"شہروز نے جواب نہ دیا اور ونیزے نے منہ بنا کر فون بند کر دیا...

کبھی کسی کو پہلی ملاقات میں جج نہیں کرتے ونیزے ایڈیٹ"اسنے خود کو ملامت کی... اور سائیڈ پر سیل اچھال دیا جبکہ دوسری جانب شہروز اس آواز کے خمار میں بے سد سا تھا...

....

رضا میں مر جاو گی اگر حرم نہ ملی تو... کیا کر رہیں ہیں آپ سب... کہاں ہے میری بچی" زرینہ نے ایک ادھم اٹھایا ہوا تھا.. جبکہ آبان کو ایس پی پر شدید غصہ تھا.. درحقیقت وہ حرم کا ڈاکٹر تھا.. اور بہت جلد اس گھر میں اپنی جگہ بنا چکا تھا.. اور اس حد تک کہ سب اسے فیملی ممبر کیطرح ٹریٹ کرتے تھے...

اور فیضان تو اسے اپنا بڑا بھائی سمجھتا تھا.. اور وہ بھی ان سب کو اسی انداز سے ٹریٹ کرتا تھا.. کیونکہ اسکے ماں باپ کا انتقال ہو چکا تھا.. اور اسے ایک فیملی کی ضرورت تھی اور خان ہاوس سے اسے بہت پیار ملا تھا...

ایس پی آج اپنی ڈیوٹی پر نہیں ہے... یہ سب ہو کیا رہا ہے کچھ سمجھ نہیں آ رہا" آبان.. بولا تو زرینہ پھر سے رونے لگی...

رضا میری بچی کو لے آئیں..." وہ بے حال ہو رہی تھیں...

جبکہ رضا صاحب خود ایک ہی دن میں کملا گئے تھے...

ابھی سب ہی اپنی اپنی سوچیں میں مگن تھے کہ... آبان کے سیل پر فون کال آنے لگی.....

آبان نے سیل پر ایس پی کا نمبر دیکھا اور کال پیک کی...

ڈیڈ بوڈی ملی ہے ایک... شناخت کے لیے سیٹی ہسپیٹل چلے جاو.. صفدر ساتھ ہی ہو گا.. "دو ٹوک بات کر کے اسنے کال کاٹ دی جبکہ آبان کے وجود میں جیسے چنگاریاں بھر گئیں اسکا بس نہیں چلا کہ..

ایس پی کو جان سے مار دے....

کیا ہوا بیٹا.." اسکا سرخ چہرہ دیکھ کر... سب اسکی جانب متوجہ ہوے.

ایس پی کی کال تھی.. سیٹی ہسپیٹل میں ڈیڈ باڈی ملی ہے... "وہ ضبط سے اٹک اٹک کر بولا.. تو زرینہ کی چینخیں نکل گیئں... جبکہ رضا صاحب... بھی اتنے مظبوط مرد ہو کر بھی پھوٹ پھوٹ کر رو دیے....

حالات ایسے تھے کہ.. وہ سب ہی.. بے اوسان ہو رہے تھے.. جبکہ فیضان.. کی آنکھوں میں حرم کا چہرہ گھومنے لگا.. دو آنسو اسکی آنکھ سے ٹوٹے...

آبان.. ماتھے پر بل ڈالے واہاں سے نکلا... اسکے پیچھے وہ سب بھی دوڑے...

گاڑیاں سیٹی ہسپیٹل کے سامنے روکیں تو... وہ دوڑتے ہوئے اندر گئے وہیں صفدر بھی کھڑا تھا جبکہ ڈیڈ باڈی.. پر کپڑا ڈھنکا ہوا تھا... آبان نے ایک جھٹکے سے.. ڈیڈ باڈی پر سے کپڑا کھینچا تو.. وہ اگلی نظر نہ دیکھ سکا.. لڑکی کا چہرہ بری طرح جھلسا ہوا تھا....

تم اسکی شناخت کرانے آئے ہو "وہ بری طرح صفدر پر جھپٹا...

.. ہمم اپنا کام کر رہیں ہیں سر.. آپ خود پر قابو رکھیں... جس طرح ہمیں رپورٹ ملے گی اسی طرح کام ہو گا..." صفدر نے ٹکا سا جواب دیا.. تو آبان... بھنا کر رہ گیا...

بھائی حرم نے ساڑھی پہنی تھی اس دن پیلے رنگ کی "فیضان کچھ یاد آنے پر بولا تو.. سب کی نظر اس لڑکی کے کپڑوں پر گئی.. اور جیسے سکھ کے سانس آئے کیونکہ وہ لڑکی جینز شرٹ میں تھی...

نہیں یہ وہ نہیں ہے "رضا صاحب... بولے تو... صفدر سر ہلا کر اپنی ٹیم کے ساتھ انھیں دو لفظ تسلی کے بول کر.. وہاں سے نکل گیا.. جبکہ آبان... کا دماغ اسوقت تیزی سے حرکت کر رہا تھا...

فیضان.. اس رات تم نے.. اسکے ساتھ اسکے ایک فرینڈ کی بات کی تھی وہ.. ہاں وہ کہاں پر ہے..." آبان اچانک ہی بولا وہ سب اپنی گاڑیوں کیطرف بڑھ رہے تھے..

بھائی وہ.. اسکے تو.. ہاتھ ٹوٹ گئے تھے... وہ اب اپنے گھر پر ہی ہوتا ہے.." اسنے بتایا.. تو.. آبان نے فیضان کی جانب دیکھا..

اسی رات "

جی بھائی فیضان بول کر گاڑی میں بیٹھ گیا...

مجھے ملنا ہے اس سے کل چلو گے میرے ساتھ "آبان گاڑی کی ونڈو پر جھک کر بولا تو فیضان نے سر ہلایا...

....

حرم جب سے ہوش میں آی تھی.. کھانا ہی نہیں کھا رہی تھی جبکہ شاہ میر کے عتاب سے بچنے کے لیے.. سکینہ اسکی ہتھ جوڑیاں بھی کر چکی تھی...

بی بی کھا لیں صاحب ام کو نہیں چھوڑے گا" وہ رونے کو ہو رہی تھی..

اچھا ہے نہ چھوڑیں جب میں نے کھانا مانگا تھا دیا تھا تم نے.. اب اپنی باری آئ تو میں بی بی بن گئ.. چلاک عورت" وہ اپنے مخصوص انداز میں بولی...

بی بی ام معافی مانگتا ہے.. "سکینہ نے ہاتھ جوڑے... تو حرم نے منہ پھیر لیا..

میرا دل بہت سخت ہے.. "وہ اترا کر بولی..

میں نے چاچو کے پاس جانا ہے.. تبھی معاف کروں گی جب انکے پاس لے جاو گی" وہ بولی تو سکینہ کا بس نہیں چلا اپنے بال نوچ لے...

بی بی ام کیا کر سکتا ہے"

تم جا سکتا ہے "وہ غصے سے بولی تو سکینہ کا منہ ہی اتر گیا.. جبکہ حرم نے سامنے دیکھا تو شاہ میر ہاتھ پر ہاتھ باندھے.. دیوار سے ٹیک لگائے اسے ہی دیکھ رہا تھا.

....

حرم کے دیکھنے پر وہ اندر داخل ہوا تو حرم کی سانس وہیں کہیں اٹک گئ اسکے چہرے پر نا جانے کیوں اتنی سختی ہوتی تھی کہ.. حرم ہر بار خوف ذدہ ہو جاتی... وہ اندر داخل ہوا تو...

سکینہ جو.. حرم کے پاس بیٹھی تھی وہ اٹھی.. شاہ میر نے.. اسکے ہاتھ سے سوپ کا باول لیا...

اور اسکو جانے کا اشارہ کیا...

جبکہ سکینہ اس جان بخشی پر شکر ادا کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئ.. شاہ میر... حرم کے دائیں طرف بلکل نزدیک ہو کر بیٹھا تو حرم بدک کر اس سے دور ہوئ اسنے ترچھی نظروں سے اسے دیکھا....

بیک ٹو یور پوزیشن "سنجیدگی سے کہا گیا...

جبکہ حرم بڑی بڑی آنکھیں پھیلائے اسے اسی طرح بیٹھی دیکھ رہی تھی.....

تمھیں سنائ نہیں دیتا.." شاہ میر نے زچ ہو کر پوچھا.. تو اسکی بڑی بڑی آنکھیں بھیگ گئیں...

ڈاکٹر کے الفاظ شاہ میر کے کانوں میں گونجے... تو...

اسکو نا چاہتے ہوئے بھی خود کو نارمل کرنا پڑا....

اوکے کم ہئیر" وہ بڑے حوصلے سے اپنی عادت کے برخلاف بولا... تو حرم نے نفی میں سر ہلایا...

مجھے پھر سے گولی دیکھاو گے تم.. کیونکہ تم مجھے مارنا چاہتے ہو..." حرم نے اپنے اندر کا خوف لفظوں میں بیاں کیا... تو شاہ میر نے باول سائیڈ پر رکھا...

اور کھڑا ہو... گیا

حرم اب بھی اسے اسی طرح دیکھ رہی تھی.....

شاہ میر نے ایک ہاتھ بڑھا کر اسکو اپنی جانب کھینچا تو وہ کسی کچی ڈال کیطرح... اسکے وجود کا حصہ بنی... وہ آنکھیں پھاڑے.. اسکی جانب دیکھ رہی تھی جس کی آنکھیں چہرہ بلکل بے تاثر تھا... سپاٹ تھا اور ابھی... وہ اس دھچکے سے ہی نہیں نکلی تھی کہ شاہ میر... کو خود پر جھکتا دیکھ... وہ بری طرح خوف زدہ ہوئی.. مگر مقابل کو اسکے خوف زدہ ہونے سے مجال ہے کوئی فرق پڑا ہو.. وہ اسپر جھکا اسکی سانسوں کو اپنی قید میں لے چکا تھا...

یہ سب.. حرم کے لیے تو شدید غیر متوقع تھا.. کہ اسکا وجود پتے کی مونند کانپ رہا تھا.. جبکہ دوسری طرف...

اتنے کمزور لمحے میں بھی شاہ میر کے وجود میں حرم کے لیے کوئی خاص بات نہ ابھری.....

لمحوں کی معنی خیزی بڑھتی گئی... جبکہ حرم کی سانسیں... بری طرح اکھڑیں... اسنے.. شاہ میر کو خود پر سے دور کرنا چاہا مگر یہ کیا.. وہ.. تو.. ہٹنے کا نام نہیں لے رہا تھا...

حرم بے چینی سے اسکی کمر پر مکے برسا رہی تھی.. جبکہ شاہ میر... نے اسے ایک جھٹکے سے اسی پوزیشن میں گھمایا.. اور بیڈ پر پھینک.. کر... وہ اب.. حرم کو کھانستے ہوئے دیکھ رہا تھا.. جبکہ وہ خود.. بلکل نارمل.. کھڑا تھا.....

حرم کی آنکھوں سے پانی جبکہ خفت سے چہرہ سرخ پڑ چکا تھا.....

اگلی بار تم مت کہنا... مجھے وہ لوگ بلکل پسند نہیں... جو میری بات کے خلاف جائیں.. تم یہ سمجھ سکتی ہو.. کہ تم بچ گئی ہو مجھ سے.... ورنہ اپنے دشمنوں کو شاہ میر خان نہ کبھی بھولتا ہے.. اور نہ چھوڑتا ہے.... "اسنے سختی سے حرم کو استفسار کیا.. تو.. وہ.. اچانک ہی اٹھی...

کیوں کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ ایسا.. کون سی دشمنی پال لی ہے میں نے آپ سے.. مجھ نازک جان نے تو کبھی... مکھی بھی نہیں ماری.. تو آپکی کون سی بھینس کھول لی تھی جو دشمنی دشمنی کیے جا رہیں ہیں" وہ ایک سانس میں بولتی اب اسے اپنی نشیلی آنکھوں سے گھور رہی تھی جبکہ... شاہ میر اب بھی ویسے ہی کھڑا تھا..

زیادہ بولنا صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا.... اگلی بار میرے سامنے بولنے سے پرہیز کرنا" اسنے ٹکا سا جواب دیا.. اور دوبارہ بیڈ پر بیٹھ گیا.... جبکہ حرم کو اپنی شدید بے عزتی محسوس ہوئی....

جانا ہے مجھے یہاں سے... کیوں قید کر رکھا ہے مجھے" وہ پھر سے بولی اب کے اسکی آواز میں ایک چیخ تھی.. جبکہ.. لہجہ پر نم.. اور آنکھوں میں پانی.. شاہ میر نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا... اور دوبارہ سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال لیا....

حرم ایک بار پھر... کانپی... اسکے وجود کی کپکپاہٹ.. شاہ میر کو اپنے ہاتھوں میں محسوس ہوئی.. جبکہ.. اسنے.. اس کو نوٹس کیے بغیر حرم کو اپنے نزدیک کر لیا....

اور اسکی آنکھ کے آنسوں کو. اپنی پور پر چن لیا....

مت رو... اب شاہ میر خان نہیں چاہتا کہ تم رو.....

یہ شاید کسی وجہ نے.. مجھے جکڑ لیا ہے.... برحال ایک بات یاد رکھنا... تم اس گھر کے باہر میری قیدی ہو.. اور رہو گی.. تاعمر..... جب تک تمھارا وجود سانس بھر رہا ہے.... ہاں البتہ... اس گھر میں تم میری قیدی نہیں تم جہاں چاہو رہ سکتی ہو.. جا سکتی ہو.....

مگر.. تم نے اگر بھاگنے کی کوشش کی... تو.. اس گھر میں...

میرے دو سپیشل گارڈ بھی ہیں.. مجھے یقین ہے تم انکا کھانا نہیں بننا چاہو گی "وہ بلکل نارمل انداز میں.. اسکو اپنی بانہوں میں جکڑے.. ایسے بات کر رہا تھا.. جیسے.. بہت کوئی راز شئیر کر رہا ہو.. جبکہ حرم کا سرخ چہرہ تھا جبکہ.. شاہ میر کی قربت کی بنا پر.. اسکی زبان سے ایک لفظ بھی نہیں نکل رہا تھا....

مگر.. وہ کیا بولے جا رہا تھا. اسکا دماغ چکرا گیا..

مگر مجھے یہاں نہیں رہنا...

مجھے.. مجھے چاچو کے پاس جانا ہے "وہ گلوگیر لہجے میں بولی...

اسکے پاس جانے سے بہتر ہے.. میں تمھیں... اوپر اللہ کے پاس بھیج دوں... کیا خیال ہے یقین مانو.. مجھے تمھاری یہ نازک ہیرنی جیسی گردن پر بے رحمی سے چھری پھیرتے ہوئے بلکل ترس نہیں آئے گا.." وہ آنکھیں نکال کر بولا... اور حسب توقع حرم... خوف زدہ سی اسے دیکھی گئ...

شاہ میر نے اسکو چھوڑا... تو.. وہ جلدی جلدی... اس سے دور ہوتی.. بیڈ کرون کے ساتھ چیپک کر بیٹھ گئ....

اسے شدید رونا آ رہا تھا..

رونا مت" شاہ میر پھر سے نے تنبھی کی...

رونا مت.. بھاگنا مت.. باہر مت جانا...مسلہ کیا ہے آپکا... کب سے ڈرائے جا رہیں کسی جن کیطرح" بالآخر.. وہ جھنجھلا کر بولی تو.. شاہ میر نے اسکی جانب.. سوپ کی چمچ بڑھائی...

وہ زیچ ہوتی اسے دیکھنے لگی...

کتنا ڈھیٹ انسان تھا....

تم سیف ہو پھر کس بات پر رو رہی ہو..."

سیف... اسے اسے سیف کہتے ہیں"حرم کو حیرت ہی ہوئی....

او ہو... بھول گیا تھا.. اسے تو قید کہتے ہیں مگر. افسوس اب تم قید میں ہو... "اسنے ایک بار پھر اسے ڈرا دیا...

مجھے نہیں کھانا..." حرم نے منہ پھیر لیا...

شاہ میر نے ضبط سے اسے دیکھا... اسکا ٹیمپر لوز ہو رہا تھا مگر وہ کر نہیں سکتا تھا..

حرم... شاباش کھاو.. "وہ نرمی سے بولا....

نہیں کھانا" وہ چینخی...

جانا ہے مجھے... جانیں دیں مجھے "وہ دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا کر رو دی.. جبکہ.. شاہ میر کو چند گھنٹے میں ہی... حرم نے لوہے کے چنے چبوا دیے....تھے

....

شہروز غیر متوقع طور پر.. اس لڑکی کی کال کے انتظار میں تھا... اور یونیورسٹی سے آنے کے بعد جب اسنے... ہمت کر کے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر کال ملائی تو.. نمبر آف جا رہا تھا.. وہ سمجھا نہیں.... تبھی دوبارہ ٹرائی کیا... اور جب دوبارہ بھی وہ جواب ملا.. تو اسنے بیڈ کی جانب.. سیل اچھال دیا... اب اسے خود پر... افسوس کے ساتھ ساتھ شدید غصہ آ رہا تھا.. کہ وہ صرف ایک آواز سے متاثر ہو کر اپنی ہی نظر میں اپنا امیج خراب کر چکا تھا...

غصے سے اسکے دماغ کی رگیں پھلنے لگیں...

تو وہ جبڑے بھینچ خاموشی سے شاور لینے چلا گیا.. شاور لے کر.. آیا تو دماغ ریلیکس ہونے کے بجائے مزید الجھ گیا...

دل میں اٹھتے حیران کن.. جزباتوں کو سلا کر.. اسنے دماغ سے خود کو آئندہ.. ایسی حرکت سے باز رکھنے کی تنبیھی کی... مگر.. وہ آواز جیسے کانوں میں... گونج رہی تھی...

اسنے زچ ہو کر... اپنا دماغ دوسری طرف لگایا.. ابھی کچھ ہی دیر میں اسنے پھر سے یونیورسٹی جانا تھا...

ایک کام کے سلسلے میں تبھی.. وہ نیچے بغیر مزید کچھ سوچے... اماں کے پاس آ گیا...

جو کہ لنچ کا انتظام کر رہیں تھیں انکے ساتھ.. شانزے بھی اپنی ٹر ٹر چلتی زبان سے کام کر رہی تھی...

شہروز خاموشی سے بیٹھ گیا.. اور لنچ کر کے... وہ وہاں سے اٹھ بھی گیا..

چونکہ اماں اور شانزے.. اماں کی کسی فرینڈ کی بیٹی کی شادی میں جانے کے موضوع میں اتنی مگن تھیں کہ وہ اسکی خاموشی کو محسوس نہ کر سکیں....

وہ کیجیول حولیے میں گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر پورچ تک آیا.. اور گاڑی میں بیٹھ کر ایک بار پھر سے یونی کے راستے پر گاڑی ڈال دی.

....

ونیزے... اور اسکے تمام دوست.. آج کنٹین پر بیٹھے تھے.. اور باتوں میں اس حد تک مگن تھے کہ انھیں وقت گزرنے کا احساس نہ ہوا... مگر ایونیگ کلاسز شروع ہو گئیں تھیں تبھی یونیورسٹی کی گھما گھمی میں رتی بھی فرق نہ آیا تھا...

یار.. فیضان... اور حرم اتنے دنوں سے غائب ہیں آ ہی نہیں رہے.... "عدیل بولا تو.. ونیزے نے.. پیپسی کا گھونٹ بھرا..

ہاں دونوں ہی میری کال پیک نہیں کر رہے.. بر حال میں نے بھی پھر ڈسٹرب نہیں کیا... بلاوجہ کسی کو ڈسٹرب کرنا برا لگتا ہے" ونیزے نے تفصیلی جواب دیا تو.. سب نے اثبات میں سر ہلایا کیونکہ سب ہی اسکی نیچر کے بارے میں اچھے سے جانتے تھے...

یار وہ دیکھو آ گیا ڈیشنگ ہیرو سیریسلی اگر میں اس بندے کے ڈیپارٹمنٹ میں ہوتی.. تو.. یہ میرا فرسٹ اینڈ لاسٹ کرش ہوتا" عمیرہ نے.. شہروز کو دور سے دیکھتے ہوئے کہا...

ونیزے نے بھی ایک نظر شہروز کو دیکھا اور منہ پھیر لیا.

بیٹا.. اسنے ونیزے کو گھانس نہیں ڈالی تھی.. تیری کیا ویلیو تھی پھر" عدیل نے.. مزاق اڑانے والے انداز میں کہا تو.. ونیزے نے غصے سے اسے گھورا...

فور یور کائینڈ انفرمیشن مسٹر عدیل... یہ تو میری آواز پر ہی فلیٹ ہے....

اور خاص بات اس میں ایسی کوئی کالٹی نہیں جیسی ہم سمجھے تھے... ہہی از.. ٹیپیکل مین لائک یو.." اسنے اترا کر کہا تو سب نے کوس میں اووو کیا...

مجھے یقین نہیں بھئی.." عدیل نے اسکی بات کی نفی کی تو ونیزے ہنس دی... اوکے اوکے.. آو پھر.. ایک شرط لگا لو.. .... اگر اس بندے کا ویسا ریسپونس نہ ہوا جیسا... میں بتا رہی ہوں تو... میری طرف سے رات بیکیوٹ میں دعوت .. اور اگر ویسا ہی ہوا.. یو نو چھچھورا...." وہ زور سے ہنسی... جبکہ سب ہی ساتھ ساتھ ہنس دیے...

تو تمھیں یہاں مرغا بنا پڑے گا.." ونیزے نے جیسے ہی کہا ویسے ہی ایک شور چارو طرف مچ گیا... اور عدیل جو کہ شہروز کو اچھے سے جانتا تھا.. اسنے.. بھی شرط قبول کر لی... تبھی ونیزے نے فون نکالا.. اور شہروز کا نمبر ڈائل کیا....

....

شہروز جو اپنے ڈیپارٹمنٹ کیطرف جا رہا تھا.... کنٹین کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنے نام کی پکار پر اسکے قدم رکے.. اور اسنے پلٹ کر کچھ ترچھی نظروں سے.. دور بیٹھے اس گروپ کو دیکھا.. جس میں وہ لڑکی بھی تھی.. ہوٹل والی..

جسے وہ اچھے سے پہچان گیا تھا...

اور اسکے بعد.. ابھی وہ آگے ایک قدم بھی بڑھاتا.. کہ ان الفاظوں نے.. اسکے قدم جکڑ لیے..

یہ شخص تو میری صرف آواز پر ہی فدہ ہے...

چھچھورہ....

اور بھی کئی جملے جو کھڑے کھڑے شہروز کو شعلہ بار کر چکے تھے.... وہ اسی طرح پیٹھ موڑے کھڑا تھا....

کہ اسکا سیل بجنے لگا....

اسنے نمبر دیکھا وہی نمبر تھا...

اسپر کوئی شرط لگائے یہ بات.. اسکے وجود.. کو تلملا رہی تھی...

اسنے کال پیک کی.. جبکہ دوسری طرف ونیزے کی باچھیں کھل گئیں...

اور اسنے موبائل کو سپیکر پر ڈال دیا...

ہیلو... "شہروز کو سپیکر پر وہی دلکش آواز سنائی دی.. اور اسکی گرفت فون پر سخت ہو گئی.. کہ ایک پوری رات.. وہ اس.. اس لڑکی کی آواز کے نشے میں گم تھا...

اسکا بس نہیں چل رہا تھا اپنا ہی قتل کر لے اس اوچھی حرکت پر...

ہیلو.." کڑک آواز میں بول کر اسنے اپنے قدم پلٹے اور چھوٹے چھوٹے قدم اس طرف بھرنے لگا جہاں.. وہ سب.. ایک ہجوم لگائے ہوئے تھے تبھی.. کوئی اور انھیں دیکھائی نہیں دیا..

پہچانا.. آپ نے" ونیزے ایک ادا سے بولی...

ہاں پہچان لیا.... ایک ذلیل بے غیرت لڑکی بول رہی ہے.. جس کی کوئی عزت نہیں اور وہ دوسروں کی عزت خوار کرنے پر تولی ہے"

شہروز سے اپنا غصہ قابو نہ ہوا.. اور وہ جو.. اچھے خاصے.. ٹھنڈے مزاج کا شخص تھا.. اپنا ٹیمپر لوز کرتے پہلی بار.. اتنا اونچا دھاڑا جبکہ...

دوسری طرف.. وہاں موت کا سا سناٹا چاہ گیا..

ایک ایسی لڑکی جس کے باپ بھائی کی غیرت سو چکی ہے... مردوں کو لجانے کا کام کرتی ہے.. کیونکہ اسکی تربیت... ہی اچھی نہیں... "اسنے ایک اور.. وار کیا. اور اب وہ اس گروپ کے بلکل نزدیک پہنچ گیا تھا....

اسنے ایک لڑکے کی شرٹ... کو پیچھے سے جکڑا اور اسے دور کیا..

ونیزے نے سرخ نگاہیں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا.. اسکی آنکھ سے.. پہلی بار آنسو ٹوٹا تھا...

تم ایک خراب ترین عورت ہو.. اور تمھاری آواز پر میں مرو گا.. تم شکل دیکھی ہے اپنی... تمھارا یہ کردار تمھیں نہایت بدصورت بناتا ہے... آئندہ" اسنے ٹیبل پر زور سے ہاتھ مارا سب حق و دق دور دور ہو گئے... جبکہ ونیزے اب بھی اسی پوزیشن میں تھی...

آئندہ.... کسی بھی مرد کو لجھانے سے پہلے اپنی یہ اوقات مت بھولنا ..." اسنے انگلی اٹھا کر کہا.. اور تن فن کرتا وہاں سے غائب ہو گیا جبکہ... ونیزے..... کا چہرہ اسطرح سرخ تھا.. جیسے خون چھلک آیا ہو.... اتنی ہتک.... وہ جیسے زمین میں گڑھ نے کے قریب تھی..

ایک جھٹکے سے اپنا موبائل اٹھا کر.. وہ وہاں سے آندھی طوفان کیطرح نکلی..

....

رات ہو چکی تھی حرم کے پاس.. کھانا وہ وقت پر بھیج رہا تھا.. اور وہ بھی آخر کب تک بھوکی رہتی... اسنے بھاگنے کا ارادہ کرتے ہوئے سکون سے پہلے کھانا کھایا

.. اگر یہ جنگلی دیو مجھے جانے نہیں دے رہا تھا.. حرم اتنی بریو ہے کہ وہ خود بھاگ جائے ہمم"اسنے شاہ میر کے بارے میں.. نخوت سے سوچا.

تو شاہ میر کا عکس.. اسکی آنکھوں میں لہرا گیا...

ہے تو ڈیشینگ.." اسنے ایک پل کو سوچا..

مگر نہیں حرم... وہ اچھا انسان نہیں ہے مارنا چاہتا ہے.. تمھیں.. اور اور چاچو سے جلتا بھی تو ہے.. گندہ "اسنے منہ بنا کر سوچا...

اور کمرے سے باہر جھانکا... اسکی طبعیت نڈھال اب بھی ضرور تھی... مگر کھانا کھانے کے بعد وہ بہت بہتر محسوس کر رہی تھی.. اور تبھی اسکے چھوٹے سے دماغ میں یہ طوفانی آئیڈیا آیا تھا...

کمرے سے باہر جھانکا تو وہاں کوئی نہیں تھا....

وہ جلدی جلدی دو تین سیڑھیاں اتری تو اتنے میں ہی اسکے سانس پھول گئے اور وہ وہیں بیٹھ گئ...

یہ بھی عجیب مصیبت ہے...

بچپن سے اسکے ساتھ جو مسلہ تھا وہ جانتی تھی.. مگر اپنے لاابالی پن کی وجہ سے اسنے کبھی اس مسلے پر غور نہیں کیا.. اور. ویسے بھی اسکا خیال رکھنے والے اتنے لوگ تھے کہ اسے کبھی ضرورت نہیں پڑی اپنا خیال رکھنے کی.. تبھی ابھی وہ جھنجھلائ تھی پھر ہمت کرتی.. وہ باہر.. لاونج کے دروازے کیطرف دوڑی.. اسوقت دوڑنا اسکے لیے بلکل مناسب نہیں تھا.. مگر وہ.. اپنی اکھڑتی سانسوں کو اگنور کرتی بھاگ جانا چاہتی تھی...

وہ لون میں آئی.. تو ساڑھی میں بری طرح الجھ کر اس سے پہلے گیرتی... کہ کسی نے اسے مظبوطی سے جکڑ لیا.. اسطرح کے اسے اپنی کمر ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی.. اور وہ بنا کچھ سوچے.. آنکھیں بند کیے چیخنے لگی....

آ. آ. آ. آ. آ"

شیٹ آپ" شاہ میر.. اس عجیب و غریب لڑکی کی حرکتوں سے اب بلکل اکتا چکا تھا...

تبھی غصے سے دھاڑا تو.. حرم گھبرہ ہی گئ.. اسکی آنکھوں میں خوف سا بھر گیا...

تبھی شاہ میر کو خود کو نارمل کرنا پڑا..

ان دونوں کی چیخ و پکار پر کئ نوکر باہر نکل آئے اور لون کی تمام لائیٹس جلا دیں.. جبکہ شاہ میر نے کھا جانے والی نظروں سے سب سمیت صفدر کو دیکھا.. کیونکہ حرم کی ساڑھی.. کا پلو شاہ میر کے جوتوں پر تھا... صفدر نے ہڑبڑا کر.. سب کو وہاں سے بھگانے کے بعد خود بھی وہاں سے غائب ہو گیا... اور لائیٹس بھی پہلے کیطرح بجھ چکیں تھیں..

وہی چاند کی چاندنی اور ٹھنڈی فضا میں وہ دونوں کھڑے تھے.. شاہ میر اسکو جکڑے جبکہ وہ سہمی سہمی سی...

چھوڑیں مجھے "حرم کو ہی اپنی پوزیشن کا خیال آیا...

اوکے" شاہ میر نے اسکو چھوڑا اور دو قدم دور ہوا تو.. حرم.. زمین پر گیر گئ.. کیونکہ شاہ میر اسکو زمین سے اوپر اٹھائے کھڑا تھا...

آپ کتنے برے ہیں.. "وہ بھیگی پلکوں کی باڑ سے اسے دیکھنے لگی تو شاہ میر گھٹنوں کے بل اسکے پاس بیٹھا...

میں تمھاری سوچ سے زیادہ برا ہوں... یہ تو قسمت نے.. مجھ پر ظلم اور تم پر مہربانی کر دی" اسنے.. ساڑھی کا پلو.. اٹھا کر حرم کے وجود کو ڈھانپا اور اسکے چہرے پر ڈھلک آئے بالوں کو پیچھے کیا...

کتنی بے ترتیب ہو تم" اسنے کچھ الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھا...

تو حرم نے.. اپنا آپ اس سے دور کر لیا...

بھاگ رہی تھی تم رائٹ"اسنے سوال کیا تو حرم... نے اسکی جانب گھور کر دیکھا....

ہاں بھاگ رہی تھی.. اور میں بھاگ بھی جاتی.. اگر آپ جن کیطرح نازل نہ ہو جاتے.. "وہ نروٹھے انداز سے بولی تو شاہ میر نے بھنوے اچکائ

گڈ.. چلو جاو بھاگو... "وہ سکون سے گراس پر بیٹھ کر اسے آفر کرنے لگا...

آپ.. آپ... میں تو قیدی ہوں آپ کی "اسنے سولیہ نظروں سے اسے دیکھا..

ام ہو.. اگر آج تم بھاگ گئ تو میری قید سے تم آزاد" اسنے سکون سے کہا.. اور لائٹر سے سگریٹ جلا کر لبوں میں دبائ...

وہ کش پر کش بھرتا اسکو دیکھنے لگا.. جو اپنے ہوش ربا حولیے سے بے پرواہ.. اٹھی.. اور.. ادھر ادھر دیکھنے لگی... اسنے دروازے کیطرف دیکھا...

ام ہو.. بھاگنے والا کبھی بھی مین گیٹ کا انتخاب نہیں کرتا.. "وہ بولا.. تو.. حرم گھور کر رہ گئ..

اکڑو.." اسنے منہ میں بڑبڑایا مگر بڑبڑاہٹ اتنی تھی کہ شاہ میر آرام سے سن سکے..

اسنے سامنے دیوار سے نیچے ٹپنے کا سوچا. اور اس جانب چل پڑی برحال وہ یہاں سے جانا چاہتی تھی..
یہ مشکل ضرور تھا.. مگر نا ممکن. نہیں...
تبھی وہ چلتی گئ...

اور شاہ میر نے موبائل پر صفدر کو صرف ایک میسیج کیا.. اور دوبارہ سے.. سگریٹ پیتا اسکی جانب دیکھنے لگا.. جو کیاریوں میں سے گزر کر اب دیوار کے نزدیک پہنچ گئ تھی...

اور ابھی وہ پاس پڑے سٹینڈ پر قدم رکھ کر اوپر چڑھتی.. کہ بل ڈاگز کی.. تیز آوازیں اسکے اوسان خطا کر گئیں.. اسنے پلٹ کے.. اسکے نزدیک دوڑ کر آتے گندے کالے کتوں کو دیکھا جن کی زبان.. لٹک رہی تھی.. اور.. وہ شاید حرم سے بھی سائز میں بڑے تھے..

وہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گئ.. اس سے ہلا بھی نہیں جا رہا تھا...

جبکہ شاہ میر سامنے بیٹھا سکون سے یہ تماشہ دیکھ رہا تھا.. اور اپنی گولڈ لیف کو انجوائے کر رہا تھا...

جیسے ہی کتے حرم کے نزدیک آئے.. حرم کے پاوں میں جیسے بجلیاں دوڑ گیئں.. وہ سپیڈ سے ساڑھی.. سمبھالتی... شاہ میر کیطرف دوڑی جبکہ.. اسکی چینخیں پورے شاہ پیلس... میں گونج رہیں تھیں....

شاہ میر اپنی جگہ سے ٹس مس نہیں ہوا.. جبکہ.. وہ کتنے حرم کے پیچھے پیچھے تھے.. حرم جلدی سے شاہ میر کی پیٹھ سے چیپک کر.. بیٹھی اور اتنی سختی سے چاہ میر کو جکڑ لیا...
اسکا وجود کی کپکپاہٹ شاہ میر کو.. محسوس ہو رہی تھی...

اس اندھیرے میں اسکے لب.. مدھم سا مسکرائے.. اور پھر وہ مسکراہٹ.. بے تاثر چہرے میں بدل گئ...

بچائیں مجھے بچائیں.. "وہ اب بھی چیخ رہی تھی آنکھیں بند تھیں جبکہ.. کتوں کے بھونکنے کی آواز رک چکی تھی...

اور وہ شاہ میر کے آگے سر جھکائے کھڑے.. اپنے مالک کا پیار لے رہے تھے جو انکے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا...

میں نے کہا تھا نہ میرے پاس سپیشل گارڈز بھی ہیں...

بھاگنے کا مت سوچنا... "شاہ میر بولا.. تو حرم... اسکے شانے پر سر رکھ کر رونے لگی... شاہ میر نے. روخ موڑ کر اسکی بھیگی آنکھوں کو دیکھا..

وہ چاہ کر بھی اسے سکون نہیں دے پا رہا تھا...

اسکے مزاج کی سختی.. ہلکی سی.. حرم پر پڑ رہی تھی...

مگر وہ کوئی نقصان بھی نہیں چاہتا تھا.. تبھی.. حرم کے وجود کو.. اپنے سینے میں جکڑ لیا..

رو مت. "

آپ بہت ظالم ہیں" وہ اب بھی رو رہی تھی...

میں کچھ نہیں کر سکتا... اس خطاب کو لے کر.. "وہ بولا.. تو حرم.. نے خوف ذدہ نگاہ کتوں ہر ڈالی جو اسے ہی گھور رہے تھے..

یہ بھی آپکے جیسے ہیں دور کریں انھیں" وہ بولی اور مزید اس میں گھسنا چاہا...

تم دوستی کر لو.. شاید تمھاری بھاگنے میں مدد کریں.. "شاہ میر نے سکون سے کہا تو حرم نے اسکی جانب دیکھا

آپ چاہتے ہیں میں مر جاو.. "وہ بولی اور پھر سے رونے لگی..

آف..." شاہ میر.. نے اسکے سر.. کو تھپتھپایا.. اتنے میں صفدر بھی کتوں کو لے جا چکا تھا...

اور پھر وہ وہیں بیٹھا رہا.. یہاں تک کہ.. وہ اس کے سینے سے لگی لگی.. سو گئ...

شاہ میر نے اسکی تیز سانسوں کی گرمائش اپنے سینے پر محسوس کی... تو اسکو... گود میں اٹھا کر.. وہ اندر کی جانب چل دیا.. اور اپنے روم میں لا کر بیڈ پر لیٹا کر وہ خود بھی اسکے ساتھ لیٹ گیا....

لیٹنے سے پہلے وہ اپنی شرٹ اتار چکا تھا.. وہ ایسے ہی لیٹا چھت کو گھور رہا تھا...

اسکے دماغ میں اسوقت کچھ نہیں تھا کسی کے بھی مطلق...

اچانک اسے.. ایک نرم ہاتھ اپنے پیٹ پر محسوس ہوا.. اسنے جھک کر دیکھا.. حرم اسپر ہاتھ کے ساتھ ساتھ اب ٹانگیں بھی پھیلا چکی تھی....

جبکہ چہرہ.. اسکے بازو میں گھسانے کی بھر پور کوشش تھی...

اور اس سے پہلے وہ سر مار مار کر اسکے بازو میں سراخ کرتی.. اسنے اسکے سر کے نیچے بازو ڈال کر.. اسے خود کے سینے سے لگا لیا اور اسکے بالوں میں ہاتھ چلانے لگا... جبکہ حرم جیسے اب.. شانت ہو چکی تھی.. اور اسکی قربت نے رضا خان کا چہرہ شاہ میر کی آنکھوں کی پتلیوں میں اتار دیا تھا...

....

ونیزے کا وجود انگاروں پر لوٹ رہا تھا. اسے کسی کل چین نہیں تھا آج تین دن اس قصے کو گزر چکے تھے.. اور وہ ایسی نظر بند ہوئ تھی کہ اپنے ڈیڈ تک سے نہیں مل رہی تھی بس اپنے کمرے میں بند وہ جیسے.. شہروز خان کے لفظوں... میں خود کو گھول رہی تھی...

یہ اسکا قصور نہیں تھا کہ اسکی ماں نہیں تھی...

یہ اسکا قصور تھا کہ اسکا باپ... سیاستسیاست میں ہونے کے باعث اسپر ایک لمہہ بھی اپنا ضایع نہیں کرتا تھا.....

اسکا قصور نہیں تھا یہ.. کہ.. اسکے گھر میں آنے والی... مختلف خواتین ایسی ہی ہوتیں تھیں جن کو دیکھ کر.. وہ پل بڑھ کر بڑی ہوئ.....

اور پھر اسکی شخصیت ایسی بن گئ کہ.. وہ.. شخص.. سب کے سامنے اسے ذلیل و خوار کر گیا.. گالیاں دے گیا...

وہ اسے سب سے الگ لگا.. تھا.. ہاں اسکا اگنور کرنے والا انداز... اسے اسے.. جدا لگا.. اسکا دل شہروز خان کی پرسنالٹی سے متاثر ہو چکا تھا... مگر اسنے یہ اچھا نہیں کیا تھا....

اسنے اسکی تزلیل کر کے اچھا نہیں کیا...

سب کہ سامنے اسے گالیاں بک کر... اسنے ونیزے... کے دل و دماغ کو جیسے بھسم کر دیا تھا......

وہ بے ترتیب حولیے میں دو دن پرانے نائٹ ڈریس میں سرخ نم آنکھوں کے ساتھ بیڈ پر پڑی چھت کو گھور رہی تھی.. جبکہ اسکے دماغ میں صرف ایک شخص تھا اور وہ شہروز خان کے سوا کوئ نہیں تھا....

یہ بے غیرت... زلیل لڑکی ہی تمھاری زندگی کا حصہ بنے گی....

پرسا شہروز خان... "وہ آہستگی سے بڑبڑائی...
پھر دیکھتی.. ہوں تم کیسے... اپنی غیرت کی حفاظت کرتے ہو.....
آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹا... اوروہ ایک جھٹکا کھا کر اٹھی....
اور بالوں کو مٹھی میں جکڑ لیا....
آنکھوں سے لا تعداد آنسو گیرے تھے مگر اسکے چہرے پر ہلکا سا بھی تاثر نہیں تھا....
وہ چھپ کر نہیں رہ سکتی تھی...
اسنے صرف اتنا سوچا تھا.. آگے کیا ہونے والا تھا...
یہ تو شہروز خان کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں تھی...

....

آبان کو اشہد سے مل کر بھی مایوسی ہوئی تھی کہ... اشہد.. کے پاس سے ایسی کوئی بھی بات نہیں ملی تھی....
وہ جانتا ہی نہیں تھا کس نے اسے مارا.. تھا اور کیوں... جبکہ اسکے باپ نے... ایس پی.... کہ انڈر یہ کیس دیا ہوا تھا.. جس کی ایس پی کے نزدیک وہ پوچھ پڑتال کر رہا تھا...
آبان بلکل الجھ چکا تھا..
حرم کا ملنا اسکے لیے زندگی موت کا معاملہ تھا... اگر حرم.. نہ ملتی.. تو... تو اسکے ساتھ کیا ہوتا....
یہ سوچ کر ہی اسکی روح کانپ اٹھتی تھی...

جبکہ حرم.. کو نہ جانے آسمان کھا گیا تھا یہ زمین نگل گئ تھی....

وہ اس وقت خان ہاوس کے لون میں بیٹھا تھا حرم کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا کہ اچانک ہی اسکا فون بجا.. اسنے نمبر دیکھا اور ایکدم الرٹ ہوا...

مگر فون اٹھانے.. کی ہمت خود میں نہیں پائ...

کیا مصیبت ہے یار "وہ جھنجھلا کر بولا.. تبھی کال بند ہو گئ....

اسنے سکھ کا سانس لیا ہی تھا کہ پھر سے کال آنے لگی....

کاش حرم تم مر جاتی اور تمھاری لحاش ہی میں اس بھڑیے کے حولے کر کے آزاد ہو جاتا.. تو میری جان تو نہ سولی پر لٹکی ہوتی" آبان نے غصے سے سوچا.... اور کال پھر سے بند ہو گئ...

اسنے دوبارہ کال آنے کا ویٹ ضرور کیا مگر دوبارہ کال نہ آئ تو.. وہ کچھ مطمئین ہو کر.. بیٹھ گیا...

اور دوبارہ ایس پی کی طرف اسکا دیھان گیا تو..اسنے شاہ میر کو کال ملا لی.....

بیل جا رہی.. تھی.. جبکہ ایک بیل پر شاہ میر اسکا فون اٹھا لیتا.. یہ ممکن نہ تھا.. تبھی دوسری اور تیسری بیل پر کال پیک کر لی گئ...

ایس پی صاحب.. اتنے اہم کیس.. میں جس میں آپکے سینیرز بھی مولویس ہیں... اسکو.. چھوڑ کر کل آپ چھوٹی ہر تھے اور آج.. بھی.. آپ نے کوئ ربطہ نہیں کیا.... "اسنے بھرپور طنزیہ... انداز میں.. شاہ میر.. سے گفتگو کا آغاز کیا جبکہ... دوسری طرف... شاہ میر جو.. اپنے یونیفارم میں گھر سے نکلنے والا تھا ایک نظر حرم کو دیکھ کر جو ویسے ہی سوئ ہوئ تھی..

سکینہ کو ہدایت دے کر.. اسکا خیال رکھنے کا گھر سے باہر نکلا...

تبھی آبان کی کال آئی... اور اب شاہ میر کو اسکے اطنز ایک آنکھ نہ بھائے تھے....

مسٹر آبان کیا لڑکی کے باپ لگتے ہیں آپ.. "اسنے بھی سنجیدگی سے آبان سے پوچھا... تو آبان مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا..

نہیں مجھے لگا.. باپ یہ بھائی لگتے ہیں جو اتنا تلملا رہے ہیں میں نے نہیں بھگایا.. جو روزانہ مجھے فون کھڑکا کر.. ڈسٹرب کرتے ہیں...

جب مل جائے گی.. تو آپ لوگوں کے حوالے کر دی جائے گی.. دوبارہ میرے نمبر پر کال کرنے کی زحمت نہ کرنا.. صفدر کا نمبر سٹیشن سے لے لیں... "اسنے کھری کھری سنا کر.. فون بند جر دیا.. جبکہ آبان.. غصے سے موبائل پٹخ کر رہ گیا....

پہلے کم مصیبتیں تھیں.. جو حرم نے ایک اور مصیبت ڈال دی تھی اور اوپر سے یہ بددماغ ایس پی....

....

وہ پولیس سٹیشن پہنچا... تو اسے کافی وقت لگ گیا تھا...

کیونکہ وہ ایک چکر گھر کا لگا.. کر آیا تھا... اماں کو تسلی بھی دینی تھی.. ورنہ.. تین دن.. اسکی غیر حاضری پر وہ مزید پریشان ہو جاتیں..

جب وہ اسٹیشن پہنچا.. تو اپنے کیبن میں رضا خان کو دیکھ کر اسکا دل ہی نہیں کیا کہ دوبارہ کیبن میں جائے بھی...

مگر.. خود پر کنٹرول کرتا.. وہ.. اندر گیا.. اسوقت رضا خان کے سوا وہاں کوئی اور نہیں تھا..

صفدر نے اسے سلام کیا.. تو وہ جواب دیتا اپنی چیئر پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا....

اور رضا خان کی جانب دیکھنے لگا جو اسی کیطرف دیکھ رہا تھا...

تم ہو با ہو میرے جیسے ہو... "مدھم سی... آواز پر... شاہ میر نے پھاڑ کھانے والے انداز میں انکی جانب دیکھا...

کھڑے ہو...." وہ بے قابو ہوتا.. بولا.. جبکہ صفدر سمیت.. رضا بھی شرمندہ ہو اٹھا ایکدم اسکی اس حرکت.. پر...

وہ رہا دروازہ.. دفع ہو جاو.. "وہ بلا لحاظ کے بولا...

باپ ہوں میں تمھارا.." رضا صاحب شکستہ لہجے میں بولے.. جبکہ شاہ میر کے اندر... طوفان اٹھ رہے تھے....

اوو اچھا مجھے لگا میرا باپ مر چکا ہے....

نہیں بلکے میرے دماغ میں سے باپ نام کا تحفظ.. میرے ہی باپ نے اکھڑا ہے... تو تو.. یہ ڈرامے بازی کی کیا تک ہے..." وہ بمشکل.. ایک ایک لفظ چبا کر بولا تو.. رضا خان نے.. اسکی جانب دیکھا...

میری غلطیاں..."

شیٹ آپ... "وہ دھاڑا.... کیوں وہ برداشت کرتا یہ سب.. کیا اسنے برداشت کرنے کا ٹھیکا لیا تھا...

اسکے دھاڑنے پر رضا صاحب بھی اٹھے....

کیا کیا.. ڈرامے بازی لگا رکھی ہے... یہاں یہاں کس لیے اپنی اس شکل کا مجھے دیدار کرانے آئے ہو..
تمھاری بیٹی بھاگی ہے.. نہ.. تو خودی آ جائے گی اپنے اس یار کے ساتھ کچھ دن عیاشی کر کے.. مجھے
سکون کا سانس لینے دو.. اپنی شکل مے دیکھا یا کرو.... "وہ بے قابو ہونے لگا.. جبکہ...
کوئی بعید نہیں تھی.. وہ اپنے اندر چھپا برسوں کا ابال آج ہی رضا خان پر نکال دے تبھی صفدر نے
اسکو تھاما..

سر.. پلیز کام ڈاون.." جبکہ شاہ میر نے جھٹک کر خود کو چھڑایا....

نفرت چھوٹا لفظ ہے.... جو جو مجھے تم سے ہے.. اسکا کوئی پیمانہ نہیں.. رضا....

اگر.. میرے بس میں ہوتا.. تو.. میں اس حقیقت کو کب کا مٹا چکا ہوتا کہ تم جیسا... نامعقول شخص
میرا باپ ہے..."

وہ غصے سے گھورتے ہوئے انکی جانب دیکھنے لگا.. جن کی آنکھیں اشک بار تھیں...

میری.. حرم کو ڈھونڈ دو.. تمھیں اللہ کا واسطہ ہے...." بالآخر رضا خان کو ضبط جواب دے گیا.. اور...
وہ پھر سے اسکے آگے حرم کے لیے بھیک مانگنے لگے جبکہ.. شاہ میر خان کو کے دل کو ایک بار پھر
کسی نے عارے کے نیچے دے دیا تھا...

وہ بیٹا تھا.... انکا... انکے سامنے کھڑا تھا....

انکے وجود کہ حصہ جس بے حصے کی محبت.. بلکے اسے چھوڑ دو اسکے دو چھوٹے بہن بھائیوں کے حصے
کی محبت وہ کسی اور کہ جھولی میں ڈال رہے تھے تو آج بھی انھیں اسکی پرواہ تھی...

نہ جانے کیوں شاہ میر خان نے غصہ دیکھا کر اپنے اندرونی جزباتوں کو انکے سامنے پا مال کیا...

وہ... انان سے پیٹھ پھیر گیا...

کہ اگر مزید انکے سامنے کھڑا ہوتا.. تو ضرور کچھ غلط کر بیٹھتا...

مل جائے گی..... ابھی تو کھیل شروع ہوا ہے "اسنے آرام سے کہا...

رضا صاحب نے چونک کر اسکی جانب دیکھا جو پیٹھ موڑے کھڑا تھا...

صفدر اس آدمی کو اب میری اجازت کے بغیر.. یہاں مت آنے دینا" اسنے صفدر سے کہا.. اور.. صفدر رضا صاحب کو باہر لے گیا.. جبکہ رضا خان... کا کا دماغ ایکدم جیسے.. کسی اندھیرے کنویں سے بے دار ہوا تھا.....

جبکہ دوسری طرف شاہ میر خان نے جان بوجھ کر یہ پتہ پھینکا تھا.. چھپن چھپائی تو اسے بچپن سے ہی نہیں پسند تھی.. ڈنکے کی چوٹ پر کرنا تھا جو کرنا تھا...

....

بی بی... یہیہ کپڑے صاحب کہ کر گئے تھے آپکو یہ لباس تبدیل کرا دوں... آپآپ پہلے یہ جوس لے لیں پھر.. یہ ڈریس بدل لیجیے گا "سکینہ نے سکون سے اسکی جانب دیکھا.. جو.. اپنا پیارا سا چہرہ پھلائے بیٹھی تھی...

کہاں ہیں تمھارے صاحب.." اسنے سوال کیا...

جی وہ تو. تھانے گئے ہیں... "سکینہ نے بتایا..

ایک تو دیو.. اوپر سے پولیس والا.. جانتی بھی ہو انھوں نے رات کو کیا کیا تھا.. اور اب میں انکے لائے ہوۓ کپڑے پہنوں کبھی نہین.. چاچو کے پاس جانا ہے بات ختم "اسنے دو ٹوک انداز میں کہا.. بی بی حرم . بی بی.. آپ تو بہت پیاری ہیں.. مگر صاحب غصے کے بہت تیز ہیں اگر.. مین نے اپنا کام پورا نہ کیا.. تو... سیدھی بندوق ماریں گے... بی...بی.. پلیز یہ جوس پی لیں"سکینہ بے بسی سے بولی تو.. حرم نے اپنی.. چالاک بڑی بڑی آنکھوں سے اسے دیکھا...

اوکے ایک شرت پر.... وہ اٹھی. تو اسکی ساڑھی. جس کا پلو کبھی سمبھل آ ہی نہیں تھا.. نیچے قدموں کی سیر کرنے لگا.. جبکہ سکینہ تو اسکے حسن سے آنکھیں چرا گئ جیسے.. پروا بھی نہیں تھی...

مگر دو آنکھیں جو یہ نظارہ دیکھ رہیں تھیں...

ان میں.. غصے کی لہر.. ایک بار پھر اٹھی...

کیسی شرط بی بی "سکینہ نے.. کہا تو اسنے.. اسکی جانب دیکھا...

تم مجھے فون پر چاچو سے بات کرا دو.. پھر میں بھی تمھاری بات مان لوں گی... اور پھر تمھارے.. وہ اکڑو صاحب.. کو بھی پتا نہیں چلے گا.." حرم کی باچھیں اس شاندار پلیننگ پر کھل رہیں تھیں.. جبکہ سکینہ پرسوچ دیکھائ دے رہی تھی.. جبکہ.. دوسری جانب شاہ میر نے... سیل بند کیا.. اور... اپنا اپنا والٹ اور گاڑی کی چابی اٹھا کر.. وہ فورا اسی پل وہاں سے نکلا صفدر اسکی جلد بازی پہ ر حیران تھا.. سر منیسٹر صاحب نے آنا ہے.. ضروری میٹنگ ہے آپکو یاد ہے نہ "اسنے کہا تو.. شاہ میر بغیر جواب دیے.. اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا اسوقت حرم کے پاس پہنچنا زیادہ ضروری تھا.. ورنہ...

رضا خان کا شاہ پیلس تک پہنچنا اتنا بھی مشکل نہیں تھا اور ویسے بھی وہ پہلے ہی دانہ ڈال چکا تھا اسکے آگے...

حرم.. سکینہ کو جبکہ سکینہ حرم کو گھور رہی تھی ٹھیک ہے بی بی ام اپنا موبائل-فون آپکو دے گا.. مگر اس سے پہلے آپ اپنا لباس بدلے گا.. اور پھر کچھ کھائے گا.. "سکینہ نے کہا تو حرم نے ایک پل میں حامی بھر لی.. اسکی خوشی کی انتہا نہیں تھی کہ.. وہ چاچو سے بات کرے گی اور پھر اس ہینڈسم. دیو کے چنگل سے بھاگ جائے گی...

وہ جلدی سے سکینہ سے.. ڈریس لے کر واشروم چلی گئ.. مگر پہلے اسنے سکینہ کا دیا ہوا جوس پیا...

تا کہ سکینہ پر.. پکا امپریشن پڑ ج؛ ئے اور پھر فورا باتھروم میں بند ہو گئ..

جبکہ سکینہ.. نیچے چلی گئ..

اور جب وہ واپسی واشروم سے نکلی تو.. ٹروزر شرٹ میں خود کو عجوبہ ہی لگی.. کیونکہ اسنے کبھی پہنا نہیں تھا.. اور.. اوپر سے.. اس شرٹ کا گلہ کتنا بڑا تھا کہ کندھوں سے لڑھک رہا تھا...

جسے وہ بار بار اوپر کرتی...

اور دوپٹہ بھی تھا.. اسنے دوپٹہ تو بیڈ پر پھینکا.. اور.. گلے کی تھوڑی سے عقل چلا کر... ڈرویاں‌ڈرویاں بند کیں...

اور اب وہ کچھ مناسب لباس لگ رہا تھا.. وہ جلدی جلدی.. برش پھیر کر بالوں میں نیچے آئ..

توسکینہ.. اسکے لیے ناشتہ لگا رہی تھی...

جبکہ سکینہ کا موبائل بھی وہیں پڑا تھا...

اسنے جھٹ پٹ پہلے موبائل اٹھا لیا...

اور جلدی سے نمبر ڈائل کیا...

ابھی وہ.. کان سے لگاتی ہی کہ.. کسی نے فون جھپٹ کر... اسکے کان سے دور کیا... اور ایک زناٹے دار تھپڑ اسکے منہ پہ ر جڑ دیا جس کے باعث حرم سن ہو کر رہ گئ....

تمھاری کھال اتار لوں گا.. اگر... تمتم نے میرے ساتھ کوئ چلاکی کی بھی تو.... "وہ اتنے غصے سے چچینخا کہ حرم کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا... اوراور شاہ میر جو پہلے سے بھرا ہوا تھا.. اسنے. فون کو دیوار پر مار کر توڑ دیا.. جبکہ سکینہ کی جانب دیکھا جو.. خود کانپ رہی تھی...

اگلی بار چاہ پیلس میں دیکھائ نہ دینا.. ورنہ میرے کتوں کو تمھارا گوشت برا نہیں لگے گا.."وہ دھاڑا... توتو سکینہ تو بوتل کے جن کیطرح غائب ہو گئ.. جبکہ حرم اب بھی ویسے ہی کھڑی تھی..

شاہ میر نے اسکی جانب دیکھا...

جس کی آنکھ سے اب ٹپ ٹپ.. آنسو گیر رہے تھے.. جبکہ چہرے پر تھپڑ کا نشان.. بڑا واضح تھا...

اچانک ہی اسے سب یاد آیا... تو

جیسے شاہ میر خان کو کوئ ہوش میں لے آیا....

اسنے حرم پر کسی بھی قسم کے تشدد سے خود کو بری طرح رکا تھا.. مگر اچانک یہ کیا ہو گیا تھا اس سے..

اسنے گھیری سانس بھری... اوراور اسکی جانب دیکھا.. جو رخ موڑ کر.. اوپر کمرے کی جانب جا رہی تھی..

اسے کچھ ہوا.. کہ نہ وہ اس سے لڑی.. اور نہ کوئی بات کی...

حرم "شاہ میر نے پکارہ تو.. حرم.. کے قدم رک گئے...

اسکے وجود میں ہلکی ہلکی سسکی سی تھی

جب میں منع کر چکا ہوں تو تم نے اس شخص کو فون کرنے کا سوچا بھی کیسے.." شاہ میر نے جیسے کچھ بات کرنا چاہی. اسکا لہجہ نارمل تھا کیونکہ معافی کا تو کوئی سکوپ ہی نہیں تھا...

آپکی قیدی ہوں.. قیدیوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہوتا ہے... اوراور مالک قیدیوں سے بات نہیں کرتے.." وہ کانپتی آواز میں.. اسکی بات سے الگ ہی بولی یہ شاید وہ جو اسکے دماغ میں چل رہا تھا...

ایسا کچھ نہیں ہے میں تمھیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اب تم یہاں سے کہیں نہیں جا سکتی تو مطلب کہیں نہیں جا سکتی.. تو تم کیوں اس گھٹیا انسان کے پاس جانا چاہتی ہو.." وہ جھنجھلا کر بولا تو حرم پلٹی.. اسکی آنکھوں میں سرخی اور لاتعداد آنسو تھے.. جبکہ دوپٹہ گلے سے غائب تھا.. اور بال کھلے ہوئے.. وہ اسکے دیے ہوئے لباس میں بہت پیاری لگ رہی تھی.. مگر یہاں نوکر بھی ہوتے تھے.. اور اسکا دوپٹہ ہی غائب تھا.. شاہ میر.. کو خود کو.. ہر حال میں کنٹرول کرنا پڑا...

چلو اوپر ".اسنے کہا..

نہیں جانا مجھے" وہ تڑخ کر بولی...

تو اگلے ہی لمحے شاہ میر نے.. اسکو گود میں بھر لیا...

وہ چھوئی موئی سی.. اسکے سینے سے لگی تلملا رہی تھی..

زہر لگتے ہیں میر آپ.. مجھے.. بہت برے.. قاتل لوفر.. گندے.. اکڑو دیو... "وہ چلا رہی تھی.. جبکہ میر کے کان پر جوں بھی نہ رینگی...

اور... وہوہ اسے لیے کمرے میں آگیا.. اور.. بیڈ کے نزدیک آگیا...

آئندہ تمھیں کبھی نہیں مارو گا.. یہ آجری بار تھا" اسنے آہستگی سے.. اسکے گالوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا...

جبکہ اسکے دیکھنے کے انداز پر حرم کا دل دحرک اٹھا...

چھوڑیں مجھے" حرم نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے...

کہا تو میر.. نے اسے احتیاط سے بیڈ پر لیٹا دیا...

اور اسکے گالوں پر جھک کر.. وہ شاید کوئمرہم رکھ رہا تھا...

حرم تو ساکت رہ گئی.. جبکہ اسکے ہونٹوں کا سفر... گالوں‌گالوں سے ہوتے... اباب... لبوں‌لبوں کی جانب تھا.. اور ایک بار پھر سے اسکی سانسوں کو بھی اسنے قید جر لیا...

جبکہ حرم کے بازوں کو اپنی گردن کے گرد خود حائل کیا....

حرم بے دم.. اپنی دھڑکنوں کے شور کو سن رہی تھی..

وہ اپنی مرضی سے کچھ دیر میں دور ہوا.. تو حرم کی نگاہیں بند دیکھ کر.. اسے وہ خوبصورت مجسمی ضرور لگی مگر دل میں کسی بھی قسم کے کوئی جزبات نہ تھے...

آیندہ دوپٹے کا خیال رکھنا....

میری بیوی ہو تم.. رضا.. خان کی بھتیجی نہیں.. میرے نام.. میری پہچان اور میری پسند کو مت بھولو.... تمھیں تمھیں انھیں رنگوں میں ڈھلنا ہے.. جو مجھے چاہیے... "اسنے اسکے کانوں میں سحر پھونک دیا.. حرم نے اب بھی آنکھیں نہ کھولیں.. تو شاہ میر نے اسکے ماتھے کا بوسی لیا... اوراور الٹے قدم پلٹ گیا.. جبکہ حرم.. اسکی خوشبو.. میں.. بہک چکی تھی...

....

بڑی بی بی.. یہ لڑکی آپ سے ملنا چاہتی ہے جی میں نے تو منع کیا تھا. کہ شاہ میر صاحب نے کسی کو بھی آنے جانے سے منع کیا تھا.. "

چوکیدار نے پریش؛ نی سے کہا.. تو اماں نے اس لڑکی کو دیکھا.. جو جینز اور کرتے مین... بالوں‌بالوں کا جوڑا بنائے خاصے برے حولیے میں تھی...

تم جاو" اماں نے چوکیدار کو بیجا اور ونیزے کی جانب دیکھا.. جس کی سرخ نگاہیں... اوراور چونکا دینے والا حسن.. بہت خوب تھا...

بیٹھ جاو بیٹا..

انھوں نے کہا...

تو ونیزے میں نفی میں سر ہلایا..

جی نہیں آنٹی.... مجھے مجھے بیٹھنا نہیں ہے جس لڑکی کی زندگی برباد ہو گئ ہو وہ بیٹھ کر کرے گی بھی کیا.... "بس اتنا کہتے ہی وہ ہچکیوں سے رونے لگی جبکہ اماں ایکدم پریشان ہو اٹھیں...

کیا ہو آ بیٹا..." انھیں کچھ سمجھ نہیں.. آ رہا تھا...

کیا ہوا... آپکے آپکے بیٹے نے لوٹ لیا مجھے تباہ کر دی میری زندگی... میرے میرے بدن پر یہ نشان.. دیکھیں... اوراور بتائیں مجھے.... کیا... آپآپ کے بیٹے سے محبت کا یہ سلوک ہونا چاہیے تھا میرے ساتھ" اسنے چلاتے ہوئے.. سرخ نشان اپنی گردن پر دکھائے تو.. اماں ششدرر.. اسکی جانب دیکھنے لگی..

کیا بولے جا رہی ہیں آپ.." انھون نے حیرت سے پوچھا تو...

وہ انکے قدمون میں گیر گئ..

بہت محبت کرتی تھی مین شہروز سے مگر مین نہیں جانتی تھی وہ حوس کا پجاری ہے... "وہ بری طرح بلک رہی تھی جبکہ مقابل اپنے قدموں پر کانپ گئ...

....

تم غلط کہہ رہی ہو میرا بیٹا ایسا نہیں کر سکتا.. "انھوں نے صاف انکار کیا اور اپنے قدم پیچھے لیے تو ونیزے نے انکی جانب دیکھا...

کوئ لڑکی اپنی پرسائ پر ایسا الزام نہیں لگاتی... مجمجھے لگا.. آپ میرے بارے میں انصاف سے فیصلہ لیں گی مگر افسوس....

آپکو.. ایک معصوم لڑکی پر ہوئے ظلم سے زیادہ اپنے بیٹے کی پرسائ کی فکر ہے.... "وہ سنجیدگی سے بولتی آنسو صاف کرتی اٹھی... اماں اماں.. کا وجود جیسے آندھیوں کی زد میں تھا...

انھیں یقین نہیں آ رہا تھا.. کہ وہ لڑکی سچ بول رہی ہے مگر یہ بھی بات بجا تھی کہ کوئی بھی لڑکی اپنی ناموسی اپنے منہ سے کبھی نہیں کرتی....

اماں صوفے پر ڈھے سی گئی جبکہ ونیزے ایک نظر انکو دیکھ کر.. پلٹنے لگی کہ.. انھوں نے اسکو پکارہ..

رک جاو "ونیزے نے ترچھی نظروں سے اسکی جانب دیکھا....

رک جاو..... کیا کیا ثبوت ہے تمھارے پاس کہ یہ سب میرے بیٹے نے کیا" انھوں نے ایک آخری امید کے تحت اسکی جانب دیکھا.. جس کی سرخ آنکھیں انھیں پر تھی...

نہیں کوئی ثبوت نہیں میرے پاس کوئی ثبوت بھی ایک ماں کا اپنے بیٹے پر سے یقین نہیں اٹھا سکتا" اسکی آواز رندھ گئی جبکہ اماں کا پل دو پل میں... جیسے جیسے وجود.. ہل سا گیا....

میرے پاس اس ثبوت کے سوا کچھ نہیں کہ.. لاسٹ کال آپکے بیٹے نے اپنے نمبر سے مجھے کی تھی.... اور اسکے بعد میں نے انھیں کی... اوراور انھوں نے مجھے اپنے اس گھنونے ارادے کا شکار کیا..." اسنے نم آنکھوں سے موبائل کھول کر اماں کے سامنے شہروز کا نمبر کھلا.. تو.. انھوں نے ایک نظر.. نمبر کی جانب دیکھا اور بس..... وہیں انکا اعتبار اسپر سے آٹھ گیا...

انکی آنکھیں بھیگ گئیں جبکہ طبعیت عجیب سی ہو رہی تھی... ونیزےونیزے خاموشی سے انکے چہرے کے زاویے دیکھ رہی تھی جبکہ... اماںاماں نے کانپتی آواز میں شانزے کو پکارہ...

ش.. شانزے "وہ جو.. دروازے کی اوٹ کی بھیگی سرخ آنکھیں لیے کھڑی تھی باہر نکلی.. اور سر جھکا کر کھڑی ہو گئی.. ونیزے نے ایک نظر شانزے کو دیکھا.. اور دوبارہ.. اماں کی جانب دیکھا.. اسے کچھ فیصلہ ہوتا دیکھائی دے رہا تھا...

شاہ میر.. شہروز دونوں کو بولاو ابھی" انھوں نے حکم. صادر کیا تو شانزے نے سب سے پہلے شاہ میر کو کال ملائ....

اور اسکو اماں کا پیغام دے کر... اسنے اسنے شہروز کو کل ملائ... اوراور اسے بھی اماں کا پیغام دے کر فون بند کر دیا....

اسکے بعد وہاں چارو جانب سناٹا چاہ گیا اور پھر تقریب بیس منٹ بعد وہاں آگے پیچھے گھر میں دو گاڑیاں روکیں.. وہ دونوں ایک دوسرے کو حیرانگی سے دیکھنے لگے آخر معاملہ کیا تھا جو اماں نے اسطرح ان دونوں کو بلایا تھا...

شاہ میر.. اسکو ایک نظر دیکھ کر فورا اندر دوڑا... نہنہ جانے کیا ہوا تھا کہیں اماں کو تو کچھ.... بس یہ ہی بات سوہان روح تھی...

جیسے ہی وہ دونوں لاونج میں داخل ہوے تو اماں کو صوفے پر جبکہ شانزے کو کو انکے پاس کھڑا دیکھ..

شاہ میر انکے نزدیک پل میں پہنچا اسنے کسی اور کو وہاں دیکھنے کی زہمت نہ کی جبکہ شہروز ونیزے کو یہاں دیکھ کر حیران رہ گیا..

اماں آپ ایسے کیوں بیٹھیں ہیں سب ٹھیک ہے نہ "اسنے انکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام لیا جبکہ انکی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹا...

میرا مان ٹوٹا ہے... ہارہار گی ہوں میں بس اتن اہوا ہے.." وہ بولیں اور شہروز کی جانب دیکھا.. جو معملہ سمھجنا چاہ رہا تھا...

اور.. اسنے ایک قدم ونیزے کی جانب بڑھایا...

تم یہاں کیا کر رہی "وہ غصے سے بولا تو شاہ میر نے.. اب ونیزے کی طرف دیکھا...

بتا دیا ہے میں نے سب سچ تمھاری ماں کو.. "اسنے کہا تو شہروز نے غصے سے اسکا بازو جکڑ لیا...

کیا بکواس کی ہے تم نے... جب میں معملہ وہیں ختم کر آیا تھا تو.. یہاں مرنے کی کیا ضرورت تھی "شہروز کچھ اور جبکہ ونیزے کچھ اور اور اماں کچھ اور سمجھی تھی.. اور شہروز کی یہ ہی بیوقوفی ہر بات پر موہر لگا گئ.. اور اماں نے شہروز کی جانب دیکھا...

چھوڑ دو اسکا ہاتھ" وہ بلند آواز میں بولیں.. تو وہاں سب خاموش بلکے دنگ رہ گئے انکی ماں بڑے دھیمے لہجے والی خاتون تھیں کبھی انھوں نے اونچی آواز سے بات نہیں کی تھی اور اب...

شاہ میر خاموشی سے معملہ دیکھ رہا تھا.. جبکہ شانزے رو رہی تھی اور ونیزے کے چہرے کا اطمینان قابل دید تھا...

اماں... "شہروز اس سے پہلے اور کچھ بولتا کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھیں اور اسکے نزدیک گئیں...

اور پھر سب سے غیر متوقع حرکت ہوئ جس کا کسی کو انداز نہیں تھا.. اور نہ آج سے پہلے ایسا کبھی ہوا...

اماں کا ہاتھ اٹھا اور شہروز کے گال پر اپنی انگلیوں کا نشان چھوڑ گیا..

وہ ورطہ حیرت میں گم تھا جبکہ شانزے نے روتے ہوئے منہ پر جہاں ہاتھ رکھا وہیں ونیزے بھی اپنے اس اقدام پر ڈگمگائ تھی.. جبکہ شاہ میر یوں ہی کھڑا تھا...

کیا بتانا چاہتے ہو.... کیکیا کہو گے اب تم اپنے منہ سے اس بات کا اعتراف کر کے تم نے مجھے مار دیا شہروز... مجھے مجھے مار دیا... مجھے نہیں مجھے ہیں پتا تھا تم اپنے باپ سے بھی زیادہ گئے گزرے ہو.. اسنے..

مجھے اپنے نکاح میں لے کر برباد کیا اور تم نے کسی کو محبت کے جال میں پھنسا کر برباد کر دیا.. یہ منحوس کام کرتے ہوئے تمھارے ہاتھ نہیں کانپے... کہکہ تمھاری ایک جوان بہن بھی ہے.. "اماں روتے ہوئے.. اسے.. ایک کے بعد ایک تھپڑ مار رہیں تھیں.. جبکہ شہروز...

انھیں کچھ کہنا چاہتا تھا... جس کو وہ سننے کے لیے تیار نہ تھیں....

اماں" بالآخر.. شہ میر نے آگے بڑھ کر انکو تھام لیا اور وہ اسکے سینے سے لگ کر.. بری طرح رو دیں....

یہ سب کیا ہو گیا شاہ میر. . یہ میرا شہروز نہیں ہے"

وہ انکو سینے سے لگائے شہروز کو... خوخون آشام نظروں سے گھور رہا تھا...

بھائی.. اماں غلط سمجھ رہی ہیں... اور یہ.... دو کوڑی کی لڑکی... جو جھوٹ..." وہ بے قابو ہوتا...

ونیزے ونیزے پر جھپٹا... کہ.. شاہ میر نے.. اسکو گریبان سے پکڑ لیا...

اور پیچھے کر کے ونیزے کی جانب انھیں نظروں سے دیکھا وہ اس لڑکی کو پہچان چکا تھا...

صرف تم سے ایک سوال پوچھو گا... کیکیا ثبوت ہے تمھارے پاس کہ میرے بھائی کا تعلق تم سے زرا سا بھی تھا. . "اسنے ونیزے کیطرف دیکھا.. جو شاہ میر.. سے خود خوف ذدہ ہو چکی تھی.. کانپتے ہاتھوں سے اسنے.. وہ ثبوت شاہ میر کے سامنے کر دیا.. جبکہ اب وہ جانتی تھی کہ... یہیہ شخص سب کچھ سمجھ جائے گا.. اور لازمی اسکو سلاخوں کے پیچھے پھینک دے گا.....

شاہ میر نے ونیزے کے نمبر پر شہروز کی کالز دیکھیں تو.. وہ اگلے لمحے شہروز کی جانب پلٹا....

تم اتنے گھٹیا ہو... مجھے مجھے تو... تمھیں تمھیں بھائی سمجھتے ہوئے بھی گھن آ رہی ہے "وہ غرایا تو شہروز اس بے اعتباری پر غم ذدہ ہو کر رہ گیا...

لالا..."

بکواس بند کرو اپنی...... اور..... ابھی اس لڑکی کو اپنی عزت بنا کر.. کفارہ ادا کرو... اساس ایک غلطی کا..

جو تم سے ہوئ"شاہ میر کے لہجے اور بات میں... جیسے مختلف انداز تھا جیسے وہ اسے.. اس دن کی گئ دو

کالز... کوکو غلطی گردان کر.. اس سے کفارہ ادا کروا رہا تھا....

میں ایسا بلکل نہیں کرو گا" شہروز بھی ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا....

ٹھیک ہے... نکل جاو میرے گھر سے "شاہ میر نے سنجیدگی سے کہا....

اور پیٹھ موڑ لی.....

لالا آپ سب جانتے ہوئے بھی اس لڑکی کی حمایت کر رہے ہیں.. یہ لڑکی چاہتی ہی یہ تھی.. اور

آپ"شہروز تلملا ہی گیا.. بھلہ اپنوں کے بغیر وہ ایک دن بھی گزار سکتا تھا...

شہروز خان..... تمھارا نفس اتنا کمزور نہیں ہونا چاہیے تھا....

اگر.. اس لڑکی کے پاس... ایک ثبوت بھی تمھاری جانب سے اٹھائے گے اقدام کا نہ ہوتا.. تو... پھر

میں اسے اچھے سے بتاتا کہ شاہ میر خان کے بھائ پر انگلی اٹھانے کا انجام ہوتا کیا ہے... "

وہ بلند آواز میں بولا.. تو شہروز.. نے پھاڑ خانے والے انداز میں ونیزے کو دیکھا جو اطمینان سے

کھڑی تھی....

میں شادی بلکل نہیں کرو گا" وہ بولا.. تو اماں نے.. اسکی جانب دیکھا...

تو ہمارے ساتھ یہ رہے گی تم نہیں... تمھارا گناہ... آخر کو.. ہمیں ہی چھپانا ہے... "

اماں آپکو غلط سمجھ رہی ہیں.. یہ دوغلی جھوٹی لڑکی....

بس بس شہروز بس کر دو :خر کتنی اسے گالیاں سے کر اپنا پلڑا بھاری کرو گے.. آخر کو مرد ہو نہ.. اور مرد عورت سے زیادہ مظبوط ہے تو اپنی طاقت کی بنا پر وہ کچھ بھی کرتا پھیرے...

یہ کوئ قنون نہیں ہے.. اور اگر دنیا میں یہ ہوتا بھی رہا ہے.. تو میرے گھر میں نہیں ہو گا...

ابھی.. کہ ابھی تمھیں.. اس لڑکی وک اپنی عزت بنانا ہو گا.. ا

تا کہ تمھیں احساس ہو عزتیں لوٹنا... آسانآسان ہوتا ہے عزت بنانا.. کیا ہو تا ہے "

انھوں نے حتمی فیصلہ کر کے.. شاہ میر کی جانب دیکھا.. جس نے صفدر کو کال کی....

....

تین لفظ بول کر شہروز... بلکلبلکل خاموش ہو کر بیٹھا تھا... جبکہ.. اماں اس سے بغیر بات کیے...

ونیزے اور شانزے کو اپنے ساتھ لے گئیں تھیں...

شاہ میر.. اسکے سامنے ہی صوفے پر بیٹھا تھا...

مبارک ہو تمھیں نکاح"وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولا... توتو.. شہروز نے سرخ آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا...

میرے ساتھ زیادتی کی ہے آپ نے لالا.." وہ بولا تو.. کانچ سی ٹتوٹتٹ پھوٹ تھی لہجے میں..

نہیں.. میرے یار...... زیادتیزیادتی تو اس لڑکی کے ساتھ ہو گی اب....

بتاو اسے شہروز خان پر الزام کا انجام..... پتا تو چلے اسے....

کہ.. جو الزام اسنے تم پر لگایا... وہ حقیقت میں ہوتا کیا ہے....

میں... تمھیں ہرا نہیں سکتا... اگراگر تم نے وہ غلطی کی بھی ہوتی میں تب بھی.. تمھارے ساتھ ہوتا.. مگر مجھے اس لڑکی کی آنکھوں میں غرور.. کا نشہ توڑنا تھا...

اسے لگ رہا ہے.. وہ جیت گئ....

مگر تم اسے بتاو گے ہار کیا ہوتی ہے....

یہ دنیا ہمارے سے کھیلنے کے لیے نہیں بنی.. یار.....

اس دنیا کو... اپنی طاقت کے نظارے کرانا ضروری ہیں....

تم اس کی بات کو حقیقت کا رنگ دو.......

اماں کو میں سمبھال لوں گا... بسبسبس تم. بات کر لینا ان سے...

باقی اس لڑکی پر ابھی کچھ مت کھولنا....

مجھے امید ہے تم سب سمجھ رہے ہو.... "

وہ سکون سے اسے سب سمجھ آتا گیا جبکہ شہروز. سب سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا کر...

اب قدرے ریلکس تھا....

شانزے نے بھی سب دیکھا.. وہ بھی مجھے غلط سمجھے گی" شہروز نے افسوس سے کہا...

تمھیں پتا ہے... شہروزشہروز... جبجب میں آٹھ سال کا تھا... تو...

ایک دن ہمارے گھر میں پانی کے سوا کچھ نہیں تھا... جبکہ ہم چارو.. ایک دن کے بھوکے تھے.. اور کسی مین بھی اتنی ہمت نہیں تھی کہ... کوئکوئ ایک اور دن.. مزید بھوکے رہ کر گزارے.. میں گھر سے ایسے ہی نکل گیا...

تو.. ہمارے گھر کے سامنے ایک بڑی سی بیلڈنگ تھی.. جس میں کافی مزدور کام کر رہے تھے...

میں نے انکو دیکھا...

اور وہاں.. ایک آدمی جو چیئر پر بیٹھا تھا... اسکے اسکے پاس چلا گیا..

میں اتنا کمزور محسوس کر رہا تھا.. کہ وہاں اسکے پاس جا کر رونے لگا...

آج وہ بے بسی کے آنسو یاد کر کے میرا.. خون کھل اٹھتا ہے....

وہ آدمی مجھے دیکھ.. کر ہنسنے لگا....

ایک اور غریب.. "اسنے بڑے تنفر سے کہا....

اور بغیر کچھ سنے.. مجھے.. کام پر لگا دیا شاید.. وہ جانتا تھا میری مجبوری...

میں نے.. پورے دن وہاں کام کیا....

اور جب رات گھر آیا.. تو اماں دروازے پر بے حال بیٹھیں تھیں...

کتنی ہی غربت تھی مگر وہ ہم میں سے کسی کو کھونا نہیں چاہتی تھیں...

مجھے دیکھ کر.. وہ.. جتنا خوش ہوئیں.. اتنا خوش تم دونوں میرے ہاتھ میں.. کھانے کا چند سامان دیکھ کر ہوئے...

اور پھر.. جب ہم کھانے بیٹھے تو.... تم جلدی سے کھا گئے.. اپنی روٹی... "وہ ہنسا... آنکھیںآنکھیں سرخ..

جبکہ فل بلکل بھر چکا تھا.. جیسے وہ اپنے ماضی کو بوجھ نکال دینا چاہتا تھا...

اماں نے تمھیں اپنی روٹی دے دی...

اور تم وہ بھی کھا گئے.." شہروز.. کی آنکھ سے آنسو ٹوٹا.... توتو شاہ میر نے وہ آنسو صاف کیا...

مگر تمھاری.. بھوک ختم نہ ہوئی.... اور تم رونے لگے.. اماں بے چین ہو کر خود بھی رو دیں.. جبکہ میں اس بات پر.. افسوس کر رہا تھا کہ میں کیوں اتنی جلدی کھا گیا....

تب شانزے نے.. تمھیں اپنی روٹی دی... اور تمھیں چپ کرایا..... "ہم ایک دوسرے کے لیے ہیں...

ایکایک دوسرے کے غم خوشی کے ساتھی...

یہ دنیا... ہمیں الگ نہیں کر سکتی....

نہ وہ تمھیں غلط سمجھے گی... اوراور نہ اماں.. بس مجھے یقین ہے تم سب ٹھیک کر دو گے..." اسنے شہروز کو سینے سے لگایا... اوراور اسکے شانے تھپتھپاپائے.. تو وہ اثبات میں سر ہلانے لگا...

....

کہاں ہیں وہ.....یہ کیا بات ہوئی.. کوئی اپنے قیدی کو یوں چھوڑ کر جاتا ہے.. میں بھاگ بھی سکتی ہیں"

حرم نے منہ بنا کر سکینہ کی جانب دیکھا تو سکینہ... ایکایک گھیرہ سانس بھر کر رہ گئی..

حرم بی بی پھر آپ اب تک بھاگی کیوں نہیں" وہ عاجز آ کر بولی تو.. حرم.. نے.. غصے سے.. اسکے بازو میں چٹکی کاٹ دی....

تم جانتی بھی ہو.. وہ میرے شوہر ہیں... "وہ بولی تو... سکنیہسکنیہ ہاتھ سہلا کر... سمجھنے سمجھے والے انداز میں سر ہلانے لگی.. تو بی بی یہ تو پھر آپکا گھھر ہوا.. اور اپنے گھر میں کھانے سے منہ کون موڑتا ہے.." سکینہ نے اسے ٹریپ کیا...

تو.. وہ کچھ سوچتے ہوئے سر ہلانے لگی....

ٹھیک ہے میں کھانا کھا لیتی ہوں.. مگر میں اب بور ہو رہی ہوں.. تو میں کیا کرو پھر" حرم نے... سکینہ کیطرف دیکھا...

بی بی آپ ٹی وی دیکھ لیں.. "سکینہ نے مشورہ دیا...

ہاں یہ ٹھیک ہے.. تم اتنی بھی بری نہیں ہو.. اچھی ہو... چلو چلو پھر.. "وہ کمرے سے نکلی اور بھاگتی ہوئ صوفے پر بیٹھ گئ....

جبکہ سکینہ نے اسکے آگے کھانا چن دیا...

ویسے سکینہ تم خاصی ڈھیٹ بھی ہو... "اسنے آرام سے چارمنگ کھاتے ہوئے کہا..

سکینہ تو عش عش کر اٹھی...

جی بی بی کیوں. "اسنے پوچھا.. تو.. حرم ہنس دی..

انھوں نے تمھیں نکال دیا تھا تم پھر آ گئ"وہ اب کھل کر ہنسنے لگی ...

جی اسے نکالنا تو نہیں کہتے" سکینہ کچھ شرمندہ بھی ہوئ... اچھا اچھا ٹھیک ہے... "حرم نے کہا... اوراور سکینہ کے گریبان پر نظر گئ جہاں اسکا موبائل تھا...

کتنی گندی ہو تم"حرم زور سے چینخی جبکہ سکینہ اچھل پڑی یہ کون سی بلا لے آئے تھے شاہ میر صاحب...

کیا ہوا جی..." وہ نا سمجھی سے بولی..

یہ تم نے کہاں موبائل لگایا ہوا ہے.. نکالو اسے" وہ بولی جبکہ اسکے ذہن نے ایک بار پھر.. طوفانی آئیڈیا سوچ لیا تھا...

یہ سے فرار ہونے کا...

سکینہ نے منہ بناتے ہوئے موبائل نکال کر اسکے سامنے ٹیبل پر رکھ دیا.. اور..

حرم کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھنے لگی...

حرم سکون سے کھانا کھا رہی تھی.. جبکہ سکینہ نے.. سامنے لگی ایل ای ڈی کھول لی...

ایل ای ڈی پر... انانگلش مویز کا ایک امبار تھا.. جو سکینہ کے سر پر سے گزر رہا تھا...

جبکہ حرم بھی... کچھ نظر ڈال لیتی مگر اسکی ساری توجہ.. سکینہ کے موبائل پر تھی...

سکینہ مجھے پانی دے دو "حرم نے کہا... توتو سکینہ نے پانی کے جگ کو دیکھا..

میرا مطلب ٹھنڈا.." وہ بولی تو سکینہ آٹھ کر.. کچن کی جانب چل دی... توتو حرم نے جلدی سے

موبائل اٹھا کر... چاچو کا نمبر ڈائل کیا تو.. اسکے ہاتھ بھی ایک لمحے کو کانپے...

جبکہ نمبر ڈائل کرتے ہی... آپریٹر کی آواز ابھری....

جو.. صاف واضح لفظوں میں.. کہ رہی تھی کہ آپکے موبائل میں رقم نہیں.. اسنے موبائل کو شدت

سے گھورا...

اور دوبارہ ٹیبل پر پٹخ کر... اسنے سامنے سے آتی سکینہ کو گھورا...

تو سکینہ نے بغیر توجہ دیے... پانی اسکے سامنے رکھ دیا...

اور دوبارہ ریموٹ لے کر.. وہ ایل ای ڈی میں مصروف ہو گئ.. جبکہ حرم کی پلکیں بھیگ گئیں...

اور اسنے غصے سے... پانی اٹھا کر پینے لگی...

بہت بری ہو تم سکینہ... "اسنے سوچا.. اور... پلپلکیں صاف کرتی... وہوہ دوبارہ کھانا کھانے لگی....

جبکہ.. سکینہ نے.. ایک رومانٹک.. انگلش مووی کے سین پر.. چینل روک لیا...
سکینہ بہت دلچسپی.. سے.. دیکھ رہی تھی.. جبکہ اب حرم کی بھی اتوجہ اس جانب چلی گئ.. اور وہ.. منہ کھولے... سامنے سامنے چلتے نظاروں کا ملاحظہ کرنے لگی....

چند سیکنڈ ہی گزرے تھے کہ لاونج میں شاہ میر کی گرجدار آواز گونجی....

سکینہ "

اسکی آواز سنتے ہی سکینہ جیسے کرنٹ کھا کر سیدھی ہوئ...

جبکہ حرم کا تو دماغ ابھی تک اسی لڑکی لڑکے کے گرد گھوم رہا تھا.

جو خاصا بولڈ سین تھا اور وہ دیکھ چکی تھی....

یہ کیا بکواس لگائے بیٹھی ہو" وہ دھاڑا.. جبکہ سکینہ.. کی گھگھی بندھ گئ...

حرم.. کا نوالہ ابھی تک وہیں.. تھا جبکہ شاہ میر نے.. سکینہ.. کو بری طرح جھاڑ دیا...

اپنی حد میں رہو تم... حدیںحدیں پار کرنے کی ضرورت نہیں.."

وہ غصے سے بولا تو.. سکینہ... اساس سے معافی مانگنے لگی....

صاب معاف کر دیں ام.. تو بس.."

کیا تم بس..... انسانیتانسانیت سے گیر گئ ہو لگتا ہے مجھے.. نکلو یہاں سے اب "وہ چلایا تو.. وہ وہاں سے غائب ہو گئ.. جبکہ اب لاونج میں شاہ میر اور حرم تھے...

شاہ میر دندناتا ہوا اس تک پہنچا...

اور حرم کا ہاتھ پکڑ کر اسکو اپنی جانب کھینچا..

بہت شوق ہے تمھیں.. ایسے سین دیکھنے کا" اسنے تیوری چڑھا کر پوچھا..

ن... نہیں.. میر وہ تو... سکینہ "حرم شرمندہ سی ہو گئ..

کیا سکینہ.... "وہ غصے سے بولا....

اتنا ہی شوق چڑھا ہے.. تو چلو کمرے میں اچھے سے نظارے.. دیکھا دو گا تمھیں" وہ بولا.. تو حرم کی پلکیں بھیگ گئیں....

میں تو.... میں نے تو نہیں دیکھا"حرم نے منمنا کر کہا...

آج کے بعد میں تمھیں ٹی وی پر ایسی کوئ چیز دیکھتے ہوئے نہ دیکھو...

جو تمھیں پوچھنا ہے.. جو جاننا ہے.. میرے پاس آ جانا.. اگلی بار خواہش... نہیں ہو گی کہیں اور جانے کی"وہ بولا.. اور اسکا.. چیرہ.. مزید قریب کر لیا....

حرم کے لب کانپ رہے تھے جبکہ... پلکیں مزید بھیگ گئیں....

خوبصورت ہو تم.... اوراور میں چاہتا ہوں.. خوبصورت ہی رہو....

اور تمھاری نگاہ میں.... صرف. میں اترنا چاہیے ہوں.. اور کوئ نہیں...

تمھارے دل میں بھی شاہ میر کا قبضہ ہونا چاہیے...

نہ کے تم... اپنے اپنے اس ڈیل چاچا سے... ملنے ملنے یا بات کرنے کا بہانا ڈھونڈو... "

وہ.. دھیمی ہر سوز آواز میں بتا گیا.. جبکہ حرم.. آنکھیں اٹھا کر اسکی صورت دیکھنے لگی...

کرو گی نہ پیار مجھ سے..." وہ اسکے گالوں پر انگلیاں چلاتا ہوا. اسکی آنکھوں میں جادو.. اتارنے لگا...

حرم.. نے بھاری سانس بھرا...

اسکے لیے اس شخص کے سامنے کھڑا.. ہونا سوہان روح تھا..
بتاو حرم..." شاہ میر نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے مزید قریب.. کر لیا...
جبکہ حرم پتے کی مانند کانپ رہی تھی...
اسکا دل چیخ کر اقرار کرنا چاہتا تھا.. مگر زبان تھی کہ ہل ہی نہیں رہی تھی...
.. م..... میر" اسکے لب پھڑپھڑائے...
میں صرف وہ سننا چاہو گا... جو.. میرے کان سننا چاہتے ہیں"
اسنے... اپنا کان حرم کے لبوں پر رکھ دیا.. جبکہ حرم کی روح فنا ہونے کے قریب تھی....
ک.... کروں گی... "
بہت کرو گی نہ" وہ کسی احساس کے تحت پوچھ رہا تھا جبکہ حرم نے اسکے سینے میں منہ چھپا لیا....
اسکے ملائم چہرے کی حدت.. شاہ میر.... کے کے دل میں پہلی بار پر سکون بارش کی پھوار کی مانند پڑی...

....

ہاں ہیرو.... فون نہ اٹھا کر تو کیا سمجھ رہا ہے بچ جائے گا.. تو نے وہ لڑکی دیکھا کر... ہی پیسہ اٹھایا..
تھا.. اور اب.. مراد کے ساتھ دھوکے کا سوچ رہا ہے "مراد نے... غصے سے پوچھا تو آبان.. ہاتھ پر مکہ
مار کر رہ گیا...
تمھیں وہ لڑکی مل جائے گی اور فون نہ اٹھانے کی وجہ بھی یہ ہی ہے.. کہ میں اس لڑکی کو تم تک
لانے کی کوشش کر رہا ہوں" آبان نے سنبھل کر کہا تو.. مراد ہنس دیا.. کوشش نہیں... یقیناً تم اسے

لاو گے.. صرف ایک بار.. ایک رات... اسکے بعد وہ میرے کام کی نہیں.. اتنی بڑی قیمت.. صرف ایک رات کی لگائی ہے میں نے...

اور اگر تم وہ لڑکی مجھے نہ دے سکے تو.. اپنی راتوں کو حرام کروا لو گے.. سمجھ جاو.. مجھے ایک مہینے کے اندر اندر لڑکی میرے پاس چاہیے ورنہ الٹی گنتی گن لو "مراد نے اسے دھمکی دی... اور کھٹاک سے فون بند کر دیا... جبکہ.. آبان... نے غصے سے حرم کے بارے میں سوچا... اتنی محنت اتنا وقت اسنے حرم پر اس لیے ضائع کیا تھا کہ. وقت آنے پر.. وہ اپنی جان کو بچانے کا سوچ اسنے غصے سے سوچا.. ایک بار حرم تم مل جاو... اسکے بعد.. بتاو گا تمھیں"اسنے.. دماغ کو پر سکون کرنے کی کوشش کی... اور اپنے کلینک سے وہ رضا صاحب کیطرف جانے کے لیے نکلا...

....

زرینہ سمیت رضا صاحب کی بھی آج تین دن گزرنے کے بعد حالت غیر کو رہی تھی.. حرم کہاں تھی.. اور یہ شاہ میر کس قسم کی بات کر رہا تھا.. وہ کڑیاں جوڑنا چاہ رہے تھے مگر... جوڑ نہیں پا رہے تھے کہ انکے سامنے واضح کوئی بات نہیں..

زرینہ سخت بخار میں مبتلا.. بستر پر لیٹی حرم کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی..

آپ نے ایس پی سے رابطہ کیا...

ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ... اب تک حرم کا کچھ پتا نہ چلے" اسنے سوال کیا تو رضا صاحب... انکی جانب دیکھنے لگے.. اب وہ کیسے بتاتے.. کہ وہ ایس پی کون تھا.. اور... اسنے رضا صاحب کو.. دھکے دے کر پولیس سٹیشن سے نکلوا دی اتھا...

مگر ایس انہیں تھا.. کہ وہ اب اپنی بیٹی کی پوچھ پڑتال نہ کرتے...

وہ صرف شاہ میر کی بات کو سمجھنا چاہ رہے تھے..

کیسا کھیل...

وہ انکو جواب دیے بغیر بس ایک نقطے کے گرد سوچنے لگے.

اور جب.. انھیں ہلکہ سا شبا گزرا تو.. اچانک ہی انکے ماتھے پر غصے کی تھیوریاں چڑھ گئیں.. آج سالوں بعد.... انکے اندر اسی غصے نے جنم لیا تھا..

معلوم ہے مجھے کہاں ہے حرم "وہ اچانک ہی بے.. جبکہ زرینہ بھی اپنی جگہ سے اٹھیں....

س... سچ رضا... پھر پھر لے آئیں میری حرم کو...." وہ نم لہجے میں بولی تو.. وہ اسکے نزدیک گئے....

ہماری حرم واپس آئے گی.. اور صیحی سلامت تم فکر نہ کرو.. "وہ انکو بول کر کمرے سے باہر نکلے اور کمیشن کو کال کی...

جس نے اگلی بیل ہر فون اٹھا لیا...

مغیز صاحب... میری بیٹی تھی کوئ کھیلو آ نہیں جو.. آپ نے اس ایس پی پر کیس ڈال کر سکون سے بیٹھ گئے...." وہ غصے سے بولے

تم میرے گھر پہنچے مجھے آج ہی اپنی بیٹی چاہیے... "وہ کمشنر صاحب کے کچھ بھی بولنے سے پہلے بولے...

اور اگلی طرف سے جواب مل کر انھوں نے فون بند کیا تو.. پورچ میں.. آبان کی گاڑی آ رکی.. جبکہ فیضان.. بھی اندر سے رضا صاحب کی اونچی آواز سن کر باہر نکلا...

تمھیں کچھ پتا چلا" انھوں نے آبان کیطرف دیکھ کر پوچھا...

آج آبان کو انکے انداز ٹوٹے بکھرے لگنے کے بجائے کافی مظبوط لگے...

نہیں... میں سوچ رہا ہوں.. ایس پی کے پاس چل لیتے ہیں.. تا کہ وہ ہوش میں آئے" اسنے دانے کچکچا کر کہا.. تو رضا صاحب نے اثبات میں سر ہلایا..

اور تقریب.. بیس پچیس منٹ... لگے.. انھیں وہاں کھڑے.. اور کمیشن صاحب کی گاڑی..

انکے گیٹ پر تھی جبکہ.. انکی گاڑی کے ساتھ دو اور پولیس موبائل بھی تھیں..

کمشنر صاحب کے ساتھ وہ تینوں.. بھی.. پولیس سٹیشن کی جانب بڑھ گئے...

....

وہ اپنے کام میں مگن تھا.. ایک مرڈر کیس تھا.. جس کو وہ س٥ڈی کر رہا تھا...

تبھی صفدر نے اسے اطلاع دی کہ کمشنر صاحب آئے ہین.. وہ اپنی جگہ سے اٹھا.. اور اس سے پہلے وہ کچھ کرتا... وہ تینوں کمیشن صاحب کے ساتھ اندر داخل ہوئے...

تو رضا کے ساتھ آبان کو دیکھ کر شاہ میر کا حلق تک کڑوا ہو گیا...

کیسے ہو.... شاہمیر" انھوں نے اس سے مصحفہ کیا...

سر میں بلکل ٹھیک آپ بیٹھیں" اسنے کہا.. اور کمشنر صاحب جیسے کہی بیٹھے وہ بھی اپنی سیٹ ہر ٹک گیا....

شاہ میر.. تمھارے حوالے ایک کیس کیا تھا میں نے.. مجھے امید نہیں تھی تم اتنی لاپرواہی برتو گے"انھوں نے کچھ سختی سے استفسار کیا...

سر میری سورس سے پتا لگا ہے.... کہ.. ایک لڑکی کوئٹہ.. ایلیگیل. گئ ہے.. سیدھی زبان سے بھاگی ہے...

تو.. کل تک اس لڑکی کے بارے میں معلومات مل جائے گی...

اور میں اپنی طرف سے کوشش...." اس سے پہلے شاہ میر کی بات مکمل ہوتی رضا صاحب چلا اٹھے..

جھوٹ بول رہا ہے یہ... بکواس کر رہا ہے اس کے پاس ہے میری بیٹی.. بدلے نکال رہا ہے یہ مجھ سے. جان بوجھ کر.. صرف چلا رہا ہے یہ ہمیں" وہ چلائے تو...

شاہ میر.. نے اپنی سیٹ سے ٹیک لگا کر انکی جانب دیکھا...

کیا بات ہے" وہ آہستگی سے بولا....

آبان.. اور فیضان سمیت کمشنر بھی حقا بکا رہ گیا...

انکل یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ "آبان بولا تو.. انھوں نے شاہ میر کیطرف دیکھا..

شاہ میر.. میری بیٹی مجھے لوٹا دو.. تم جانتے ہو... میمیں سچ بول رہا ہوں.. تم ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ...

تمھاری مجھ سے دشمنی ہے حرم سے نہیں" وہ بولے تو اب کہ انکا لہجہ.. بے بس تھا...

یہ کیا بول رہے ہیں رضا.. شاہ میر" اب کمشنر صاحب ورطہ حیرت سے بولے تو... شاہمیر نے انکی جانب دیکھا...

کیا انکے پاس ثبوت ہے "اسنے ٹھرے ہوئے لہجے میں پوچھا.. اور میرا ان سے کیا تعلق جو.. میں... انانکی کوئ بیٹی... چراچرالوں گا... اواور آپ جانتے ہیں.. مجھے کسی میں کوئ دلچسپی نہیں"اسنے سفا چٹ جواب دیا.. جبکہ رضا صاحب نے پہلو بدلہ...

شاہ میر "

بہت ہو گیا

مزید میں ایک لفظ بھی نہیں سنو گا... یہ اپنی بھاگی ہوئ بیٹی کے غم میں پاگل ہو رہے ہیں "اسنے سفاکی سے کہا.. تو کمشنر صاحب نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا..

مائینڈ یور لنوتیج شاہ میر"

سر یہ شخص الزام لگا رہا ہے بلاوجہ..." شاہ میر کو رضا کی بے بس آنکھیں مزاہ دے رہی تھیں.. تبھی وہ دبی دبی مسکراہٹ لیے بولا.. تو کمشنر صاحب نے رضا صاحب کو اٹھایا...

اور وہ سب باہر آ گئے جبکہ شاہ میر مزے سے چئیر پر جھل اٹھا... اباب کچھ پر سکون محسوس ہو رہا تھا...

تمھیں نہیں پتا جھوٹ بول رہا ہے یہ" رضا صاحب بولے.. تو کمیشن نے انکی جانب دیکھا..

آپکا کیا تعلق کیا ہے... شاہشاہمیر سے" انھوں نے پوچھا تو آبان اور فیضان کی بھی آنکھیں انھیں پر لگئیں تھیں...

بیٹا ہے وہ میرا "وہ بولے تو وہاں سب شاکڈ رہ گئے....

....

حرم شدید بوریت کا شکار تھی... اباب اسکا دل.. باہر جانے کے لیے مچل رہا تھا مگر وہ ظالم انسان اسے یہاں قید کر کے روزانہ کہیں فرار ہو جاتا تھا...

حرم لون میں گھومتے ہوئے دیوار کی جانب دیکھنے لگی...

کاش وہ یہاں سے بھاگ جاتی... مگر نہیں وہ یہاں سے کیسے بھاگ سکتی تھی اسنے جتنی بھی کوشش کی سب کو اسنے ناکام کر دیا....

اور اب.. اگر وہ دوبارہ کو شکرے گی.. تو یقین آ وہ اسے جان سے مار دے...

وہ سوچ میں ہی مرنے کے خیال سے ڈر گئ... اور تیز تیز چلنے لگی جبکہ سانسیں بری طرح پھول چکیں تھیں...

اچانک ہی اسکے دل کی کیفیت عجیب سی ہوئ.. وہ سمجھ نہیں پائ.. اور.. دوسرا.. اسنے صبح کا ناشتہ بھی نہیں کیا تھا.. نا جانے سکینہ کہاں تھی آج وہ آئ ہی نہیں تھی

جبکہ وہ اسی وجہ سے بور ہو رہی تھی کہ سکینہ بھی نہیں تھی..

اور اسے ناشتہ بنانا بھی نہیں آتا تھا...

تبھی اسنے ناشتہ نہیں کیا.. اور

اب دوپہر گزر کر شام ڈھل رہی تھی...
اسکی طبعیت اچھی نہیں تھی جبکہ جسمانی طور پر وہ خود کو بہت.. کمزور محسوس کر رہی تھی....
وہ وہیں لون پر گھاس پر بیٹھ کر... رونے لگی... اسکے ہاتھ پاوں کانپنے لگے تھے... جبکہ... دل بلاوجہ ہی خوف ذدہ ہو رہا تھا.. ڈھلتا سورج اور اس محل نما گھر میں تنھائی...
اسکے اوسان خطا کر رہے تھے.
حرم کی سسکیاں لون میں گونج رہیں تھیں...
اور اچانک اسکی آنکھوں کے آگے اندھیری چھا گیا....

....

وہ اماں کے پاس جانے کے بجائے... پہلے شاہ پیلس آیا تو.. شاہ پیلس میں آج سناٹے عجیب سے لگے نا جانے نوکر آج.. اپنے اپنے گھروں کو جلد کیوں نکل گئے تھے بس ایک چوکیدار گیٹ پر تھا...
اسنے گاڑی پورچ مین روکی اور نکل کر.. وہ اندر کی جانب ابھی بڑھتا کہ.. لون میں حرم کو دیکھ کر... وہ اپنی جگہ ہل کر رہ گیا...
حرم "وہ بڑبڑایا.. اور ایک پل میں حرم تک پہنچا...
حرم حرم. ادھر دیکھو کیا ہو؛ ہے... " مگر مقابل کی جانب سے جواب نادر تھا جبکہ شاہ میر کو اپنی بے توجگی پر افسوس ہوا..
سکینہ... "وہ چلایا....

مگر سکینہ بھی گھر پر نہ تھیں...

وٹ ربش.." وہ ایکدم ہی.. پسینے میں ڈوب گیا تھا...

حرم کو لے کر وہ گھر کے اندر دوڑا...

اور صوفے پر اسے لیتا کف اسنے ایک بار پھر سے کوشش

حرم آنکھیں کھولو.. "اسنے جیسے حکم صادر کیا...

مگر حرم کی جانب سے جواب.. نہ ملا... تو اسنے فون نکالا...

اور فواد کو ڈائل کیا... جبکہ وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا...

اسنے موبائل پٹخا...

اور کچن کی جانب دوڑا...

اور پانی کا گلاس لے آیا..

پانی کے چند چھینٹے اسکے چہرے پر مارے...

مگر وہ اٹھی نہیں تو اسنے پورا گلاس حرم کے منہ پر الٹ دیا.. اور تیوری چڑھا کر حرم کو دیکھا.. جیسے..

مزید وہ اسکی بند آنکھیں برداشت نہیں کر سکتا تھا...

حرم کی آنکھوں میں جنبش ہوئ...

تو شاہ میر اسکے چہرے پر جھک آیا.. جیسے اسے اپنے عمل سے تسلی ہو گئ ہو...

حرم... حرم... "اسنے اسکے چہرے پر انگلیاں چلائیں... تو حرم نے تھوڑی سی آنکھ کھول کر اسکی جانب دیکھا...

تھینک گاڈ" اسنے مدھم لہجے میں کہا...

جبکہ حرم نے.. اپنا نازک.. ہاتھ اٹھایا.. اور شاہ میر کے چہرے... پر... تھپڑ رکھ دیا..

وہ حقا بقا.. حرم کیطرف دیکھ رہا تھا.. یہ نہیں تھا... کہ اسے تھپڑ بہت زور سے لگا تھا.. بلکہ اسکے ہاتھ میں تو طاقت بھی نہیں تھی...

مگر اتنی جرت.. شاہ میر... کا خون کھول اٹھا تھا...

اسنے کھا جانے والی نظروں سے حرم کو دیکھا....

اور... سفاکی.. سے... اسکے بالوں کو مٹھی میں جکڑ.. کر.. وہ اسکی گردن پر.. جھکا....

حرم... کو تکلیف کا احساس.. بڑھنے لگا...

م... میر "کانپتی آواز... سے اسکو روکنا چاہا.. مگر وہ تو فورا بدلا لے کر حساب برابر کرنا چاہتا تھا....

جبکہ حرم.. اپنی گردن پر اسکے کاٹنے... اور جزبات کے جنون کو سہہ رہی تھی...

....

حرم کے مسلسل رونے سے شاہ میر اب عاجز آ چکا تھا.... کل رات ہونے والی حرکت کے بعد وہ غصے سے اب تک منہ پھلائے بیٹھی وہ... اب رونے لگی تھی جبکہ شاہ میر کو پولیس سٹیشن جانا تھا.. کیونکہ کمشنر صاحب کا فون مسلسل آ رہا تھا...

اور وہ کب سے اسے کھانا کھانے کے لیے فورس کر رہا تھا مگر حرم نے آج نہ ماننے کی قسم کھا لی تھی....

حرم میں تمھارا قتل کر دو گا مجھے زیچ نہ کرو"بلآخر وہ اسے گھورتا ہوا بولا جو فریش سی بیبی پنک لباس میں بہت پیاری لگ رہی تھی جبکہ ریشمی دوپٹہ بیڈ سے نیچے پڑا تھا...

آپ اتنے بدتمیز ہیں اکیلے چھوڑ کر جاتے ہیں مجھے.. میں اکیلی کیا کرو نہیں کرنا مجھے ناشتہ جانا ہے مجھے یہاں سے" وہ بھی بھنا کر بولی تو شاہ میر نے ناشتے کی ٹیبل سائیڈ پر رکھی صرف ایک طریقہ تھا حرم کو قابو کرنے کا... اور اسی نیت سے وہ حرم کیطرف بڑھا کہ حرم جو اسکے چہرے کی جانب ہی دیکھ رہی تھی بدک کر اس سے دور ہوئ... اور تیوری چڑھا کر اسکی جانب دیکھنے لگی.. جبکہ شاہ میر.. کو.. ایکدم ہی ہنسی آئ...

مگر واضح کیے بغیر.. اسنے چہرے کو بے تاثر اور تقریب سنجیدہ ہی رکھا...

حرم ادھر آو میرے پاس"وہ نرمی سے بولا... اور اسکی جانب ایک اور قدم اٹھایا..

بلکل نہیں میں جانتی ہوں.. آپ کیا کرنا چاہتے ہیں مگر ہر بار ایسا نہیں چلے گا... آپ کتنے چھیچھورے ہیں.. چھی" وہ منہ بنا کر بولی.. جبکہ جہاں جہاں شاہ میر کے قدم آٹھ رہے تھے وہ وہاں سے جھٹک سے غائب ہو جاتی...

حرم... مسلہ کیا ہے تمھارے ساتھ.. مجھے جلدی جانا ہے ڈیوٹی پر اور تمھاری وجہ سے مجھے پہلے بہت دیر ہو چکی ہے" شاہ میر جھلایا

ہاں تو میں... رہنا ہی نہیں چاہتی یہاں... مجھے باہر جانا ہے" وہ صوفے کے پیچھے سے گھومی.. جبکہ شاہ میر مسلسل اسکے تعقب میں تھا...

ٹھیک ہے تو بھاگ جاو.. کافی کوشش تو کر چکی ہو.. "وہ بولا.... تو اس بھاگم بھاگ کے کھیل کا اجتتام ہوتا بھی اسے دیکھائی نہیں دیا حرم کافی الرٹ تھی.. اور اس سے دور رہنے کی حتلامکان کوشش کر رہی تھی... وہ جانتی تھی.. اسکی ایک ہی کوئی نہ کوئی حرکت. حرم کو بہکا دے گی جو کہ ابھی تو وہ نہیں چاہتی تھی.. کہ وہ.. اسکی قربت میں بہکتی رہ جائے اور وہا ایک بار پھر فرار ہو جائے یہ تو اچھا تھا اتنے دنوں میں.. حرم کو انداز ہو گیا تھا کہ.. شاہ میر اسے ناشتہ کارئے بغیر نہیں جاتا تھا....

وہ جو آپکے.. گندے... ڈوگز ہیں.... آپ نے خصوصی انھیں سکھایا ہے.. دیوار کے قریب بھی نہیں جانے دیتے... "

وہ بولی تو... غصہ کرنے میں دھیان ایسا.. بھکا کہ شاہ میر نے اسکی ہلکی سی چونک بھانپتے ہی... اسکا ہاتھ پکڑ کر.. اپنی جانب کھینچ کر اپنے چنگل میں قید کر لیا...

جبکہ حرم پھڑپھڑا کر رہ گئ.. اور بچوں کیطرح چیخنے لگی....

آ آ آ آ.. چھوڑیں مجھے چھوڑیں.. "

شیٹ آپ "وہ غصے سے اسے جکڑ کر بولا... تو حرم اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اسے گھورنے لگی شاہ میر کچھ نہیں بولا جبکہ چند سیکنڈ میں حرم کی آنکھیں پانیوں سے بھر گئیں...

کیسے ہیں آپ پہلے کہتے ہیں پیار کرو مجھ سے پھر اسطرح جھڑکتے ہیں زبردستی کرتے ہیں مجھ سے.. ٹھیک ہے.. میں کیوں رو آپکے سامنے آپکے جانے کے بعد میں خودکشی کر لوں گی اور یہ صاف بات ہے کہ دیا ہے میں نے "وہ آنسو صاف کرتی اکڑ کر بولی.. جبکہ شاہ میر نے آئ برو اچکائ...

اوکے ٹرائے کر کے دیکھو شاید اس بار کامیاب ہو جاو اور مجھ سے جان چھوٹ جائے" اسنے کہا.. جبکہ حرم اسکی بے بسی پر..... کچھ کہے بغیر مسکنے لگی....

رمتو شاہ میر نے اسے اپنے سینے سے جکڑ لیا... بلکل اسی طرح کہ حرم کو اپنی پسلیاں ٹوٹتی ہوئ محسوس ہوئیں...

جبکہ وہ یہیں نہیں روکا... اسکے بال کھینچ کر اسنے اسکا سر اوپر کیا... اور چہرہ اسکے چہرے کے بلکل قریب لے گیا....

جبکہ اسنے اپنی ایک انگلی حرم کے دل کے مقام پر رکھی....

تم کسی کا بھی ایمان خراب کر سکتی ہو....... "اسنے سنجیدگی سے کہا... جبکہ حرم اسکا چہرہ اتنا قریب دیکھ کر بلکل پھگل کر رہ گئ تھی.. دل الگ سے پسلیاں توڑ کر نکلنے کے لیے بے چین بیٹھا.. تھا...

مگر افسوس.... کہ میرے ساتھ ایسا کچھ نہیں... الٹا تمھیں دیکھ کر مجھ میں نفرت کا احساس مزید بڑھ جاتا ہے.... اپنے لیے نہیں.. ہاں مگر میری بہن...

جس کے حق کی محبت وہ تم پر نچھاور کرتا رہا.....

اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا... ہم لڑکے تھے ہمیں تو بھاڑ میں جانے دو.. مگر شانزے. اسکا کیا قصور تھا.

وہ ڈیزرو کرتی تھی... اس محبت کو جو اسے... کبھی نہیں ملی.. میری لاکھ کوشش کے باوجود....

اسکے اندر یہ احساس آج بھی ہے کہ اسکا باپ... کہاں ہے....

اور پتہ ہے... جب جب اپنی بہن کے بارے میں سوچتا ہوں تب تب... تم مجھے قابل نفرت لگتی ہو.....

کاش... تم اس لائق ہوتی کہ شاہ میر خان تم سے... اپنی بہن کی محرومیوں کا انتقام لیتا... مگر افسوس...
تم میرے انتقام سے بچ گئی.. مگر میری نفرت......
میری نفرت سے کبھی نہیں بچ پاو گی.. تمھیں قید رکھنا.. اور اپنی بیوی... واضح نہ کرنا ہی.. تمھاری سب سے بڑی توہین ہے کہ میں تمھیں اس قابل نہیں سمجھتا... کہ دنیا کی نظروں میں تم شاہ میر خان کی بیوی بنو....
مگر اس خوشفہمی میں کسی دن مت رہنا. کہ میں تم سے دور رہو گا...
مجھے اپنے حق وصول کرنے آتے ہیں....
کیونکہ.. میں تمھارا شوہر ہوں... اور جس.. دن میرا دل کرے گا.. اس دن.. تمھیں اپنی بیوی کے مقام پر لے آو گا.... "حرم سن کھڑی تھی جبکہ شاہ میر.... کی انگلی اسکے دل کے مقام سے ہٹ کر.. اب نیچے کی جانب سفر کر رہی تھی...
مگر حرم کے وجود میں جیسے احساس نام کی چیز نہیں تھی... وہ اسکی آنکھوں میں ایسے دیکھ رہی تھی.. جیسے.... دوبارہ شاید اسے دیکھنے کا موقع نہ ملے...
جبکہ شاہ میر کی نظریں اب اسپر سے ہٹ چکیں.. تھیں.. اور سفر کرتی اپنی انگلی پر تھی...
حرم کی سانسوں بھاری ہونے لگیں... جس کا احساس شاہ میر.. کو بخوبی.. ہو رہا تھا...
مگر... وہ اسکی جان یوں ہی بخشنے والا نہیں تھا....
شاہ میر نے ایک جھٹکے سے حرم کا روخ پلٹ دیا...

اگر تمھارا دل میرے قابل ہوتا تو.. میں.... تمھیں اپنی قربت سے نفرت جتاتا.... مگر تم.. کہیں سے بھی میرے قابل نہیں حرم نہ ہی ایسی ہو کہ میں تم سے محبت کرو.... خیر یہ لفظ میرے لفظوں میں شامل بھی نہیں.... "سفاکی سے بولتے ہوئے اسنے... حرم.. کی کمر کا جکڑ لیا... اور اسکی کمر سے... تراشیدہ بال ہٹائے.. تو گھیرے گلے کی ڈوریاں واضح ہوئیں...

جسے شاہ میر نے دانو توں سے کھول دیا...

حرم کا وجود اب بھی بے حرکت تھا....

مگر تمھیں مجھ سے محبت کرنی ہو گی... حرم.....

ہر حال میں..... اگر تم نے ایسا نہ کیا.....

تو یقین مانو... میں تمھیں مار دو گا "حرم کو اسکے پر ہدت لبوں کی گرمائش اپنی گردن کو جھلستی ہوئی محسوس ہوئی.. جبکہ.. اب ایک جنون کی کیفیت میں.. وہ اسے... بکھیر رہا تھا.......

اور اس سے پہلے اسکا جنون اسے.. کسی اور ڈگر پر لے جاتا...

شاہ میر کا سیل فون بج اٹھا.. اور سیل کی آواز سنتے ہی... شاہ میر نے ایک جھٹکے سے حرم کو دھکا دیا...

کہ وہ اندھے منہ بیڈ پر جا کر گیری...

شاہ میر نے اپنے لبوں پر ہاتھ پھیرہ..... جبکہ ایک نظر حرم کی پشت کو دیکھا... جو سرخ ہو رہی تھی.....

شاہ میر نے اپنا سر تھام لیا....

اور اگلی بات کیے بغیر وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا...

....

وہ اب آگے کے بارے میں سوچ رہی تھی مگر کچھ سجھائی ہی نہیں دے رہا تھا. کیا کرے... وہ بدلہ لینا چاہتی تھی جو اسنے اچھے سے لے بھی لیا تھا مگر پورا ایک دن وہ اپنے گھر اور اپنے ماحول سے دور تھی...

ڈیڈ کو تو اس بارے میں کچھ بھی نہیں پتا تھا.. اور مزے کی بات یہ تھی.. انھوں نے جاننے کی کوشش بھی نہیں کی کہ وہ کہاں پر ہے.. کیا کر رہی ہے...

ایک دن سے انکی بیٹی غائب تھی خیر یہ سب تو وہ بچپن سے دیکھتی آئی تھی عادی تھی وہ اس بےتوجگی کی...

مگر اب اسے یہاں سے بھاگنا تھا...

اور یہ بات تو شہروز خان پر وضح کرنی ہی تھی کہ وہ جب اسکی عزت بن کر... بےغیرتی کرتی ہے تو وہ اسکا کیا بگاڑ لے گا....

ونیزے نے... سوچا... اور بھاگنے کے لیے... وہ... تیار.. بیٹھی تھی...

شہروز نے اس دن کے بعد ایک نظر بھی اسکی جانب نہیں دیکھا تھا. اسکے دل میں عجیب سی بھڑاس تھی جسے.. وہ اسکی نظر میں آ کر نکالنا چاہتی تھی..

شاید وہ وخد بھی نہیں جانتی تھی کہ.. اسکا دل کس ڈگر پر.. چل پڑا تھا...

وہ اپنے مخصوص حولیے میں... آدھی رات کے وقت.. کمرے سے نکلی وہ نہیں جانتی تھی یہ کمرہ کس کا ہے....

مگر اسے اسوقت یہاں سے بھاگنا تھا... جبکہ شہروز.... کو باور کرانا تھا کہ وہ اسکا کچھ نہیں بگاڑ سکتا...

لاونج سے دبے پاوں نکل کر وہ لون میں آئی....

تو ایک پراسرار مسکراہٹ اسکے چہرے پر تھی... جبکہ...

گھر کا دروازہ عبور کرتے وقت.. اسنے پلٹ کر بس ایک نظر پیچھے دیکھا تھا....

اب ان گالیوں کو اپنی عزت کے لیے سمبھال کر رکھنا شہروز خان.. کیونکہ اب.. اگر تم مجھے گالیاں دو گے تو.. وہ میری انا کو نہیں جھنجھوڑیں گیئں... اسنے سوچا.. اور اسی طرح وہاں سے غائب ہو گئ

....

شہروز گھر لوٹا... اسوقت.. اس کے دماغ میں شاہ میر کی باتیں چل رہیں تھیں.. جبکہ اماں کی اور شانزے کی ناراضگی ناقابل برداشت تھی.. اسنے... ناراضگی کی وجہ.. کا دم نکالنے سے پہلے اماں.. اور شانزے کو منانے کا سوچا...

اور وہ اماں کے کمرے میں داخل ہوا.. مگر وہ بھول گیا تھا کافی سے زیادہ رات گزر چکی تھی.. اور... اماں سو رہیں تھیں...

کمرے میں اندھیرہ دیکھ.. کر وہ اماں کے بیڈ کے پاس آیا...

اور انکے پاوں پکڑ کر بیٹھ گیا...

شہروز "اماں کی آواز ابھری تو.. اسنے بڑی چاہت سے.. انکے قدموں کو چوم لیا....

مجھے معاف کر دیں اماں" وہ ناکردہ گناہ کی معافی مانگنے لگا....

تو اماں ایکدم آٹھ کر بیٹھ گئیں....

اور اسکے بالوں میں ہاتھ پھیر تو شہروز نے سر اٹھا کر دیکھا....

کس گناہ کی معافی مانگ رہے ہو....

اسکو پسند کرنے کی.... یا... جو تم نے کیا نہیں.. وہ کرنے کی" انھوں نے سنجیدگی سے پوچھا.... تو.. شہروز حیرت سے انکی جانب دیکھنے لگا....

وہ.. دو ٹکے کی لڑکی آپکو کس نے کہا میں نے کسی دن اسے پسند کیا بھی تھا" اسنے.. تڑخ کر پوچھا تو.. اماں.. نے اسکی جانب دیکھا....

میں جانتی ہوں شہروز میرے بیٹے.. کسی.. بھی لڑکی کیطرف مائل نہیں ہوتے....

اور تمھاری اسکے نمبر پر کال.... وہ تمھاری پسندیدگی کی نشانی ہے" انھوں نے جیسے حقیقت بیان کی..

مطلب آپ جانتی تھیں میں نے وہ نہیں کیا جو... آپ سمجھی.. تو آپ نے میرا نکاح کویں کرایا..." وہ غصے سے ونیزے کے بارے میں سوچتے ہوئے بولا...

تو انھوں.. نے... اسکے ہاتھ اپنے پاوں پر سے اٹھائے...

ماں ہوں تمھاری.... ایک پل کے لیے لگا تھا....

کیونکہ اسنے ثابت ہی ایسا کیا... پھر.. سوچا. تم رضا خان کے تو بیٹے نہیں ہو... تم میرے بیٹے ہو.... عورت کی عزت تمھاری نس نس میں ہے... تو میری جان کیسے... میں.. وہ سب مان لیتی "انھوں نے.. پیار سے کہا.. اور اسکا سر اپنی گود میں رکھ لیا...

اماں اپنے میرا بوجھ ہلکا کر دیا" وہ پر سکون ہوا....

اب میں اس عورت کو ایک لمہہ اس گھر میں برداشت نہیں کرو گا.... "اور ایکدم غصے سے اٹھا....
شہروز طلاق کا تصور بھی نہیں کرنا..." انھوں نے... سختی سے کہا... تو شہروز. نے جھنجھلا کر انکی جانب دیکھا...

اور باہر نکل گیا...

جبکہ رکھ اپنے کمرے کی جانب تھا.. وہ ونیزے.. کو اچھے سے سبق سیکھانا چاہتا تھا....
مگر... جب کمرے کا دروازہ کھلا.. تو وہاں ونیزے کا وجود نہ پا کر.. وہ ایک پل کے لیے چونکا...
اور واشروم میں چیک کیا.. تو وہ وہاں بھی نہیں تھی...
کہاں دفع ہو گئ اب یہ "اسنے غرا کر سوچا.... اور ابھی وہ.. کمرے سے نکلتا.. کہ ٹیبل پر ایک پیپر دیکھا...

اسنے وہ پیپر اٹھایا...
بے غیرت کے تتنے دینے والے مسٹر شہروز اپنی غیرت کی حفاظت بھی نہ کر سکے...
سد افسوس.... میرا انتقام پورا ہوا... اگلی بار تمھیں دیکھنا بلکل نہیں چاہو گی.. اور جتنی جلدی ہو سکے خود ہی طلاق دے دو.. "

اسنے نوٹ پڑھا...
اور غصے سے اس نوٹ کو کئ ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا...
اب تم مجھ سے بچ کر دیکھاو" اسنے سوچا اور شانزے کے کمرے کی جانب بڑھا...

....

شاہ میر میری بیٹی لوٹا دو یہ بات میں تم سے اب آخری بار کر رہا ہوں"رضا صاحب نے بگڑ کر اسکی ٹیبل پر ہاتھ مارا... تو وہ جو چیئر پر جھول رہا تھا.. انکی تپتی جھلی دیکھ کر مسکرائے بغیر نہ رہ سکا....

کمال ہے.. مجھے جب آپ نے نکالا اپنے گھر سے.. اسکے بعد پلٹ کر میں کبھی آپکے دروازے پر کچھ بھی مانگنے نہیں آیا...

مگر جب سے آپ مجھے ملے ہیں تب سے صرف مانگ ہی رہے ہیں یہ کوئ اچھی بات نہیں... "وہ مصنوعی برا مانتے ہوئے بولا.. تو.. رضا صاحب کو اسپر اچھا خاصا غصہ آ گیا...

ویسے میرے پاس تمھاری بیٹی نہیں.... تم بلاوجہ...."

بکواس بند کرو اپنی... تمھارے پاس ہی ہے حرم.... "انھوں نے اسکی بات کاٹ دی.... تو.. وہ کھل کر مسکرایا...

سمارٹ تو آپ ہیں ہی" اسنے کمپلیمنٹ دیا تو.. رضا صاحب کا بس نہیں چلا.. اسکی اس مسکراہٹ کو ہی ختم کر دیں...

اوکے اب یہ چھپن چھپائی بند کرتے ہیں.. شیر ہے شاہ میر... کھل کر سامنے آئے گا...

ہاں.. وہ حرم نامی بلا میرے قبضے میں ہے....

کافی خوبصورت ہے تمھاری. ی. ی. ی بیٹی" اسنے تمھاری پر اچھا خاصا زور دیا تو.. رضا صاحب تلملا گئے.....

جبکہ آبان جو ابھی ابھی وہاں داخل ہوا تھا شاکڈ رہ گیا....

ویسے ابھی مجھے پتہ چلا ہے بے چارہ مریضہ ہے دل.... افسوس میرے اب کسی کام کی نہیں رہی.. تبھی خود ہی اسکے مرنے کا انتظار کر رہا ہوں... مر جائے تو اچھا ہے.. ورنہ... میرے قبضے سے آزاد تو کبھی نہیں ہو پائے گی "وہ سہولت سے نرم.. لہجے میں چیئر کو جھٹلاتے ہوئے... مزے سے بول رہا تھا.. جبکہ رضا صاحب آنکھیں پھاڑے... غم زدہ کھڑے تھے....

کس قدر بے حس ہو تم...." انکے منہ سے نکلا اور پھر جیسے وہ اپنا آپا کھو گئے.... اور اسپر چیل کی مانند جھپٹے...

میں تمھارا کام تمام کرا دوں گا.... سیدھی طرح میری بیٹی لوٹا دو..." وہ اسکا گریبان پکڑے خون آشام نظروں سے اسے گھورتے ہوئے بولے.. تو شاہ میر.. کا پارہ بھی ہائی ہو گیا....

اسنے ایک لات مار کر رضا کو خود سے دور کیا کہ وہ چیئر پر جا گیرے....

اور منظر اب یہ تھا.. کہ وہ اپنی خونجوار نظروں سے اب انکا گریبان پکڑے ایک پاوں انکی چیئر پر رکھے کھڑا تھا...

اب اتنی عمر نہیں تمھاری رضا صاحب کہ مجھ پر حاکمیت جتاو.. .... کیونکہ.. مجھ پر سرداری... کی اب.. تمھاری وہ ویلیو اور اوقات نہیں رہی... اگر تمھیں اپنی بیٹی زندہ چاہیے تو میرے ایک شرط.. مان لو... سیمپل "وہ سکون سے بولا....

جبکہ رضا صاحب... بھی فٹ بولے...

کیا کون سی شرط کیسی شرط"

وہ جو تمھاری بیگم ہے.. کیا بھلہ نام ہے.... ہاں زرینہ...

اسے دھکے دے کر.. نکال دو گھر سے..... بلکل اسی طرح.. جس طرح میری ماں کو نکالا تھا.. جس دن تم یہ کام کرو گے... تو میری اندر لگی آگ کچھ بجھے گی... باقی تمھاری موت بجھا دے گی.. اور میں بھی ایک نارمل زندگی گزار سکوں گا.. "اسنے صاف بات کی...

اور اس سے پہلے رضا صاحب کوئ جواب دیتے آبان.... دندناتا ہوا.. اس تک پہنچا.....

اب پتا چلا... کہ تو کیا ہے....

میری حرم سیدھی طرح لوٹا دے... ورنہ.. تجھے کھڑے کھڑے....

نکلوا دوں گا" آبان سخت تیوروں سے اسکو گھورتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا....

میری حرم" شاہ میر بڑبڑایا.. اور اسکی جانب دیکھا.....

خون تو بہت کھول رہا تھا مگر وہ کوئ تاثر دیے بغیر کندھے اچکا گیا...

کھڑے کھڑے کیوں بیٹھے بیٹھے نکلوا.. دے.... لیکن تیری بہن تو تبھی ملے گی تجھے جب یہ آفمی میری شرط مانے گا" وہ سکون سے بیٹھ کر مزاہ لیتے ہوئے بولا...

بہت مزاہ آ رہا ہے نہ تجھے.... اب تیرا ٹاکرہ آبان سے پڑا ہے...." صفدر "آبان کی بکواس سب کر اسنے بے زاریت سے صفدر کو پکارہ..

یس سر" وہ فورا حاضر ہوا...

باہر نکالو.. انھیں.... اور دوبارہ.... کم از کم بھی ایک ہفتے سے پہلے یہ میرے پاس نظر نہ آئے...."

اسنے.. کہا.. جبکہ صفدر نے اثبات میں سر ہلایا... اور ان دونوں کی جانب دیکھا.. آبان تو خود ہی تن

فن کرتا نکل گیا جبکہ رضا.. صاحب اسپر ایک نظر ڈال کر باہر چلے گئے اسوقت وہ خود کو بہت کمزور محسوس کر رہے تھے....

....

حرم خاموشی سے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی جبکہ... دماغ میں.. شاہ میر کی رات نفرت بھری باتیں گونجنے لگی...
وہ مجھے اس لائق کیوں نہیں سمجھتے... کہ وہ مجھ سے محبت کریں.... مجھ میں کیا کمی ہے... کیا میں بدصورت ہو گئ ہوں...
کیا ناھیں میری آنکھوں میں اپنا عکس نہیں نظر آتا... کیا انھوں نے نہیں دیکھا.. کہ وہ جیسا چاہتے ہیں میں ویسا کرتیں ہوں.. حتیٰ کہ میں نے اپنا لباس تک بدل ڈالا... "اسنے ایک نظر ورنج اور وائٹ کیپری شرٹ پر ڈالی جینز شرٹ کے علاوہ اسنے کبھی یہ لباس نہیں پہنا.. تھا.... اور جب سے وہ یہاں آی تھی ایسا ہی لباس زیب تن کراتا تھا وہ اسے.. مگر حرم نے تو کبھی آہنی مرضی چلانا بھی نہیں چاہی تھی.. وہ بس.. چاچو سے.. ملنا چاہتی تھی.. مگر انکے پاس رہنا نہیں.. ہاں وہ اب اسی کے ساتھ رہنا چاہتی تھی.. وہ جیسا بھی تھا....
اسے چند ہی دنوں میں بہت عزیز ہو گیا تھا....
مگر اسکی نفرت حرم کی آنکھیں.. بھیگ گئیں..

بی بی.. آپ رو کیوں رہی ہیں" اچانک ہی سکینہ کی آواز سن کر اسنے جھٹکا کھا کر.. اوپر کی جانب دیکھا.. وہ دو دن بعد نظر آئی تھی...

حرم اسقدر پرجوش ہوئی کہ... اچھل کر سکینہ کے گلے چیپک گئ.. جبکہ سکینہ حقابق رہ گئ....

تم کہا چلی گئ تھی.. میر بلکل اچھا ناشتہ نہیں بناتے....." وہ نم لہجے میں منہ پھلا کر بولی... تو سکینہ کو اسپر کافی پیار آیا....

جی وہ.. صاحب نے دو دن.. کی چھٹی دے دی تھی.." اسنے تسلی سے بتایا.. حرم.. اس سے دور ہوئ.. اور.. مسکرا کر اسے دیکھنے لگی..

مجھے نہیں پتا تھا. مجھے تمھارا. یہ چہرہ اتنا یاد آئے گا.. اب تم کہیں مت جانا.. اوکے" اسنے جیسے آرڈر دیا تو.. سکینہ تو اسکے اس انداز پر پھلے نہ سمائ.. جی ٹھیک ہے.. بی بی.. میں ناشتہ لاتی ہوں" اسنے.. حرم کے آگے سے سیب اٹھائے.. اور اندر بھاگ گئ.. جبکہ حرم کا دل جیسے پرسکون ہوا تھا...

اور پھر ناشتے کے دوران.. جب سکینہ.. صفائ کر رہی تھی حرم کی ٹیپ چل پڑی تھی.. وہ چکر چکر... بولے جا رہی تھی.. جبکہ سکینہ اسکے قصوں سے محظوظ ہو رہی تھی....

یہ جھاڑو ہے... "حرم نے جھاڑو ہاتھ میں لے کر پوچھا..

جی بی بی مگر آپ چھوڑ دیں... ہاتھ خراب ہو جائیں گے.." اسنے کہا.. تو حرم نے اسکی جانب دیکھا..

تمھارے نہیں ہوں گے "اسنے معصومیت سے پوچھا... تو سکینہ ایک پل اسے دیکھتی تہ گئ... پھر افسردہ سی مسکرا دی..

بی بی ہمارا تو کام ہے یہ"

اوکے تو آج میں تمھاری ہیلپ کرتی ہوں" اسنے پرجوش ہوتے ہوئے کہا تو... سکینہ... تو بھکلا گئ..

بی بی جی.. صاحب پھر نکال دیں گے... آپ چھوڑ دیں"

وہ بولی تو.. حرم نے برا سا منہ بنایا..

آہ ہ کڑوے کریلے....

دیو.. جنگلی.... اکڑو.... وہ میری کیئر کر کے تمھیں نکالیں گے... "وہ ہنسی.. اور الٹا سیدھا جھاڑو چلانے لگی.. اور کرپٹ کے نیچے جھاڑو پھنسا جر.. نیچے کی دھول بھی نکال دی اور زور سے کھانسنے لگی....

بی بی... آپ ٹھیک ہیں" سکینہ پریشان ہو اٹھی وہ جانتی تھی کہ.. اسکے ساتھ کیا مسئلہ ہے...

حرم.. کی کھانسی بڑھتی جا رہی تھی....

جبکہ آنکھوں سے پانی بری طرح نکل رہا تھا.....

وہ اپنا گلہ تھامے کھانس رہی تھی... جبکہ سکینہ.. کچن میں پانی لینے بھاگی....

اسوقت حرم کی حالت.. وہ خود ہی جانتی تھی کہ.. اسکا دل عجیب کیفیت کا شکار تھا....

ایسا محسوس ہونے لگا جیسے سانس لینے میں بھی دشواری ہو...

اسکے دماغ و دل میں شاہ میر کا خیال تھا.. کہ لاونج کے مین دروازے سے وہ اندر آتا دیکھائی دیا..

حرم نے سرخ آنکھیں اسکی جانب اٹھائیں... جبکہ کھانس وہ ابھی بھی رہی تھی...

حرم "شاہ میر جو رضا.. کی وجہ سے موڈ خراب کر چکا تھا.. پہلے اماں کے پاس چلا گیا اور اسکے بعد وہ یہاں آیا... صرف ڈریس آپ ہونے کے لیے تھا...

کیونکہ اسے ایک لنچ پر جانا تھا...

مگر اندر آتے ہی حرم... کی سرخ آنکھیں اور نیلے پڑتے ہونٹ دیکھ کر... وہ گڑبڑا گیا.. اور بھاگ کر اس تک پہنچا...

حرم.. "اسنے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام لیا.. حرم اب بھی دھول میں بیٹھی تھی جبکہ سکینہ کچن سے پانی لے آئی...

ایڈیٹ" شاہ میر بری طرح بگڑا...

اور حرم کو اٹھا کر وہ اپنے روم میں لے آیا.. دھول سے آٹھ کر وہ فریش جگہ پر آی.. تو... اسکی کھانسی تو رک گئ مگر سانس لینا اسکے لیے دشوار تھا... حرم.. بری طرح رونے لگی....

جبکہ اسکا سانس پھول رہا تھا.. اور وہ منہ کھول کر سانس لینا چاہ رہی تھی..

شاہ میر زندگی میں کبھی نہیں بھلایا تھا...

حرم... ادھر میری طرف دیکھو "بستر پر تڑپتی ہوئ.. حرم کو.. اسنے اپنی بانہوں میں بھر لیا.. کچھ ایسے.. کہ جیسے وہ کسی احساس سے خود بھی شدید خوف ذدہ ہو...

م..... مجھے.. سانس" حرم مسلسل روے جا رہی تھی....

میر نے اسکے لبوں سے پانی کا گلاس لگایا.. اور اسکے پسینے میں لدے چہرے سے.. بالوں کی چپکی لٹیں.. ہٹائ...

اسے شدید گڑبڑ کا اجمحساس ہو رہا تھا.. کیونکہ اسکی نظروں کے سامنے ہی حرم.. کی ہونٹ نیلے پڑ رہے تھے...

حرم... میری طرف دیکھو..... تمھیں سانس آ رہی ہے... "حرم نیم غنودگی میں جانے لگی... جبکہ اسکا سر شاہ میر کے سینے سے لگا تھا...

حرم ادھر دیکھو.." حرم. نے.. بھیگی.. آنکھوں کو معمولی سا کھول کر دیکھا... شاہ میر کی آنکھیں خود سرخ تھیں... اور وہ سختی سے اسے جکڑے بیٹھا..

تھا... کچھ نہیں ہو گا تمھیں... "اسنے... حرم کے سر پر پیار کیا.. اور اپنی پوکٹ سے سیل نکال کر فواد کو کال کی اور اسے فورا پہنچنے کا کہا.. فواد بھی قریب ہی تھا.. پانچ منٹ میں اس تک پہنچا.. او جب وہ کمرے میں آیا تو آج سے پہلے اسنے شاہ میر کو اتنا پوزیسیو کسی کے لیے نہیں پایا...

کیا ہوا ہے بھابھی کو.. "فواد کے آنے کے بعد بھی شاہ میر نے اسے آزاد نہیں کیا جبکہ حرم اب بھی نیم بیہوشی میں.. تھی..

فواد اسکو فورا ٹھیک کرو.." وہ دھاڑا....

تو فواد اسکی کیفیت.. دیکھ کر حیران رہ گیا

تم چھوڑو انھیں "اسنے.. کہا تو شاہ میر نے حرم کا سر تکیے پر رکھا....

اور فواد نے اپنی ٹریٹمنٹ شروع کر دی.. شاہ میر... خاموشی سے.. جلالی نظریں حرم پر گاڑے کھڑا تھا جیسے دھمکا رہا ہو فورا ہوش میں آو.. مجھے تمھاری وہی.. آنکھیں دیکھنی ہیں...

بیس پچیس منٹ بعد فواد نے شاہ میر کی جانب دیکھا...

اب یہ نارمل ہیں.... بٹ یہ ٹھیک نہیں ہے شاہ میر انھیں میڈیسن پروپر نہیں دی جا رہی اور یہ ذہنی طور پر بھی ڈسٹرب ہیں تم اسب جانتے ہوئے بھی لاپرواہی برت رہے ہو اور یہ لاپرواہی بڑے نقصان"

اچھا بس" وہ اکھڑ کر بولا تو فواد خاموش ہو گیا..

جبکہ شاہ میر روم سے باہر نکلا فواد بھی اسکے پیچھے تھا..

سکینہ "شاہ میر نے پکارہ تو سکینہ فورا سامنے آئ.. حرم کس وقت کی دوائ نہیں لیتی.. ناشتے کی میں دے کر جاتا ہوں.. اور اسکے بعد کھانے کے بعد کی دوائ"

صاحب.. وہ.. وہ نہیں... لیتی.. بعض اوقات ضد لگا لیتی ہیں..

باہر جانے کی تو نہیں لیتی"سکینہ بولی تو شاہ میر.... کا بس نہیں چلا اسکا منہ توڑ دے مگر.. اس سے پہلے وہ کوئ ایکشن لیتا... فواد نے سکینہ کو بھگا دیا..

یہ تمھاری کوتائ ہے کہ تم اپنی بیوی کا خیال نہیں رکھ سکتے دوسروں کا قصور نہیں" فواد غصے سے بولا... تو شاہ میر.. اسکو دیکھ کر رہ گیا.

. میں جانتا ہوں تم اپنا غصہ کنٹرول کر ہی نہیں سکتے....

جتنی تمھاری اٹینشن کی ضرورت ہے انھیں اتنی کسی کی بھی نہیں..

اپنے مجاز کو کم کرو کیونکہ تمھارے جیسے جن کے پلے میں. ایک معصوم چڑیا پھنس چکی ہے" فواد نے آخری فقرہ تیوری چڑھا کر بولا.. تو شاہ میر نے.. اسکی جانب دیکھا..

اب تم دفع ہو جاو.." اسنے غصے سے کہا..

بھلائی کا کوئی زمانہ نہیں ہے"فواد بربڑاتا ہوا.. نکل گیا جبکہ شاہ میر صوفے پر ڈھے گیا...

....

ونیزے لیٹ اٹھی... اور ایک پرزور انگڑائی لے کر.. وہ فریش ہونے چلی گئ..
بیس منٹ میں وہ پہلے کیطرح... خوبصورتی سے تیار ہو کر... اپنے روم سے نکلی تو.... عادی کو... کو باہر لاونج میں بیٹھا دیکھا.. کل ہی اسے پتا چلا تھا ڈیڈ نیویورک چلے گئے ہیں ویکیشنز کے لیے... تبھی وہ پرسکون تھی..
کیسے ہو عادی.. یہ فیضان.. اور حرم کا کچھ پتا چلا.. "ونیزے نے پوچھا تو عادی ہمیشہ کیطرح اسکے حسن میں جو کھو سا گیا تھا چونک کر اسکی جانب دیکھا...
یار حرم غائب ہے... آج چار دن ہو گئے ہیں..."
وٹ... یہ کیا بات ہوئی"ونیزے حیرت سے چلائی...
یہ ہی سچ ہے" عادی بھی پریشان تھا...
تو تم فیضان سے ملے انکل آنٹ تو بہت پریشان ہو گے"ونیزے حقیقت میں کافی پریشان ہو اٹھی تھی...
میں وہیں جا رہا ہوں تم بھی چلو "
اوکے"
اور پھر وہ دونوں فیضان کے گھر کی جانب چل دیے...

وہاں پہنچ کر ونیزے اندر گئ تو.. وہ سب لاونج میں ہی جمع تھے.. جبکہ آنٹی رو رہیں تھیں کیونکہ رضا صاحب نے سب کو بتا دیا تھا کہ حرم شاہ میر کے پاس ہے..

انکل میں اس ایس پی... کو... یہاں سے نکلوا دوں گا... اس کا پیچھا میرے بندے کر رہے ہیں مگر اب تک.. وہ کسی بھی مشقوق جگہ پر نہیں گیا. اور اسنے اپنے گھر میں حرم کو نہیں تھا ہوا.. یہ میںا چھے سے جانتا ہوں"

آبان مسلسل چلتے ہوئے بولے جا رہا تھا.. جبکہ وہاں سب کی آنکھیں نم تھی...

میں جانتا ہوں... کہ مجھے کیا کرنا ہے" رضا صاحب بولے اور اپنے کمرے میں چلے گئے جبکہ آبان نے انکی پشت کو گھورا..

میں بھی بخوبی جانتا ہوں کہ مجھے کیا کرنا ہے.. "وہ بڑبڑایا.. اور وہاں سے نکلتا کہ ونیزے کو اندر آتے دیکھا... اسکی گندی نظروں نے.. ونیزے کو اوپر سے نیچے تک دیکھا..

ہاٹ"اپنے جیسا ہی گندہ خطاب دیتا وہ اسکے کندھے سے کندھا ٹکراتا وہاں سے نکل گیا جبکہ ونیزے نے گھور کر اسکی طرف دیکھا.. اور آنٹی کیطرف بڑھی.... جن کی حالت قابل رحم تھی.

....

شہروز مجھے بلکل بھی گوارا نہیں ہے یہ بات کہ میرے بیٹے کی بیوی... کہیں اور رہے" اماں نے شہروز کی لاپرواہی پر.. اسکے سر پر چپت لگائی...

اماں وہ بھاگی ہے یار" شانزے کی نیل پینٹ اٹھا کر اماں کے پاوں کی انگلیوں پر لگاتے ہوئے وہ مگن انداز میں بولا..

تمھیں شرم آ رہی ہے "اماں نے غصے سے.. اپنے اپوں ہٹائے.. اور ہٹانے کے چکروں میں نیل پینٹ زمین پر گیرا.. اور وہیں شانزے چلائی..

لالا"

آف میری توبہ" شہروز نے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے جبکہ اماں نے جھک کر چپل اٹھائی.. اور دوسری طرف شانزے کمرے سے بھاگ گئ جبکہ شہروز کو.... تو بعد میں پوچھنے کا سوچ لیا تھا..

شہروز زہر لگ رہی ہے تمھاری یہ حرکتیں مجھے "اماں کو کسی طور چین نہیں مل رہا تھا...

یار اماں.. اڑنے دو ایک بار ہی پر کاٹ ڈالوں گا" اسنے کہا تو اماں نے آنکھیں گھما کر دیکھا....

مجھے ایسا نہیں لگتا.. وہ تمھیں بھاری پڑنے والی ہے.... "اماں نے کہا تو شہروز انھیں دیکھ کر رہ گیا.

فور یور کائینڈ انفارمیشن ایک رات میں ہی میں پتا کروا چکا ہوں وہ.. یہاں سے کب نکلی کیسے اپنے گھر پہنچی.. اور اب اسکا باپ بھی گھر نہیں ہے سب پتا ہے مجھے" شہروز نے اطلاع دی..

اتنی کئیر.. واہ بیٹے"انھوں نے اسے تنگ کیا... جبکہ دبی دبی مسکراہٹ چہرے پر تھی...

اماں یار پلیز "وہ کہتے ہوئے اٹھا...

اور باہر نکل گیا جہاں شانزے پہلے ہی کھڑی تھی..

یہ تو پیسے دے دیں ورنہ.. اچھا نہیں ہو گا لالا" وہ بولی تو شہروز... نے ڈرنے کی اداکاری کی..

فقیرنی" اور پیسے دیتے ہوئے.. وہ اسے خطاب دے کر بھاگ لیا جبکہ وہ پاوں پٹخ کر رہ گئ

....

ونیزے گھر لوٹی.... تو لاونج کے صوفے پر شہروز کو دیکھ کر اسکی آنکھیں ابل آئیں

..

تم تم یہاں کیا کر رہے ہو"

وہ بولی تو شہروز. نے اسکی جانب دیکھا...

سسرال میں رہنے آیا ہوں.. بیگم....." وہ مسکرا کر بولا تو.. ونیزے.. نے الجھ کر اسکو دیکھا..

اووووو میرا بیبی کیا ہوا.... بس آڈر گئ اتنے سے ہی"وہ اسکے نزدیک آتا بولا تو...

دور رہو مجھ سے.. اور یہ تم کس خوشی میں اتنا اوور ہو رہے ہو... تمھارا میرا اب کوئ تعلق نہیں"ونیزے نے کہا.. اور چہرہ موڑ لیا...

آہ.. سویٹ ہارٹ مگر. مین تو تمھیں اپنی بیوی مانتا ہوں نہ.. "شہروز اسکے مقابل کھڑا ہو گیا.. ونیزے نے.. اسکو گھورا...

یہ میرے ڈیڈ کا گھر ہے مسٹر شہروز "اسنے جتایا..

آہ. ہ. ہ سسر جی... ارے او.. سسر جی.. دماد صاحب آئے ہیں... زرا خاطر مدارت تو کیجیے"وہ اسے دیکھتا زور زور سے چلایا.. جبکہ ونیزے... اس ڈھیٹ کو... حیرانگی سے دیکھ رہی تھی....

یہ سب تم جان بوجھ کر کر رہے ہو..... مگر تم یہ مت بھولو میں کس کی بیٹی ہوں ایک منٹ میں
تمھیں اس گھر سے باہر نکلوا سکتی ہوں.. مسٹر میری شرافت کو.. شرافت سمجھو اور چلتے بنو خود
ہی"ونیزے نے بگڑ کر اسکو اسکی حثیت یاد دلانا چاہی مگر مجال ہے شہروز نے اسکی کسی بھی بات کا اثر
لیا ہو.... صوفے کی سائیڈ ٹیبل پر پڑے انٹیک سامان سے کھیلتے ہوئے وہ بولا.. تو ونیزے... اپنے
قدموں سمیت کانپ گئ

ہاں میں جانتا ہوں تم اس آدمی کی بیٹی ہو جو بچپن سے ہی تمھیں بوجھ سمجھتا ہے. اور تمھاری ماں
ایک طوائف تھی... تم ایک غلطی ہو تبھی کوئ تمھیں منہ نہیں لگتا سب جانتا ہوں میں "

وہ تو لاپرواہی سے بولا تھا.. مگر ونیزے کا وجود ساکت رہ گیا تھا.. یہ وہ باتیں تھیں.. جنھیں وہ خود
سے بھی کبھی نہیں کرنا چاہتی تھی... جبکہ اس شخص نے ایک لمحے میں اسکو اسکی اوقات باور کرا دی
تھی.. مگر ونیزے سے یہ سب برداشت کرنا نہایت مشکل تھا......

وہ اسکی جانب بڑھی... شہروز چہرے پر مسکراہٹ سجائے... خباثت سے اسکی جانب دیکھ رہا تھا...

جبکہ ونیزے نے کچھ بھی نہ سمجھتے ہوئے.. شہروز کا گی ان پکڑ لیا......

اسوقت اسکی آنکھیں سرخ... جبکہ چہرہ غصے سے تمتما رہا تھا.. جبکہ آنکھوں سے چند آنسو ٹوٹنے کے
لیے بے قرار تھے....

میں کسی پر بوجھ نہیں ہوں....

میری کوئ ماں نہیں ہے...... آج کے بعد دوبارہ یہ بات مت دھورانا مسٹر شہروز... ورنہ ونیزے تمھیں
جان سے مار دے گی"وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتی...

غصے سے چلائی... تبھی شہروز.. نے اسکے دونوں.. ہاتھ جو اسکے گریبان.. کو جکڑے ہوئے تھے پکڑ کر.. موڑ دیے....

ونیزے کو تکلیف تو بہت ہوئی.. مگر وہ اس آدمی کے سامنے کبھی کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی....

کیسی لگی.. بے بسی.... کہ جب آپکا کوئی قصور نہ ہو.. اور آپ... برے ٹھرائے جاو...... مزاہ آیا ونیزے میڈیم"شہروز اسکے کان کے قریب پھنکارہ جبکہ ونیزے نے اپنے بازو چھڑانے کی کوشش کی...

نہ نہ... لڑکیوں پر نازاکت جچتی ہے... یہ مرد مار والی حرکتیں مجھ پر مت آزماو...... " اسنے ایک جھٹکے سے.. اس تڑپتی چڑیا کو آزاد کیا... اس سے پہلے ونیزے گیرتی.. شہروز نے خود ہی اسے سہارا دیا....

جبکہ ونیزے.. نے غصے سے آپنے بازو آزاد کرا لیے...

تم یہاں سے دفع ہو جاو.. " وہ بدلحاظی سے چلائی....

جبکہ شہروز نو لفٹ کا بورڈ لگائے... ارد گرد دیکھنے لگا.... ویسے ان سب کمروں میں سے تمھارا کمرہ کون سا ہو سکتا ہے" وہ ایسے پوچھنے لگا جیسے ان کے تعلقات بہت اچھے ہوں....

ابھی بتاتی ہوں تمھیں... "ونیزے غصے سے دندناتی ہوئی.... باہر کی جانب نکلی...

واچمین... کارڈز "وہ لون میں زور سے چلائی..

جبکہ شہروز اندر شانے اچکا جر.. کمروں کی تلاشی لینے لگا...

کوئی بھی اس کی پکار پر.. نہیں آیا.. اسکا میٹر گھمنے لگا تھا..

باسٹرڈ"وہ ان سب پر ایک لفظ بھیجتی.. اندر آئی.. تو شہروز کو اپنے کمرے کے دروازے کے سامنے پایا..

رک جاو "وہ زور سے چینخی.. اور وہیں.. شہروز کو انداز ہو گیا کہ یہ کمرہ انھیں محترمہ کا ہے.. آج کی رات تو کم از کم وہ اس سفید چڑیل کا جینا حرام کر دینا چاہتا تھا آجر کو.. اسے بھی پتا چلے.. شہروز.. کیا بلا ہے...

وہ غڑاپ سے کمرے میں داخل ہوا.. جبکہ ونیزے.. اس اچھے شخص کی حرکتوں پر کھول کر رہ گئ..

وہ تیزی سے اپنے کمرے کی جانب دوڑی...

اور جب وہ روم میں داخل ہوئ شہروز چارو جانب سکون سے دیکھ رہا تھا...

وہ شاید کوئ پنک روم تھا.. ہر چیز وہاں کی پنک تے ھی جبکہ کارٹونز سے بھری ہوئ تھی..

اسکے علاوہ دیواروں پر.. شاید.. اسکے فیورٹ.. ایکٹرز... کے پوسٹرز لگے تھے...

کمرہ کم عجائب گھر زیادہ ہے"شہروز.. نے منہ بنا کر کہا...

یہ کون تیس مار خان ہے.." وہ ایک پوسٹر کی جانب بڑھا...

وہ بارکلے ہارڈر.. کی تصویر کو توجہ سے دیکھنے لگا...

ہٹ جو ان کے پاس سے "

ہیں.. ان... مطلب.. وہ تمھارا شوہر.. جس سے تم نے زبردستی بیاہ رچایا... اسکی خوبصورتی پر مر کر.. شاید.. یہ جو بھی... اسکو تو تڑاک سے بات کر رہی ہو اور اس پانی کم چائے سے... اتنی عزت... ہضم نہ ہوا کچھ جیر بہت برا ہے" اسنے.... ایک ہاتھ بڑھا کر پوسٹر کو دیوار سے کھینچا... َاور دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا...

شہروز" ونیزے چلائ... اسکا دل تیزی سے دھڑکنے لگا....

یہ پوسٹر کتنے دل سے.. بنوایا تھا اسنے....

اور ایک منٹ میں اسنے کئ ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا....

یو.... "وہ دانت کچکاتی ہوئ اس تک بڑھی کہ شہروز جنپ لگا کر اسکے.. وائٹ اور پنک بیڈ پر چڑھ گیا...

اے.. سفید حسینہ... پلس... زبردستی کی بیوی.... دور رہو مجھ سے... نیت خراب کیسے بھگی ہوئ آئ ہو.. میرا کوئ ارادہ نہیں تم سے رومینس جھڑنے کا" وہ ہاتھ نچا کر بولا... ونیزے.. کی آنکھیں نم ہو گئیں.. اسکا پیارہ بیڈ شہروز کے جوتے کے نشان سے بھر چکا تھا... جگہ جگہ.. گندگی لگ گئ تھی.. شہروز ونیزے کو سن دیکھ کر نیچے اترا....

آیا نہ مزاہ.... میری زندگی حرام کر کے تم نے سوچا بھی کیسے.. کہ میں تمھیں سکون سے جینے دوں گا "وہ مزے سے بولا.. اور فروٹ باسکٹ سے انگور اٹھا کر.. اچھال اچھال کر

. منہ میں کیچ کر کے کھانے لگا.. ونیزے کی تکلیف اسے.. سکون دے رہی تھی جبکہ ونیزے مزید وہاں رک نہیں سکتی تھی.. وہ.. پلٹی.. شہروز نے آی برو اچکا کر اسکی جانب دیکھا...

لاس سے پہلے وہ باہر نکلتی.. شہروز نے دروازہ بند کر دیا..

کدھر... چلی ہو منہ اٹھا کر"وہ انگور چباتے ہوئے بولا...

شہروز.. مجھے جانے دو" ونیزے بڑی مشکل سے ضبط جرتے بولی.. اسکا دل چینخ چینخ کر رونے کو کر رہا تھا...

میں نے پکڑا کب ہے تمھیں"شہروز سکون سے اسکی نازک کمر دیکھتے ہوئے بولا.. جو.. کورٹ میں چھپی تھی...

کبھی انسانوں والے کپڑے بھی پہن لیا کرو"شہروز. ناگواری سے اسکی ڈریسنگ دیکھتے ہوئے بولا...

شیٹ آپ.. ہوتے کون ہو تم.. مجھے سمجھانے والے "ونیزے غصے سے کھولنے لگی...

انگور کھاو" وہ الٹا جواب دیتا اسکے منہ میں انگور ٹھنستا.. وہاں سے جوتے سمیت بیڈ پر لیٹ گیا...

آ جاو تم بھی موی دیکھیں گے تمھارے ٹائپ کی" وہ اسکی جانب دیکھتے ہوئے معنی خیزی سے بولا تو...

ونیزے.. حیرت ذدہ رہ گئ..

کیا مطلب ہے میری ٹائپ... "

مطلب چھچھوری رومانٹک... گندی "وہ مزے سے طنزیہ مسکرایا.. تو ونیزے نے سر تھام لیا....

وہ کم از کم شہروز کو ایسا ایکسپیکٹ نہیں کرتی تھی.. وہ اسے ہارڈ روڈ پرسن سمجھتی تھی مگر یہ تو اچھا خاصا ڈھیٹ چیپکو انسان تھا جو چند لمہوں میں اسے... جلا کر بھسم کر چکا تھا....

مگر وہ بھی ونیزے تھی....

....

حرم سو کر اٹھی تو... اٹھتے ساتھ ہی اسکے چہرے پر مسکراہٹ تھی شاید اسنے کوئ اچھا خواب دیکھا تھا.. وہ اٹھی.. اور پرزور انگڑائ لے کر.. اسنے بالوں کو ایک جھٹکا دیا... تو اسے ہاتھ پر ڈریپ محسوس ہوئ.. جس پر اسنے منہ بنا لیا...

مگر وہ بہت اچھا فیل کر رہی تھی.. اچانک اسکی نظر سامنے اٹھی.. تو صوفے پر پاوں ہر پاوں جمائے.. ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھے...

وہ آرام سے سو رہا تھا...

سوتے ہوئے حرم کو وہ جلاد بہت پیارا سا لگا... تو وہ اپنی جگہ سے اٹھی مگر یہ ڈریپ.... اسکی جانب دیکھ کر اسنے.. بغیر لحاظ کی... ڈریپ... ہٹائی.. تو اسے درد سا ہوا.... مگر اس وقت اسے شاہ میر کے پاس جانا تھا..

تبھی.. سائیڈ ٹیبل سے.. فرسٹ ایڈ لگاتے ہوئے.. وہ شاہ میر کے قریب.. آئی.. اور اسکو گھورنے لگی... اگر.. وہ یہاں.. اسکے ساتھ اسکے بازو میں... بیٹھتی.. تو.. یقیناً ان دونوں سے پیارا کپل کسی کا نہ ہوتا...

اور اب حرم کا افلاطونی دماغ حرکت میں آ چکا تھا.. اسنے... اپنے بالوں کا جوڑا بنایا... تو اسکے ہاتھ میں درد سا ہوا... جسے اگنور کر کے وہ آرام سے صوفے پر چڑھی... اور شاہ میر کا ہاتھ ٹچ.. کر کے دیکھا.... اسکے ٹچ کرنے سے ہی.. شاہ میر فورا الرٹ ہوا تھا...

مگر اسنے آنکھیں نہ کھولیں...

حرم کو جب یقین ہوا کہ وہ نہیں جاگ رہا تو... اسنے ارد گرد دیکھا.. مگر شاہ میر کا موبائل نظر نہیں آیا.. پھر اسکی پینٹ کی پوکٹ پر نظر پڑی اور اسنے بڑی مہارت سے موبائل باہر نکال لیا.. شاہ میر کو غصہ آنے لگا.. شاید وہ پھر اپنے چاچو کو فون کرنے والی تھی مگر اسنے فل وقت کسی بھی ایکشن سے خود کو بعض رکھا...

حرم نے اسکا موبائل کھولا... جس پر قسمت سے پاسورڈ نہیں تھا...
اسنے حیرت سے شاہ میر کو دیکھا... اور پھر.... اسکے دماغ میں ایک شرارت سوجی اور اسنے اپنے نام
حرم جان کا پاسورڈ شاہ میر کے موبائل پر لگا دیا... اور اس عمل سے وہ بے انتہا خوش ہوی تھی... اور
اب اسنے احتیاط سے شاہ میر کا بازو اٹھایا...
اور اسکے بازو کے نیچے... خود بیٹھ کر اسنے.. اسکا بازو اپنی گردن کے پیچھے سے لے کر.. آگے اپنے اوپر
گیرا لیا... اور اتنے میں ہی وہ اچھی خاصی ہلکان ہو چکی تھی....
اپنی جانب سے وہ اڈجیسٹمنٹ کر کے... اب.. شاہ میر کا موبائل کھول کر کیمرہ اون کر چکی تھی..
شاہ میر کا دل کر رہا تھا.. وہ اس لڑکی حرکات پر سر پیٹ لے.. وہ سکون سے ایسے ہی بیٹھا رہا.. ہاں
البتہ... اسنے حرم پر اپنے بازوں کی گرفت کی تھی جسے وہ اپنی حرکات میں محسوس نہ کر سکی....
حرم کا جوڑا ڈھلک کر آگے آ چکا تھا اسنے اپنی آگے آئ لٹوں کو پیچھے کیا اور کیمرہ اون کر کے اپنی
اور شاہ میر کی سیلفی لینے لگی.....
چند اپنی اور میر کی سیلفیاں لے کر اسنے سنیپ چیٹ ڈاون لوڈ کر کے .. سنیپ چیٹ کے فنی ایموجی
شاہ میر کے فیس پر سیٹ کر کے.. بمشکل اپنی ہنسی روکی...
اور پھر مزید سیلفیاں لے کر.. وہ اب.. ایک سیلفی کو کور پیج ہر سیٹ کر رہی تھی کہ میر... جو اب
تھک چکا تھا.. ایک طرف گردن کیے.. اسنے.. اپنی پوزیشن بدلی... اور حرم کیطرف دیکھا.. پھر اس
تصویر کی جانب دیکھا جسے وہ.. بڑے مگن انداز میں ایڈجسٹ کر رہی تھی....
ہو گیا شوق پورا "وہ اچانک ہی اسکے کان میں بولا... تو حرم... ڈر گئ....

آف...." اسنے اپنا دل تھاما....

مجھے ڈرا دیا.. ابھی میرا دل بند ہو جاتا "اسنے کہا... اور جھجھک کر شاہ میر سے دور ہونے لگی....

ہیلو........ " شاہ میر نے.. اسپر گرفت سخت کر لی... اور... حرم کو بازو میں بھر کر.. اپنی ٹانگوں پر بیٹھا لیا..

وہ جیسے ایک گڑیا.. کی مانند.. اسپر... بیٹھی سرخ.. چہرہ لیے کنفیوزڈ دیکھ رہی تھی..

اس دل میں شاہ میر ہے... ہے نہ" اسنے... حرم کے دل پر انگلی رکھی تو.. حرم کا وجود کانپ اٹھا...

ایحیسے شاہ میر نے بھی محسوس کیا..

اور جب اس دل میں.. شاہ میر ہے.. تو کیسے یہ دل بند ہو سکتا ہے... آج کہ بعد ایسی بات مت کرنا ورنہ.. اس دل کو خود ہی نکال کر تمھاری ہتھیلی پر سجا دوں گا..." اسنے گھور کر حرم کو دیکھا.. تو حرم جو اسکی جادوئ باتوں میں کھو گئ تھی...

اسکی جانب چونک کر دیکھنے لگی...

آپ شروع سے ایسی.. خوف ناک باتیں کرتے ہیں..؟" اسنے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا....

تو شاہ میر نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر.... اپنے سینے سے لگا لیا... وہ اسے چاہ کر بھی کہ نہ پایا کہ وہ پہلی لڑکی ہے.. جس نے شاہ میر خان کو ڈرا دیا تھا.....

یہ شاید وہ اپنے دل کی آواز کو دبا رہا تھا کہ وہ اسے کھونے سے ڈر رہا ہے...

مگر یہ بھی حقیقت ہے... کہ وہ ساری زندگی اسے خود کہ ساتھ نہیں جوڑ پاتا...

اسے اسے ایک نہ ایک دن چھوڑنا ہی تھا.....

یہ معملہ اسکی غیرت کا تھا... یہ ان بچپن میں کیے وعدوں کی آواز تھی... یہ ان وعدوں کا مان تھا کہ..
وہ کسی صورت اسکے ساتھ خوش نہیں رہ سکتا تھا...

یہ ان بے بس لمحوں کا تقاضہ تھا.... جن میں اسکے آنسو اسے اسکی کمزوری کا احساس دلاتے رہے...

یہ ان لمحوں کے لیے تھا....

جن میں اسے اپنے باپ کی ضرورت تھی.... جب دنیا.. اسکے ساتھ کھیل رہی تھی.....

وہ گزرے دن کبھی نہیں بھول سکتا تھا....

شاہ کر بھی اسکے گزرے لمحوں کا سایہ اسے خوش رہنے نہیں دیتا تھا.....

حرم.. اتنا نہیں بولتے.. "اسکی پشت پر نرمی سے... ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ.. جیسے اسے سمجھا رہا تھا.. مگر دماغ اور دل ایک عزیت کا شکار تھے....

کاش وہ ایک نارمل زندگی گزار سکتا...

کاش وہ اپنے ماضی سے نکل... سکتا....

کاش.....

میر مجھے بھوک لگ رہی ہے" جبکہ دوسری طرف حرم شاہ میر کے اتنے نرم لہجے پر جیسے موم کی مانند پگھل چکی تھی...

اوکے چلو.... آج تمھیں اپنے ہاتھ کا ناشتہ کھیلاتا ہوں" شاہ میر... نے.. اسی طرح اسکو گود میں بھر لیا.. جبکہ حرم.. تو اسکی اس توجہ پر پھولے نہیں سما رہی تھی.. اسوقت وہ خود کو خوشقسمت ترین سمجھ رہی تھی....

ابھی وہ روم سے باہر نکلتا کہ اسکا سیل فون بجنے لگا...

اوہ.." شاہ میر نے پلٹ کر صوفے پر دیکھا....

اور حرم کو نیچے اتار کر اسنے فون اٹھایا....

حرم اسکو شوق سے دیکھ رہی تھی....

جی اماں اسلام و علیکم" اسکے چہرے پر ہلکی سی مسکان تھی ان سے بات کرتے ہوئے...

حرم حیرانگی سے شاہ میر کو دیکھنے لگی....

وہ عورت کیسی ہو گی جس سے... شاہ میر مسکرا کر بات کرے...

ہاں وہ اس سے نرم لہجے میں بات کرتا تھا اپنا حق جماتا تھا...

حق سے.. اسکو چھوتا بھی تھا مگر کبھی حرم نے اسکو خود سے بات کرتے ہوئے مسکراتے نہیں دیکھا...

وہ ایکدم جو آنکھوں میں شوق تھا بجھ سا گیا.. حرم نے سر جھکا لیا.. اسکی آنکھیں نم ہو رہیں تھیں...

آپ کہیں تو میں ابھی آ جاتا ہوں.. اماں"شاہ میر نے ایک نظر حرم پر ڈال کر کہا جو سر جھکائے منہ بنائے کھڑی... تھی

نہیں تم رہو اپنے اہم کیس میں بیزی.." اماں نے خفگی سے کہا... تو شاہ میر نے.. سر جھکائے کھڑی حرم کو ہاتھ بڑھا کر اپنے نزدیک کر اپنے بازو میں بھر لیا....

نہیں میری کوئی مصروفیت آپ سے زیادہ قیمتی نہیں... آپ میرا ناشتے پر ویٹ کریں میں آتا ہوں" اسنے کہا تو اماں مسکرا دی اور ٹھیک ہے کہ کر فون بند کر دیا.. جبکہ شاہ میر نے گھیرہ سانس بھر کر حرم کو دیکھا..

سکینہ تمھیں ناشتہ کرا دے گی.. تم دوائ ٹائم پر لو گی.. اوکے" اسنے اسے کہا تو.. حرم اس سے دور ہوئ...

میر اماں کون ہیں"وہ افسردگی سے پوچھ رہی تھی...

میری ماں ہیں"شاہ میر کے لہجے میں زرا سختی سی گھل گئ تھی...

وہ کیسی ہیں" حرم نے ایک اور سوال کیا...

یہ تمھارا ٹاپک نہیں"میر نے کہا اور اسکے پس سے اٹھا...

میر پلیز مجھے بھی یہاں سے باہر جانا ہے بس ایک بار چاچو سے ملنا ہے "حرم نے نم لہجے میں التجا کی تو شاہ میر.. غصے سے پلٹا...

کیا تمھیں میری بات سمجھ نہیں آتی تم.. یہاں سے کہیں نہیں جا سکتی "وہ غصے سے بولا.. تو حرم اسکی صورت دیکھنے لگی....

میر میں یہاں سے بھاگ جاو گی "وہ بولی تو شاہ میر طنزیہ مسکرایا...

تم نے یہاں سے نکلنا چاہا تو میرے گارڈز تمھیں جان سے مر دیں گے ٹرائ کر کے دیکھ لو..

وہ سفاکی سے بولا.. تو حرم.. پھوٹ پھوٹ کر رو.. دی..

مگر اسنے اسے چپ نہیں کرایا.. اور واشروم میں بند ہو گیا....

....

انکل مجھے پتا چل گیا ہے خلحرم کہاں ہے.. اس زلیل پولیس والے نے کہاں چھپایا ہے اسے "ابان نے رضا صاحب کی جانب دیکھا.. جن کے وجود میں جیسے ایکدم جان بھری تھی...

تم سچ بول رہے ہو."

جی انکل.. چلیں آپ میرے ساتھ.. آج وہ ایس پی... روے گا.. اور ہم حرم کو نکال لائے گے... اور اسکا... ٹرمنٹ لیٹر.. بھی ریڈی ہو چکا ہے.. اب اسکے گھر میں جب پہنچے گا تب اسے انداز ہو گا کہ.. ہم کیا ہیں اور وہ کیا ہے.. سالا اپنی پولیس وردی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا" وہ نفرت سے بولا.. تو رضا.. صاحب خاموش ہو گئے.. شاید وہ یہ کہنے لائق بھی نہیں تھے کہ وہ ایسا نہیں چاہتے تھے... جیسا آبان کر چکا تھا...

چلیں انکل حرم ویٹ کر رہی ہے ہمارا" اسنے کہا.. اور فیضان کو پکارہ جو... ایک پل میں کمرے سے نکلا تھا...

اور وہ تینوں.. شاہ پیلس کی جانب چل دیے.

....

شاہ میر گھر میں داخل ہوا تو... اماں سامنے ہی ڈائننگ ٹیبل پر سامنے رکھتی ہوئ ملیں... جبکہ باقی کوئ بھی گھر پر نظر نہ آیا تو اسے انداز ہو گیا.... کہ لازمی شہروز اور شانزے یونیورسٹی گے ہوں گے... اماں کو دیکھ کر تو ہمیشہ اسکے چہرے پر مسکراہٹ آ جاتی تھی... سفید دوپٹے کے حالت میں انکا پورنور چہرہ اسے دنیا کا خوبصورت ترین چہرہ لگتا تھا...

وہ چپکے سے انکے نزدیک آیا.. اور پیچھے سے انھیں اپنے بازوں میں بھر لیا.. اور اپنا سر انکے شانے پر ٹکا دیا....

وہ ایسا ہی تھا.. بچپن میں بھی جب... کسی بھی بات پر وہ اداس ہو جاتا.. تو اسی طرح انکے.. وجود میں چھپنے کی کوشش کرتا تھا.. اور آج کافی وقت بعد اسنے یہ حرکت کی تھی.. وہ مسکرا کر.. پلٹیں... تو شاہ میر کے لب بھی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے...

خیریت.... کس بات کی فکر ہے... میرے بیٹے کے اس دل کو "انھوں نے لاڈ سے.. اسکے دل پر انگلی رکھ کر.. پوچھا تو... وہ ہنس دیا...

یہ وہ ہنسی تھی.. جو شاید... بس... اماں ہی دیکھتی تھی.. آج تک شانزے یہ پھر شہروز نے بھی نہیں دیکھی تھی...

مجھے بھلہ کس بات کی فکر ہو سکتی ہے" اسنے شانے اچکا کر.. بے پرواہی سے کہا... تو اماں نے اسکے. چیئر پر بیٹھنے کا شارہ کیا....

اور وہ چیئر پر بیٹھ گیا جبکہ... اماں اسکے ساتھ چیئر پر بی"ٹھ گئیں....

اور اسکو ناشتہ نکال نکال کر دینے لگئیں... جسے وہ پر سکون ہو کر کھا رہا تھا... مگر حقیقتاً اسکا دل اداس تھا.. وجہ شاید اسے خود بھی معلوم نہیں تھی.. یہ پھر وہ اس وجہ سے آنکھیں چرا رہا تھا....

حرم کو ڈانٹنا... اسے اب بلکل اچھا نہیں لگتا تھا.. مگر وہ چاہ کر بھی خود کو نارمل رکھ کر اسے ٹریٹ نہیں کر پا رہا تھا...

شاہ میر... کس بات پر اداس ہو "اماں نے... اسکو غور سے دیکھا...

تو اسنے انکی جانب دیکھا...

آپکو ایسا کیوں لگ رہا ہے میں اداس ہوں" اسنے لاپرواہی سے پوچھا....

جانتے ہوں... تمھارا میرا دکھ ہمیشہ سے ایک جیسا رہا.... ہے...

اور تمھاری اور میری کمزوری بھی ایک شخص رہا ہے "وہ پھیکا سا مسکرا دیں جبکہ شاہ میر بات سمجھتے ہوئے کھانا چھوڑ چکا تھا..

یہ آپ بلکل غلط بات کر رہیں ہیں"وہ ناگواری سے بولا... کیونکہ وہ کبھی اس بات کو ایکسیپٹ نہیں کرنا چاہتا تھا کہ اسے اپنے باپ سے... دلی لگاو تھا ہے.... وہ ان سے اس حد تک محبت کرتا تھا.. کہ ہر... زندگی کے موڑ پر وہ لاشعوری طور پر انکا منتظر رہا ہے.....

حقیقت کو کب تک جھٹلاو گے....

جانتے ہو تم... دو لوگوں سے مل کر بنے ہو... میں نے کبھی شہروز میں.. یہ بات نہیں دیکھی.... جو مجھے تم میں نظر آتی ہے... وہ لاپرواہی ہے جزباتی ہے.. مگر.. تم بظاہر بلکل اپنے باپ جیسے ہو... اسطرح بلکل َجس طرح میں نے اسے دیکھا.....

خوبصورت.. حسین...... غصیلہ..... بلکل ویسے ہو.....

مگر اندر سے تم مجھ پر گئے ہو... ایک حساس.. دل... جس میں محبت کی دو بوند گیرنے کی چاہ ہے.....

جانتے ہو.. میں نے تم سے.. بہت محبت کی... مگر میری محبت عجیب تھی.. کہ میں تمھیں دنیا کی دھوپ چھاو... سے بچا نہ سکی... چھا کر بھی "انکی آنکھوں سے آنسو ٹوٹے.. جبکہ شاہ میر کو... اس وقت اپنا کھانا کھانا حرام ہی لگا....

یہ سب حقیقتیں اسکے لیے ناقابل برداشت تھیں....

چھا کر بھی اپنے پلو... کی نرمی... تمھارے چہرے پر نہیں پھیر سکی... تمھیں یہ احساس نہ دلا سکی.. کہ میں تمھارے ساتھ ہوں.. تم سے محبت کرتیں ہوں.... میں نے تمھیں ان احساسات. کو سمجھانے کے بجائے صرف اتنا سمجھایا. کہ تمھارے دو چھوٹے بہن بھائی ہیں... تم نے انکا پیٹ پالنا ہے... تم نے اپنی ماں کا سہارا بننا ہے.....

شاہ میر میں نے تمھارے اندر سے.. سب احساسات کو ختم کر دیا.

میں.... چاہ کر بھی تمھیں بچا نہیں سکی....

آج یہ سب.. آرام سکون.. آرائش.... یہ سب بعض اوقات کاٹتے ہیں مجھے.... جب تم ساری ساری رات ڈیوٹی پر ہوتے ہو... مجھے یہ سب سکون ڈنستا ہے....

یہ آرام.. میرے بچے کی خواہشات.. اور احساسات کا خون کر کے ملا ہے......

تمھارے اندر کا شاہ میر... کہیں چھپ گیا... تب... مجھے مجھ خود غرض اور میرے دونوں بچوں کو.. یہ سب ملا..... "

وہ بری طرح رو رہیں تھیں.. جبکہ.. شاہ میر.. کے اندر عجیب ٹوٹ پھوٹ تھی..

اسنے ایک گھیرہ سانس لیا.. اور اماں کے ہاتھ تھام لیے...

آپ کو کیا ہو گیا ہے.... یہ سب.... ہمارا ہے ہم خوش ہیں... اور یہ سب سے بڑی حقیقت ہے... اور کوئی حقیقت نہیں جو گزر گیا.. اسے بھول جائیں" اسنے پیار سے انکی جانب دیکھا...

میں بھول جاو... سب بھول جائیں مگر میں جانتی ہوں.. تم یہ باتیں وہ گزرے لمحے کبھی نہیں بھولے گے... تمھارے اندر کی یہ سرد مہری.. کیا مجھے دکھ نہیں رہی... تمھیں سکون وہ ہی شخص... دے"
بس کریں پلیز..... مجھے نفرت ہے اس آدمی سے نفرت نفرت نفرت اس سے زیادہ نفرت تو ہو سکتی ہے مگر کم نفرت نہیں ہو سکتی... میری نفرت کا کوئ پیمانہ نہیں.... بس
.. جو آپکے تجزے ہیں سب غلط ہیں..." وہ بولا تو.. اسکی آواز بلند تھی جیسے.. وہ ساری آوازوں کو دبا دینا چاہتا تھا..
لالا" شہروز کی پکار پر اسنے پلٹ کر دیکھا...
شاید وہ ابھی ابھی آیا.. تھا.. اور اسکی توجہ.. اس جانب نہیں تھی.. وہ حیران و پریشان.. اس لیٹر کی جانب دیکھ رہا تھا..
وٹ ہیپینڈ... "شاہ میر نے ایک بار اپنے اندر کے ابال کو سب سے چھپا لیا تھا اور شہروز کی جانب لپکا..
جبکہ اماں بھی... آنسو پوچھتی اٹھیں..
لالا یہ سب.." شہروز سے کچھ بولا نہیں گیا....
اسے سمجھ نہیں آیا یہ ٹرمینیٹ لیٹر... شاہ میر کو کیسے.. دیکھئے.. شاہ میر نے اسکے ہاتھ سے لیٹر.. چھینا... اور جیسے جیسے وہ اس لیٹر کو پڑھتا گیا.. ویسے ویسے... اسکے قدموں سے زمین کھیسکتی گئ.....
اسے ایک پرسنٹ بھی اس لیٹر کی امید نہیں تھی.....
ایک بار وہ پھر وہیں جا کر کھڑا ہو چکا تھا.....
جہاں سے یہ سفر شروع ہوا تھا....

کیا ہو اہے.. تم دونوں ایسے کیوں کھڑے ہو "اماں کو پریشانی ہوئی..

شہروز نے آہستگی سے انھیں بتایا.. تو وہ دل تھا. کر رہ گئیں.. جبکہ... شاہ میر اب تک اپنی جگہ ساکت تھا....

"Once again

اسکے لب پھڑپھڑائے.. اور اسنے لیٹر کو فولڈ کر.. کے اپنی پوکٹ میں رکھ لیا.

اٹس اوکے میں دیکھ لوں گا... پریشانی کی بات نہیں ہے"اسنے اپنی آواز ہی کسی کھائی سے آتی محسوس ہو رہی تھی...

نہیں شاہ میر.... ادھر دیکھو.. کیسے ہوا ہے یہ سب ٹھیک جا رہا تھا پھر یہ لیٹر کیوں" انھوں نے روتے ہوے.. اسکا چہرہ تھامہ...

شاہ میر کو آج اپنے ضبط کی آخری حد کا انداز ہو رہا تھا...

اماں.. کچھ بھی نہیں ہوا... آپ... فکر مت کریں... بلکل بھی...

میں سب دیکھ لوں گا..." اسنے پیار سے.. انکے آنسو صاف کیے... جبکہ اماں اب بھی نفی میں سر ہلا رہا تھیں....

شہروز اب بھی خاموش کھڑا تھا...

جبکہ اسی دوران شاہ میر کا سیل بجنے لگا.. اسنے صفدر کا نمبر دیکھا اور شہروز کو غصے سے گھورا تو وہ ہڑبڑاتا ہوا... اماں کی جانب بڑھا جن کی طبعیت خراب ہونے لگی.. تھی..

ہاں بولو صفدر.. "اسنے اپنے چہرے پر آیے پسینے کو ایک ہاتھ سے پوچھا اور صفدر سے پوچھا..

سر.. شاہ پیلس پر ریٹ پڑی ہے" صفدر کی آواز بھی پریشان تھی...

جانتا ہوں تم صرف حرم کو وہاں سے غائب کرو.. حرم انکے ہاتھ نہ لگے.... باقی میں خود دیکھ لوں گا

"اسنے کہا.. اور صوفے پر.. گیرتی اپنی ماں کو.. دیکھا....

جبکہ شہروز کچن میں پانی لینے دوڑا تھا.. وہ ایک قدم بڑھا کر انکے نزدیک ہوا....

سر وہ لیٹر.." صفدر نے سوال کیا..

صفدر جو تم سے کہا ہے وہ کرو "شاہ میر غرایا اور فون بند کر دیا..

اماں.... " اسنے انکا چ ہی رہ تھپتھپایا.. جو مسلسل..

میرا شاہ میر.. میرا بچہ... کہے جا رہی تھیں..."

وہ انکے پاس سے اٹھا.. اس وقت اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا

چارو جانب جیسا اندھیری چھا گیا تھا...

تکلیف تو اس بات کی بھی تھی.. کہ.. آفیسرز اسکی کارکردگی سے واقف تھے... پھر صرف ایک انسان کی سفارش پر اسے ٹرمینٹ کر دیا گیا....

اپنے وجود میں اترتی کمزوری کو وہ خود پر ہاوی نہیں کرنا چاہتا تھا.. مگر یہ کمزوری اسے چارو جانب سے.. گھیر رہی تھی

شہروز... اماں کو پانی پیلا رہا تھا... جبکہ اماں... شاہ میر شاہ میر کیے جا رہیں تھیں.. وہ الٹے قدموں سے وہاں سے نکلا...

حرم "ایک خیال دماغ میں کندا... جس نے اسکے وجود میں بجلی بھر دی..

اور وہ دوڑتا ہوا.. اپنی گاڑی میں بیٹھا.. اور شاہ پیلس کی جانب بڑھ گیا.. اسکی گاڑی کی سپیڈ.. ڈیڈ سو کراس کر چکی تھی...

....

حرم شاہ میر کے جانے کے بعد.. کافی زیادہ روی جس سے.. اسکا چہرہ.. بلکل سرخ ہو چکا کا تھا... اندر ہی اندر اسے اماں سے تھوڑی سی جلن بھی ہو رہی تھی.. جن کے ایک حکم پر وہ اسے چھوڑ گیا تھا....

اسنے اپنے آنسو صاف کیے...

اور واشروم میں فریش ہونے چلی گئ...

فریش ہونے کے بعد ہو بہت ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی...

جبکہ سکینہ نے اسی دوران... دروازہ بجا دیا...

بی بی جی ناشتہ کر لیں" اسنے کہا تو حرم نے اثبات میں سر ہلایا

اور اسکو جانے کے لیے کہا....

اسکے جانے کے بعد وہ.. شاہ میر کے پرفیوم دیکھنے لگی...

ناجانے وہ کون سا پرفیوم لگاتا تھا کہ.... اسکے اندر سے.. اتنی مہک آتی تھی.. کہ حرم.. اسکی خوشبو... سے ہی بے حد متاثر ہو گئ تھی.. اسکی سمیل.... بہت اچھی تھی...

مگر وہ صرف اسکے لیے نہیں تھی....

اسنے منہ بنا کر.. سارے پرفیومز کو. سمیل کیا مگر شاہ میر کے وجود سے اٹھتی خوشبو ان میں سے کوئی نہیں تھی.. مگر یہ سب پرفیوم اسی کے تھے.. تبھی اسنے ایک ایک کر کے وہ سارے پرفیوم... لگا لیے...

اور بالوں کو... ایسے ہی کھلا چھوڑ کر.. چھوٹے سے کیچر میں قید کر کے... وہ نیچے ناشتہ.. کرنے آئی... ہی تھی... کہ اچانک ہی اسے باہر سے آوازیں آنے لگیں.. جبکہ گمان ملازم لاونج میں اسکے گرد جمع ہو چکے تھے...

وہ حیرت سے سب کو دیکھ رہی تھی...

جبکہ سب چیما گویاں کر رہے تھے...

کیا ہوا ہے سکینہ "اسنے سکینہ سے پوچھا اسکا چھوٹا سا دل بہت کانپ رہا تھا...

بی بی ریٹ پڑی ہے شاہ پیلس پر" سکینہ فق چہرے لیے بولی تو حرم کو ہنسی آ گئی..

ہاو انٹرسٹینگ میر نے خود ہی پیلس پر ریٹ ڈال دی "وہ چیئر کھینچ کر بیٹھنے ہی لگی تھی کہ... سکینہ باہر کی جانب دوڑ گئی.. اسے کچھ ٹھیک نہ لگا تو وہ بھی باہر آ گئی..

پولیس ہارن... اور.. صدر دروازہ بری طرح پیٹا جا رہا تھا...

اب حقیقت میں اسکی جان ہوا ہو رہی تھی...

سارے ملازم... نہ جانے کس راستے پر دوڑ رہے تھے...

شاید وہ دوسری طرف سے باہر نکل رہے تھے.. مگر وہ.. وہ سکنیہ کو تلاش کرنا چاہتی تھی... مگر سکینہ بھی غائب تھی اور ایک ایک کر کے تمام ملازم اسکی نظروں سے غائب ہو گئے جبکہ اب... باہر ایک دو فائر چلا تو.. حرم کی چینخیں نکل گئیں....

....

سر باہر بہت پولیس ہے.. اور اب تک واچمین نے گیٹ نہیں کھولا ہے جبکہ حرم میڈیم ابھی گھر کے اندر ہیں اور ملازموں کو.. آپکے حکم سے... دوسرے راستے سے نکال دیا ہے... "صفدر... نے شاہ میر کو اطلاع دی.... تو شاہ میر کا دماغ گھوم گیا...

کیا بکواس کر رہے ہو.. حرم تک نہیں پہنچے ابھی تم" اسنے گاڑی کی سپیڈ مزید بڑھا لی....

سوری سر.. مگر. میں کوشش کر رہا ہوں"

باسٹرڈ..." وہ غصے سے دھاڑا اور فون بند کر.. کے اسنے.. شاہ پیلس کا نمبر ڈائل کیا.....

....

فائر کی آواز کے ساتھ.. اب سپیکر میں کسی کے بولنے کی آوازیں بھی آ رہیں تھیں جبکہ شور ہنگامہ سن کر اسکا وجود پتے کیطرح کانپنے لاگ تھا.. اور اسی دوران فون کی بیل بجی تو.. وہ ایکدم خوف سے اچھل پڑی.. اور ڈرتے ہوئے.. فون تک پہنچی....

جیسے ہی اسنے.. سپیکر اٹھایا..

حرم..... "شاہ میر کی آواز سنتے ہی حرم.. بچوں کیطرح رو دی...

میر...... میر مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے"

حرم.... میری جان... تمھیں کچھ نہیں ہو گا.... بس ایک کام کرو.. شاباش "

نہیں میر... میں میں... کچھ آپ کہاں ہیں.. یہاں پولیس کیوں آئی ہے.... گولیاں چل رہیں ہیں" وہ حرم نے روتے ہوئے؛ سے کہا.. تو... شاہ میر نے سٹیرنگ پر گرفت سخت کر لی... جبکہ شاہ پیلس سے کچھ فاصلے پر گاڑی کھڑی کر کے اسنے رضا آبان اور فیضان.. کو اپنے گھر کے دروازے پر پولیس.. کمشنر کے ساتھ دیکھا..

اسکے دماغ کی رگیں جیسے پھٹنے کے قریب تھیں...

حرم..... میں تمھارے بہت قریب... ہوں... پہنچ جاو مجھ تک "نہ جانے کس انداز میں... وہ اسے یہ بات کہ رہا تھا.. حرم.. نے سپیکر پر خوف سے گرفت اور مظبوط کر لی... جبکہ.. باہر کا دروازہ اب.. جیسے.. کھولا جا رہا تھا....

میر..." حرم بری طرح رو دی.. تبھی اسکا.. صفدر نے... ہاتھ پکڑا.. اسنے صفدر کیطرف دیکھا..

چلیں میڈم "صفدر نے کہا... تو.. حرم بغیر یہ دیکھے کہ مین گیٹ سے اندر داخل ہونے والا... شخص کون ہے....

صفدر کے ساتھ ہو لی جبکہ... رضا آبان اور فیضان.. پولیس اور کمشنر کے ساتھ گھر کے اندر داخل ہو چکے تھے.... شاید حرم انکی جانب ایک نظر دیکھ لیتی تو.... صفدر کے ساتھ کبھی نہ جاتی....

.....

....

صفدر اسے پیچھلے راستے سے نکال کر.. شاہ میر کی گاڑی تک لایا.. جو پہلے ہی پیچھلے راستے... پہنچ چکا تھا...

حرم اسکے سامنے تھی..

اب وہ یہ سب... بہت سہلوت سے ہل کر سکتا تھا...

اسکا دل جیسے... پر سکون.. ہو چکا تھا... شاہ میر کو اپنے مقابل دیکھ کر.. حرم جلدی سے گاڑی میں بیٹھی اور شاہ میر کے سینے سے چیپک کر بری طرح.. رو دی....

جبکہ شاہ میر نے صفدر کو ایک نظر دیکھا جو اپنی نظریں چرا.. کر وہاں سے ہٹ چکا تھا...

اب صفدر اپنی گاڑی میں شاہ پیلس.. کو یوں ہی.. ان سب کے حولے کیے.. اپنی گاڑی میں نکلا جبکہ.. شاہ میر نے بھی حرم کو.. ایسے ہی سینے سے لگائے.. گاڑی... کچے. علاقے کیطرف اتار.. لی...

حرم اب بھی اسکے سینے سے لگی رو رہی تھی.. جبکہ.. اسکا ہاتھ حرم کی پشت پر آہستہ آہستہ سے چل رہا تھا..

حرم کا رونا اب سسکنے میں بدل چکا تھا جبکہ شاہ میر شاہ پیلس سے کافی دور گاڑی نکال لایا تھا.. اسنے ایک حرے بھرے کھیت کے قریب گاڑی روکی.. اور... حرم.. کو خود سے دور کف کے.. وہ دروازہ کھول کر گاڑی سے باہر نکلا....

حرم اسی کی جانب دیکھ رہی تھی جو... دوسری طرف سے.. گھوم کر.. اسکیطرف آیا.. اور دروازہ کھول کر حرم کو بانہوں میں بھر کر.. اسنے پیچھلی سیٹ ہر حرم کو بیٹھایا.. اور خود بھی اسکے ساتھ بیٹھ گیا...

دوپہر کے وقت اس.. سائیڈ پر.. ایک بندہ بھی دیکھائی نہیں دے رہا تھا.. جبکہ حرے بھرے کھیتوں کی ٹھنڈک نے ساری روڈ کو ٹھنڈا کیا ہوا تھا...

حرم نے شاہ میر کیطرف دیکھا.... جبکہ شاہ میر بھی حرم کی جانب دیکھ رہا تھا..

مجھے بہت ڈر لگ گیا تھا.. میر.. مجھے لگا میرا دل بند ہو جائے گا "وہ بولی تو ایک بار پھر سے پلکیں نم اور آنکھوں میں اشک تھے...

کیا تمھیں لگتا ہے... میر تمھیں ایسے ہی چھوڑ دیتا... کیا گم میر کی قید میں نہیں تھی" شاہ میر نے اسکی پیشانی کا بوسہ لیا.. اور اسکو سینے میں جکڑ لیا...

میر پولیس کیوں آئی تھی.. آپ لائے تھے نہ مجھے ڈرانے کے لیے" اسکی شرٹ کے بٹن سے کھیلتے ہوئے وہ بولی تو شاہ میر کو حرم... کچھ ریلکس لگی ...

میں کیوں اپنے گھر پولیس لاتا "شاہ میر کو وہ آج واقعی کم عقل لگی....

وہ اسکے بالوں سے کھیلتے ہوئے... اس وقت صرف خود بھی ریلکس ہونا چاہتا تھا... تا کہ اگلے اقدام سوچ سمجھ کر اٹھا سکے.. مگر ایک خوشی بھی تھی کہ.. رضا کو.. کچھ نہیں ملا سب کچھ کرنے کے بعد بھی.. کیونکہ اگر آج حرم راضا کو مل جاتی تو شاید شاہ میر حرم کو وہیں شوٹ کر دیتا...

کچھ بھی تھا...

وہ حرم کو کبھی بھی ان لوگوں کے حوالے نہ کرتا.. وہ اس انسان کو ایسے ہی تڑپانا چاہتا تھا..

تو پھر پولیس کیا کرنے آئی تھی "حرم.. نے آنکھیں اٹھا کر اسکو دیکھا...

تمھیں لینے آئی تھی.." اسنے مسکراہٹ دبا کر کہا تو حرم... حیرت سے اسکی جانب دیکھنے لگی..

اگر تم میرے ساتھ رہو گی تو پولیس نہیں لے جائے گی اور اگر.. تم نے میرے پاس سے بھاگنے کی کوشش کی تو.. پولیس تمھیں لے جائے گی... "شاہ میر نے اسے اچھا خاصا ڈرایا تو... وہ خاموش ہو گئ.. البتہ اسکی پکڑ اسکی شرٹ ہر سخت ہوئ تھی...

اب بھاگنے کا سوچو گی" شاہ میر نے اسکے گالوں پر انگلیاں چلاتے ہوئے.. پوچھا...

تو حرم نے معصومیت سے سر نفی مین ہلا دیا...

جبکہ شاہ میر کو پہلی بار وہ اچھی لگی....

اسنے.. اسکی ٹھوڑی.. کے نیچے انگلی رکھ کر...

حرم کا چہرہ اوپر کیا...

حرم شاہ میر کی آنکھوں میں دیکھنے لگی... جبکہ شاہ میر نے.. اسکی کمر میں ہاتھ ڈال.. کر اسے مزید اپنے قریب کر لیا...

آپ بہت وہ ہیں"حرم.... اس سے فاصلہ بنانا چاہتی تھی... مگر شاہ میر کو کچھ سجاہی نہیں دے رہا تھا..

شاہ میر... ہم گاڑی میں ہیں" حرم پھر سے بولی جبکہ شاہ میر اسپر جھک رہا تھا....

می... میررر "شاہ میر نے اسکی بغیر سنے اسکے لفظوں کو اپنے لبوں پر چن لیا.. جبکہ اسکے عمل میں جتنی شدت تھی کہ حرم... اسکے جنون کے آگے.... خود کو بکھرتی ہوئ محسوس کرنے لگی....

جبکہ شاہ میر... اپنے اندر کی ہلکی سی جھلک اسے.. دیکھا رہا تھا...

..……………….

پولیس اہلکاروں سمیت رضا اور آبان اندر آئے تو.. چارو طرف پولیس پھیل گئ.. جبکہ گھر کی تلاشی لی جانے لگی...

مگر چند ہی منٹوں میں انھیں معلوم ہو گیا کہ یہاں کوئ بھی نہیں ہے...

کمشنر صاحب... سمیت اب رضا آبان.. خود پورے گھر کی تلاشی لینے لگے مگر انھیں نہ وہاں کوئ ملنا تھا اور نہ ہی کوئ ملا.. تو آبان ہاتھ پر مکہ مار کر رہ گیا...

میری اطلاع غلط نہیں ہو سکتی "آبان غصے سے بولا تو کمشنر صاحب نے اسے کڑے تیوروں سے گھورا..

مسٹر آبان آپ کو کیا لگتا ہے ہم فارغ ہیں.. جو آپکے نے پولیس کو مزاق بنا لیا ہے..." کمشنر صاحب کا غصہ دیکھ کر رضا بھی خاموش ہو گئے...

سر یہ نا ممکن ہے میری اطلاع کے مطابق اسنے حرم کو ادھر ہی چھپا رکھا تھا.. اور یہاں... محسوس بھی ہو رہا ہے.. کہ یہاں پر لوگ تھے" اسنے چیزوں اور ناشتے کی میز کو فوکس کرتے ہوئے کہا..

مسٹر آبان.... کسی کے گھر پر ریڈ ڈالنا وہ بھی بنا کسی قصور کے جانتے بھی ہیں آپ کیا بن سکتا ہے الٹا پولیس والے پکڑے جائیں.. اور شاہ میر کو میں اچھے سے جانتا ہوں.... وہ اپنے ملازموں تک کو پروٹیکٹ کرتا ہے..

اور اسے اچھے سے معلوم ہو گا یہاں یہ سب ہونے والا ہے.. مگر یہ سب باتیں الگ مجھے افسوس ہے کہ میں نے آپ لوگوں کی باتوں میں آ کر ایک اچھے خاصے.. آفیسر کو ٹرمینٹ لیٹر بھیجا.... "وہ غصے

سے بھنا رہے تھے جبکہ آبان اس چالاک انسان.. کا خیالوں میں ہی گلہ دبا چکا تھا کیونکہ حقیقت میں تو یہ نا ممکن تھا ہی...

رضا صاحب... اب یہ کام آپ پولیس پر چھوڑ دیں وہ انھیں خود ہی.. ڈھونڈ لے گی.. بلکہ.. یہ کیس اب.. میں خود شاہ میر کے حوالے کروں گا.. اور امید رکھتا ہوں اگلی بار آپ لوگ ہمارا وقت ضائع نہیں کریں گے "

انھوں نے کہا اور وہاں سے سب کو لے کر نکلے جبکہ آبان اور رضا.. بھی باہر نکلے جہاں فیضان منتظر نظروں سے انھیں دیکھ رہا تھا مگر حرم ان کے ساتھ نہیں تھی رضا صاحب کے شانے وقت کے ساتھ ساتھ ڈھلتے جا رہے تھے

....

شاہ میر نہ چاہتے ہوئے بھی حرم کو گھر لے آیا... وہ نہیں جانتا تھا اسوقت اسنے اماں کو کیا کہنا ہے....
مگر قسمت نے شاید اسے فل وقت ان سوالوں سے بچا لیا تھا....

وہ رات گئے گھر میں داخل ہوا.. تھا... حرم.. اسکے ساتھ چپکتی جا رہی تھی جبکہ آج شاہ میر کو حرم کا کوئی بھی انداز برا نہیں لگ رہا تھا... وہ حرم کے گرد بازوں پھیلا کر اسے.. اندر لایا تو لاونج میں کوئی نہیں تھا.. اسنے شکر ادا کیا.. کہ وہ بچ گیا...

کم از کم اس وقت کے سوالوں سے..

اور وہ ڈائرکٹ حرم کو اپنے روم میں لے آیا.. اور دروازہ بند کر دیا.. جبکہ حرم اتنا بڑا کمرہ دیکھ کر.. حیران تھی.. یہ کمرہ شاہ پیلس کے کمرے سے زیادہ خوبصورت تھا.. اور سب سے خوبصورت بات یہ تھی کہ اس میں میرر وال پر شاہ میر کی پوری وال جتنی تصویر بنی ہوئی تھی جو اس کمرے کی خوبصورتی میں چار چاند لگا رہی تھی....

یہ بہت خوبصورت ہے "حرم نے ہر چیز کو اشتیاق سے دیکھتے ہوئے کہا جبکہ شاہ میر اسی کی جانب دروازے سے ٹیک لگائے دیکھ رہا تھا...

یہ احساس ہی اسکے لیے خوش آئند تھا کہ حرم اسکے پاس تھی جبکہ رضا خالی ہاتھ تھا...

اور یہ تو بہت ہی خوبصورت ہے" وہ شاہ میر کے سحر میں جکڑی.. میرر وال پر موجود اسکے چہرے کو چھونے لگی.. اور ہاتھ اسکے لبوں پر جا کر ٹک گئے وہ ایک ٹک.. شاہ میر کی تصویر کو جبکہ شاہ میر اسے دیکھ رہا تھا....

اور پھر دو چار قدم چل کر اموہ اسکے نزدیک آیا... حرم کو اپنی حرکت پر شرمندگی ہوئی.. تبھی وہ جھجھک کر دور ہونے لگی.. کہ شاہ میر نے وہیں اسکا ہاتھ پکڑ لیا...

اس چہرے پر سب سے زیادہ تمھیں کیا چیز اچھی لگی "اب وہ بھی اپنی تصویر کو دیکھ رہا تھا.. جبکہ حرم کے ہاتھ کانپنے لگے...

کیونکہ شاہ میر اسکے ساتھ بلکل چیپکا کھڑا تھا...

کیا یہ آنکھیں" اسنے حرم کی انگلی اپنی تصویر میں موجود آنکھوں پر رکھی حرم سے کچھ بھی بولا نہ گیا...

یا یہ ہونٹ" وہ اسکے کان پر جھک کر دھیمی آواز میں بولا... تو حرم کو اسکی گرم سانسوں سے آج شدید گھبراہٹ ہوئی...

بولو نہ حرم... "شاہ میر نے اسکی گردن پر سے بال.. ہٹائے... اور اسکی نازک گردن پر ستم ڈھانے لگا..

جبکہ حرم... پتے کی مانند کانپتی رہ گئی....

کیا میں تمھیں اچھا نہیں لگتا حرم" وہ ایک جھٹکے سے اسکا رخ اپنی جانب کر کے.. پوچھنے لگا.. جبکہ حرم کے دونوں بازو اب شاہ میر کی گرفت میں تھے اور وہ ایک جنون کی کیفیت میں پوچھ رہا تھا..

جبکہ دونوں کے چہرے ایک دوسرے کے بہت قریب تھا..

میر..." حرم کو وہ بہت الگ لگ رہا تھا اسوقت.. اسے خوف آنے لگا..

کیوں حرم کیا تمھیں مجھ سے پیار نہیں" وہ اسکو دیوار سے لگاتے ہوئے بولا... اسکے عمل میں شدت تھی....

حرم کی آنکھیں بھیگ گئی وہ اسکا جنون برداشت کرنے کے بلکل بھی قابل نہیں تھی...

ہاں ہاں... میں کرتی ہوں میر سے پیار... ب... بہت... ز.. زیادہ پیار...م.. مگر" وہ سسکتی ہوئی بولی تو..

شاہ میر کے دل پر ایک ٹھنڈی پھوار پڑ گئی...

مگر.... حرم میں کبھی بھی تمھیں رضا کے پاس نہیں جانے دوں گا" وہ اسکے گلابی ہونٹوں کو دیکھتے ہوئے بولا...

تو حرم کو بری طرح رونا آیا...

وعدہ کرو... "اچانک ہی شاہ میر نے اسکی کلائی تھام لی...

وعدہ کرو حرم مجھے چھوڑ کر نہیں جاو گی.. یقین مانو میں تمھیں... پھولوں کیطرح سجا کر رکھو گا.. "وہ بولا.. تو لہجہ عجیب ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا...

میر... میں"وہ سسکی...

نہیں حرم مجھے وہ ہی سننا ہے.. جیسے سننے کے لیے میرے کان ترس چکے ہیں... "وہ اسکے نزدیک ہوتا ہوا بولا...

جبکہ حرم.. اسکی سرخ آنکھوں میں اپنی آنسو بھری آنکھیں ڈالے.. اسکو سمجھنا چاہ تہی تھی مگر یہ انسان اسکی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا...

آخر.. وہ پل میں ایسا.. اور پل میں.. اتنا.. کڑوا کیوں ہو جاتا تھا....

حرم نے آنسو صاف کیے اور شاہ میر... کا چہرہ تھام لیا....

میر.... "شاہ میر نے اسکی طرف دیکھا...

میر.. می آپ سے محبت کرتی ہوں... آپ سے وعدہ کرتی ہوں آپکو چھوڑ کر کبھی نہیں جاو گی.....

مگر..... میر آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے" حرم... کی آواز بھرا گئ.. جبکہ شاہ میر جیسے... چونک سا گیا... جیسے اسے کسی نے جھنجھوڑ کر جگایا تھا....

جبکہ حرم... رونے لگی تھی...

شاہ میر.. ایک بار پھر اپنے خول میں بند ہو آ.. اور حرم کو.. سینے سے لگا.. کر اسے چپ کرانے لگا...

تمھیں بھوک لگی ہے..." شاہ میر نے پوچھا تو حرم اسے دیکھ کر رہ گئ..

یعنی یہ حقیقت تھی... اور اسنے اسے اس کا جواب دینا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا...

نہیں ہم نے ڈنر کیا تھا" وہ اپنے آنسو صاف کرتی اداس دل سے.. کہہ کر اسکے پاس سے ہٹ گئ...
تم... چینج کر لو.. "شاہ میر نے.. اسکی اداسی محسوس کر لی تھی...
جی "وہ بولا... تو حرم... نے اسکی جانب دیکھا..
مگر میرے پاس کپڑے نہیں" اسنے الجھ کر دیکھا تو.. شاہ میر اپنی وارڈ روپ کیطرف بڑھا.. اور... اپنی ٹی شرٹ.. اور جینز اسکے حوالے کی جیسے حرم عجیب نظروں سے دیکھنے لگی..
جاو چینج کر لو "اسنے اسکے گالوں.. کو پیار سے چھوا.. تو حرم ڈریسنگ روم میں طلی گئ.. جبکہ شاہ میر بھی پیچھے سے اپنے کپڑے لے کر.. واشروم میں چلا گیا...
حرم جب باہر آئ.. تو شاہ میر الریڈی بیڈ پر بیٹھا.. تھا.. جبکہ حرم کو اپنے حولیے کا بلکل بھی انداز نہ ہو آ.. وہ نازک سی شاہ میر کی شرٹ.. میں... کافی مزاہیہ لگ رہی تھی جبکہ جینز... کافی لمبی تھی.. حرم جلدی سے.. بیڈ پر بیٹھی.. تو شاہ میر.. ٹی شرٹ کے گلے سے نکلتے اسکے شالڈر سے نظریں چرانے لگا...
سو جاو حرم "شاہ میر نے کہا.. اسکے جزبات اسوقت کافی تیزی سے بدل رہے تھے جبکہ حرم اسکی بدلتی کیفیت سے انجان... کمبل اڑھ کرلیٹ چکی تھی..... شاہ میر بھی اسکے ساتھ.. اسی کمبل میں لیاٹ..
حرم.. اسکا چہرہ دیکھنے لگی جبکہ شاہ میر نے.. اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر.. اسکا سر اپنے بازو پر رکھا.. اور اسکو خود میں بھینچ کر سونے کی کوشش کرنے لگا..

....

شہروز شاہ میر نہیں آیا ابھی تک گھر "اماں نے شہروز کی جانب دیکھا.. تو.. وہ انکو دوائ دینے لگا...

وہ گھر ہر ہیں انکے روم کا دروازہ لوک ہے.." اسنے بتایا تو.. اماں کی آنکھیں بھیگ گییں
میرا بچہ... "وہ ایک بار پھر غمگین ہو رہیں تھیں..
پلیز اماں سب ٹھیک ہو جایے گا آپ جانتی ہیں لالا بہت سٹرونگ ہیں وہ سب خود مینیج کر لیں گے"
شہروز نے انھیں تسلی دی..
یہ ہی تو بات ہے وہ سب خود کرتا ہے" اماں نے کہا تو شہروز خاموش ہو گیا..
جاو اٹھاو اسے پتا نہیں کچھ کھایا بھی ہے یہ نہیں"اماں نے شہروز کو کہا تو وہ سر ہلاتا.. شاہ میر کے کمرے کی جانب چل دیا...
اسنے دروازہ نوک کیا تو... شاہ میر پہلی ہی دستک پر جاگ گیا...
ہاں بولو"اسنے آواز دی تو... حرم بھی کسمسا کر اٹھی.. اور... شاہ میر کیطرف دیکھتے ہوئے وہ جھٹکا کھا کر اٹھی...
اسے ڈر لگ رہا تھا...
لالا کافی دیر ہو گی ہے آٹھ جائیں" شہروز نے کہا تو شاہ میر نے اوکے کہا...
آتا ہوں تم جاو "اسنے کہا تو شہروز وہاں سے چل دیا جبکہ شاہ میر اپنی جگہ سے اٹھا.. مگر حرم نے اسکا ہاتھ تھام لیا..
اب کیا ہو گا "اسنے ڈرتے ہوئے پوچھا..
کیا ہونا ہے... تم ڈریسپ ہو... پھر چلیں گے" وہ بولا تو حرم اسکے سکون پر حیران رہ گئ...
جبکہ شاہ میر اسکے گال تھپتھپا کر.. واشروم کی جانب چل دیا...

جب وہ باہر آیا حرم ویسے ہی بیٹھی تھی.. جبکہ شاہ میر کا فون بج رہا تھا...
کمشنر صاحب کی کال دیکھ کر... اسنے کال پیک کی.. اسے انداز تھا یہ کال ضرور آئے گی
یس "اسنے بس اتنا کہا..
شاہ میر پولیس سٹیشن.. کب آ رہے ہو" انھوں نے سوال کیا..
سر میں ٹرمینٹ ہو چکا ہوں"اسنے جیسے انھیں جتایا.. تو کمشنر صاحب.. کو افسوس ہوا اپنی حرکت پر..
کیا مجھے تم سے معافی مانگنی چاہیے" انھوں نے کافی بڑی بات کر دی تھی جبکہ شاہ میر خاموش رہ گیا....
وہ کچھ نہیں بولا.. جبکہ مقابل بیٹھی حرم کو شرارت سوجھ رہی تھی اسکا اتنا سنجیدہ چہرہ دیکھ کر...
وہ اپنی جگہ سے اٹھی.. اور.. شاہ میر... کے قد تک پہنچنے میں ویسے اسے کافی دقت ہوئی تھی مگر اپنا کام جاری رکھتے ہوئے اسنے.. شاہ میر کے کان میں اپنے بالوں کی لٹ.. کو پھیرہ تو وہ.. چونک کر ہوش میں آیا...
اسنے ھرم کو دیکھا.. جس کی بتیسی باہر آ چکی تھی..
نہیں سر اسکی ضرورت نہیں میں پہنچ جاتا ہوں"شاہ میر نے کمشنر صاحب کو جواب دیا جبکہ حرم..
مسلسل اسے ٹیز کیے جا رہی تھی.. شاہ میر کی پلکوں ہر پھونک مارتے ہوئے حرم کو بلکل احساس نہ ہوا.. کہ وہ اسکے کاندھے پر چڑھ رہی ہے...
دیٹس گریٹ" کمشنر صاحب کافی خوش تھے.. جبکہ شاہ میر نے کال کٹ کی.. اور حرم کو... بانہوں میں جکڑ لیا...

اگر تم اپنی نازک جان پر مجھے برداشت نہیں کرنا چاہتی تو.. تیر کیطرح سیدھی ہو جاو... ورنہ تمھیں پتہ نہیں ابھی میرا " شاہ میر حرم کے گال پر کاٹتا ہوا بولا.. تو ھرم..

آ آ آ کر کے رہ گئ..

بیو قوف" وہ اسے کہتا.. ڈریس کے سامنے چلا گیا جبکہ حرم واشروم میں....

....

شاہ میر نیچے آیا تو... اماں شانزے.. اور شہروز... ٹیبل پر ہی تھے...

وہ تینوں شاہ میر.. کے ساتھ اترتی چھوٹی سی لڑکی جو شانزے کی عمر کی ہی تھی اسے دیکھ کر ہونق رہ گئے.. جبکہ شاہ میر.. کا چہرہ بلکل نارمل تھا.. جبکہ حرم گھبراہٹ کے مارے شاہ میر مین چھپنا چاہ رہی تھی اور شاہ میر اسے غصے سے گھور کر دیکھنے لگا..

اب شاہ میر کے ساتھ سب ہی اسے گھور رہے تھے

.

حرم کی جان ہوا ہونے لگی...

میں وہ "حرم.. کی آنکھیں بھیگ گیئں..

جبکہ اب بقائیدہ اسکا رونہ سٹارٹ ہو چکا تھا.. جبکہ...

خان ہاوس کی درو دیوار میں.. 23 سال میں پہلی بار شاہ میر خان کا قہقہ گونجا...

شہروز کو بھی ہنسی آ گئ.. جبکہ شانزے بھی ہنسنے لگی..

اور اماں ان سب کو گھور کر رہ گئیں..
کون ہے یہ اور یہ کیا حرکت تھی.. شرم آتی ہے تم سب کو "اماں غصے سے بولی..
وہ شاہ میر کے ساتھ اسے اسکے روم سے اترتا ہوا دیکھ کر.. بہت کچھ سمجھ گئیں تھیں مگر انکے لیے یہ شاکڈ ہی کافی تھا.. کہ شاہ میر کسی لڑکی میں انٹرسٹیڈ ہے...
اب آپکی بہو اتنی کم عقل ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں" شاہ میر سکون سے چئیر گھسیٹ کر بیٹھ گیا.. جبکہ حرم منہ بنا کر آنسو صاف کرنے لگی..
سچ لالا" شہروز اور شانزے چیخے تو..اسنے ان دونوں پر ایک گھوری.. ڈالی..
آہستہ... کیا ہو گیا.. "
مطلب آپ نے شادی کر لی... " شہروز اور شانزے ایک ساتھ بولے...
تو "شاہ میر نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے...
یار... "شہروز.. ابھی کچھ بولتا ہی کہ اماں نے اسے ٹوک دیا..
خاموش ہو جاو تم.. اور تم "اماں نے شاہ میر کے کان پکڑے... تو حرم... کو جیسے سکون سا ملا...
کیا تم پوری بات مجھے بتاو گے.. یہ... میں تمھیں بتاو" انھوں نے غصے سے کہا.. تو شاہ میر نے پیار سے انکا ہاتھ پکڑ لیا...
سب بتا دیتا ہوں یار... ابھی اتنا سمجھ لیں...
یہ آپکی بہو ہے... بس "

اسنے کہا اور ناشتہ کرنے لگا... جبکہ اماں.. تو سر 5ھان گئ.. جبکہ شہروز اور شانزے.. مارے خوشی کہ اپنی جگہ ہر بیٹھ ہی نہیں رہے تھے..

میں دوبارہ جوئنگ دے رہا ہوں.. میری جاب کو کچھ نہیں ہوا" شاہ میر نے ایک اور خبر دی.. جس پر.. سب کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا...

شانزے اور شہروز.. چمچے اور کانٹوں کے ساتھ تالیاں بجا کر اسکو مبارک بعد دینے لگے جبکہ اماں.. ماشاءاللہ ماشاءاللہ کہتی.. اسکی سر کی بلائیں لینے لگئیں... حرم حیرت سے.. ان سب کو دیکھنے لگی...

اور ان سب سے نظر ہٹ کر شاہ میر پر نظر گئ...

جس کے آج تیور ہی الگ تھے.. اسنے احرم کو آنکھ ماری.... تو.. حرم سٹپٹا کر رہ گئ... اور چئیر گھسیٹ کر بیٹھ گئ..

سب نے حرم کیطرف ایک بار پھر دیکھا.. جس سے وہ پھر سے کنفیوز ہو گئ...

جبکہ اماں نے اپنے تینوں بچوں.. کو اپنا تھپڑ دیکھا یا.. جس سے انکے سر جھک گئے.. اور اماں

حرم کو ناشتہ دینے لگیں...

لڑکی چھوٹی ضرور تھی مگر انھیں شاہ میر کے کسی اقدام سے کوئ اختلاف نہیں تھا.. وہ بس اسے خوش دیکھنا چاہتی تھیں..

اور یہ فیصلہ شاید اسکی زندگی کا پہلا فیصلہ تھا.. جس. کو اسنے اپنے لیے لیا.. ورنہ ہمیشہ اسنے اپنی فیملی کے لیے سب کیا تھا..

بھائی لو میرج"شہروز کی کھجلی ختم نہیں ہو رہی تھی.. جبکہ حرم.. سرخ سی پڑی..

تمھیں لگتا ہے لو کے کیس میں.. میرا پھنسنا ہو سکتا ہے....

ہاں البتہ.. تمھاری بھابھی.. ضرور پھنس گئیں.. ہیں.. میری طرف سے تو صرف انتقام ہے" اسنے چند لفظ بول کر.. سب سمیت حرم کو بھی... جیسے بے سکون کر دیا.. حرم.. اسکی صورت تکنے لگی.. جبکہ شاہ میر بھی اسی کی جانب دیکھ رہا تھا..

حرم کی آنکھیں.. آنسوں سے بھر گئیں....

اور وہ اسی طرح ناشتہ چھوڑ کر.. اپنے روم میں چلی گئ...

شاہ میر کو اپنی بات پر پہلی بار غصہ آیا اچھے بھلے ماحول کو.. اس کی حقیقت نے خراب کر دیا تھا..

اماں نے بھی ناشتہ چھوڑ دیا...

میرے کمرے میں آو دونوں.. انھوں نے شاہ میر اور شہروز کو کہا...

اور تم.. اپنی بھابھی کے پاس جاو "شانزے کو بھی کہ کر.. وہ اپنے کمرے کی جانب چل دی...

جبکہ شاہ میر اور شہروز بھی ناشتہ وہیں چھوڑ کر اٹھ گئے...

....

شاہ میر نے حرم سے شادی سے لے کر اب تک کی ساری بات.. ان دونوں کو بتا دی.. حرم کون ہے...

یہ جان کر اماں اور شہروز ایکدم خاموش ہو گئے.. جبکہ اب شاہ میر خاموشی سے ان دونوں کی صورت دیکھ رہا تھا..

شاہ میر تمھیں شرم آ رہی ہے کسی کمزور جان سے بدلہ لیتے ہوئے "بالآخر اماں ہی کچھ دیر بعد بولیں....

بدلہ لینا ہوتا تو اسے یہاں کبھی نہ لاتا" شاہ میر نے کہا... اور صوفے سے ٹیک لگا.. کر بیٹھ گیا....

شاہ میر مگر تمھارے ساتھ رہنے میں اسکی مرضی نہیں ہے اور میں یہ سب اپنے گھر میں بلکل بھی برداشت نہیں کروں گی کہ تم زبردستی کسی کو باندھ کر رکھو" وہ اب بقائیدہ غصے سے بولیں.. جبکہ شاہ میر کچھ بھی نہ بولا.. کرنا اسے وہی تھا جو وہ خود چاہتا تھا....

میں حرم کو اپنے ساتھ باندھ کر نہیں رکھو.. گا.. چھوڑ دو گا.. آپ فکر نہ کریں.. کیونکہ اپنے مجرموں کو میں تا عمر اپنے سامنے نہیں دیکھو سکتا" شاہ میر نے سرد لہجے میں سفاکی سے کہا...

جبکہ اماں اور شہروز دیکھ کر رہ گئے....

یہ کیا بول رہے ہیں آپ لالا... اس میں مجھے نہیں لگتا بھابھی کا کوی قصور ہے بھی" شہروز نے اسکی سوچ کی نفی کی...

ہے اسکا قصور کیوں نہیں نظر آ رہا تمھیں....

کیا وہ محبت جو وہ.. گھٹیا ذلیل انسان.. اسپر لوٹا رہا تھا اور ہم در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے تھے کیا ہمیں ضرورت نہیں تھی اس محبت کی.. چلو بھاڑ میں گے میں اور تم...

مگر شانزے آج تک اپنے باپ کے نام پر سوالیہ نشان لیے گھوم رہی ہے..... کیا اسکا قصور تھا.... "شاہ میر اچانک ہی غصے سے دھاڑا......

مگر حرم یہ سب نہیں جانتی ہو گی" اماں نے کہا... تو شاہ میر سر جھٹک کر رہ گیا...

کچھ نہیں کر رہا میں اسکے ساتھ نہ لیں آپ لوگ فکر مگر وہ میری قید میں ہے اور رہے گی کم از کم تب تک جب تک رضا اسکی جدائی میں مر نہیں جاتا.. "وہ بولا.. تو لہجے میں شعلے اگل رہے تھے اماں نے اسکی جنونیت دیکھ کر دل تھام لیا....

اور اگر وہ تمھاری اس قید میں نہ رہے پھر" اماں کو بھی اب اسکی حرکت پر غصہ آ رہا تھا...

وہ چاہے یہ نا چاہے... وہ یہاں سے کہیں نہیں جا سکتی "وہ پھر اپنی بات پر زور دے کر بولا...

چپ ہو جاو شاہ میر بہت ہو گیا.. ضروری نہیں ہے ہر بار مرد اپنی حاکمیت چلائے عورت پر.. اور جب تمھارا دل بھر جائے... تو تم چھوڑ دو کھیلونا سمجھ لیا ہے.. کیا تم نے عورت کو... تمھاری بہن کو بھی کوئی یوں ہی اٹھا کر لے جائے پھر پھر کیا کرو گے... تم رضا کو اسکی سزا دے رہے ہو... اور کوئی تمھیں سزا دینے کھڑا ہو گیا تو کیا کرو گے شاہ میر ."

اماں کا بھی غصہ سوا نیزے پر پہنچ رہا تھا...

شاہ میر نے ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکالا.. جبکہ شہروز بھی شاہ میر سے متفق نہیں تھا...

جاو شہروز حرم کو بولا کر لاو" اماں نے شہروز کو کہا جبکہ شاہ میر بے چینی سے پہلو بدل کر رہ گیا... وہ تو تھی بھی سرا سر احمق لڑکی.. اگر کچھ الٹا سیدھا بول دیتی.. تو یقیناً شاہ میر.. اسکا قتل کر دیتا....

مگر وہ ضبط سے بیٹھا رہا...

جبکہ دس منٹ بعد شانزے کے پیچھے چھپتی حرم.. اماں کے کمرے میں داخل ہوئی... اسے اس وقت بہت خوف آ رہا تھا....

سب سے ہی اسنے ایک نظر... شاہ میر کو دیکھا جو مٹھی بھینچے بیٹھا.. تھا مگر اسکی جانب نہیں دیکھ رہا تھا..

آو بیٹا "اماں نے حرم کو اپنی طرف بلایا... تو وہ جھجھکتی ہوئی انکے نزدیک آ گئی...

بیٹھ جاو" انھوں نے اسے اپنے ساتھ بیٹھا لیا.. حرم کا دل مارے گھبراہٹ کے بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا....

جبکہ ہاتھ پاوں بھی کانپ اٹھے تھے...

بیٹا جو میں پوچھ رہی ہوں بغیر ڈرے سچ سچ بتاو شاباش ڈرو مت" انھوں نے اسکو پیار سے دیکھا.. وہ بہت معصوم تھی اس بات کا تو انداز.. انھیں ہو چکا تھا.. حرم انگلیاں مروڑتے ہوے.. انکے بجائے شاہ میر کو دیکھنے لگی..

اسے رونا آ رہا تھا.. وہ کیوں... سر جھکائے.. اس سے لاتعلق بنا بیٹھا تھا...

کیا شاہ میر نے زبردستی نکاح کیا تھا تم سے" انھوں نے پہلا سوال کیا... جس پر حرم کی آنکھ سے آنسو ٹوٹا.. اور اسنے اثبات میں سر ہلایا...

شاہ میر نے ایک نظر شعلہ بار اسکی جانب دیکھ کر چہرہ موڑ لیا...

جبکہ اماں نے گھور کر شاہ میر کو دیکھا...

کیا تم شاہ میر کے ساتھ رہنا چاہتی ہو" اماں نے ایک اور سوال کیا جبکہ اب شاہ میر کی نگاہ اسکے چہرے پر اٹک گئ... جبکہ نہ جانے کیسے دھڑکنوں میں بے ہنگم شور شروع ہو گیا...

حرم نے بھی اسی وقت سر اٹھا کر شاہ میر کو دیکھا... دونوں کی نگاہیں.. ایک دوسرے سے الجھ چکیں تھیں...

شاہ میر بے تابی سے اسکے جواب کا منتظر تھا...

جی.. میں رہنا چاہتی ہوں.... اسنے مدھم آواز میں کہا... اس لمحے شاہ میر کے چہرے پر بڑی اطمینان بھری مسکراہٹ اٹھی اور اسی طرح شہروز اور شانزے بھی مسکرا دیے کیونکہ انکا بھائ خوش تھا... اماں بھی جہاں پر سکون ہوئیں.. وہاں حرم کی اگلی بات شاہ میر کو چنگاریاں لگانے کے لیے کافی تھی.

مگر میں اپنے چاچو کے پاس بھی رہنا چاہتی ہوں.. میں انھیں مس کرتیں.. ہو میں جانتی ہوں وہ پریشان ہوں گے... مجھے وہاں جانا ہے "حرم نے روتے ہوئے کہا.. تو اچانک ہی شاہ میر غصے سے اپنی جگہ سے اٹھا..

بس ہو گئ بکواس پوری تمھاری... اپنے اس چھوٹے اور نہایت بیوقوف ذہن میں یہ بات بیٹھا لو کے تم.. میری قید میں ہو.. تمھیں مار تو دوں گا مگر.. اسکے پاس نہیں جانے دوں گا.." غصے سے حرم کا چہرہ جکڑے.... وہ بولا تو حرم پھوٹ پھوٹ کر رو دی.. جبکہ اماں نے شاہ میر کو پیچھے کر کے حرم کو سینے میں بھینچ لیا...

دفع ہو جاو شاہ میر یہاں سے" وہ بلند آواز میں چلائیں شاید یہ زندگی میں پہلی بار تھا جو وہ اس سے ایسے بولیں تھیں.....

شاہ میر نے ایک نظر انکو دیکھا.. اور اپنی بریڈز پر ہاتھ پھیر تا.. وہاں سے... نکلنے ہی لگا تھا کہ...
اسے الٹے قدموں واپس پلٹنا پڑا....
حرم.... شہروز دیکھو اسے کیا ہو رہا ہے" اماں کی پریشان آواز اور حرم کو انکی بانہوں میں بے ہوش دیکھ کر.. شاہ میر... کا سکتا ٹوٹا اور وہ پل میں اس تک پہنچا..
مائے گاڈ.. حرم ادھر دیکھو" وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا.. مکمل اسکو اپنے بازوں میں قید کر چکا تھا.. حرم کا سر اسکے شانے پر ڈھلکا
شاہ میر اسے ہوا کیا ہے.." اماں بولیں تو اسنے ادھر ادھر دیکھا.. حرم نے شاید میڈیسن نہیں لیں تھیں اور اسکی وجہ سے ناشتہ بھی تو نہیں کیا تھا...
لالا میں گاڑی ریڈی کرتا ہوں آپ بھابھی کو لائیں" شہروز بولا تو شاہ میر نے نفی میں سر ہلایا... اور شانزے سے پانی کا گلاس مانگا...
حرم... چندا اٹھو آنکھیں کھولو" وہ بے بسی سمیت بڑے لاڈ سے بولا... جیسے اگلے لمحے حرم اپنی آنکھیں کھول دے گی.. سب جہاں حرم کے لیے پریشان تھے شاہ میر کے.. ایسے انداز پر حیران رہ گئے..
شاہ میر نے اپنی پور سے.. پانی حرم کے چہرے پر جھٹکا....
تو حرم کی پلکوں پر جنبش سی ہوی...
اسنے.. ہلکی سی آنکھیں کھول کر.. شاہ میر کو دیکھا....

اب غصہ نہیں کروں گا... ڈرا کیوں دیتی ہو مجھے تم....."شاہ میر نے جیسے خفگی سے اسکی جانب دیکھا... تو حرم... جسے اس وقت اپنا آپ بہت کمزور محسوس ہو رہا تھا... اسنے.. ہمت کر کے اپنا.. ہاتھ اٹھایا اور شاہ میر کے گال پر جڑ دیا....

جہاں شاہ میر نے ضبط سے برداشت کیا.. وہیں.. وہ تینوں تو غش کھا کر رہے گئے... اگر اس کے گھر والے نہ کھڑے ہوتے تو لازمی وہ اپنی اصلیت پر اتر کر اسے اچھا سبق سیکھا دیتا.. مگر اس وقت اسے کنٹرول کرنا پڑا...

حرم نے اسے ایک نظر گھور کر دوبارہ آنکھیں بند کیں.. تو شاہ میر نے جلدی سے اسے بستر پر لیٹایا....

شانزے... کچھ کھانے کے لیے لاو.. "شاہ میر نے کہا تو وہ سر ہلاتی.. وہاں سے نکلی...

حرم ہارٹ پیشنٹ ہے" اماں اور شہروز کی جانب ایک نظر دیکھ کر اسنے حرم پر اگلی نظر ڈالی....

اور وہاں سے باہر نکل گیا...

اپنی آنکھوں کے سامنے ناشتہ کرا کر میڈیسن دے کر وہ جانے کا ارادہ رکھتا تھا... جبکہ تھپڑ تو... وہ اب بلکل نہیں بھولنے والا تھا...

پل..................

ونیزے یونیورسٹی کے لیے نکلنے لگی... تو لون میں اترنے سے پہلے ہی اسے ایک گارڈ نے روک لیا....

کیا مسئلہ ہے "ونیزے نے کڑے تیوروں سے اسکیطرف دیکھا.. جس کی اتنی جرت وہ ایک پل کو تو چونکی تھی...

میڈیم شہروز صاحب نے آپکو باہر جانے سے روکا ہے... آپ باہر نہیں جا سکتی" گارڈ بنا کسی تاثر کے سخت لہجے میں بولا تو ونیزے کی حیرت سے آنکھیں نکل آئیں....

یہ باسٹرڈ. سمجھے کیا ہو خود کو تم.... ہٹو راستے سے.. اور وہ کون ہوتا ہے مجھے روکنے والا" ونیزے کا دماغ بلکل اٹ ہو چکا تھا...

بھلہ ایک گارڈ اسے کیسے روک سکتا تھا.. اور اوپر سے وہ شہروز اسکا وخب پی کر ابھی صبح ہی گیا تھا....

میڈیم.... معافی چاہتا ہوں مگر باہر نہیں جانے دا سکتا میں آپکو" گارڈ نے اپنی گن دیکھتے ہوئے.. کڑے تیروں سے کہا تو وہ ایک قدم پیچھے ہٹی اسے... شاید ہی کسی چیز سے اتن آڈر لگتا ہو جتنا اس بندوق نامی شے سے لگتا تھا وہ قدم پٹختی پیچھے ہٹی..

وہ شخص اسے اسکے ہی گھر میں قید کر رہا تھا... یہ سوچ سوچ کر ہی ونیزے کا دماغ آوٹ ہونے لگا..

اسنے غصے سے ٹیبل پر پڑا واس اٹھا کر.. زمین ہر پھینکا....

اور شہروز کو کال ملائی... جو فون اٹھانے کا نام نہیں لے رہا تھا.. اسنے پھر کال ملائی تو کال اٹھا لی گئی...

تم کتنے گھٹیا انسان ہو مجھے اسوقت انداز ہو گیا ہے.. مگر ایک بات یاد رکھنا مسٹر شہروز میں تمھاری قید میں آنے والی نہیں سمجھے... "وہ حلق کے بل چلائی جبکہ شہروز ہلکا سا ہنسا...

بہت شوق تھا میری بیوی بننے کا تو با بھگتو.. میڈیم میں ایسا ہی ہوں... اور تمھیں یوں ہی رہنا ہے میرے ساتھ" شہروز سکون سے بولا جبکہ ونیزے نے مٹھیاں بھینچی...

طلاق دو مجھے ابھی "وہ بولی تو شہروز کے ماتھے پر بھی بل پڑ گئے....

طلاق تمھیں..... کبھی نہیں سوچنا بھی مت.. یوں ہی سسک سسک کر.. رہو گی میرے ساتھ ہی... بھلے سے اس سسکنے میں مر جانا مگر مجھ سے اب آزاد نہیں ہو سکتی..." شہروز سخت لہجے میں بولا.. تو ونیزے نے غصے سے سر ہلایا...

ٹھیک ہے... تو تم دیکھو.. میں تمھارے ساتھ ہلکے میں نہیں....

تمھاری بیوی..... تمھارے ساتھ اب کرتی کیا ہے..." اسنے کہہ کر کھٹاک سے فون بند کیا جبکہ شہروز ایک لمحے کے لیے سوچ میں پڑ گیا...

یہ لڑکی لازمی کچھ غلط کرنے والی تھی... اسنے سوچا اور یونی جانے کی تیاری کی کیونکہ اسے ایک تو سکون تھا کہ باہر گارڈ ہے وہ کم از کم باہر تو نہیں جا سکتی...

جبکہ دوسری طرف ونیزے کا غصے سے چہرہ شدید سرخ تھا.. اسنے عادی کو کال کی جس نے فٹ کال پک کی..

کہاں ہو.. آج سارا دن تمھارے ساتھ گزارنا ہے مجھے.. "ونیزے بولی تو عادی تو مارے خوشی سے پھولے نہ سمایا..

ٹھیک ہے میں پیک کرنے آتا ہوں تمھیں" اسنے کہا..

نہیں میں خود آ رہی ہوں بس تم سوسائٹی کے باہر آ جاو "ونیزے کے کہنے کی دیر تھی عادی جھٹ راضی ہو گیا...

اور ونیزے نے کال بند کر کے اپنے روم کی راہ لی... جہاں کافی بڑی کھڑکی تھی جو سیدھا دوسری طرف سے روڈ پر کھلتی تھی... یہ رزکی ہو سکتا تھا جو وہ کرنے جا رہی تھی.. مگر ناممکن نہیں تبھی اسنے... ونڈو کے باہر ایک رسی کی مدد سے اترنا شروع کیا....

اور بالآخر وہ صیحی سلامت اترنے میں کامیاب ہو گئ.. نیچے اتر کر اسنے اپنے کوٹ پر سے نہ معلوم گرد کو فخریہ انداز میں جھڑا... اور مسکراتی ہوئ اپنے گاگلز لگا کر وہ بڑے دھڑلے سے اپنے گھر کے آگے سے گزری....

اور سامنے سے آتے عادی کی گاڑی میں سوار ہو گئ...

تمھیں ونیزے سے پنگا بہت مہنگا پڑے گا ڈئیر غیرت مند "اسنے تلخی سے سوچا.. اور عادی سے باتیں کرنے لگی جس کا چہرہ خوشی سے سرخ ہوا جا رہ اتھا..

عادی یونی چلو... میتھس ڈیپارٹمنٹ کیطرف" اسنے شہروز کے ڈیپارٹمنٹ کا نام لیا... اور گاڑی میں میوزک پلے کر دیا...

....

ہیلو انکل کیسے ہیں آپ "آبان نے رضا صاحب کیطرف دیکھا جنھیں زرینہ چائے دے رہی تھی وہ دونوں ہی برسو کے بیمار لگتے تھے...

ٹھیک ہوں... "رضا صاحب نے کہا اور سارا دھیان چائے کی جانب دے دیا... انھیں اسوقت آبان کی آمد بلکل اچھی نہیں لگی تھی...

فیضان بھی اپنے روم سے نکل کر باہر آ گیا...
یہ اس ایس پی کے گھر کا ایڈریس ہے انکل اور مجھے یقین ہے اب حرم وہیں پر ہے" آبان نے انھیں اطلاع دی.. اور اپنا غصہ جو اسے رضا پر آ رہا تھا پی گیا..
آبان بھائی مجھے نہیں لگتا آپکی انفارمیشن ٹھیک ہے.. تو بہتر ہے ہمیں معملہ پولیس پر چھوڑ دینا چاہیے" فیضان نے رضا کے بولنے سے پہلے کہا.. تو آبان مسکرا دیا..
کیا تم اڈیٹ ہو یہ بن رہے ہو.. وہ شخص خود اپنے منہ سے اعتراف کر چکا ہے.. اور حرم کی کیا کنڈیشن ہے اس بات سے کون نہیں واقف اسے سٹوک بھی لگ سکتے ہیں.. اگر اسے ذہنی سکون نہ ملا اور پھر انجام یہ ہو گا کہ ہمیں حرم کی جان کے لالے پڑ جائیں گے مگر یہاں... تو سب ایسے سکون سے بیٹھے ہیں جیسے حرم سے جان چھڑانا چاہتے تھے "آبان اچانک ہی غصے سے بولا.. تو فیضان کو بھی اسپر رج کر غصہ آیا.. کہ آخر وہ اسکو سنانے والا کون تھا.. پیچھلے دو ہفتوں سے وہ یونی بھی نہیں جا رہا تھا اور اب اسے ذہنی سکون چاہیے تھا تبھی وہ آبان کو اگنور کر کے.. وہاں سے اٹھا اور یونی جانے کے لیے باہر نکلا.. آبان اسکے اٹیٹیوڈ پر ضبط کرتا رہ گیا.. جبکہ رضا.. صاحم جو آبان کی باتوں سے نئے سرے سے پریشان ہو اٹھے تھے...
اب کیا چاہتے ہو کیا کرنا چاہیے "وہ بولے تو آبان کو سکون ملا..
شکر ہے بڈھا لائن پر آیا.." اسنے دل میں سوچا اور آگے کے پلین سے.. انھیں واقف کرنے لگا... مگر یہ حرکت اسے کتنی بھاری پڑنے والی تھی یہ اسکی سوچ مین بھی نہیں تھا...

....

ونیزے میتھس ڈیپارٹمنٹ کی کنٹین میں.. عادی کے ہاتھ مین ہاتھ ڈالے.. سکون سے گھوم رہی تھی..
وہ جانتی تھی شہروز یہیں کہیں ہے.. اور بالآخر وہ کنٹین میں جا کر بیٹھ گئ..
کیا پیو گی "عادی نے سن گلاسز اتارتے ہوئے ونیزے کے سرخ ہو ٹون کو دیکھا جو بے حد حسین لگ رہے تھے...
اورینج جوس... ون گلاس پلیز.. ہم شئیر کر لیں گے" اسنے ایک ادا سے اپنے بال جھٹکے اور.. شہروز کو کال ملائ....
جو شاید لیکچر میں تھا تبھی اسکی کال پیک نہ کی.. بر حال وہ بیٹھی تو اسی کے علاقے میں تھی چارو نچار اسے باہر نکلنا ہی تھا.. اور باہر نکلتے ساتھ اسکی کنٹین پر نظر لازمی پڑتی.. کیونکہ وہ بلکل سامنے بیٹھی تھی اس روم کے جہاں شہروز لیکچر لے رہا تھا...
عادی.. تو حیرت سے.. اسکو دیکھے گیا اور پھر مسکرا کر ایک گلاس منگا لیا جس میں دو سٹرا تھے...
ونیزے نے ایک سیپ لیا..
کیا ہوا تم نہین لو گے "اسنے پوچھا تو عادی.. نے آنکھیں کھول کر اسکو دیکھا کیونکہ وہ ونیزے کی نیک سیک عادت کو خوب جانتا تھا..
کیا مین تمھیں جوائن کر سکتا ہوں" اسنے پوچھا تو.. ونیزے نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا.. اور عادی نے بھی اسی گلاس میں ونیزے کو جوائن کر لیا جبکہ ونیزے نے.. ہلکہ سا قہقہ لگایا.. اور اپنی اور عادی کی تصویر کھینچنے لگی..

جبکہ اپنی کلاس سے باہر نکلتے شہروز کے لیے یہ منظر... ایسا تھا جیسے اسے بھرے بازار میں ذلیل کر دیا گیا ہو.. ہاں وہ جانتا تھا کہ ادھر کوئ بھی انکے رشتے کے بارے میں آگاہ نہین مگر اسکی غیرت یہ ہرگیز گوارہ نہیں کرتی تھی کہ اسکی ان چاہی ہی صیحی مگر اسکی بیوی.. کسی اور مرد کے ساتھ یوں عیاشی.. کرے وہ.. مٹھیاں بھینچ یہ نظارہ دیکھ رہا تھا جبکہ اب.. ونیزے کی بھی نظر اسپر پڑ چکی تھی.. ونیزے نے بنا بات کے ایک قہقہ لگایا... جو شہروز کو سرا سر خود پر محسوس ہوا.. اور وہ عادی کے لیپس پر لگا جوس.. اپنی انگلی کی پور سے صاف کرنے لگی...

شہروز کا ضبط جواب دے رہا تھا.. مگر.. وہ ونیزے کی خواہش.. پورا کرنے والا بلکل نہین تھا.. یہ عورت چاہتی ہی یہ ہی تھی کہ.. وہ اسے.. سب میں اٹھا کر لے جائے... اور سب پہ انکا رشتہ واضح ہو.. مگر شہروز اسے اس قابل بلکل نہیں سمجھتا تھا.. اسنے اپنے سن گلاسز.. آنکھوں ہر لگائے.. اور وہاں سے نکلتا چلا گیا.. چونکہ اب کوئ لیکچر نہین تھا اور وہ بلکل فارغ.. تھا.. تبھی اسنے ونیزے کے گھر کی راہ لی تا کہ.. اس فارغ عورت کے حواس ٹھکانے لگائے..

کیونکہ وہ اپنی ان چاہی چیزوں مین بھی کسی کا شئیر برداشت نہیں کر سکتا تھا.. مگر اس گھٹیا لڑکی سے شہروز کو شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی...

....

ونیزے نے اسے جاتے ہوئے دیکھا... تو.. جلدی سے سڑا سے اپنے لیپس کو چھوڑا... اور شہروز کی پشت دیکھنے لگی... کیا اس کے لیے یہ بات اتنی چھوٹی تھی..

ونیزے کو پہلے حیرت جبکہ اسکے بعد شدید غصہ آیا...

اور وہ بغیر کچھ کہے وہاں سے اٹھی اور عادی کی گاڑی کی چابی اٹھا کر وہ بھی وہاں سے نکل گئ جبکہ عادی ارے ارے کرتا رہ گیا....

وہ بہت تیز ڈرائیو کر رہی تھی.. اب اسک دل کسی بھی چیز مین نہیں لگ رہا تھا..

کہ سپیڈ سے ڈرائیو کرنے کی وجہ سے وہ روڈ کراس کرتے آدمی سے ٹکرائ... ...

اسنے ٹائیرز کو بریک دی.. اور جلدی سے باہر نکلی اس وقت اسکا دل بہت تیز سپیڈ میں دھڑک رہا تھا...

کم بخت... تجھے نہین چھوڑو گی.. میرے شوہر کو تو مارنا چاہتی تھی "وہ عورت ہلک کے بل چلائ.. تو ونیزے.. اس سے دور ہوئ..

دیکھیں آنٹی" وہ ابھی کچھ بولتی کہ اس عورت نے ونیزے یزدانی...

ہاں ونیزے یزدانی کے منہ پر تھپڑ دے مارا...

سالی.. آنٹی ہو گی تیری ماں.. تو مجھے آنٹی بولے گی.. تیری اس سوکھے بدن کے ٹکڑے کرا کر....

بازاروں میں بیچ دوں گی" نہ جانے وہ کون تھی مگر جو بھی تھی.. ونیزے اسکی اس جرت ہر.. ہونق کھڑی تھی..

وہ نہین جانتی تھی اس وقت اسکی آنکھیں سرج ہو رہیں تھیں جن سے پانی خودبخود نکل رہا تھا...

بی بی... حوصلہ کرو... بچی ہے" آبان جو ٹریفک جام دیکھ کر باہر نکلا تھا یہ نظارہ اسنے شوق سے دیکھا..

اور پھر ونیزے.. کا ہاتھ تھام کر.. اسپر اپنی انگلیاں رگڑتے ہوئے.. وہ بولا تو ونیزے کرنٹ کھا کر اسکی اس حرکت پر دور ہوئ..

جبکہ آبان نے پھر سے اسکا ہاتھ پکڑ لیا.. جبکہ ایکسیڈنٹ ہوئے بزرگ آدمی کو نہ اسکی بیوی دیکھ رہی تھی نہ کوی اور..

چپ چاپ کھڑی رہ...اگر تو چاہتی ہے پولیس کیس نہ بنے "آبان نے آنکھیں نکال کر ونیزے کو دھمکایا...

ونیزے.. کو اسوقت کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا...

ابے کوئ پولیس کو بلائے گا.. میرے شوہر کا قتل کیا ہے اسنے" وہ عورت پر سے بولی...

وہ.. وہ زندہ "ونیزے نے کچھ بولنا چاہا... مگر آبان.. نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے چپ کرایا.. وہ شخص اس لڑکی کو چھو چھو کر عجیب حرکتیں کر رہا تھا...

ونیزے کو محسوس ہوا.. وہ اسے . غلط طریقے سے چھو رہا تھا.. اس وقت.. اسے شدت کا رونا آیا پہلی بار. وہ اس قسم کے لوگوں سے ٹکرائ.. تھی

کھڑی رہو کہا نہ چپ.. "آبان نے پھر سے کہا..

شیٹ آپ.. چھوڑو مجھے گھٹیا انسان" ونیزے چلا کر اس سے الگ ہوئ جبکہ آبان نے گھور کر اسے دیکھا...

بی بی یہ اسی قابل ہے پولیس کو بلاو.. بلکہ بلاو کیوں9 بندہ مارا ہے اس نے... اسے خود لے کر چلیں گے...

آبان نے غصے سے کہا حقیقتاً اسکا دل آ چکا تھا ونیزے پر اور وہ اسے بھلا پھسلا کر کم از کم آج کی رات.. اسکے ساتھ رہنا چاہتا تھا.. مگر یہ لڑکی... شاید اسکے قابو نہیں آنے والی تھی تبھی وہ.. ونیزے

کے بازو پکڑے.. اس عورت کے ساتھ.. پولیس اسٹیشن کی جانب چل دیا.. ونیزے ہیلپ ہیلپ چلاتی رہی مگر کسی نے اسکی مدد نہ کی.. اور وہ اسے گاڑی میں ڈال کر نکل گئے...

....

وہ ابھی پولیس اسٹیشن سے نکلنے ہی والا تھا.. کہ.. ایک عورت اپنا سینہ پیٹتی ہوئی اندر داخل ہوئی.. اسنے ناگواری سے اس عورت کو دیکھا.. جبکہ اسکے پیچھے آبان اور آبان کے ہاتھ میں ونیزے کا ہاتھ دیکھ کر اسکا خون کھول گیا....

آبان مسکراتا ہوا اسکے نزدیک آیا....

صاب... مار دیا اس کم بخت نے مارے شوہر کو "وہ چینخی تو شاہ میر نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا.. اور پھر آبان کی جانب ایک نظر اسنے روتی ہوئی ونیزے پر بھی ڈالی..

صفدر چیک کرو.. آدمی زندہ ہے" اسنے بے لچک لہجے مین کہا..

جی سر زندہ ہے "صفدر نے بتایا...

ہسپیٹل لے جاو" اسنے کہا.. اور اس عورت کے ہاتھ میں پیسے رکھ کر اسے وہاں سے جانے کا اشارہ کیا..

بڑے کھلاڑی ہو تم" آبان ونیزے کے رخسار پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا.. جبکہ وہیں اسکا ہاتھ شاہ میر نے جکڑ لیا..

ارے ارے... حرم سے دل بھر گیا جو.. اب یہاں چکر چلانا ہے.. اچھا چلو فنٹی فنٹی.... " وہ خباثت سے ہنسا.. جبکہ ونیزے بری طرح رو دی.. یہ سب کیا ہو رہا تھا....

جبکہ شاہ میر کی آنکھوں سے اسے خوف بھی آ رہا تھا...

دفع ہو جا" شاہ میر نے بس اتن آہی کہا..

آہ میں ڈر گیا "آبان نے قہقہہ لگایا...

تیرے منہ مجھے لگنا بھی نہیں.. او گا حرم کو لینے..." اسنے جیسے وارن کیا.. شاہ میر نے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھا...

تو آبان دانت پیس گ لگا..

اور ونیزے کیطرف دیکھا...

روتی ہوئ لہکی بہت اٹریکٹ کرتی ہے "وہ پھر اپنی خباثت ہر اترا.. شاہ میر نے اسک گریبان پکڑا.. اور...

باہر دھکا دیا....

اپنی ٹانگیں سلامت چاہیے تو.. اب مت یہاں نظر آنا" اسنے وارن کیا.. اور جبکہ آبان... اسے گھورتا ہوا.. وہ سے چلا گیا..

شاہ میر نے ونیزے کا ہاتھ اپنی فولادی گرفت میں جکڑا...

اور بغیر کچھ بولے...

اسے لیے... وہ گاڑی میں سوار ہوا.. بیس منٹ کا رستہ دس منٹ میں طے کر کے.. وہ.. اسی طرح دندناتا ہوا.. اندر آیا...

تو وہ سب.. چائے پی رہے تھے... جبکہ حرم شید انھیں کچھ بتا رہی تھی.. شاہ میر کا غصے سے خون کھول رہا تھا.. اپنے بھائی کی لاپرواہی پر.. اسنے آگے بڑھ کر... شہروز کا گی ان جکڑا.. جو ابھی بات سمجھتا ہی کہ.. شاہ میر نے اسکے منہ پر مکہ جڑ دیا...

اگر غیرت مند مرد ہو.. تو اگلی بار یہ اس حولیے میں اس گھر کی دہلیز پار نہ کرے.. ورنہ مجھ سے برا کوی نہیں ہو گا... "ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے.. وہ چلایا...

سب ہونق کھڑے تھے جبکہ ونیزے ... کا بس نہیں

چل رہا تھا وہ کہیں غائب ہو جائے اتنی توہین....

شاہ میر نے ونیزے کا ہاتھ جھٹکا.. اور حرم.. کی کلائی پکڑ.. کر اسے اوپر اپنے روم کی جانب.. لے گیا...

....

حرم اسکی اپنی کلائی پر گرفت سے ہی گھبرا چکی تھی.. وہ بہت تیز قدم اٹھا رہ؛ تھا جبکہ حرم کو لگا.. وہ اس سے زیادہ اسکے پی چھے نہیں بھاگ سکتی.... م... میر"اسنے شاہ میر کو رکنا چاہا مگر وہ آندھی طوفان کیطرح اپنے کمرے می داخل ہوا.. اور حرم کو دروازے کے ساتھ چپکا کر.. وہ بلکل اسپر چھا گیا...

دونوں ہاتھ اسکے ارد گرد دروازے پر رکھ کر شاہ میر اسے شدید گھور رہا تھا جبکہ حرم کی سانسیں ہی رک چکیں تھیں وہ مزید دروازے میں گھس جانا چاہتی تھی مگر افسوس.. دروازے میں وہ گھس نہیں پا

رہی تھی.. مگر حرم میں اسکے اتنے بگڑے تیروں کو برداشت کرنے کی بھی ہمت نہیں تھی تبھی...
اسکی پلکیں بھگنے لگی.. اور شاہ میر نے اسکا منہ اپنی انگلیوں کی گرفت میں لے لیا.. شاہ میر کی گرفت سخت ہرگیز نہیں تھی.. مگر حرم کو.. اس وقت کچھ بھی سجاہی نہیں دے رہا تھا تبھی اسے شاہ میر کی گرفت فولادی ہی لگی..

ایک.. آنسو بھی نہ گیرے... ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا "وہ اسکے تھر تھر کانپتے.. گلابی لبوں کو دیکھتے ہوئے بولا... تو حرم کی آنکھ سے کنٹرول کے باوجود آنسو ٹوٹ گیا.... جبکہ شاہ میر.. نے اسکی سانسوں کو جنونی انداز میں قید کرتے ہوئے یہ واضح کر دیا کہ... اس سے برا حرم کے لیے حقیقت میں کوئی نہیں....

حرم.. اسکی جنونیت کے آگے.. چھوئی موئی ہو رہی تھی جبکہ کمرے کی معنی خیزی وقت کے ساتھ بڑھتی جا رہی تھی...

حرم کو اپنی سانس بند ہوتی.. محسوس ہوئی تبھی اسنے ایک کمزور سے کوشش کی.. مگر شاہ میر.. نے جیسے نہ روکنے کی قسم کھائی تھی...

حرم کی ایک سے مسلسل آنسو ٹوٹ رہے.. تھے.. بالآخر شاہ میر نے اسکے نازک لبوں کو اپنی قید سے آزاد کیا.... اور... اسکا پہلے سے زمین میں لٹکا دوپٹہ.. کھینچ کر نیچے پھینک دیا....

اسکی آنکھوں میں الگ ہی تاثر تھا جو حرم کی روح فنا کر رہا تھا..

می... میر" حرم بقائیدہ بچوں کیطرح رونے لگی تھی.. مگر شاہ میر اسے بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا.. وہ حرم.. کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑ کر اسکا سر پیچھے کر کے.. اب اسکی گردن کو اپنی جنونیت کا نشانہ بنا رہا تھا.....

شاہ میر کے دانت... اپنی گردن پر جا بجا محسوس کر کے.. حرم کی مدھم سی سسکی نکلی.. جسے ش؛ ہ میر نے ہاتھ رکھ کر دبا.. دیا....

حرم سے اب قدموں پر کھڑا ہونا شدید موحال تھا.... وہ لہرا کر گیرتی کہ شاہ میر صاحب نے اس ناتواں جان پر رحم کھانے کی سوچی... اور اب وہ.. بچوں کیطرح روتی ہوئ حرم کو توجہ سے دیکھ رہا تھا...

اسک اچہرہ بلکل سرخ ہو رہا تھا... آنکھیں بھی رونے کے باعث سرخ تھیں.. جبکہ وجود کی کپکپاہٹ... ایسی تھی جیسے وہ؛؛ پنے سامنے کسی جن کو کھڑا دیکھ رہی وہ..

گردن پر جا بجا نشان...

شاہ میر... اپنا بدلہ لے کر اب پر سکون تھا...

صبح مارے گئے.. ہلکے سے خفگی بھرے تھپڑ.. کی سزا حرم کو کافی سے زیادہ مہنگی پڑی تھی... وہ شاہ میر کیطرف نہیں دیکھ رہی تھی.. دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں کو آنکھوں ہر رکھے وہ آواز کے ساتھ رو رہی تھی.. جبکہ شاہ میر کی توجہ اب بھی اسکے ہونٹوں پر تھی... جو گلابی سے.. سرخ ہو چکے تھے...

بار بار مجھے یہ احساس مت دلایا کرو میں نے ایک بچی سے شادی کر لی ہے" وہ بے زاریت سے بول؛..

تو حرم نے ہاتھ ہٹا کر.. اسکی جانب دیکھا....

کیوں کیا ہے آپ نے میرے ساتھ ایسا... " وہ کافی غصے میں لگ رہی تھی... شاہ میر سے اپنا آپ چھڑوا کر وہ جھنجھلا کر اس سے دور ہوئی.. اور گردن میں ہونے والی ہلکی پھلکی سی تکلیف.. کو ہاتھ پھیر کر ختم کرنے لگی..

جبکہ شاہ میر.. صوفے پر... گیر کر... اپنا سر.. صوفے کی پشت سے لگا چکا تھا....

میر صاحب آپ سے پوچھ رہی ہوں... کہاں سے گھستہ ہے آپ میں یہ جنگی بھوت.. "وہ حد سے زیادہ غصے میں تھی....

تبھی اونچی او؛ ز میں اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی ہوتی بولی...

تمھارا زائقہ اچھا ہے" میر کے الٹے ہی جواب پر وہ بلش.. کر گئ... جبکہ پلکوں پر عجب.. تھرتھرانے کا رقص جاری تھ آ....

اسکی بولتی تو اتنے میں ہی بند ہو چکی تھی..

تبھی.. میر اپنے چہرے پر چھلکنے والی مسکراہٹ کا گلہ گھونٹا.. پھر سے.. سر صوفے کی پشت پر لگا گیا....

اسکے دماغ میں اچانک ہی آبان.. کا تصور آیا تھا...

کچھ عجیب تھا وہ شخص میں....

جو شاید اسکی نظروں سے اوجھل تھا....

وہ ونیزے کے ساتھ اسکے انداز پر... کافی سے زیادہ حیران تھا..

کہیں سے بھی وہ اپنی بول چال سے... ڈاکٹر معلوم نہیں ہوت؛.. تھا.. کچھ تو راض تھا...

وہ اسی الجھن کو سوچتے ہوئے دماغ میں سب ریوائنڈ کرنے لگا...

حرم...نے اپنی حالت پر قابو پا کر سر اٹھا کر اسکیطرف دیکھا جو.. آنکھیں بند کیے صوفے پر تقریب لیٹا ہوا.. تھا..

اسنے کبھی نہیں سوچا تھا اسکی زندگی میں اتنا بھرپور مرد آئے گا....

جو حد سے زیادہ سڑو... اور کھڑوس ہو گا...

جو صرف اپنی مرضی کرنا جانتا ہو گا...

وہ جتنی ضدی تھی... یہ بات تو رضا صاحب سے زیادہ بہتر کوئ نہیں جانتا تھا.. مگر اسکی ضد اس شخص نے توڑ دی تھی...

کیونکہ وہ خود اتنا ضدی تھا.. کہ حرم... کچھ کر نہیں پاتی تھی...

مگر اسے... اتنی ڈھیر ساری برائیوں کے باوجود.. اس شخص سے محبت ہو جائے گی.. یہ تو حرم نے سوچا بھی نہیں تھا...

جو ل|کی اپنے گھر سے ایک دن دور نہ رہے وہ آج دو ہفتوں سے اس آدمی کے ساتھ تھی.. اور اس کے مختلف موسم دیکھ چکی تھی..

کبھی وہ رم جھم کیطرح اسپر برستا تھا.... تو کبھی طوفان کیطرح اسکو بکھیر دیتا تھا....

وہ عجیب تھا... دھوپ چھاو سا مزاج....

جبکہ.. چہرہ اسکا حرم کے سامنے.. ہمیشہ سنجیدہ ہی رہا تھا...

مگر وہ مسکراتا ہوا.. بھی بہت پیارا لگتا تھا ...

حرم سکون سے اسپر تجزیے جر رہی تھی... جبکہ... شاہ میر اپنی ہی سوچوں میں گم تھا..

اچھی طرح اسکا ایک ایک نقش دیکھ کر جب حرم.. کو احساس ہوا شاہ میر کی اسپر واقع توجہ نہیں تو
اسے غصہ سا.. آیا.. ابھی تو اسکو کھانے پر تلا تھا.. اور اب کچھ بتائے بغیر.. سکون سے پڑا.. ہے...
حرم نے دونوں ہاتھ کھولے... اور دھڑم بیڈ پر جا گیری... اور ساکت ہو گئ...
جبکہ شاہ میر ایکدم.. جیسے ہوش میں آیا.. تھا
حرم "وہ گھبراتا ہوا تیر کی تیزی سے.. حرم تک پہنچا... یہ دن میں دوسری بار... وہ بے ہوش ہوئ
تھی.. شاہ میر.. کو سچویشن کافی خراب لگی..
حرم..." اسنے حرم کا چہرہ تھپتھپایا...
ایک پل میں ہی اسے خود پر بھی غصہ آیا.. کیا ضرورت تھی بھلہ.. اسے ٹیز کرنے کی...
اسنے اپنا موبائل نکالا.. اور فواد کو کال ملانا چاہی.. مگر اسکے موبائل پر پاسورڈ تھا.. اور یہ بات اسنے
آج نوٹ کی تھی کیونکہ.. وہ صرف آنے والی کال اٹینڈ کر رہا تھا.. خود سے کال کرنے کی یہ معبا<ل
کھولنے کی اسنے زہمت نہیں کی.. تھی.. وہ گھور کر.. ایک نظر حرم کو دیکھنے لگا..
یہ اسی لڑکی کی کارستانی.. تھی..
مگر کیا اسنے دوائ نہیں لی تھی جو ایکدم بےہوش ہو گئ..
اسنے حرم.. کا گال تھپتھپایا..
حرم.. چندا آنکھیں کھولو "اسنے.. اسکے گالوں ہر نرمی سے ہاتھ پھیرہ....

جبکہ حرم جو پانی ہنسی کنٹرول کرنے میں سرخ ہو رہی تھی ایک آنکھ کھول کر شاہ میر کیطرف دیکھنے لگی.. جس کے چہرے پر واضح گھبراہٹ تھی اور اب گھبراہٹ کے ساتھ شاہ میر.. کے تیور بدلنے لگے... تھے...

یہ جو تمھاری حرکتیں ہیں نہ... "شاہ میر ابھی غصے سے بات مکمل کرتا.. کہ حرم نے... ہنستے ہوئے اسکی بات مکمل کی..

آپکی جان لے لے گی.. رائٹ" وہ ہنس رہی تھی شاہ میر نے.. واو کے انداز میں لبوں کو گول کیا. اور اسکے کان پر جھک.. کر...

کسی تمھاری جان میرے ہاتھوں لے لے گی.. "اسکی گردن پر انگلی چلاتے ہوئے.. وہ انگلی کے سفر.. کو حدود سے پار کرنے لگا.. جبکہ اسکی کان کی لو کو وہ کاٹ چکا تھا...

تمھیں میرے ساتھ... کیے گئے.. ہر فضول عمل کی سزا ملے گی....

یاد رکھنا... اور اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھو... ورنہ.. میرے ہاتھ بے قابو ہوتے دیر نہیں لگے گی... "وہ حرم کی بھاری ہوتی سانسوں سے نظریں.. چرا رہا تھا

پاسورڈ بتاو..." اسنے آئی برو اچکا کر حرم کی جانب دیکھا جس کو دماغ بلکل مفلوج ہو چکا تھا...

حرم "شاہ میر نے سختی سے.. کہا... تو حرم ہوش میں آئی مگر پاسورڈ بتاتے ہوئے بھی اسے شرم آ رہا تھی...

م... میں... میں لگا دیتی ہوں"وہ سرخ ہوتی بولی....

لگاؤ" شاہ میر اسے مزید تنگ کیے.. شرافت سے بولا.. اور حرم کی کانپتی انگلیوں کی ٹائیپینگ پر دیکھا..
تو حرم جان.. کے نام کا پاسورڈ... شاہ میر... کو بلکل حیرت نہ ہوئ وہ بغیر کسی ریسپونس کے اسکے پاس سے آٹھ گیا...

جبکہ حرم... شاید اب رات بھر اس سے بات کرنے قابل نہیں رہی تھی.... وہ سزا ہی ایسی دے جاتا تھا... کہ... وہ سدھ بدھ گوا دیتی تھی

....

شہروز آج ان نظروں میں گڑھ کر مر چک اتھا جو اسکی ماں بہن یہ بھائ نے اسپر ڈالی....
جبکہ لالا کے الفاظ اسکے دماغ پر ہتھوڑے کی مانند برس رہے تھے.. کسی نے اسے کچھ نہین کہا تھا..
سب لونج میں سے جا چکے تھے.. جبکہ وہ... لاونج کے صوفے پر سر تھامے.. جبکہ ونیزے... دوسرے صوفے پر بیٹھی مسلسل رو رہی تھی... شاید آج زندگی اسے سب سے بڑا سبق دے چکی تھی...

وہ شرمندگی کی شدید گھرائیوں میں تھی...

اب اور نہیں"شیروز ٹیمپر شدید لوز ہو چکا تھا...

وہ جان گیا تھا.. کہ ونیزے وہ لڑکی بلکل نہیں ہے.. جو اسکے ساتھ رہے.. اور... وہ تو ایسی لڑکی ہے جو صرف اسے نیچا دیکھانے جے لیے.. ایک لڑکے کی قربت میں تھی...

یہ بات طے تھی... وہ.. آگ اور پانی تھے جو ایک جگہ نہیں رہ سکتے تھے.. شہروز کی نفرت پل کے پل میں اس سے بڑھ چکی تھی تبھی اسنے فون اٹھایا.. اور اپنے دوست کو کال ملائی..

ہاں ہارون.. انکل فری ہوں گے "اسنے... پوچھا.. آواز میں... ضبط.. تھا...

دوسری طرف سے کیا جواب ملا ونیزے نہیں جانتی تھی..

یار پلیز انکل سے ایک کام کرا دو.. مجھے ڈائورس پیپیر ریڈی کرنے ہیں" اسکی بات پر ونیزے کے وجود کو ایک اور جھٹکا.. لگا...

نہیں"اسکے لب تھرتھرائے...

وہ نہیں جانا چاہتی تھی کہیں... اب... مگر......

کیا یہ اسکی سزا تھی.. اتنی بڑی سزا....

ونیزے... کی ہچکیاں بند گئیں....

اوکے یار پرسو تک میرا کام لازمی کرا دینا... تھینکیو "اسنے کہہ کر کال کٹ کی....

اور اپنی جگہ سے اٹھا...

شہروز.. پلیز.. "ونیزے کے بولنے کی دیر تھی شہروز چیل کیطرح اسپر جھپٹا.. اور اسکا دوائیاں گال.. ہے در پے پڑنے والے.. پانچ تھپیڑوں سے سرخ کر دیا...

یہ زندگی میں پہلی بار اسکو کسی نے مارا.. تھا...

بتا دیا نہ تم نے کہ ہاں ہو تم ایک طوائف کی بیٹی...

وہ بولا.. تو ونیزے... سٹل رہ گئ...

یہ پہچان تو.. وہ خود پر سے کھرچ کر پھینک دینا چاہتی تھی...
ارے ونیزے بی بی.. طوائف کی بیٹی طوائف ہی ہوتی ہے.. میرے اس پاک.. گھر میں تمھاری جگہ نہیں ہے.. تم کوٹھے کو چمکاو....
ضرور تمھاری وہاں قیمت... ایسی ہو گی.. کے کوئ خرید نہ سکے مگر مجھے اس عزیت سے چھٹکارہ دو کہ تم میری بیوی ہو... "وہ دھاڑا.. جبکہ.. سائیڈ لیمپ اٹھا کر.. زمین پر دے مارا...
ونیزے کا وجود حرکت کرنا بھول گیا.. تھا...
تمھیں طلاق دے کر.. میں خود کو پر سکون کرنا چاہتا ہوں.. تم اس قابل نہیں ہو میری بیوی بنو....
اور یہ.. یہ لباس" اسنے اسکے کوٹ.. سے چھلکتی.. شرٹ.. کو اپنی مٹھی میں.. جکڑا.. ونیزے پتے کی طرح ہل گئ....
میڈیم مین پہننے کی بھی کیا ضرورت ہے....
اتار دو سب... " اسنے اسکا.. کوٹ اتار کر دور اچھال دیا....
لیمپ کے گیرنے کی آواز پر.. اماں.. سمیت.. شاہ میر.. شانزے.. اور شاہ میر کی پیٹھ کے پیچھے چھپی حرم بھی لاونج کے دروازے پر آ گئے تھے.. مگر اندر.. ہوتے معاملے کو.. دیکھ کر وہ سب وہاں سے ہٹے...
حرم پوری فلم دیکھنی ہے.. ببی"حرم جو ونیزے کو دیکھ کر.. حق و دق.. تھی... شاہ میر کی بات ہر سٹپٹا گئ..
دیکھ تو وہ پہلے بھی چکی تھی مگر تب شاہ میر نے اسے حیران ہونے کا موقع نہ دیا...

شاہ میر اسکے بلش کرنے پر.. اپنے سر پر ہاتھ مار کر رہ گیا...

اور اسکا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ روم میں لے گیا...

ونیزے.. بغیر کوٹ کے سلیو لیس.. شرٹ میں کھڑی اب بھی ساکت تھی.. اسکے آنسو جیسے شہروز کے لفظوں میں گم ہو چکے تھے...

کاش میں تمھارا قتل کر دیتا.. "شہروز نے نفرت سے اسکے وجود کو دیکھا.. اور پیچھے دھکا دے کر.. وہ اسکے کوٹ پر.. اپنے جوتے کی دھول اڑاتا.. وہاں سے نکل گیا.. جبکہ ونیزے کو..

اسوقت.... اپنا آپ... ایک چٹیل میدان میں معلوم ہوا. جو ایک آندھی سے ریزہ ریزہ ہو چکا تھا...

وہ اپنے آپ کو غور سے دیکھنے لگی...

اور پھر سامنے لگے آئینے... پر دیکھ کر.. وہ خود کو نوچ نے لگی....

جبکہ.. اسکی سسکیوں اب چینخوں میں بدل رہیں تھیں..

اماں جو اپنے کمرے میں بے چینی سے ادھر ادھر ٹہل رہیں تھیں ان سے مزید.. یہ سب برداشت نہ ہوا...

غلطی سب سے ہوتی ہے.. اور اس کی آنکھیں بتا رہیں تھیں.. وہ اپنی غلطی ہر بری طرح نادم ہے....

تبھی وہ.. لونج میں آئیں.. اور ونیزے کا پاگل پن دیکھ کر اس تک پہنچی..

کیا کر رہی ہو یہ..." انھوں نے.. اسکو روکنا چاہا....

نہیں مجھے... مجھے مت روکیں.. میں طوائف نہیں.. ہوں...

نہیں ہوں میں....

وہ وہ ٹھیک کہتے ہیں.. مجھے.. مر جانا چاہیے.. اسطرح.. مجھ پر سے.. یہ داغ ہٹ جائے گا.." وہ پاگول کیطرح.. اب بھی خود کو نوچتی چلا رہی تھی..

اماں.. نے پریشانی سے اردگرد دیکھا.. وہاں کوئ نہیں تھا..

ادھر دیکھو...

نہیں ہو تم طوائف.. تم میرے بیٹے.. شہروز کی بیوی ہو.. سمجھی...

غلطی تم سے ہوئ ہے.. تم معافی منگو.. اللہ سے.. وہ معاف کر دے گا.... اور جب اللہ معاف کر دے.. تو وہ بندے کے دل کو بھی نرم کر دیتا ہے.. اسطرح خود کو مارنے سے کچھ فائدہ نہیں" انھوں نے اسکے بالوں کو چہرے پر سے ہٹایا...

ونیزے نے نفی میں سر ہلایا...

وہ... طلاق.. دے گے" اپنے اندر کا.. سب سے بڑا خوف. اسنے انکے سامنے رکھا.. تو.. وہ.. اس لڑکی.. پر ایک پل کے لیے مسکرا دیں....

نہیں دے گا... اٹھو تم "اماں نے... اسکو اٹھایا...

ونیزے سے چلا نہیں جا رہا تھا... ہیل پہننے کی وجہ سے... اسکے آہوں میں موچ آ چکی تھی... تبھی وہ لنگڑا کر چل رہی تھی...

اماں نے اسے بیڈ پر بیٹھایا...

ونیزے اب بھی رو رہی تھی.. اسکی آنکھ سے آنسو.. نہیں جا رہا تھا...

اٹھو یہ لباس تبدیل کر لو "انھوں نے ایک سفید رنگ کا اپنا لباس اسکے ہاتھ میں تھمایا.. تو وہ انکو دیکھ کر رہ گئیں..

اوہ کوئی خوبصورت عورت نہیں.. تھی.. مگر اسوقت اس عورت کے چہرے کا نور.. ونیزے.. کو اپنا آپ.. بدصورت ترین.. لگا..

اسنے اماں کے ہاتھ تھا. لیے. اور انپر سر رکھ کر. رونے لگی..

آپ بہت خوبصورت ہیں"وہ بولی تو.. اماں.. نے ایک قدم. اس سے دور کیا....

یہ بات انھیں صرف شاہ میر کہتا تھا.. اور ایک بار تو اسنے ایسا کلمہ.. لیا کہ... اماں نے اسے جھڑک دیا.. تب وہ منہ بسور.. کر رہ گیا.. مگر اب بھی وہ لاڈ میں انکی تعریفوں.. کے پل باندھتا تھا.. مگر وہ سب انھین ہمیشہ جھوٹ لگیں..

اور آج.. اس لڑکی کے منہ سے سن کر.. انکے دل کی کیفیت.. عجیب ہوئی...

مجھے آپکے جیسا بننا ہے.. آپکے جیسی خوبصورتی چاہیے مجھے بھی "ونیزے سسکی.. تو.. اماں... نے. ایک گھیرہ سانس لیا..

اچھا اٹھو....

اور جا کر لباس تبدیل کرو..." انھوں نے اسکو کہا تو.. وہ سر ہلاتی وہاں سے آٹھ کر واشروم میں آ گئی..

اپنا آپ اپنا حولیہ شہروز کے الفاظ سب یاد کر کے وہ ایک بار پھر بے اوسان رو دی..

لباس تبدیل کر کے..... وہ بیس منٹ میں باہر آئی.. تو.. اس سے دوپٹہ سمبھل ہی نہیں رہا تھا.. مگر اسنے.. پوری طرح سختی سے اپنے ہاتھوں میں جکڑا ہوا تھا..

اماں مسکرا کر اسکے نزدیک ہوئیں... اور.. دوپٹہ اسکے شانوں پی ر پھیلا کر اسکے بال درست کیے..
تم بہت پیاری.. لگ رہی ہو "اماں نے اسکی گوری رنگت.. اور کھڑے نقوش.. کو غور سے دیکھا..
ونیزے. کو یہ الفاظ. تیر کیطرح لگے...
وہ بدصورت تھی.. اور جو اب اسے پیارا کہتا.. یہ صرف اوپر طنز تھا.. اور یہ طنز وہ ہر پل ڈیزرو کرتی تھی...
وہ کچھ نہ بولی.. بس بھیگی پلکوں سے انھیں دیکھنے لگی...
وضو کیا ہے تم نے "اماں نے اسکی حالت دیکھ کر بات تبدیل کی...
وہ.. انکی جانب دیکھنے لگی.. اور شرمندگی سے سسکی..
مجھے نہیں آتا.... "
اماں نے ایک لمحے اسکی صورت دیکھی...
جو رو رہی تھی.. اور رونے کے باعثلث اسکی آنکھیں سوج کر اور بھی پیاری لگ رہیں تھیں...
کوئ بات نہیں میں سیکھا دیتی ہوں... "
امان نے کہا.. اور اسے واشروم میں لے کر چل دیں.

....

شاہ میر حرم... شانزے... جبکہ شہروز بھی ناشتے کی ٹیبل پر تھے جبکہ اماں... اور ونیزے جس کا ذکر گھر میں کوئ نہیں کرنا چاہتا تھا.. وہ نہین تھی سب خاموشی سے اماں کا ویٹ کر رہے تھے..

م.. میر" حرم میر کے کان میں تقریب گھستے ہوئے بولی...
میر نے. اس سے فاصلہ بنا کر گھورا تو وہ منہ بسور کر رہ گئ...
بھوک لگی ہے.." وہ بھرائ ہوی آواز مین بولی تو میر اسکی شکل.. حیرت سے دیکھنے لگا.. یہ لڑکی پل میں آنسو کیسے نکال لیتی تھی...
صبر کرو "میر نے کہا.. تو حرم.. نا دانستگی مین.. چمچ بجانے لگی.. شہروز اور شانزے نے اسکی جانب دیکھا. جبکہ شاہ میر تو اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا...
ابھی وہ رونا سٹارٹ کرتی... کہ وہ تینوں ہنس پڑے.. جبکہ ماحول کی کثافت.. کافی کم ہو گی..
سو کیوٹ بھابھی" شانزے نے.. اسکے گال ہر چٹکی کاٹی جو سرخ ہو رہی تھی.. شاہ میر نے پیار سے اپنی بہن کو دیکھا...
بھابھی آپ.. کہاں تک پڑھی ہین میرے خیال سے آپکی سڈدی تو ابھی کنٹینیو ہو گی.. تو آپ میرے کالج کو جائن کر لیں" شانزے نے.. حرم کو مشورہ دیا.. جبکہ حرم کے گلے میں پڑھائ.. اٹک گئ...
یونی جانا اسکے لیے شروع دن سے محال تھا.. اللہ اللہ کر کے جان چھٹی تھی..
ن.. نہیں.. وہ اب میری شادی.. ہو گئ ہے نہ" حرم نے جیسے اسے بتایا.. شاہ میر.. سب سمجھتے ہوئے آئ برو اچکا کر اسکی صورت تکنے لگا.. جبکہ شہروز نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے چہرہ پھیر لیا..
اچھا..... ہو گئ تمھاری شادی" شاہ میر.. نے سنجیدگی سے پوچھا.. ھرم کی پلکین پھیر سے بھیگنے لگی..
لالا پلیز یار.. یہ.. اکڑو پولیس والا بن کر ہماری بھابھی کو ٹریٹ نہ کریں" شہروز بالآخر بولا.. تو شاہ میر.. نے داد دینے والے انداز مین گلی بجائ...

کل سے تم یونی جا رہی ہو... انڈرسٹوڈ"شاہ میر نے سختی سے کہا.. حرم سر جھکا گئ... جبکہ ناراضگی سے وہ ٹھیڑی نظروں سے میر کو دیکھ رہی تھی...

شانزے اور شہروز کے پاس ہنسنے کے سوا کوئ چارا نہیں تھا..

شہروز... تم خود.. دونوں کو پیک اینڈ دروپ دو گے.. اور میں کوئ کوتاہی برداشت نہیں کروں گا"

اسنے.. جیسے اسے وارن کیا...

تو شہروز نے سر ہلایا.. تبھی اماں کے کمرے سے.. ونیزے.. اور اماں نکلیں...

ونیزے کا حولیہ حرم.. منہ کھولے دیکھ رہی تھی.. جبکہ ان تینوں کو نے ایک نظر اماں کو دیکھ کر سلام کیا.. اور سر جھکا لیے..

حرم نے.. اماں کو دیکھا.. جو ونیزے کے شانے پر ہاتھ رکھے.. اسے اپنے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا رہین تھیں.. نو سو چاپئے کھا جر بیلی حج کو چلی.. "شہروز نے نفرت سے.. کہا.. جو ٹیبل پر موجود.. شاہ میر اور.. ونیزے نے سنا.. ونیزے کا دل.. بھر آیا.. جبکہ پلکیں بھیگ گیئں تھیں..

اسے ان تینون کا سلام کتنا اچھا لگا.. تبھی کچھ دیر بعد کنفیوز سی ہوتی.. اسنے بھی.. ایکدم سلام جھاڑا...

تو.. سب کی نظر اسپر اٹھی.. جن سے ایکدم وہ گھبرا گئ تھی...

اس سے پہلے وہ رونا شروع کرتی.. اماں مسکراتی ہوئیں اسکے نزدیک گئ...

اور اسکے سر کا بوسہ.. لیا.. کیسی ہو ڈول... "انھوں نے لاڈ سے پوچھا تو.. حرم کا سانس بھال ہوا...

اور اسنے خوشی سے سر اثبات میں ہلایا...

میری بیٹی سب سے پیاری ہے" اماں نے حرم کے گال پر ایک بار پھر پیار کیا اور جگہ پر بیٹھ گئ..

دیکھا بچو "حرم بے ساختہ بولی...
تو ناشتہ کرتے ان تینوں کے قہقہے... خان ہاوس کی درودیوار میں گونج گئے...
جبکہ حرم نے منہ بسور لیا.. اماں بھی ہنس دیں....
ناشتہ کرو خاموشی سے.. جب سے میری بہنیں آئیں ہیں ہنسنا بند نہی.ں ہو رہا تم سب کا" امان نے ناراضگی سے.. کہا تو شہروز نے اعتراض کیا..
اماں بہنوں نہیں بہو... بھابھی بہت کیوٹ ہیں" اسنے حرم کی طرف دیکھا نظروں میں عزت ہی تھی...
ونیزے سے کچھ بھی کھایا نہیں جا رہا تھا.. اسے.. حرم کی قسمت پر رشک آنے لگا..
شہروز ناشتہ کرو "امان نے کہا تو وہ جاموشی سے ناشتہ کرنے لگا.. جبکہ حرم اپنی تعریفون پر.. پھولے نہیں سما رہی تھی..
اور شاہ میر کو اسوقت وہ بہت پیاری لگ رہی تھی..
اگر سب یہان نہیں ہوتے اور وہ شاہ پیلس میں ہوتا تو ضرور اسکے پیارے لگنے پر اسے... بڑی.. پیاری سزا دیتا...

....

میر.. پلیز دیکھیں میں اماں کی ہیلپ کروں گی سارے کام بھی کرو گی.. مگر مجھے پڑھنا نہیں ہے.. "وہ رات سے یہ ہی گردان اسکے کانوں میں بولے جا رہی تھی... جبکہ وہ اپنی پریس نہ ہوئی یونیفارم کو غصے سے گھور رہا تھا....

بغیر حرم کی بات کا جواب دیے شاہ میر کمرے سے باہر نکلا....

اماں" اسنے وہیں سے ہانک لگائی... کچن میں مصروف اماں نے... ایک نظر ونیزے کو دیکھا.. جو.. بے تاثر نظروں سے چھری... کو چلتا دیکھ رہی تھی..

وہ چھری لے کر باہر نکل گئیں.. کہیں وہ کچھ کر نہ لے...

کیا پروبلم ہے شاہ میر" اماں نے ناگواری سے پوچھا.. تو وہ جھنجھلا گیا..

کیا میں یہ یونیفارم پہن کر جاو گا.. آپ نے پریس نہیں کرایا... شانزے کر دیتی یہ.. واچمین سے کہہ کر کرا دیتی...." خان ہاوس میں ایک بھی نوکر نہیں تھا.. اماں سارا کام خود ہی کر لیں تھیں شانزے بھی انکی مدد کر دیتی تھی.. جبکہ شاہ میر اور شہروز بھی اکثر.. کسی دن موڈ میں ہوتے تو ہیلپ کر دیتے...

اماں کو گھر کے کام نوکروں سے کرانا بلکل پسند نہیں تھا....

اوپر سے شاہ میر بھی گھر میں کوئی بھی نوکر نہیں چاہتا تھا...

جبکہ شہروز اکثر ٘اس بات پر جھنجھلا جاتا تھا...

اس میں چیخنے کی کیا بات ہے... شانزے جاو.. لالا کے کپڑے استری کر دو.... اور اگلی بار تم بلاوجہ یوں چینخیں تو.. میں بلکل پریس نہیں کروں گی صبح صبح گھر کو چڑیا گھر بنا دیتے ہیں" اماں غصے سے بڑبڑائیں تو.. حرم... کو شاہ میر کی کلاس لگتے دیکھ کافی مزاہ آیا...

اور وہ اچانک ہی شاہ میر کے پیچھے سے نمودار ہوئی...

اماں کیا میں پریس کر دوں... اب.. تو یہ کام مجھے ہی کرنے ہیں" وہ تھوڑا سا بلش ہوتی.... بولی تو شاہ میر.. اسکی صورت تکنے لگا...

یہ لڑکی اچھی خاصی چالاک تھی....

یونی نہ جانے کی وجہ سے.. اسنے شاید یہ آفر کی تھی...

اماں نے اسے وارفتگی سے دیکھا...

میری بیٹی تو بہت سمجھدار ہے.." اماں نے کہا تو.. حرم نے پورے دانتوں کی نمائشکرتے ہویے شاہ میر کو دیکھا اور اسکے ہاتھ سے شرٹ جھپٹ کر.. وہ سٹور روم کی جانب چل دی کیونکہ آئرن سٹینڈ ہی وہیں تھا...

شاہ میر.. مٹھی بھینچتے ہوئے... اسکے پیچھے گیا..

حرم.. جاو... اپنی تیاری کرو یونی جانے کی" شاہ میر نے.. اسکو گھورا...

میر.. بیوی کا کام کیا ہوتا ہے....

شوہر کی خدمت نہ کرو کتابوں میں وقت جھونک دوں.. ایسا نہیں ہوتا نہ" وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر بولی... جبکہ شاہ میر... اسکی عقل مندی کا.. جیسے قائل ہوا.. تھا مطلب وہ سیدھی زبان میں ماننے والی نہیں تھی...

اوہ.. تو میرے بیبی کو.. بیوی بنے کا بہت موڈ ہے..." شاہ میر... نے اسکے ہاتھ سے شرٹ جھپٹی... اور آئرن سٹینڈ پر پھینک کر اسنے سٹور روم کا دروازہ بند کیا...

حرم کو محسوس ہوا.. اب اسنے پاوں ہر کلہاڑی مار لی ہے...

م.... میر میرا وہ مط... مطلب نہیں تھا.." شاہ میر کو خود کے قریب آتا دیکھ کر حرم ہکلائ....

تو کیا مطلب تھا سوئیٹ ہارٹ.. جانتی ہو بیوی کے کام.. اور فرائض کیا ہوتے ہیں.." اسنے.. اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر... خود سے قریب کیا.. جبکہ حرم.. پل میں جیسے پھیگل گئ تھی... اسکا چھونا ہی حرم... کو مدہوش کر دیتا تھا....

عجیب سحر انگیز شخص تھا....

م... میں... مجھے چھوڑیں.. مجھے جانا ہے" حرم منہ بسورتی ہوئ بولی.....

ارے ابھی سے... میں تو سوچ رہا ہوں... آج یہ دروازہ بند کر کے...

ایک میں.. اور ایک تو.....

" وہ گنگناتا.. ہوا. اسکے بال.. گردن سے ہٹا.. کر... ابھی کچھ کرتا ہی کہ حرم کرنٹ کھا کر اس سے دور ہوئ....

آپ... کتنی بری باتیں کرتے ہیں" حرم اپنے دل کی دھڑکنوں کے شور کو... سمبھالتی ہوئی... کانپتی آواز میں بولی...

ڈارلنگ... ابھی سے کیوں گھبرا رہی ہو.. "شاہ میر نے ایک ہونٹ.... دانتوں میں دبا کر.. حرم کو رسیلی نظروں سے دیکھا.. جبکہ ایک ہاتھ سے وہ.. اپنی رف پھنی ہوئی شرٹ کے بٹن کھول رہا تھا....

حرم اسکے اس لوفرانہ.. انداز پر آنکھیں پھاڑ کر رہ گی..

م... میر.." شاہ میر کو اپنے بلکل نزدیک دیکھ کر حرم دیوار میں چیپک گئ.....

ریلکس بیبی.... تم تو بیوی بننا چاہتی ہو....

تو اب ڈر کیوں رہی ہو.." شاہ میر نے... اسکی گھبراہٹ سے حظ لیتے ہوئے... اپنے پرانے.. انداز میں.. سنجیدگی سے...

اسکے گالوں کو چھوتے ہوئے پوچھا.. تو اسے حرم کی دھڑکنوں کا شور اپنے کانوں میں بھی محسوس ہوا...

. ن.... نہیں م... میں جاتی ہوں نہ... یونی بھی تو جانا ہے" حرم بھیگے لہجے میں بولی تو شاہ میر... مدھم سا مسکرا دیا....

یہ بات بات پر رو کیوں دیتی ہو.." اسنے.. دونوں ہاتھوں.ں سے اسکے چہرے پر سے بال سمیٹے.. اور اسکی آنکھوں میں دیکھا.. جبکہ حرم اسکے لبوں پر ٹھری مسکراہٹ دیکھ رہی تھی...

خیرت.... پسند آ گئے ہیں کیا.. "اسنے شرارت سے.. پوچھا.. تو حرم نے سٹپٹا.. کر.. آنکھیں کھا لیں...

ج... جاوں. "وہ.. منمنائ...

کیا جو تمھیں چیز پسند ہو اسکا ٹیسٹ نہیں کرتی.. "شاہ میر مدہوش سا.. اسکے.. لبوں پر جھکنے لگا...

حرم نے.. آنکھیں زور سے بھینچ دیں....

شاہ میر نے.. اسکو مزید خود میں بھینچ لیا...

ابھی.. وہ اسکی سانسوں. کو بھی قید کرتا اس سے پہلے ہی دروازہ دھڑ دھڑ بجا.. دونوں.. جھٹکے سے الگ.. ہوئے...

حرم کی تو سانسیں ہی اکھاڑنے لگیں.. جبکہ شاہ میر شانزے کو دیکھ کر اچھا خاصا بھکلا چکا تھا...

کم از کم اسکی بہن کے سامنے اسکا ایسا امیج نہیں تھا..

اسنے خود پر.. افسوس کیا..

ارے بھابھی.. کیا ہوا "حرم کا کھانسنا جب نہیں روکا تو شانزے اس تک پہنچی اور اسے اٹھایا..

میں ٹھیک ہوں... " حرم نے منہ پر ہاتھ رکھ کر.. ایک نظر شاہ میر کو دیکھا.. جو اسی کیطرف سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا....

اور شانزے کا ہاتھ پکڑ کر.. وہ وہاں سے تقریباً بھاگی ہی تھی...

یہ آدمی بہت خطرناک تھا... اسنے اب شاہ میر سے دور رہنے کا فیصلہ کر لیا تھا...

....

ونیزے خاموشی سے... اماں کو کام کرتے دیکھتی رہی..

بیٹا جاو... شہروز کی مدد کرو اسے شاید کسی چیز کی ضرورت ہو "اماں نے کہا تو.. ونیزے پھیکا سا ہنس دی...

انھیں ضرورت نہیں میری ہیلپ کی"

اچھا اور تمھین کیسے پتا.. بات نہیں کرو گی تو بات ختم نہیں ہو گی.. جاو شاباش "انھوں نے اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر کی جانب کیا.. تو.. ونیزے... ہمت کرتی.. شہروز کے کمرے کی جانب بڑھی...

اور ابھی وہ دروازہ بجاتی... مگر دروازہ تو پہلے سے کھلا ہی تھا.. وہ اندر آئ.. تو شہروز. ٹراوزر پہنے گلے میں ٹاول ڈالے.. بغیر... شرٹ کے کھڑا... تھا...

ونیزے کو اپنے کمرے میں دیکھ کر وہ غصے سے.. پلٹا...

یہاں آنے کی وجہ... "وہ بھنایا

... جبکہ ونیزے اسکے کڑے تیوروں... سے گھبراتی... بولی..

وہ آنٹی نے کہا.. تمھاری ہیلپ کروں... میرا مطلب آپکی" اسنے حرم کو شاہ میر کو آپ کہتے سنا تھا... اسے لگا شہروز بھی اسکا یہ انداز شاید پسند کرے..

گریٹ.. تو اب کون سی گیم چل رہی ہے تمھارے دماغ میں میرے خلاف مجھے دیکھنے کے لیتا اب کس مرد کا سہارا لینے والی ہو" شہروز نے کڑے تیروں سے اسکو.. دیکھا.. جبکہ اسکی کڑوی بات.. ونیزے نے... نم آنکھوں سے برداشت کی.. اور سر جھکا گئ..

دیکھو محترمہ یہ ڈرامے بازی تم نہ کسی اور کو دیکھو...

حیران ہوں میں تمھاری اداکاری پر... اچانک تمھیں نیک پارسا بننے کا شوق چڑھ گیا.. چانک تم میرے ساتھ رہنے کے لیے تیار ہو گئ..

اچانک.. تم نے اپنا حولیا بدل لیا..

چاہتی کیا ہو تم "اسنے گلے سے ٹاول اتار کر غصے سے بید پر پٹخی...

میں غلط تھی" ونیزے.. نے اپنے آنسو صاف کیے.. شاید اسکے دل کا بوجھ اس سے معافی مانگ کر کم ہو جائے...

اچھا بڑی جلدی نہیں پتا چل گیا تمھں کہ تم غلط تھی.... "

شہروز نے شانے اچکائے...

اور... اپنی شرٹ اٹھالی.. ونیزے اب بھی سر جھکائے کھڑی کہتھی...

میرا آپ سے شادی سے پہلے کوئ بھی عمل تھا.. اسکے لیے.. میں اپنے خدا سے معافی مانگ سکتی ہوں آپ سے نہیں...

مگر آپکے نکاح میں رہ کر میں نے صرف آپ کو... نیچا دیکھنے کے لیے عادی کے ساتھ جو بھی کیا..

اسکے لیے میں آپ سے معافی مانگنا چاہتی.. ہوں..

مجھے اپنی غلطی کا احساس ہے.. "وہ اپنے آنسو پونچتی اب اسکی صورت تک رہی تھی....

جو شرٹ پہن چکا تھا...

میری تم سے کوئ فلی وابستگی نہیں کہ مین تمھیں سینے سے لگا کر یہ کہو کہ اگر صبح کا بھولا شام کو لوٹ ائا.. تو ٹھیک ہوتا.. ہے...

میں نے تمھاری جیسی لڑکی کو کبھی پانے لائف پاٹیز کے طور پر.. پسند نہیں کیا..

تم نے میرے نکاح میں رہ کر جو بھی کیا.. وہ اگر وقت کے ساتھ میں بھول بھی جاو تب بھی ہم دونوں کا ساتھ ممکن نہیں نہ میں تمھیں اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہوں..

میں نے ڈیورس پیپر ریڈی کرنے کا کہا ہے.. میرے دوست کے فادر وکیل ہیں.. لیکن ابھی وہ یہاں نہیں ہیں.. تو جیسے ہی وہ ایں گے تمھیں طلاق دے کر مین تمھیں آزاد کر دوں گا.. تم اپنی جگہ خوش رہو میں اپنی جگہ.. اب تم جا سکتی ہو.. "اسنے دو ٹوک بات کی جبکہ اس دوران وہ.. ونیزے کا زارو قط؛ ر رونا.. عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا.. مگر.. جو حقیقت تھی وہ اسنے سامنے رکھ دی تھی ؛...

ونیزے ابھی باہر نکلتی کہ... اماں کو دیکھ کر اسنے اپنی بھیگی آنکھیں صاف کیں..

بول دیا تم نے جو بولنا تھا.." اماں نے.. شہروز کو غصے سے دیکھا..

شہروز نے پلٹ کر انکی جانب دیکھا اور سلام کیا جس کا جواب انھوں نے سر کے اشارے سے دیا...

شہروز مجھے تم سے اتنی سنگدلی کی امید نہیں تھی.. میں کوئ لمبی چوڑی باگ نہیں کرو گی.. صرف اتنا بتاو گی.. تمھین کہ ونیزے کے علاوہ.. نہ تم میرے زندہ رہنے تک کسی سے شادی کرو گے اور نہ ونیزے کو طلاق دو گے.... "وہ سختی سے بولیں.. تو شہروز.. نے ایک خونی نظر ونیزے پر ڈالی...

اماں.. ہم دونوں.. اکھٹے نہیں رہ سکتے.." شہروز نے کہا.. تو.. اماں نے ہاتھ اٹھا کر اسے ٹوک دیا...

سب ٹھیک ہو جائے گا وقت کے ساتھ....

وہ تمھارے ساتھ رہنا چاہتی ہے.. تمھیں اسے موقع دینا چاہیے.. "

بکواس ہے.. یہ لڑکی اب بھی کوئ گیم سوچے بیٹھی ہے "اسنے ناگواری سے کہا.. تو اماں نے شہروز کو گھورا... تم اپنا منہ بند کرو.. اور اگر وہ اتنی ہی پلیننگ تمھارے بقول کر چکی ہے تو کیا تم میں اتنی صلاحیت ہے کہ تم اسے اپنا کر سکو "اماں نے جیسے اب اسے آڑے ہاتھوں لیا..

میں کتنا ہی نہیں چاہتا.. "شہروز.. نے صاف ٹکا سا جواب دی آ..

ٹھیک ہے.. تمھارا دماغ.. جب درست ہو جائے تب بات کرنا.. ورنہ اب مجھ سے بات مت کرنا "
وہ بولیں اور باہر نکلنے لگی...

یار اماں آپ اس لڑکی کی وجہ سے اپنے بیٹے سے ناراض ہو گئیں"وہ ایک پل میں اس تک پہنچا
بیوی ہے یہ لڑکی تمھاری" شہروز نے.. گھیرہ سانس لیا..

اچھا ٹھیک ہے جیس آپ چاہتی ہیں ویسا ہی ہو گا..." وہ کم از کم اپنی ماں کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتا تھا...

تبھی حامی بھری..

جبکہ دل میں وہ ونیزے کی اصلیت اماں کے سامنے لانے کے لیے.. پختہ ارادہ باندھ چکا تھا...

اماں اسکی حامی ہر مسکرائیں..

مجھے فخر ہے اپنے بچوں پہر" انھوں نے لاڈ سے کہا.. اور اسکے سر پر ہاتھ پھیر...

جبکہ وہ بغیر ونیزے کو دیکھے اماں کے ساتھ ہی نکل گیا...

....

آبان تمھارا ایک مہینہ پورا ہو چکا ہے" وہ بولا تو آبان نے سر تھام لیا..

صرف پندرہ دن.. پندرہ دن کے اندر اندر حرم تمھارے پاس ہو گی"ابان نے کہا تو.. مقابل نے اسکو دو چار گالیاں دیں.. اور سولھویں دن اسکو مار دینے کی دھمکی دے کر فون بند کر دیا.. جبکہ ابان.. کو اب سیدھے راستوں سے کچھ ہوتا نہیں دکھ رہا تھا..

وہ حرم کو کڈنیپ کرنے کا ارادہ کر چکا تھا.. جبکہ شاہ میر.. کو بھی مزاہ چکھانا تھا...

اور آج ہی اسے اپنے سورسز سے پتا چلا تھا کہ.. حرم نے یونی جانا شروع کر دیا ہے....

مگر اسکی یونی چینج تھی جبکہ اسکا نام بھی چینج تھا...

اسنے رضا کو بتانا ضروری نہین سمجھا..

اچھا تھا وہ بڈھا ایسے ہی اسکو دیکھنے کے لیے ترسے... کیونکہ وہ کچھ کرنے لائق نہین تھا.. دن بادن رضا.. کی حالت اور صحت گیرتی جا رہی تھی جبکہ یہ ہی حال.. زرینہ کا بھی تھا...

....

شام کے سائے چارو اور پھیل چکے تھے....

اماں شانزے حرم ونیزے سب ہی بیٹھے تھے.. جبکہ حرم چیئر پر آنکھیں بند کیے اب پوری طرح نیند میں اترنے لگی تھی..

حرم "اماں نے پکارہ... تو وہ سرخ آنکھوں سے چونک کر انھیں دیکھنے لگی..

تھک گئ ہے میری بیٹی" وہ پیار سے بولیں... ...

تو حرم نے منہ بنایا..

میں تھکتی تو نہیں ہو.. وہ آپ کا جنگلی بیٹا ہے.. ڈرا دھمکا کر پڑھنے بیجھتا ہے...

میں بھی فیل ہو گی.. پکا.. "وہ آنکھیں بند کیے نیندوں میں بولی تو... اماں سمیت وہ دونوں بھی مسکرا دیں...

ونیزے کی حرم سے اب تک کوئ بھی بات نہیں ہوئ تھی
کیونکہ... کوئ موقع نہیں بنا..
اچانک ہی اسکو کچھ یاد آیا..
حرم تم نے میڈیسن لی ہے" ونیزے بولی تو اماں اور شانزے نے چونک کر.. اسکی.. جانب دیکھا جبکہ حرم نیند میں بڑبڑاتی.. ہوئ.. اب.. ہاتھ چلا رہی تھی...
اور پھر وہ گھیری نیند میں اتر گئ...
بیٹا تم حرم کو جانتی ہو" اماں نے پوچھا تو... ونیزے نے اثبات میں سر ہلایا..
ہم ایک ساتھ پڑھتے تھے "
پھر تو تمھاری بھی پڑھائ کا کافی لوس ہو گیا ہو گا.. تم بھی دوبارہ جوئن کر لو "اماں نے مشورہ دیا تو ونیزے.. انکی طرف دیکھنے لگی...
میرے خیال سے شہروز کو اچھا نہیں لگے گا" ونیزے نے کہا تو اماں نے.. نفی کی..
نہیں وہ کچھ نہیں کہے گا.... تم بھی دوبارہ سے جاو... اور.. ویسے تو.. میرا مطلب.. تمھارے والدین جو سب کچھ ہو چکا ہے اسکے بارے میں جانتے ہیں" انھوں نے کچھ جھجھک کر پوچھا کہیں وہ برا نہ مان جائے...
نہیں آنٹی... میری ماں نہیں ہے.. اور بابا... وہ.. ... نیویوک گئے ہیں...

معلوم نہیں وہ کب آئیں.. کسی کو اس بات سے فرق نہیں پڑے گا ونیزے.. کہاں ہے زندہ ہے یا مر گئی" نم آنکھوں سے وہ پھیکا سا ہنسی تو اماں نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا.. جبکہ شانزے جو اسکے لیے کچھ اچھے خیالات بلکل نہیں رکھتی تھی.. اسکو بھی ونیزے پر ترس آیا...

یقینا اگر اسکی اچھی پرورش ہوتی تو.. اسکا ماضی.. اسکے لیے.. پشتاوا نہ ہوتا...

بھابھی کچھ نہیں ہوتا اب آپ یہاں ہیں اور ہمیں تو فرق پڑتا ہے.. "شانزے بولی تو ونیزے.. نے ڈبڈبائی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا...

کیا تم نے مجھے معاف کر دیا" وہ بے تابی سے بولی تو شانزے... کو اسکا ایسا بولنا بلکل اچھا نہ لگا..

بھابھی.. میں بھلہ کون ہوتی ہوں آپکو معاف کرنے والی "اسنے ایک نظر اماں کی جانب دیکھ کر کہا جو دونوں کو دیکھ رہیں تھین..

میں نے تمھارے بھائی کے ساتھ اچھا نہیں کیا ضد اور غصے اسپر الزام لگایا.. اور.." وہ سسکی تو... شانزے...

آٹھ کر اسکے پاس آئی..

آپ مت روئیں.. آپکو اپنی غلطی کا احساس ہے.. اتنا بہت ہے.. "اسنے ونیزے کو گلے لگاتے ہوئے کہا.. تو ونیزے مسکرا فی.. یہ لوگ بہت اچھے تو.. وہ نہ جانے کیوں ان لوگوں سے پیچھا چھڑانا چاہتی تھی...

بہت برے ہی آپ میر.. "حرم... اپنے ہونٹوں پر.. غصے سے ہاتھ پھیرتا اچانک... بولی تو.. وہ تینوں اسکیطرف متوجہ ہوئیں....

اور اسکی بات پر تینوں ہی.. جزبز ہوئیں.. اور اس سے پہلے.. وہ کچھ کہتی.. کہ شاہ میر اور شہروز کی گاڑی گھر کے اندر داخل ہوئ..

اماں کو وہاں لون میں دیکھ کر وہ دوں‌وں ہی وہیں آ گئے اور سر جھکا کر سلام کیا..

شہروز نے ایک اچٹتی نظر ونیزے پر ڈالی.. جبکہ شاہ میر.. حرم... کو یہاں سوتا دیکھ وہ بھی اس وقت.. حیران ہوا.. اور اب اسکے تیور بگڑنے لگے تھے.. وہ جانتی تھی یہ اسکے آنے کا وقت ہے اور پھر بھی.. سوئ ہوئ تھی...

کیسا گزرا دن تم دونوں کا "اماں نے پوچھا تو.. دونوں نے انکی طرف دیکھا..

اٹس ہارڈ.." شاہ میر نے کہا.. اور حرم.. کی چیئر کی بیک ہر ہاتھ ٹیکا لیا...

ٹھیک تھا بس.... "شہروز نے جواب دیا.. اور شانزے کی چیئر پر بیٹھ گیا...

گڑیا.. پلیز کافی دے دو" شہروز نے شانزے سے کہا تو.. وہ سر پلاتی.. کچن کی جانب چلی گئ..

ونیزے خود میں چاہ کر بھی اٹھنے کی ہمت نہیں پا رہی تھی تبھی بیٹھی رہی جبکہ سر جھکا ہو تھا...

اور پھر اچانک اسے شاہ میر کا خیال آیا.. جو اب بھی حرم کے پاس کھڑا تھا...

آپ... آپ بیٹھ جائیں..." ونیزے... نے ایکدم اٹھ کر چیئر چھوڑی...

نو اٹس اوکے.. میں روم میں جاو گا.." اسنے.. بے تاثر لہجے میں کہا...

شہروز اور اماں دونوں نے دیکھا جبکہ ونیزے اگلا لفظ نکالنے قابل نہیں تھی...

بیٹھ جاو شاہ میر "اماں کو شاہ میر کا انداز برا لگا گھا.. تبھی بولیں....

تو شاہ میر بھلہ اماں کی بات ٹال سکتا تھا... وہ بیٹھ گیا.. جبکہ حرم کا اسطرح سویا اسے اکورڈ لگ رہا تھا...

اماں شہروز سے گلاسری کے بارے میں بات کرنے لگی کیونکہ مہینہ ختم ہونے والا تھا اور گلاسری وہی لاتا تھا...

شہروز انکی بات سن رہا تھا...

شاہ میر کی بھی توجہ ادھر ہی تھی جبکہ ونیزے بھی سائیڈ پر کھڑی تھی...

میر "اچانک ہی حرم کی لجائی ہوئی آواز پر سب نے اسکیطرف دیکھا.. جبکہ شاہ میر کو پہلی بار اپنے کانوں سے دھواں نکلتا محسوس ہو رہا تھا...

اسکی آواز میں ایک عجیب تاثر تھا.. اور بس اس سے زیادہ وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا....

اسنے حرم کی تیوری چڑھا کر کلائی پکڑی.. اور.. کھینچ کر اسکو کھڑا کیا...

یہ رہا میر بولو کیا کام ہے... "وہ غصے سے بولا جبکہ.. اماں ارے ارے کہنے کا بھی اثر نہ ہوا... دوسری طرف.. ونیزے اور شہروز بیقوقت مسکرا رہے تھے...

حرم.... سرخ.. آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی.. جبکہ.. شاہ میر نے اسے ایک بار پھر جھنجھوڑا....

آپکے ساتھ مسئلہ کیا ہے.." حرم تو جیسے ہتھے سے اکھڑی...

میرا مسلہ تم ہو.. افسوس ہے مجھے تم سے شادی کی میں نے..." شاہ میر نے اسکو چیڑانے کے لیے. مزے سے کہا اور... چیئر پر بیٹھ گیا...

اوہ اب ہو رہا ہے افسوس... آپکو.. اب تو مجھ سے جان نہیں چھٹتی آپکی کرتے رہیں افسوس "وہ غصے سے پیر پٹخ کر بولی...

جبکہ شاہ میر... نے اپنے مسکراتے لبوں کو.. انگلی اور انگوٹھے کی مدد سے چھپا لیا...

اسے ہی نہیں چھوٹتی... اماں مجھے کرنی تھی آپ سے اس موضع پر بات....
میں چاہتا ہوں آپ میرے لیے ایک اچھی سی لڑکی ڈھونڈیں....
جو مجھے بیوی لگے.. چھوٹی بچی نہیں"اسنے ایک اور شوشا چھوڑا.. جبکہ شہروز سے اب ہنسی روکنا محال تھا...
واہ لالا واہ.." اسنے تالی بجائی.. جبکہ.. حرم جو اپنے روم کیطرف جا رہی تھی شاہ میر کی بات پر پلٹی..
اور دندناتی ہوئی اماں تک پہنچی..
میں کہہ رہی ہوں آپکو.. اگر اپنے ان کے لیے لڑکی ڈھونڈی تو.. میں اس لڑکی کو بھی اور انھیں بھی مار دوں گی" وہ برائے وہ لہجے میں غصے سے سرخ چہرہ لیے بولی..
ارے میرا بچہ" اماں نے حرم کو آٹھ کر گلے سے لگایا...
فضول بول رہا ہے.. بھلہ میری حرم سے زیادہ میری بھی کوئی ہو گی "انھوں نے پیار سے پچکارہ تو...
حرم نے اثبات میں سر ہلایا.. جیسے بلکل متفق ہو انکی بات سے...
بس کرو اب.. جاو دونوں فریش ہو.. "اماں نے دونوں بیٹوں کو کہا.. اور وہ خد.. اندر کی جانب چل دیں..
ویسے لالا.. پلین آپکا اچھا ہے
. دوسری شادی کا مگر اماں "شہروز اٹھتے ہوئے افسوس سے بولا...
جبکہ حرم نے شہروز کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا...

لالا کی جان.... بھلہ پہلے اماں کو.. تمھارے لالا کی شادی کی خبر ہوئ تھی" شاہ میر شاید اچھے موڑ میں تھا تبھی حرم کی جان جلا چکا تھا....

یار آپکی تو بات ہی کیا.. ہے.. "وہ دونوں.. ایک دوسرے کے شانوں پر ہاتھ رکھے.. مزے سے.. دوسری شادی کی باتیں کرتے... وہاں سے.. اندر چلے گئے جبکہ حرم کا تو بس نہیں چل رہا تھا... شاہ میر میں گھس کے پھٹ جائے...

جبکہ ونیزے... کے پاس الفاظ ہی نہیں تھے...

....

شاہ میر کو حیرت تھی.. اتنا بولنے کے بعد بھی حرم نے رات سکون سے کیسے گزار لی تھی...

وہ آرام سے.. بغیر اس سے بولے سو چکی تھی...

اور آج سنڈے تھا.. تبھی.. شاہ میر سکون سے رف حولیے میں.. اپنے بستر میں گھس ہوا اتھا..

جبکہ حرم میڈیم سکون سے سوئ ہوئ تھیں جبکہ اسکے ہاتھ پاوں میر کے اوپر تھے.. اور میر ایل سی ڈی پر میچ دیکھ رہا تھا...

اچانک اسنے گھڑی کیطرف دیکھا.. 12 بج رہے تھے.. اور باہر سب کی آوازیں آ رہی تھیں....

اور اسکی بیگم اب تک سو رہی تھیں..

حرم. "شاہ میر نے... اسکو اٹھانا چاہا.. مگر حرم ٹس مس نہ ہوئ..

حرم اٹھ جاو..." شاہ میر نے اسکے چہرے پر بکھرے بال انگلیوں کی مدد سے ہٹائے...

کیوں" حرم نے ایک آنکھ کھول کر اسکیطرف دیکھا...

کیونکہ دن نکل چکا ہے.. اور سب جاگ چکے ہیں... اور مجھے بھوک لگی ہے... فریش ہو جاو.. پھر اکھٹے ناشتہ کرنے چلیں گے "شاہ میر نے... اسکی بند آنکھوں ہر پھونک ماری تو.. حرم. نے.. اسکے سینے پر مکے برسانا شروع کر دیے...

کیوں میرے ساتھ کیوں کریں گے.. اپنی بیوی لے کر آئیں اسکے ساتھ کرنا یہ سب.. مجھے کہیں نہیں جانا.. اور مین آپکے کمرے میں بھی کیوں ہوں.. جا رہی ہوں میں" حرم غصے سے بولتی اٹھی جبکہ شاہ میر بھی کمبل ہٹا کر اٹھا.. کیونکہ حرم نائٹ ڈریس میں تھی ... کبھی وہ یوں ہی باہر نہ نکل جاتی...

ہیلو... بس بہت ہوا....

جب تک ہو بس گم ہی ہو میری بیوی.. اب مزید مین تمھارے چنچلے اٹھانے کے لوڈ میں بلکل نہیں ہوں تو بہتر ہے.. جاو فریش ہ وجاو... اور شاپنگ ہر چلی جانا آج... "شاہ میر نے اسکو باہر نکلنے سے روکا.. اور سختی سے کہا.. تو حرم نے.. ادا سے اپنے شانے پر سے بال ہٹائے..

آ گئے نہ لائن ہر.. ویسے جب تک کا مطلب بتائیں گے" اسنے ڈمغور سے شاہ میر کو دیکھا..

اور پھر ہی انگلی اٹھا کر اسکو وارن کیا..

ساری عمر... اوکے ساری عمر "اسنے کہا.. اور.. واشروم میں چلی گئ.. جبکہ شاہ میر. جو فریش تو ہو چکا تھا... اسپرا ایک گھوری ڈال کر.. روم سے باہر نکل گیا...

نیچے سب ناشتے کی ٹیبل ہر اکھٹے تھے...

سوری میں لیٹ ہو گیا" شاہ میر نے سب سے معزرت کی...

جبکہ اماں نے اثبات میں سر ہلایا.. اور آج سب کو ونیزے ناشتہ سرو کر رہی تھی...

شاہ میر کے آگے پلیٹ رکھتے ہوئے وہ تھوڑا ہچکچائی..

شاہ میر سے اسے اچھا خاصا ڈر لگتا تھا..

نہ جانے حرم کیسے اس سے اتنا فری تھی..

رکھ دو.." شاہ میر نے بالآخر خود ہی کہا.. تو ونیزے نے اسکو ناشتہ سرو کیا.. اور ابھی سب نے پہلا لقمہ توڑا ہی تھا کہ حرم آندھی طوفان کیطرح وہاں پہنچی.. وہ اتنی سپیڈ سے سیڑھیاں اتری.. کہ لاسٹ سیر مڑھی پر اچانک ہی.. اسکا.. جیسے سنس بند ہونے لگا.. اور وہ وہیں بیٹھتی چلی گئی..

شاہ میر وہیں ناشتہ چھوڑے استک پہنچا جبکہ.. وہ سب بھی اٹھ گئے...

م..... میر.. مجھے.. پین ہو رہا ہے.. "وہ اٹکتے ہوئے بمشکل بولی... تو شاہ میر... نے اسکو بانہوں میں بھر لیا..

حرم.. تمھین کس نے کہا تھا.. اسطرح اترو." وہ غصے سے بھنا یا..

حالت دیکھو اسکی.. بس غصہ کرنا ہے "اماں نے اسے جھڑکا.. جبکہ.. شانزے.. اسکی ٹیبلٹس لے آئی.. مگر حرم.. کی کیفیت.. عجیب ہو رہی تھی.. اور اب...

وہ بے ہوشی میں جا رہی تھی.. شاہ میر نے اسکے سرد پڑتے گال دیکھو.. اور وہاں سے ہٹ کر اپنے ماتھے پر پھیلا پسینہ صاف کیا اور فواد کو کال کی...

اسے فورا پہنچنے کا حکم دے کر.. وہ اب بے ہوش پڑے حرم کے وجود کو بے بسی سے دیکھ رہا تھا.. یہ وہ لمہ تھا.. جب سب اسکے اختیار سے باہر ہو جاتا تھا... وہ.. چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پاتا تھا...

وہ بے چینی سے ٹہلنے لگا..

جبکہ شہروز.. نے.. اسکی جانب دیکھا..

لالا ہم ہسپیٹل لے جا سکتے ہیں بھابھی کو.. آپکی ضد کی وجہ سے انھیں کچھ ہو گیا تو "شہروز نے پہلی بار اس سے اونچی آواز میں بات کی تھی.. وہ خاموشی سے دانت بھینچے اسے دیکھنے لگا..

جبکہ وہ تینوں حرم کو یوں ایکدم بے سد ہوتا دیکھ رونے لگیں تھی..

تم تو چپ کرو پہلے ہی سب پریشان ہیں حوصلہ دینے کے بجائے.. رونے بیٹھ گئ ہو .." شہروز نے سختی سے.. ونیزے کو کہا تو... وہ.. اسکی بات سمجھتے ہوئے... اماں اور شانزے کے لیے پانی لینے چلی گئ..

جبکہ فواد بھی پہنچ چکا تھا..

میں نے تمھیں ہزار بار کہا ہے.. انکی لائف کا رسک لے رہے ہو تم... انھیں... اسطرح پرانی میڈیسنز پر چلا کر" فواد نے حرم کو دیکھ کر بھڑک کر شاہ میر کو کہا...

زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے... اسے ہوش مین لاو.. ورنہ میں. اسکا گلہ فبا کر سری دمر کے لیے یہ آنکھیں؛ بند کر دوں گا" شاہ میر کی گرج... تھی... کہ سب خاموش ہو گئے..

ان کا ٹریٹمنٹ.. کسی سرجن سے ہونا چاہیے.. انھیں ہسپیٹل لے کر جانا ہو گا ابھی" فواد نے کہا تو..

شاہ میر نے. اسکو اور ش ہی روز کو اپنے راستے میں سے ہٹایا آ.. اور حرم کو دونوں بازوں میں بھر لیا...

حرم... مجھے نہیں چھوڑ سکتی تم....." شاہ میر اسے خود میں بھینچے بڑبڑایا.. اور وہاں سے نکلا... جبکہ شہروز.. اور فواد بھی انکے پیچھے نکلے...

مگر روتی ہوئ.. شانزے پر فواد نے بڑی گھیری نظر ڈالی تھی...

....

فیضان نے آج شاید مہینے بعد وہ نمبر ڈائل کیا....
جو کہ اس کی توقع کے عین مطابق. ریسیو نہیں کیا گیا...
جبکہ اسنے بیت ساری کالز دین.. تب بھی ریسیو نہ ہوا تو اسنے جھنجھلا کر... موبائل سائیڈ پر پٹخ دیا...
گھر کے ماحول میں عجیب کثافت یہ شاید منحوست کہنا زیادہ بہتر تھا...
وہ نہیں جانتا تھا.. یہاں یر کوئ دوسرے سے نگاہ کیوں چرا رہا ہے...
کیا بات ہے.. جو.. سب... کل لاونج میں بیٹھے ماضی کو یاد کر رہے تھے جبکہ اسکے آنے پر سب خاموش ہو گئے..
اسے اکتاہٹ ہو رہی تھی اس ماحول سے...
تبھی اسنے.. اپنے دوستوں کے ساتھ... شمالی علاقہ جات مین جانے کا ارادہ کیا... مگر وہ اس سے پہلے شانزے سے بات کرنا چاہتا تھا.. جو کہ ممکن نہ ہو سکا... مگر ایس انہیں تھا کہ ان گزرے دنوں میں اسنے اس لڑکی کو بھلہ دیا...
یہ تو نا ممکن تھا کہ وہ... اسکو بھلا دے....
حرم کے لیے پریشان وہ بھی تھا...
مگر جب سے اسے پتا چلا تھا کہ وہ راض انکل کے بیٹے کے پاس ہے.. جو اسکے لیے حیرت انگیز ہی تھا.. کہ انکا بیٹا کون سا بیٹا کہاں سے آ گیا وہ بیٹا.. جو ان سے حد سے زیادہ نفرت کرتا ہے...

وہ کچھ سمجھا نہیں اور جب اسنے سب سے استفسار کیا تو ملنے والی خاموشی سے اسکا دماغ اچھا خاصا تپ چکا تھا.. تبھی.. وہ یہاں سے جانا چاہتا اٹھا... اسنے ایک بار پھر نمبر ڈائل کیا... جو کہ ریسیو نہ ہوا.. تو اسنے یک میسج سینڈ کیا..

فیضان تمھیں کبھی نہیں بھول سکتا....

آج کل پرسو.. کب تک کال نہیں اٹھاو گی ایک دن تمھین میرے پاس ہی آنا ہے "اسنے میسج سینڈ کیا... اور سکون سے لیٹ گیا...

....

ڈاکٹر نے حرم کو کچھ دن اڈمیٹ کرنے کا کہا.. جبکہ اسکی طبعیت کے حساب سے ساری دوائ تبدیل کی...

سب ہی اسکے پاس تھے... جبکہ حرم کے ہاتھوں ہر ڈریپس لگی ہوئیں تھیں.. جس سے وہ جھنجھلا چکی تھی.. کچھ ہی گھنٹوں میں اسکا چہرہ بلکل کملا گیا تھا...

اماں ہم گھر چلتے ہیں" اسنے منہ بسورا...

چندا چلیں گے جب تم ٹھیک ہو جاو گی اوکے" انھوں نے پیار سے کہا اور سیب کا ٹکڑا اسکے منہ میں دیا...

حرم... سکون سے لیٹ جاو... تمھارے ہلنے سے دریپ.. نہ ہل جائے پھر سوئیں لگ جائے گی" ونیزے نے حرم کو ٹوکا جو بار بار ہاتھ اٹھا کر دیکھ رہی تھی....

تم بھی ڈانٹ لو "اسنے رونی صورت بنائی.. تو شانزے اور ونیزے بیقوقت اسکے آگے ہاتھ جوڑ گئیں..
خدا کے لیے رونا مت "
اور تبھی شاہ میر.. شہروز فواد تینوں.. سرجن اسفند کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئے...
کیسی ہو بیٹا ڈاکٹر نے پیار سے پوچھا "
میں ٹھیک ہو.... مگر گھر جانا ہے.. مجھے بلکل یہ ہسپیٹل اچھا نہیں لگ رہا "حرم سے کہاں کچھ عقل مندی ک امید کی جا سکتی تھی.. سب اسکی بات پر مسکرا دیے..
بلکل آپ جلد یہ سے ڈسچارج ہو جائیں گی.. اور میں نے آپکے ہسبینڈ سے کہہ دیا ہے... وہ آپکو.. اب سیر و تفرتح ہر لے جائیں گے. تاکہ آپ جلدی سے.. ٹھیک ہو جائیں گی" ڈاکٹر نے اسکی ہارٹ بیٹ چیک کرتے ہوئے کہا.. تو حرم.. کے دانت باہر نکل آئے اور اسنے شاہ میر کی. طرف دیکھا... جس کا چہرہ حد سے زیادہ سنجیدہ تھا....
ڈاکٹر.. نرد مس کو کچھ ہدایتیں کر کے... وہاں سے.. باہر نکلے تو شاہ میر بھی انکے ساتھ ہی نکالا...
جبکہ اسکے نکلتے ہی چادر میں چھپے ایک آدمی سے وہ زور سے ٹکرایا...
معزرت چاہتا یوں بیٹا. "اس آدمی نے... کہا.. مگر اپنا چہرہ مزید چھپا لیا...
شاہ میر نے کڑے تیوروں سے اسے گھورا اور ڈاکٹر کی پکار پر.. انکے پیچھے گیا.. جبکہ اس آدمی نے مسکرا کر پہلے شاہ میر کو اور پھر... روم نمبر دیکھا. جبکہ اندر ہونے والی گفتگو بھی وہ سن چکا تھا....
اور وہاں سے پلٹ کر نکل گیا...
میر.. تمھیں زیادہ سے زیادہ اسے.. خوش رکھنا چاہیے.. "ڈاکٹر نے اسکی جانب دیکھ کر کہا

کیا وہ ٹھیک نہیں ہو سکتی" شاہ میر نے.. پوچھا تو.. وہ چیئر ہر بیٹھ گئے..
دیکھو شاہ میر.. بعض پیشنٹس.. کور کر جاتے ہیں مگر بعض اندرونی طور پر اتنے نازک ہوتے ہیں کہ...
انکے بارے میں.. کچھ بھی کہا نہیں جا سکتا.. میں تمھیں حرم کے بارے میں.. کچھ نہیں کہہ سکتا... مگر
اسکو وخش رکھو.. صدمہ کوئ بھی.. اسکے لیے.... اتنا نقصان دے ہے کہ اسکی جان بھی جا سکتی ہے.. "
انھوں نے تفصیل سے کہا.. اور شاہ میر کا اترا ہو چہرہ دیکھا...
شاہ میر فواد کا دوست تھا.. اور اسی وجہ سے ان سے بھی اسکے اچھے تعلقات تھے.. اور اسکی نیچر کے
بارے میں کون نہیں جانتا تھا...
تبھی انکو اسکا اترا ہوا چہرہ دیکھ کر حیرت ہوئ..
یعنی تم بہت پیار کرتے ہو اپنی بیگم سے "انھون نے کچھ شرارت سے پوچھا..
شاہ میر نے کوئ جواب نہین دیا.. تو وہ ہنس دیے...
یار لڑکی کی خاموشی اقرار ہوتی ہے.. لڑکے کو تو اقرار کرنا پڑتا ہے بر حال پریشان مت ہو..... سب
ٹھیک ہو گا... " انھوں نے اسے تسلی دی جبکہ شاہ میر... وہاں سے باہر نکل گیا...

....

دو دن بعد اسے ڈسچارج مل گیا تھا....
اور شاہ میر نے اگلے ہی دن پوری فیملی کا سوات جانے کا پلین بنا لیا تھا....

سب ہی راضی تھے.. کیونکہ ڈاکٹر کی ہدایت جو انھوں نے حرم کے متعلق دی تھی... اس سے سب واقف تھے...

حرم ایکسئٹیڈ.. نہیں سپر ایکسئٹیڈ تھی اسے لگ رہا تھا وہ ایک مدت بعد گھر سے باہر نکلی ہے...

سب اپنی گاڑیوں میں روانہ ہوئے تھے.. شہروز ان تینوں کو جبکہ.. شاہ میر اور حرم اپنی گاڑی میں تھے...

سارے راستے حرم سوتی جاگتی رہی جبکہ شاہ میر مسلسل ڈرائیو کر رہا تھا....

ساتھ ساتھ وہ حرم کی فضول گوئ بھی سن رہا تھا...

وہاں پہنچتے ہی.. ہوٹل جو وہ پہلے ہی بوکڈ کرا چکا تھا....

سب.. اپنے اپنے رومز میں چلے گئے ونیزے اماں کے ضد کرنے پر شہروز کے روم میں گئ تھی جبکہ خوف سے اسکی جان سوکھ چکی تھی...

دوسری جانب شاہ میر ڈرائیو کر کے بہت تھک چکا اسنے شاور لیا.. جبکہ حرم... بڑی ساری میرر وال.. سے اسپر جگمگاتی روشنیوں کو دیکھ رہی تھی

وہ شاور لے کر نکلا تب بھی حرم وہیں کھڑی تھی...

حرم فریش ہو جاو "اسنے اپنا سیل فون چیک کرتے ہوئے مصروف انداز میں کہا..

میر.. ہم باہر چلتے ہیں" حرم.. اسکے پاس آ ئ اور اسکا ہاتھ پکڑا..

خدا کو مانوط... نا جانے کتنے گھنٹے کی ڈرائیو کر کے اب سکون ملا ہے اب میں تمھیں باہر لے جاو چپ چاپ فریش ہو اور سو جاو... میڈیسن بھی لینی ہے سونے سے پہلے" وہ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ پر سے ہٹاتا ہوا بولا تو حرم نے برا سا منہ بنایا...

آپ کتنے برے ہیں میر کیا ہو جائے گا اگر ہم دونوں تھوڑا سا گھوم آئیں" شاہ میر کو.. لیٹتے ہوئے دیکھ کر... اسنے کہا تو شاہ میر.. نے تکیوں کو اپنے منہ پر رکھ لیا..

لیٹ کر اسے اچھا خاصا سکون ملا تھا...

حرم سونے دو اب مت بولنا..." وہ تکیوں میں منہ دیے بولا تو حرم نے گھور کر اسکو دیکھا..

ٹھیک ہے.. میں جا رہی ہوں"وہ بولی اور اسکی جانب دیکھا جو ٹس مس نہ ہوا....

میں جا رہی ہوں اکیلی میر... "وہ بلند آواز میں بولی مگر... نتیجہ وہی.. وہ تو جیسے.. سو گیا تھا.. حرم کو غصہ آنے لگا..

کوئی بھی بات نہیں مانتا تھا یہ شخص اسکی....

وہ پاوں پٹختی ہوئی... دروازے تک پہنچی.. مگر.. دروازہ ڈیجی[ل تھا جو کہ کارڈ سے کھلتا تھا.. اسنے پلٹ کر.. کھا جانے والی نظروں سے شاہ میر کو دیکھا..

اسے معلوم تھا تبھی.. وہ اتنے سکون سے پڑا تھا....

حرم دوبارہ اس تک آئی.....

مممم..... میر.... "اسنے غصے سے تقریباً اسے جھنجھوڑ دیا جبکہ شاہ میر کا پارہ اب ہائی ہو چکا تھا...

تمھارا دماغ ٹھیک ہے..." وہ چلایا... جبکہ حرم اس سے دو قدم دور ہوئی....

وہ خوف زدہ نظروں سے شاہ میر.. کو دیکھنے لگی...

جبکہ شاہ میر نے گہرہ سانس بھرا...

عجیب سچویشن تھی.. وہ غصہ بھی نہیں نکال سکتا تھا اسپر...

حرم دیکھو میں تھک چکا ہوں مجھے ریسٹ کرنا ہے.. میں کل لے کر چلوں گا تمھیں جہاں کہو گی "اسنے نرمی سے کہا... تو حرم کو بھی حوصلہ ہوا. نگر دماغ کا بھوت اب بھی نہیں اترا تھا....

میر میں بور ہو رہی ہوں مجھے ریسٹ نہیں کرنا میں اماں کے پاس چلی جاو گی آپ کارڈ دیں"

اسنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر.. اسکو بتایا.. اور کارڈ مانگنے کے لیے.. ہاتھ بڑھایا...

براو... یعنی تمھاری اس کم عقل میں میری بات نہیں آئے گی" وہ شانے اچکا کر تیوی چڑھائے بولا..

اور حرم کی کلائی... جو اسنے اسکی طرف بڑھائی ہوئی تھی ایک جھٹکے سے کھینچی...

حرم.. اس حملے کے لیے کہاں تیار تھی....

سیدھا اسکے سینے پر آ گیری....

م.. میر" اسنے شاہ میر کی سرخ نظروں کو دھڑکتے دل کے ساتھ دیکھا...

تم تو تجلی ہوئی نہیں ہو.... میری تھکاوٹ اتار دو پھر" شاہ میر گھمبیر مگر مدھم لہجے میں.... بولا... اور حرم کے بال... کان کے پیچھے.. کیے وہ اسکا سرخ پڑتا چہرہ بڑی توجہ سے دیکھ رہا تھا.....

آپ... میں... مجھے فریش ہونا ہے" حرم کا لہجہ لڑکھڑا سا گیا جبکہ شاہ میر... کے دماغ اسکی خوبصورتی.. اور معصومیت کے آگے مفلوج ہو کر رہ گیا تھا...

کیا ضرورت ہے... " نرمی سے کہہ کر.. اسنے حرم کو اپنے مقابل لیٹا لیا...

حرم کے ہاتھ پاوں کانپنے لگے تھے جبکہ شاہ میر.. کو اسکے وجود سے اٹھتی خوشبو اور ہاتھوں کی کپکپاہٹ مزید اپنے عمل پر اکسا رہی تھی....

اسنے حرم کی کمر میں ہاتھ ڈال.. کر اسے خود سے نزدیک کیا....

حرم کی سانسیں بھاری ہو رہی تھی...

ریلکس حرم "شاہ میر نے.. اسکو پیار سے کہا... کہیں.. اسکی طبعیت ہی نہ بگڑ جائے....

بہت نازک ہو تم" اسنے حرم کی گردن... پر پہلا وار کیا....

جس سے حرم کا وجود ساکت رہ گیا....

شاہ میر.. کو اسکی مزاہمت محسوس نہ ہوئ.. تو اسکی وارفتگی.... دیوانگی میں بدلنے لگی....

می... میر "حرم کو اس سے خوف آیا...

ششششش... زیادہ نہیں بولنا... اسنے اسکو روکا...

اور... ہمیشہ کی طرح حرم کی سانسوں کو اپنا قیدی کر لیا... ...

اور حرم کے دونوں ہاتھ.. اپنی گردن کے گرد حائل کر.. کے.. وہ جیسے.. دنیا فھمیا سے غافل ہو گیا....

حرم اسکی شدتوں ہر سمیٹتی جا رہی تھی.. کہ لائٹ جو... کمرے میں ہلکی پھلکی چل رہی تھی وہ بھی چلی گئ..

شاہ میر جانتا تھا.. یہاں.. بارش کے باعث اکثر لائٹ چلی جاتی ہے..

حرم کو اندھیرے سے مزید گھبراہٹ ہوئ...

اور اسنے.. شاہ میر... کا ہاتھ زور سے تھانہ....

لائٹ چلی گئ میر..." وہ ڈر کر بولی...
اچھا ہوا.. میر کی جان" میر تو شاید اپنے حواسوں میں نہیں تھا..
جلد ہی اسنے.. حرم کے حواس بھی غائب کر دیے....

....

لائٹ کیسے چلی گئ.. "شہروز کی جھنجھلائ ہوئ آواز کمرے میں نمودار ہوئ.. وہ ابھی فریش ہو کر نکلا تھا...
یہاں... اکثر بارش کے باعث لائٹ جاتی ہے... "ونیزے جو کھڑکی سے آتی.. ٹھنڈی ہوا کو محسوس کر رہی تھی اچانک ہی مدھم لہجے میں بولی....
بڑی معلومات ہے کتنی بار آ چکی ہو... اور کس کس کے ساتھ..." شہروز نے ہتق امیز لہجے میں پوچھا جبکہ.... ونیزے کے مڑ کر دیکھنے پر.. اسے معلوم ہوا.. وہ ہنس رہا تھا....
اس وقت وہ لڑکی اس کی بات سے کتنے ٹکڑوں میں تقسیم ہوئ... یہ وہ خود یہ اسکا خدا جانتا تھا...
ونیزے خاموشی سے شہروز کو دیکھ رہی تھی... جبکہ شہروز بھی اسی کی آنکھوں میں اترتی جھیل جسے شاید وہ لڑکی بھنے سے روک چکی تھی وہ دیکھ رہا تھا..
اسنے کافی بھاری.. بات کی تھی.. حالانکہ وہ بات واضح نہیں تھی.. مگر اس کے اندر چھپا مفہوم ونیزے خوب سمھجتی تھی جبکہ شہروز بھی اپنی بات کی گھیرائ جانتا تھا...

تیز ہوا... کے جھونکے سے.. ونیزے جیسے ہوش میں آئی.. وہ اس سے معافی مانگ چکی تھی... وہ نہیں جانتی تھی اسنے اسے معاف کیا یہ نہیں مگر بات بات پر اسکی عزت کی دھجیاں اکھیڑ دیتا ایسا... ونیزے کے لیے.. برداشت کرنا محال تھا...

بہت ساروں کے ساتھ..... " ونیزے سفاکی.. سے بولی.. اور ایک قدم شہروز کیطرف اٹھایا.. جبکہ شہروز نے گھور کر اسے دیکھا..

بکواس بند کرو اپنی"

کیوں کیا ہوا.. سچ بولوں تو بھی کڑوا.. لگتا ہے.... "ونیزے.. تلخ مسکراہٹ کے ساتھ اسکی جانب بڑھتی جا رہی تھی جبکہ شہروز... پیچھے قدم لے رہا تھا...

اور جاتے ہو جتنوں کے ساتھ روکی.. ادھر اسی ہوٹل میں روکی... "وہ مزید بولی.. اسکا لہجہ اسکی ٹون.. بتا رہی تھی... وہ

. اپنے آپے میں نہیں..

ونیزے آئی سیڈ کیپ کائٹ بہت.. بول چکی ہو..." شہروز نے برداشت کرتے ہوئے.. آگے بڑھ کر.. اسکا ہاتھ سختی سے جکڑا اسطرح کے ونیزے کو اپنے ہاتھ میں اسکی انگلیاں.. چبھتی محسوس ہوئی...

کیا ہوا... وہی تو بول رہی ہوں جیسا آپ سننا چاہتے ہیں...." ونیزے.. نے حیرت کا اظہار کیا.. تو شہروز نے غصے سے اسکا منہ جکڑ لیا....

ونیزے میری برداشت سسے باہر مت جاو.. ورنہ... "

ورنہ... ورنہ کیا... مار دیں گے... مار دیں.. لیکن سچ اب یہ ہی ہے.. مجھے افسوس ہے آپ جیسے پرسا کو.. مجھ جیسی.. ناپاک... غلط عورت...ملی"

شیٹ آپ وینیزے... "شہروز نے اسکی چلتی زبان کو اپنے تھپڑ سے بند کر دیا....

کیا شیٹ آپ... آپکی جرت بھی کیسے ہوئ مجھ سے یہ سول کرنے کی" وینیزے بھی پھٹ پڑی.....

شہروز خاموشی سے اسکے گال پر چھپی اپنی سرخ انگلیوں کو دیکھنے لگا....

کیوں خاموش ہوں اب.... شہروز بتائیں مجھے....

کون سا غیرت مند مرد اپنی بیوی سے یہ سوال کرتا ہے.. شرم آنی چاہیے آپکو" وہ حلق کے بل چلائ..

تو شہروز... نے جھپٹ کر اسکے بالوں کو مٹھی میں جکڑا

کیونکہ وینیزے بی بی اپنی آنکھوں سے ان انگلیوں... کو کسی ~یر مرد کے لبوں کو چھوتے ہوئے دیکھا ہے...

کیا میری غیرت مر چکی تھی..."

وہ پھنکارہ تو وینیزے بری طرح رو دی...

ہاں مر چکی تھی آپکی غیرت کیوں نہیں وہاں سب کے سامنے تھپڑ مار کر اپنے ساتھ

. لے آئے.. کیوں چھوڑ کر آئے وہاں مجھے.. آپ سے زیادہ تو آپ کے بھائ میں غیرت ہے.. کم از کم انھون نے.. مجھے.. بیچ چھورائے میں چھوڑا تو نہیں" وہ دوبادو بولی

تو شہروز نے... اسکو پیچھے بستر پہ ر دھکا دے دیا...

اچھا.... کیا توقعات ہیں.. گریٹ.." وہ غصے سے.. تالی بجا کر بولا...

زہر لگتے ہیں آپ مجھے "ونیزے.. بے بسی سے... چلائی.. تو شہروز... نے بھی اپنا موبائل.. جو وہ اٹھا کر چیک کرنے لگا.. تھا.. بیڈ پر اسکے پاس پھینکا...

اچھا تو کون اچھا لگتا ہے پھر تمھیں... "وہ بیڈ کر گیری ونیزے کے اوپر جھکا... تو ونیزے کی سیٹی جیسے گم ہو گئی..

بولو نہ ونیزے میڈیم کون اچھا لگاتا ہے.. وہ مرد جو تمھیں سہرائے.. وہ تو جہاں تک مجھے نالج کہے تمھیں پسند نہیں کیوں کے بچپن سے ہی سہرائی جا رہی ہو رائٹ... تو کون اچھا لگتا ہے تمھیں"

وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے... پوچھ رہا تھا.. ونیزے.. پانی بھری سرخ آنکھوں... کو اسکی انکھیوں میں گاڑے ہوئی... تھی...

آ........ پ" اسکے لفظ بے آواز... پھڑ پھڑائے.... شہروز.....

حیرت سے.. ان ہونٹوں کی ہلکی سی جنبش کو تکنے لگا.....

جبکہ ونیزے کی آنکھوں سے... زارو قطار آنسوں کی لڑی بندھ گئی...

جانتی ہو.. میں کتنا مشکل ثابت ہوں گا تمھارے کیے" وہ سر سراتے لہجے میں اسکی اڑتی چند لٹوں کو اپنے چہرے پر آوارگی سے حرکت کرتا محسوس کر رہا تھا...

ایک خمار سا.. اسکی خوشبو.. سے اسکے ذہن پر سوار ہونے لگا تھا....

آپ کے ساتھ کے لیے... مجھے ہر آزمائش قبول ہے" ونیزے پھر سے سسکتی ہوئی... مدھم آواز میں بولی... جبکہ شہروز... اسکے چہرے پر جھکنے لگا...

سوچ لو... پشتوا نہ ہو.... ان باتوں کا بعد میں"

اس سے پہلے ونیزے... اسکو کوی جواب دیتی... شہروز نے اسے اگلا لفظ بولنے قابل نہیں چھوڑا تھا چند سیکینڈز بعد اسنے ونیزے.. کی آنکھوں سے نکلتے آنسوں کو غور سے دیکھا...

صبح پشتانا ابھی.... ان کی ضرورت نہیں" اسنے بے دردی سے اسکے آنسو صاف کیے... اور اسکے نازک وجود کو اپنے سخت گرفت میں جکڑ لیا.......

....

صبح خوبصورت تھی.....

ان چارو کے لیے....

حرم نے تو شاہ میر سے.. کوئ بات نہیں کی تھی... اسے شاہ میر سے اول تو شرم ہی بہت آ رہی تھی.. جبکہ... دوسرا وہ اس سے اپنی جان میں ناراض بھی ہو چکی تھی جبکہ دوسری جانب شاہ میر کو ناجانے کیا ہوا.. تھا.. عجیب خاموشی نے اسکے ہونٹوں کو کفل لگا دیا تھا کہ وہ اپنے منہ سے یک لفظ پھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھا...

اسکی خاموشی سب ہی محسوس کر چکے تھے...

جبکہ دوسری جانب... ونیزے.. بلکل خاموش تھی جبکہ شہروز کی شوخیوں کا کوئ لیول نہیں تاھ..

ونیزے سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ انسان وقع خوش ہے یہ... صرف بن رہا ہے....

اسکے علاوہ شہروز سیدھی زبان میں اسکی جان کو آیا ہوا تھا.. وہ اماں کے سامنے بھی اسے تنگ کرنے سے بعض نے آیا...

اور ناشتہ کرتے ہوئے...

ٹیبل کے نیچے سے.. اسکا ہاتھ تھام لینا... جس سے اسک اناشتہ کرنا محال تھا...

وہ ونیزے کو ہلکان کرنے کی ساری حرکتیں کر رہا تھا..

شاید وہ اسکا سٹیمنا چیک کر رہا تھا.. کہ وہ کس حد تک اپنی بات پر سچی ہے... مگر وہ تو اپنے دل اور ذہن کو اسکے ساتھ رہنے کے لیے پوری طرح آمادہ کر چکی تھی...

اس وقت وہ چشموں کے پاس کھڑے قدرتی حسن کو... دیکھ رہے تھے جبکہ شانزے اور اماں بھی انکے پاس ہی تھیں سب باتوں میں مگن تھے...

جبکہ شاہ میر ان سب سے دور خاموشی سے حرم کی پشت کو تک رہا تھا...

یہ اسنے کیا کیا تھا...

ایسا بھی کمزور نفس نہیں تھا اسکا...

وہ کم از کم اپنے سب سے بڑے دشمن کی چہیتی کو.. اپنے دل کے مقام پر نہیں بیٹھا سکتا.. بھلے اسکا دل ہی زخمی کیوں نہ ہو جاو.. کیا ہوا.. اگر حرم.. کو اوہ تکلیف نہیں دے سکتا.. مگر وہ اپنا گزرا ہوا کل.. کسی صورت نہیں بھول سکتا تھا...

کیا ایسا ممکن ہے آپ اپنے اذیت میں گزرے ماہ سال کو.. فقت ایک لڑکی کی چند دنوں کی رفاقت سے بھول جائیں..

ہر گیز نہیں کسی صورت نہیں...

وہ حرم کو تکلیف نہیں دے سکتا تھا.. مگر اسے اپنے ساتھ بھی نہیں رکھ سکتا تھا...

اگر اسے اپنے ساتھ نہیں رکھنا تھا تو.. ایسے.. اپنے یہ اسکے جزبات کے ساتھ یہ مزاق ضروری تھا...

اسنے غصے سے ایک درخت.. پر مکہ مارا....

نہیں رضا... تمھارا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھوں گا اور اپنے ہاتھوں سے تمھیں انجام تک پہنچا کر سکون ملے گا مجھے...

ورنہ میری روح یوں ہی بدسکون رہے گی.. "اسنے غضب ناک انداز میں سوچا.... اور ان سب کے پاس سے ہٹ گیا...

جبکہ... سامنے.. حرم کو اچانک ہی میر یاد آیا.. تو وہ.. امان کو کان میں کچھ کہہ کر.. میر کیطرف دوڑی...

میر.. روکین بھئ کہاں جا رہے ہیں" حرم نے پوری آواز میں چیخ کر اسے پکارہ تو کئ لوگ اسکی جانب متوجہ ہو۸ے جبکہ شاہ میر کا دل کیا.. ادھر ہی کسی پتھر پر سر مار کر سر پھوڑ لے اپنا...

جبکہ کسی شخص... نے حرم.. کو گھیری نظروں سے دیکھا....

اور.. اسکے نزدیک آنے لگا.. دوسری طرف سے شاہ میر دور کھڑا اسے گھور رہا تھا...

جبکہ حرم... سب کی نظروں سے کنفیوز ہوتی رو دینے کو تیار تھی....

....

اس سے پہلے وہ شخص اس تک پہنچتا... شاہ میر دندناتا ہوا حرم تک آیا تھا...

کیا تمھارا ہر جگہ اپنا یہ بچپنا ثابت کرنا ضروری ہے "وہ سرد لہجے میں بولا...

حرم کو.. اسک الہجہ اور چہرے کی سنجیدگی پہلے روز کی مانند لگی تو اسکی زبان آٹھ نہ سکی...

ن.. نہیں میں"

کوائیٹ..... اور اماں کے پاس جاو... اب وہاں سے.. ادھر ادھر گھومتی مجھے نہ دیکھنا... "اسنے کہا... اسکی آنکھوں میں جیسے پہچان کا عنصر غائب تھا....

میر "حرم کی آنکھیں بھیگ گئیں.. اسکے سفاک انداز پر...

مر گیا میر" وہ بڑبڑایا.. اور حرم کا ہاتھ پکڑ کر.. اسے.. اماں کے نزدیک لے گیا...

چھٹیاں منانے نہیں آیا ہوں کام بھی تھا میرا یہاں.. تو آپ... اسکو قابو میں رکھیں"اماں کے ہاتھ میں اسکا ہاتھ تھماتے.. وہ وہاں سے... نکل گیا.. جبکہ وہ سب پیچھے اچانک بدلنے والے اس کے رویے پر پریشان تھے.. جبکہ حرم کی آنکھوں سے گیرنے والے آنسو کو اماں نے صاف کیا...

اماں ہوٹل چل لیں پلیز" اسنے کہا.. دل ایکدم اداس ویران ہو چکا تھا... ایک خوبصورت صبح کا آغاز وہ اتنے برے رویے سے کیوں کر رہا تھا....

وہ سمجھ نہ سکی کچھ بھی....

اسکے کہنے ہر.. وہ سب ہوٹل کی جانب چل دیے... جبکہ...

دور کھڑا... شخص شاہ میر ہر پچو تاب کھا کر رہ گیا....

....

حرم ہوٹل آتے ہی اپنے روم میں بند ہو چکی تھی جبکہ...
شانزے... وہیں ہوٹل کے گارڈن میں... دور کھیلتے بچوں کو دیکھ رہی تھی ونی، ے بھی اسکے ساتھ تھی...
جبکہ اماں بھی اپنے کمرے میں چلی گئیں.. اور شہروز ان سے کچھ فاصلے پر...
کسی ملنے والے سے باتیں کرنے میں مگن تھا...
پاپکورن کھاو گی... "ونیزے نے مسکرا کر شانزے سے پوچھا جس نے اثبات میں سر ہلایا...
اور اپنے نزدیک آتی.. فٹبال کو زمین پر سے اٹھا... لیا.. جبکہ ونیزے... کنٹین کیطرف چلی گئ....
میں نہیں دینے والی" وہ ایک بڑے پیارے چھوٹے سے بچے کو دیکھتی ہوئ بولی جو اسے گھور رہا تھا....
تم بولتے نہیں"شانزے نیچے بیٹھ کر اسکے گالوں میں پڑنے والے گڑھوں پر انگلی رکھ کر بولی... ساتھ اسے ہنسی بھی ای وہ بچہ کوئ ریسپونس نہیں دے رہا تھا...
اسنے پیار سے اسکے بڑے بڑے گال چومے... اور بال اسکے ہاتھ میں دے دی.. جو بچہ لے کر.. اپنی فیملی کیطرف بھاگا تو وہ مسکرا کر پلٹی.. اور بڑا زور سے کسی سے ٹکرائ..
آہ.... کیا مصیبت ہے "وہ اپنے ناک رگڑتے ہوئے بولی جبکہ فیضان حیرت سے شانزے کو تک رہا تھا...
آپ گاڈ.. مجھے نہیں پتا تھا ہماری ملاقات اتنی رومانٹک جگہ پر وہ بھی اتنے رومانٹک موسم میں ہو گی"
فیضان چھکا... ہلکی ہلکی تم جھم شروع ہو چکی تھی جس کے باعث وہاں سے سب ہٹ کر.. اب ہوٹل کے اندر جانے لگے تھے.. جبکہ کچھ من چلے اب بھی باہر ہی تھے...

دماغ ٹھیک ہے" شانزے تپی....

پہچان تو وہ چکی تھی.. یہ وہی چیپکو ہے جو ایک ماہ پہلے اسکے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا تھا...

اب لگ رہا ہے... ٹھیک ہو جائے گا.. آپ سے جو ملاقات ہو چکی ہے" فیضان نے پورے دانت نکالے...

تم میرے بھائیوں کو نہیں جانتے یہ دانت... توڑ کر تمھاری ہتھیلی پر سجا دیں گے" شانزے.. طنزیہ مسکرائی.. اور برا سا منہ بنا کر.. وہاں سے جانے لگی..

ارے ایک منٹ.. یہ تم اکیلی... کیوں نہیں گھومتی پھیرتی ہو...

بھائیوں کو ساتھ لے کر.. چلیں خیر ہے.. میں کوئی ڈرتا ہوں سالوں سے"

کیا بکواس کر رہے ہو "سالوں لفظ پر شانزے نے.. اسکو گھورا جبکہ فیضان دمبھلا.. یہ تو پوری شیرنی تھی..

میرا مطلب باعزت محترم.. سالے.. میرا.. رشتے میں سالے... گالی تھوڑی نہ دی ہے.. "وہ اسکے گھورنے ہر اپنی بات کلیر کر کے بولا...

تم شکل دیکھی ہے اپنی" شانزے نے ماتھے پر بل ڈالے.. جبکہ فیضان.... کی مسکراہٹ ہی نہیں تھم رہی تھی..

ہاں ہو باہو تمھارے جیسی ہے... پکا.. ہمارے بچےےےے"

لالا....." شانزے چلائی.. تو فیضان... کے رنگ فق ہوئے...

دیکھو... ایسے مت کرو.. اچھا نہیں لگتا سالے.. بہنوئی کو پیٹیں" وہ بغیر موڑے...

تقریباً اہوزاری کرنے لگا جبکہ پہلی بار شانزے. اسکی حرکت پر مسکرائی...

وہ ڈرا ہی اس طرح تھا...

ہڈیاں سلامت چھاتے ہو تو.. اب شکل نہ دیکھنا... "

شانزے.. نے اب سختی سے کڑے تیوروں میں کہا....

اور وہاں سے گزر گئ.. جبکہ فیضان نے پلٹ... کر.. بالوں میں ہاتھ پھیر..

ہنسی تو پھنسی... شانزے میڈیم تمھارے لیے تو ہڈیاں بھی ٹوٹوا لو..."

اسنے دور جاتی اسکی پشت کو دیکھا...

دوسری طرف سے آتے شاہ میر نے اسکے شانے پر ہاتھ پھیلایا.. تو فیضان کی آنکھیں بھی پھیلیں....

اور وہ... نہ محسوس طریقے سے انکی طرف چلنے لگا...

لالا اپنے بہت غصہ کیا ہے بھابھی پر" شانزے کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرای

آہ گاڈ.. "یہ اس جلاد کی بہن ہے "فیضان کے تو ہاتھ پاوں پھول گئے.. اور اس سے پہلے شاہ میر پلٹتا

فیضان خود ہی پلٹ کر تیزی سے وہاں سے بھاگا.....

یعنی حرم بھی ادھر ہی تھی....." اسنے سوچا...

اور حرم سے ملنے کا ارادہ بندھا...

....

اکیلی یہاں کیا کر رہی ہو" شہروز نے اسکی پشت دیکھی جو وائٹ شرٹ پجامے میں دوپٹہ لیے.. بے حد

حسین لگ رہی تھی کوئ بھی اسکے اس حسن سے ایمپریس ہو سکتا تھا....

وہ شانزے نے پاپکارن کھانے کا کھا تو.. میں لینے آ گی مگر یہاں تو لائن ہی بہت لمبی ہے" وہ جھنجھلائ ہوئ لگی...

اکیلی آنے کی کیا ضرورت تھی اسے بھی ساتھ لے آتی" شہروز نے ارد گرد دیکھا یہاں کافی رش تھا...

تو ونیزے خاموش ہو گئ..

چلو رہنے دو... "اسنے اسکا ہاتھ پکڑا..

ارے اتنی مشکل سے دوسرا نمبر آیا ہے.. مجھے لینے دیں" وہ بولی اور.. پاپکورن والے کو پیسے دیے....

مگر اسنے کلچ چیک کیا.. جو خالی تھا... اسکا حیرت سے منہ کھلا.. اسکا کلچ کبھی بھی خالی نہیں ہوتا تھا...

بابا ایک کام تو بقائیدگی سے کرتے تھے وہ تھا اسکو.. پیسے پہچانا...

ونیزے نے شہروز کیطرف دیکھا جو یہ دیکھ کر بھی انجان بنا کھڑا تھا..

ہاں دو دو پیسے "اسنے کہا تو ونیزے.. نے... افسردگی سے اسکیطرف دیکھا...

ایک تو.. تم لڑکیوں کا بھی عجیب ہے.. کیش کرنے کے لیے.. ایسی ہو جائیں گی جیسے.. میمنا" وہ بولا..

اور اپنی اپکٹ سے پیسے نکال کر.. آدمی کو دیے

اور پپکارن کے تھیلے پکر کر وہ وہاں سے ابھی ہٹے ہی تھے...

ارے سر آپ یہاں" شہروز کی ایک سٹیڈنٹ... اچانک نمودار ہوئ..

اول تو شہروز کسی سے بات نہیں کرتا تھا.. مگر اچانک... اس لڑکی کی آمد سے.. اسنے خوش اخلاقی کے تمام ریکارڈ توڑنے کا سوچا...

ارے آپ... کیسی ہیں" درحقیقت وہ اسکا نام بھی نہیں جانتا تھا...

میں بلکل ٹھیک آہ گاڈ سر آپکو میں یاد ہوں سیریسلی.. مجھے بت حیرت ہو رہی ہے" وہ لڑکی گالوں پر ہاتھ رکھے حیرت کا اظہار کر رہی تھی جبکہ شہروز منہ میں پپکورن ڈالتا... بنچھیں کھیلائے... سر ہلا رہا تھا.. ونیزے نے اکتا کر.. یہ منظر دیکھا.. وہ خوب سمھجتی تھی....

سر پلییز... میں آپکو اپنی فیملی سے مولانا چاہتی ہو" وہ لڑکی اب زیادہ پھیل رہی تھی مگر شہروز تو گل فارم میں تھا...

آہ کیوں نہیں آپ جیسی ٹیلینٹڈ اور ہونہیہار طلبہ کے والدین سے میں ضرور ملنا چاہو گا" وہ بولا.. تو یہ سوچ.. کر کے... ونیزے فل جل رہی ہے وہ ونیزے کیطرف جھکا

.. بہت خوبصورت بھی ہے؛اسنے کاہ اور دو تین پپکورن میں میں ڈال لیں..

اوکے میں تھک گئ ہوں... روم میں ہوں..." ونیزے نے ادھر ادھر دیکھتے بے تاثر لہجے میں بس اتنا کہا.. اور وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئ....

جبکہ شہروز.. کو کھانسی لگی تھی.. ساری پپکورن میں سے باہر نکل گئیں.. جبکہ اسنے ونیزے کی پشت کو... خونی نظروں سے گھورا...

سر چلیں پھر" وہ لڑکی اسکا ہاتھ پکڑنے لگی..

شیٹ آپ" شہروز.. دبا دبا غرایا...

اور وہاں سے بغیر کچھ دیکھے وہ پلٹا.. اور دڑتے ہوئے.. ہوٹل کے اندر.. کی جانب چل دیا....

اب وہ کم از کم ونیزے کو نہیں چھوڑنے والا تھا..

بہت تھکی ہوئی ہو نہ بتاتا ہوں تمھاری تھکان کی تو ایسی کی تیسی" وہ دانت کچکا کر بولا اور رکھ اپنے روم کیطرف تھا...

....

حرم کا رو رو کر بڑا حال تھا.. کسی انسان کے نرم رویے کے بعد اسکا ایسا رویہ بھلہ.. وہ کیسے برداشت کر لیتی وہ بھی وہ شخص جس نے زبردستی اپنا آپ.. اسکے وجود.. اسکا دل و دماغ اسکی سانسوں میں اتارا تھا...

اور اب وہ ایسے بے گانہ ہو گیا تھا.. کتنی سختی سے بولا تھا...

حرم کے پاس کارڈ گھا.. وہ غصے سے اٹھی..

میں کیوں رو.. میرا جہاں دل کرے گا وہاں جاو گی "

وہ سوچتی ہوئی روم سے نکلی.. اور.. نیچے ریسیپشن حال میں ای... تو وہاں شاہ میر.. کی پیٹھ... نظر آئی..

وہ کسی لڑکی سے بات کر رہا تھا..

لڑکی بے حد خوبصورت تھی...

اسکی ڈریسنگ بھی موڈرن تھی...

اور سب سے پیاری بات اسکے گال ہر ڈیمپل پڑتے تھے....

ونیزے کے دماغ میں شاہ میر کی وہ بات آئی کہ میرے لیے لڑکی ڈھونڈیں جو مجھے بیوی لے کم از کم بچی نہیں..

یعنی ڈھونڈ لی آپ نے.. "وہ سسکتی ہوئی بولی..

دماغ تو اتنا ہی تھا....

اور منہ ہر ہاتھ رکھ کر پلٹی اسکا بس نہیں چل رہا تھا یوں ہی بچوں کیطرح.. رو دے...

وہ روم میں ای کیا کہیں جاتی ہر جگہ.. پایاا جاتا تھا وہ...

ہمم ہائٹ میری بھی چھوٹی تو نہیں" اسنے شیشے میں اپنا حولیہ دیکھا.. جب سے شاہ میر کا ساتھ میسر تھا.. وہ جینز شرٹ کو ترق کر چکی تھی...

اسنے اپنا قد ناپنا چاہا جو.. کیپری شرٹ میں بلکل چھوٹا سا لگا...

اسنے اپنے دانت چبا ڈالے تو یہ ہے غصے کی وجہ...

اب میرا کیا ہو گا" اسنے سوچا.. اور بیڈ پر اندھے منہ گیر کر بری طرح رو دی...

مگر وہی... چپ بھی خودی ہونا پڑا...

پہلے ٹیسٹ دیہاتی تھا.. اور اب اچانک موڈرن ہو گیا..." اسنے غصے سے اسکا تکیہ اٹھا کر پھینکا....

دل تو کر رہا ہے کچا چبا جاو... اس لڑکی کو.. مگر نہیں اسے پتا چلنا چاہیے.. حرم کتنی خوبصورت ہے اور شاہ میر صرف حرم کا دیوانہ ہے..

شاید اسنے نخون کترے....

اور جلدی سے آٹھ کر.. شاہ میر کی وارڈ روپ دیکھنے لگی....

وہاں تو سب بڑی بری شرٹیں تھی بٹ اٹس اوکے..

اسنے ایک وائٹ شرٹ کھینچی..

اب میں بھی موڈرن بن جاو گی.. جیسے آپ کو پسند میں ویسی ہی ہوں گی مگر.. آپکو کسی اور کا نہیں ہونے دوں گی "وہ خود سے بہت کچھ سوچ چکی تھی...

ایک جینز تو بلیک کلر کی اسکے پاس بھی تھی.. کرتے کے ساتھ پہننے کے لیے اسنے وہی کھینچی...

اور ڈریسر کیطرف چلی گئ...

میکپ کے نام پر بس ایک سرخ لیپسٹک لگا کر... وہ بالوں کو... آڑھی مانگ دے کر.. ایک شانے پر آگے کیے....

بلکل پہلے جیسی لگ رہی تھی.. مگر افسوس اسکی ہیل نہیں تھی...

اسنے آئینے میں خود کو دیکھا.. اور.. 'ٹھنوں تک جاتی شرٹ کا ایک کونا.. جینز کے اندر کر کے ایک باہر چھوڑ دیا... بازوں فولڈ کیے جبکہ اوپر سے دو بٹن کھولے وہ توبہ شکن بنی.. اب باہر نکلی تبھی.. شاہ میر بھی روم میں آیا.. حرم جو ڈریسر کا دروازہ بند کر رہی تھی... اسکی طرف موڑی تو بڑے اسٹائل سے اسکے آگے آئے بال.. چہرے سے ہٹے...

شاہ میر اپنی جگہ سٹل رہ گیا....

جبکہ اسکو... کو دیکھنا.... شاہ میر کا منہ کھلے حرم کو.. کانپنے پر مجبور کر گیا..

عجیب نشیلی شے تھی...

رات کا نشہ.. وہ غصہ کر کے جھٹک رہا تھا.. کہ وہ پھر سراپا امتحان بنی کھڑی تھی..

حرم.. شرما بند کرو بولد بنو "اسکے اندر کوئ بولا.. تو وہ ہوش میں ای.. ٹھیک کہتی ہو.." اسنے بربڑا کر جواب دیا...

اور اپنے کانپ اٹھے قدموں کو زور زور سے زمین پر جماتی.. وہ اس تک پہنچی...

تو شاہ میر کی ہائٹ سے کافی چھوٹی اسکی ہائٹ تھی...

اسنے افسوس کرنے پر مٹی ڈالی.. اور اسکی شرٹ.. کے بٹن کھولنے لگی..

شاہ میر تو اتنا دنگ ہوا.. کہ..

منہ سے ایک لفظ پھوٹ نہ پایا...

یہ کیا کر رہی ہو حرم "اسنے سوچا جبکہ ایز وائس اسے.. داد دے رہی تھی.. اچھا ہے اسے اپنا احساس کراو...

م... میر" اسکی کانپتی.. انگلیوں...

کی تھرتھراہٹ.. اپنے سینے پر محسوس کر کے.. شاہ میر کا ضبط جوب دے گیا.. اسنے.. حرم کی کمر میں ہاتھ ڈالا... اور.. اسکو.. گھوما کر دیوار پر چیپکا دیا.. اب وہ اسکے سرخ اناری لبوں کو دیکھ رہا تھا.. دل تو کر رہا تھا اس کی لیپسٹک خراب کر دے..

جبکہ دماغ کہہ رہا تھا.. پھر سے پشتانے کے لیے ریڈی رہو...

شاہ میر نے دل کی سنی.. اور اسپر جھک.. گیا...

اسطرح.... کے حرم سہم ہی گئ..

وہ ہمیشہ ایک جنون لیے ہوئے تھا...

وہ کچھ دیر بعد ہٹا....

اسکی لیپسٹک واقعی خراب تھی.. اس سے پہلے وہ کوئ اور عمل کرتا کیونکہ اوپر کے کھلے دو بٹن..

شاہ میر ہوش میں آیا....

یہ کیا بیہودہ حولیہ ہے "وہ غصے سے بولا...

حرم نے گھیرہ سانس لیا..

آپ کو ہی پسند ہے.. یہ" حرم نے بھی غصے سے کہا جبکہ رونا بھی آیا.. اب بھی غصہ نہیں گیا تھا..

میں نے کب کہا یہ"وہ بھنایا...

نہیں کہا باہر جو اس لڑکی سے چپکے کھڑے تھے ایسی ہی تھی

وہ" وہ بولی تو آواز رندھ گئ تھی...

کیا بکواس ہے" شاہ میر حیران ہوا...

جبکہ اب حرم دونوں ہاتھوں سے چھرا چھپا کر رو دی...

آپ صبح سے ڈانٹے جا رہے ہیں... پھر... میں کیا کرو"

حرم اسکی تو شاہ میر نے اسکی طرف قدم بڑھائے...

....

تو تم نے یہ طریقہ سوچا مجھے منانے کا "آپ ہی آپ اسکے لب مسکراہٹ میں ڈھلے اور وہ حرم کے نزدیک تر آ گیا...

حرم کی ایز وائس رو اب کہیں جا سوئ تھی....

جس کے باعث اسکے گال شرم سے سرخ پڑ رہے تھے...

اگر تم اس حولیے میں باہر نکلتی تو میں ضرور.. تمھیں شوٹ کر دیتا" اپنی بے پناہ جنونیت سے اسکے اوسان خطا کرتے.. وہ اسکے کانوں میں بھی رفتہ رفتہ بولنے لگا...

مگر شاہ میر کی بڑھتی جرتیں...

حرم کے لبوں پر قفل لگا چکا تھیں...

شاہ میر.. اسکے حسن کے آگے.. سب بھول چکا تھا... آج صبح کیے خود سے دعوے.. اپنا غصہ...

وہ لڑکی اسے ہار ماننے ہر اکسا رہی تھی....

اور یہ غلط تھا.. اگر وہ ہار مان لیتا....

تو حرم... کے لیے اسکو سہنا.. دنیا کا مشکل ترین کام ہو جاتا....

شاہ میر اسے ایک اور بار.. کمر میں ہاتھ ڈالے بیڈ پر لے آیا....

جبکہ... حرم.. کی جان... سوکھنے لگی... مگر شاہ میر..

اپنے عمل پر ڈٹا رہا.....

اور سب بھلائے.. وہ حرم کے وجود میں پناہ ڈھونڈنے لگا...

....

گولیوں کی آواز تیز تیز ہوتی جا رہی تھی.....

جبکہ وہ تمام گولیاں شاہ میر کے سینے سے اس پار ہوتیں... وقت کے ساتھ ساتھ... اسکے مظبوط وجود کو ڈھے دے رہی تھیں....

گٹھن بھڑ رہی تھی...

جبکہ حرم کی چینخوں نے آسمان سر پر اٹھایا ہوا تھا...

وہ شخص کون تھا... حرم چھا کر بھی اسکا چہرہ نہیں دیکھ پا رہی تھی...

مگر اسکا قہقہہ....

حرم کے کونوں میں سیسہ پگھلا گیا....

ایک اور بار... گولیوں کی تڑ تڑ.. نے...

شاہ میر کے وجود کو زمین بوس کیا.... وہ اندھے منہ گیرہ

وہ اس تک پہنچنا چاہتی تھی....

مگر اسکی کلائ.. پر.. ایک گرفت تھی.....

حرم نے اپنی کلائ کی طرف دیکھا....

گٹھن آمیز اندھیرے میں اسے اپنی شفاف کلائ پر لمبے لمبے نخونوں کی گرفت محسوس ہوئ.. جس سے ایک بار پھر اسکی چینخوں... نے.... حشر میچایا تھا...

وہ ہاتھ چھڑانا چاہتی تھی... مگر.. اسکا ہاتھ نہیں چھوٹ رہا تھا...

اسکی نظر شاہ میر کی لاش پر پڑی...

وہ شاہ میر کے پاس چاہنے کے باوجود نہ پہنچ پائ...

اور یوں وہ گندہ نخونوں والا ہاتھ شاہ میر سے حرم کو... دور لیتا گیا.....

میر..... "وہ ایکدم جھٹکا کھا کر اٹھی...
کمرے میں صرف نائٹ بلب کی روشنی تھی....
جبکہ... اچھے خاصے ڈھنڈے ماحول میں اس کا چہرہ... پسینے سے شرابور تھا...
اسنے تڑپ کر اپنے ساتھ لیٹے شاہ میر... کی جانب دیکھا.. اسکا دل گھبراہٹ کے مارے بند ہونے کے قریب.. تھا...
شاہ میر شرٹ لیس... بغیر بلنکٹ کے اسکی جانب کروٹ لیے ہوا.. کافی گھیری نیند میں تھا.....
حرم نے اسکو اٹھانا مناسب نہیں سمجھا.... اور خود اپنا حولیہ درست کرتی وہ... شاہ میر پر بلنکٹ ڈال کر...
سائیڈ درار سے...
اپنی میڈیسن نکالنے لگی....
دوائی کو دیکھ کر... اسکے دماغ نے خواب کو اپنی بیماری کے ساتھ جوڑنا چاہا
تو کیا میں مرنے والی ہوں... "اپنے زہن کو سپیڈ سے چلاتے ہوئے وہ اتنا ہی سوچ پائی....
تو اسکی آنکھیں نم ہوگئیں.....
جبکہ لبوں سے سسکی آزاد ہوتی....
کہ اسنے ہتھیلی رکھ کر اسکو روکا...
مگر میں مرنا نہیں چاہتی.... اور میر کو گولیاں.." وہ پریشانی.. سے... اب رونے لگی تھی
تھوڑی دیر بعد اسنے اپنے آنسو صاف کیے.. گھبراہٹ سے اسے ایسا لگا.. وہ ابھی نہ مر جائے.. اسنے جلدی سے گولیاں منہ میں ڈالی اور...

پانی سے پی گئ....

مگر خواب کا اثر اب تک زائل نہیں ہوا.. تھا...

اب اسے اندھیرے سے بھی ڈر لگنے لگا.. تھا...

جبکہ گرفن پر میر کی جنونیت.. اب چبھن میں بدلنے لگی تھی...

اسنے آنسو صاف کر کے.. شاہ میر کو دیکھا...

کتنے سکون سے سو رہا تھا...

جبکہ اسکے خواب میں آ کر اسکا سونا مشکل کر چکا تھا...

وہ اپنی جگہ سے اٹھی.. اور روم میں لگی میرر وال کے پاس کھڑی ہو گئ..

دنیا اب بھی حرکت میں تھی روشنیاں ہل چل...

اب بھی جیسے سب تھا مگر اسکا دل.. اداس تھا...

حرم "شاہ میر کی پکار پر وہ پلٹی نہیں.. بلکہ.. اس آواز کو سن کر.. وہ میرر وال سے سر ٹکائے بری طرح رو دی...

شاہ میر ایکدم خود ہر سے بلنکٹ ہٹا کر اس تک پہنچا..

کیا ہو؛.. طبعیت ٹھیک ہے تمھاری" اسنے حرم کا روخ اپنی طرف کیا..

م.. مجھے ڈر لگ رہا ہے "شاہ میر کے سینے سے سر ٹکائے وہ بولی... تو شاہ میر نے اسکے بالوں پر ہاتھ پھیر جیسے.. اسکو تسلی دینا چاہ رہا ہو...

میرے علاوہ کس سے ڈر گگ رہا ہے تمھیں"شاہ میر نے.. سنجیدگی سے پوچھا...

اپنی موت سے" حرم بولی تو شاہ میر... کو لگا جیسے اس بات نے اسکا دل مٹھی میں جکڑا ہو...

اے... کیسی باتیں کر رہی ہو... مجھے نہیں پسند میرا بیبی اتنی بڑی بڑی باتیں کرے "اسنے اسکے چہرے کو اپنے مقابل کیا اور اسکے آنسو صاف کیے.....

حرم اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی... اسکی آنکھوں میں حرم کی بات سے ایک عجیب احساس تھا....

میں ہوں نہ.... تمھارے ساتھ...

اب زیادہ مت سوچو... اور یہ تم نے مجھے اٹھا کر اپنا نقصان نی کیا..." وہ ایک آئ برو اچکا کر... بس ہلکا سا مسکرایا تھا....

حرم... بلش کر گئ جبکہ خواب کا اثر اسکے دماغ سے زائل ہوا تھا..

بہت چالاک ہو تم.... آج کی رات تم نے اکسایا ہے مجھے" وہ اسکے کان پر جھکا مدھم لہجے میں بولا تو..

حرم کا اسکیطرف دیکھنا محال ہوا.. اسنے گھ را کر.. اسکے سینے میں چہرہ چھپا لیا.. جبکہ.. شاہ میر.. کا دل کافی تیز رفتار میں دھڑک رہا تھا..

اچانک اسنے ایسی بات کیوں کی تھی...

....

آج وہ وادیے کالام کی جانب.. گئے تھے...

شاہ میر کا موڈ بھی.. کل کی نسبت آج اچھا تھا...

اور وہ حرم کی ساری فرمائشیں اور نکھرے اٹھا رہا تھا جبکہ دوسری طرف شہروز اور ونیزے بھی ایک دوسرے کو نارمل ٹریٹ جر رہے تھے..

اماں اپنے بیٹوں کو دیکھ کر بہت خوش تھیں جبکہ شانزے فیضان کو وہاں بھی دیکھ چکی تھی اور وہ سوچ چکی تھی کہ اب اگر اس شخص نے کچھ کہا تو وہ لازمی شاہ میر سے اسکو دھلوا دے گی.. اتنا ہی عشق ہے...

اسکا.. تو زرا پتہ بھی تو چلے...

وہ اس بات کو صرف مزاق میں لے رہی تھی جبکہ یہ بات تو کوئ نہیں جانتا تھا فیضان کس قدر سیریس ہے اسکے لیے.....

جبکہ فیضان حرم کو دیکھ کر اچھا خاصا حیران تھا...

وہ تو اس طرح خوش تھی.. جیسے کوئ معملہ ہی نہ ہو.. اسے حرم پر غصہ بھی آیا....

چاچو چچی کی کیا حالت ہو چکی تھی اور... وہ.. کتنی خوش تھی....

رم جھم بارش برسی...

تو.. سب وہاں بنے چھوٹے موٹے ہٹس میں... جما ہو کر بارش انجوائے کرنے لگے...

شانزے جس ہٹ میں آئ.. اسی ہٹ میں فیضان بھی تھا...

وہ اس سے بات کرنے کی نیت سے... اسکے نزدیک ہوا...

ہیلو میڈیم"وہ ہلکی سی آواز میں بولا جبکہ... فون کان سے لگا لیا جس سے یہ معلوم ہو کہ وہ فون پر بات کر رہا تھا...

شانزے نے موڑ کر دیکھا...

کیسی ہیں محترمہ" فیضان نے.. مسکرا کر پوچھا جبکہ شانزے نے.. دوسری ہٹ میں کھڑے. شاہ میر کو دیکھا...

فیضان نے... اسکی نظروں کا مفہوم سمجھ لیا تھا...

دیکھو.... یہ بات بت پر اپنے بھائیوں کی دھمکیاں نہ دو" فیضان نے تیوری چڑھا کر کہا...

جس دن تم پیٹو.... گے.. اس دن دماغ درست ہو جائے گا" شانزے.. بولی.. تو.. اسکا چہرہ سرخ ہو گیا تھا.. جبکہ...

فیضان کو اسکا چہرہ بڑا پیارا لگا...

اچھا ٹھیک ہے... ساری باتیں ترق کر کے... ایک بات کر رہا ہوں...

شادی کرنا چاہتا ہوں تم سے"

فیضان نے... سیل ہٹا کر... بلکل سیریس... ہو کر اس سے کہا.. تو شانزے تو حیران رہ گئ...

جبکہ سامنے کھڑے شاہ میر کی اسی وقت... شانزے پر نظر پڑی... جو قسمت سے اس ہٹ میں اکیلی تھی... جبکہ اسکے ساتھ فیضان کو دیکھ کر اسکا میٹر گھوما.. یقیناً وہ اس سے کوئ بات کر رہا تھا...

ت... تم "شانزے کو اس سے اس بات کی امید نہیں تھا.. اسکا دل بری طرح دھڑکنے... لگا.. پہلی بار فیضان سے شرم سی محسوس ہوئ...

پیار کرتا ہوں تم سے...." فیضان نے مسکرا کر.. اسکا نکھرتا چہرہ دیکھا.. اور اس سے پہلے وہ اسکا ہاتھ پکڑتا...

زور دار مکہ اسکے جبڑے پر پڑا....

اسنے شاہ میر کیطرف دیکھا....

جس نے.. اسکا گریبان پکڑ کر اسے ہٹ سے باہر کھینچا...

لا لا" شانزے.. گھبرہ جر بولی.. تو شہروز.. بھی شاہ میر کیطرف بڑھا..

لالا کیا کر رہے ہیں چھوڑیں اسے.." شہروز نے سے ہٹانا چاہ آ.. جو فیضان کو.. دو تین گالیوں سے نوازتا...

پیٹے جا رہا تھا...

کس نے بھیجا ہے تجھے.. رضا نے نہ.. تیری جرت کیسے ہوئ میرے بہن سے بات کرنے کی" وہ چلایا...

جبکہ حرم جو.. ہونق تھی... فیضان کو پیٹتے دیکھ کر.. اچانک شاہ میر کیطرف دوڑی.. فیضان کا سر پھٹ چکا تھا.. اماں بھی وہیں آئ.. جبکہ وہ شاہ میر کو روک رہیں تھی..

لالا پلیز چھوڑ دیں" شانزے... نے روتے ہوئے اسے روکنا چاہا...

تو شاہ میر نے خون آشام نظروں سے شانزے کو گھورا...

جبکہ فیضان.. کہ لیے تو یہ خوش آئین تھی کہ وہ اسکے لیے روی...

اماں نے شانزے کو سختی سے پیچھے.. کھینچا...

شہروز نے.. شاہ میر کو.. بمشکل... ہٹایا....

تو فیضان.. ہنسنے لاگ.. جبکہ ارد گرد.. بہت سے لوگ جمع تھے...

فیضی "حرم دوڑ کر اس تک پہنچی جبکہ ونیزے بھی...

تم.. تم ٹھیک ہو" حرم رونے لگی.. جبکہ ونیزے نے. اپنے دوپٹے سے اسکے سر کا خون صاف کیا...

ارے... تم رو کیوں رہی ہو... "فیضان... نے.. حرم.. کو پیار سے دیکھا چند لمحے والا غصہ اسکے آنسوں سے غائب ہو گیا..

سالے صاحب.. اچھے خاصے اڑیل ہیں مگر میرا بھی ابھی پتہ نہی انھیں"وہ زور سے بولا جبکہ شاہ میر دندناتا ہوا اس تک پہنچا...

اسکی بات اسکے وجود میں شرارے لگا رہی.. تھی..

کھڑی ہو حرم." اسنے حرم سے کہا...

آپ بھی اٹھیں"ساتھ ونیزے کو بھی کہا... تو ونیزے فیضان کو ٹیک کیئر کہ کر اٹھی.. جبکہ حرم نے اپنا ہاتھ چڑھایا..

بھائی ہے یہ میرا کیوں مارا ہے آپ نے "وہ غصے سے بولی جبکہ شاہ میر... نے اسکو گھورا.

ٹھیک ہے بھاڑ میں جاو.." شانزے کا ہاتھ تھام کر... وہ وہاں سے چلا گیا.. جبکہ...

شانزے نے مڑ کر ایک نظر.. فیضان کو دیکھا

جو اسی کیطرف دیکھ رہا تھا...

جاو حرم.. میں ٹھیک ہوں... مگر اپنا سیل فون نمبر دو مجھے تم نہیں جانتی چاچو چچی کا حال کیا ہے... وہ تمھیں بیت یاد کرتے ہیں دن رات تمھیں ڈھونڈنے مین لگے ہیں"فیضان نے جیسے اسے احساس دلایا..

میرے پاس فون نہیں" وہ بارش میں بھیگتی روتی بھی گئ...

میں تم سے ملنے او گا.. بس مجھے اڈریس بتاو.. اسلامہ آباد میں کاہں رہتی ہو تم "فیضان نے اٹھتے ہوئے.. پوچھا...

شہروز اور.. ونیزے.. سمیت اماں بھی قریب آ گئیں تھیں..

جبکہ حرم یہاں بھی بے بس تھی وہ نہیں جانتی تھی جبکہ اماں نے اسے اڈریس بتایا...

شہروز نے اماں کو دیکھا...

اور وہ بھی تب فن کرتا وہاں سے نکلا...

توفیک

فضان ہنس دیا.

. جاو تم" اسنے کہا اور حرم نہ چاہتے ہوئے بھیانکے ساتھ ہو لی.. جبکہ پیچھے فیضان لمکے دوست اب آئے.. تھے اسکا رنگین منہ دیکھ کر.. اب وہاں ہلڑ بازی شروع ہو گئ تھی...

....

بغیر کوئ بھی بات کیے وہ دو دن میں امان سب کو لے کر واپس آ گیا تھا...

حرم سے اسنے کوئ بات نہیں کی تھی جبکہ وہ اسے منا منا کر تھک چکی تھی..
غلطی نہ ہونے کے باوجود معافیاں بھی مانگ رہی تھی..

جبکہ شانزے...

الگ کمرے میں بند ہو کر رہ گئ.. تھی..

اسکے دل کی کیفیت.. اس جگہ سرے سے بدل گئ تھی جب.. شاہ میر نے اسے سب کے سامنے پیٹا....

شاہ میر... ڈیوٹی سے گھر آیا...

تو گھر میں سناٹا تھا...

اسنے... اماں کے کمرے کا روخ کیا.. ونیزے اور حرم دونوں تھیں وہاں جبکہ شانزے اسکو دیکھ کر..

وہاں سے.. چلی گئ...

شاہ میر نے ضبط سے یہ منظر دیکھا..

اماں میں... میں آپ سے اکیلے میں بات کرنا چاہتا ہوں" اسنے کاہ تو.. ونیزے وہاں سے خاموشی سے چلی گئ.. جبکہ حرم منہ بنے بیٹھی تھی..

آواز نہیں آتی تمھارے کانوں میں" وہ غصے سے بولا...

یہ کس طرح بات کر رہے ہو "اماں نے ڈپٹا تو حرم مزید معصوم ہو گئ...

حرم جاو یہاں سے" شاہ میر نے کنٹرول کر کے کہا...

بلکل نہیں"وہ منہ پھلا کر بولی...

تو شاہ میر ضبط سے رہ گیا...

شانزے کے لیے فواد کا رشتہ آیا ہے...

اسنے چانک بم پھوڑا... "

اماں نے اثبات میں سر ہلایا....

ٹھیک اچھا لڑکا ہے..."

حرم بڑی توجہ سے یہ ساری بات سن رہی تھی جبکہ شادی کا ذکر سن کر ایکسئٹمنٹ بھی بہت تھی.....

اگر اسکی فیملی کل لنچ پر آ جائے تو آپکو کوئ اعتراض تو نہیں.. "شاہ میر نے اماں کی طرف دیکھا...

شانزے کی آنکھوں میں اس انسان کے لیے آنسو شاہ میر کو کسی طور برداشت نہیں تھے...

اور بھلے شانزے مر جاتی مگر اس گھر میں وہ اپنی بہن کبھی نہ دیتا....

اور اسے لگا.. شاید کسی بھی قسم کی اٹیچمنٹ کے بارے میں اماں جانتی ہوں گی اور اگر ایسا تھا.. تو وہ ضرور کچھ کہتی.. مگر اماں راضی تھیں...

تبھی اسنے سب کچھ بھاڑ میں جھونک دیا...

کیا وہ اپنی بہن کو بھی اس عزیت سے دوچار کرتا جس سے اسکی ماں گزری...

کبھی نہیں اور وہ تو ابھی بہت چھوٹی تھی.. سمجھ نہیں سکتی تھی... ان لوگوں کی گیم کو....

مطلب ہمارے گھر میں شادی آ رہی ہے "حرم چھک کر بولی...

تو شاہ میر نے اسکیطرف... ایک نظر بھی نہ اٹھائ...

جبکہ اماں نے پایر سے اسکیطرف دیکھا...

نہیں مجھے کوئ اعتراض نہیں فواد اچھا لڑکا ہے.. اور فیملی کو بھی ہم کافی ٹائم سے جانتے ہیں.... چ"
اماں نے کہا تو شاہ میر نے اثبات میں سر ہلایا...
اسی وقت شہروز بھی اماں کے روم میں داخل ہوا.. اور سلام کیا...
دوسری طرف شاہ میر سے بھی سلام کیا.. اور حرم کو جھک کر آداب کیا تو وہ کھل کر مسکرائ...
ابھی وہ مسکرا کر بیٹھا ہی تھا.. کہ ونیزے.. روم ناک کر کے آئ..
سوری میں نے ڈسٹرب کیا...
اسنے معزرت کی.. شہروز نے.. اسکی طرف دیکھا.. وہ بہت جلد بدل رہی تھی... جیسے شہروز چاہتا تھا وہ وہ رنگ اپنا رہی تھی...
آپ کے لیے کافی لاو.... "ونیزے نے شہروز سے جھجھکتے ہوئ پوچھا.... کمرے میں سب لوگ اسکی جانب ہی دیکھ رہے تھے جس سے ونیزے اچھی اخصی کنفیوز بھی ہوئ جبکہ شہروز.. اسکے اسطرح پوچھنے پر.. کافی خوش ہوا تھا..
ہاں کافی دے دو.. اور یہ سامان رکھ دو... روم میں" اسنے.. کہا اور اسکے ہاتھ میں اپن اوالٹ.. کی چین.. اور.. کچھ فائلز تھمائ وہ سر ہلاتی.. ہلکی سی سمائل دے کر باہر چلی گئ.. حرم.. نے یہ منظر دیکھا.. اسے شدید شرمندگی کا احساس ہوا....
جبکہ اماں اسکا سر جھکانا دیکھ چکیں تھیں...
شاہ میر اور شہروز اپنی باتوں میں لگے تھے...

بیٹا... تمھارا بھی فرض ہے.. جب شاہ میر آئے تو اس سے چائے پانی کا پوچھو.. اور اسے.. پیری سی تیار ہو کر.. ریسیو کرو... "

اماں نے جھک کر مدھم آواز میں کہا...

سوری اماں.. آپکو برا لگا میں بلکل کیئر نہیں کرتی" وہ روہانسی ہوئی...

جبکہ اماں.. صرف ہنس سکی..

بیٹا رونے کی بات نہیں ہے اور نہ مجھے برا لگا... مگر.. تمھارے میر کو اچھا لگے گا "انھوں نے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلاتی اٹھی.. اب وہ بھی ایک اچھی بیوی بننا چاہتی تھی...

تبھی وہ باہر نی.. اب اسے ونیزے پر غصہ آیا.. بھلہ جو خود کر رہی تھی وہ؛ سے بھی تو بتا سکتی تھی..

وہ سیدھا کچن میں آئی...

تم کتنی بری ہو.. لگتا ہے دوستی بھول کر دیوانی بن گئی ہو "حرم.. منہ بنا کر بولی.. اور.. اسکے کافی کے ساتھ سنیکس بناتے ہاتھ.. دیکھنے لگی...

میں نے کیا کیا ہے.." ونیزے کو حیرت ہوئی...

تم اچھی بیوی بننے کے ٹیپس کہاں سے لیتی ہو... "حرم نے بھنوئیں.. سکیڑ کر اسکو دیکھا.. ونیزے کو ہنسی آ گئی..

جب آپکو کسی سے پیار ہو... تو آپ اسکا خیال خود سے بھی زیادہ رکھتے ہیں.. آپکو انکے چھوٹے چھوٹے کام کرنا اچھا لگتا ہے.. تو اس میں ٹیپس کہاں سے آئے"

مجھے لگا تمھارے پاس کوئی app ہے "حرم ہنس دی اپنی ہی بات پر..

کوئی حال نہیں حرم *ونیزے بھی ہنس دی..
ویسے کتنے مزے کی بات ہے.. ہم دونوں کی ایک ہی گھر میں شادی ہوئی.. واو"حرم کو آج اس بات کا احساس ہوا تھا...
ہمم... " ونیزے نے ہنکارہ بھرا اور ڈش میں سامان رکھنے لگی...
اور اب فیضان بھی... " ونیزے نے مصروف اندز میں کہا تو حرم ایک سنیک اٹھاتی نہ سمجھی سے بولی..
آف حرم..." وہ پہلے کیطرح زیچ ہوئی...
اتنا پیٹائی اسنے شانزے کے لیے کھائی.. تھی.. مجھے لگتا ہے وہ شانزے کو پسند کرتا ہے...
اور شاید شانزے بھی "ونیزے نے کہا تو حرم کا منہ کھل گیا..
اس کا مطلب میرا بندا میرے ہی بھائی کی لو سٹوری.. کے بیچ کی دیوار ہے "وہ حیرت سے بولی..
کیا بولے جا رہی ہو.. "ونیزے نے اسکو دیکھا..
یار.. شانزے کے لیے تو فواد کا رشتہ.. آیا ہے. وہ لوگ اسی پر ڈسکس کر رہے ہیں" حرم نے بتایا..
آہ" ونیزے کو افسوس ہوا...
میر بھائی کافی سخت ہیں"ونیزے نے کہا اور ٹرے اٹھا.. کر... اماں کے کمرے کی جانب بڑھ گئ...
جبکہ حرم.. تو پکا اسکی بات سے متفق تھی..
وہ سخت نہیں ماہا سخت تھا...
اماں کے کمرے میں ونیزے ناک کر کے آئی.. اماں تو ونیزے پر نہال ہو رہیں تھی...
ونیزے.. نے ٹرے رکھی تو شاہ میر اٹھنے لگا...

وہ... میں آپکے لیے بھی لائی ہو... "ونیزے کنفیوز سی بولی..
تو شاہ میر نے پیچھے کھڑی.. سنیکس کھاتی حرم کو دیکھا.. اس ایک نظر میں ہی حرم کو اسنے کئ.. ملعمتے دیں تھیں...
نہیں تھینکس میں... خود لے لوں گا" شاہ میر نے کہا.. تو ونیزے... کی پلکیں نم ہو گئیں.. شہروز کو پہلی بار شاہ میر پر غصہ آیا.. جبکہ اماں... ابھی کچھ کہتی ونیزے بول اٹھی..
ایم سوری.. لالا.... مجھ سے کافی غلطیاں" ونیزے نے ہاتھ جوڑنا چاہے.. جبکہ.. آنسو اسکے رخسار ہر تھے...
ارے یہ کیا کر رہی ہیں.... "شاہ میر تو حیران رہ گیا...
بہنیں بھائیوں گے آگے ہاتھ نہیں جوڑتیں...
میری چھوٹی عقل والی بیوی کو کچھ احساس ہو.. میں صرف اس لیے کہہ رہا تھا.. برحال...
میں بیٹھ جاتا ہوں پلیز آپ روے نہیں" وہ سہولت سے بولا.. جبکہ... ونیزے مسکرا دی...
اور شہروز.. بھی مسکرایا...
وہ سب کے دل میں جگہ بنا رہی تھی.. جبکہ حرم نے کڑھ کر شاہ میر کو دیکھا...
اور ماں نے نفی میں سر ہلایا.. ابھی اس لڑکی کو کچھ کہا تھا.. اور ب پھر ویسے ہی کھڑی تھی...
ونیزے نے.. ان دونوں کو سرو کیا...
گریٹ"شاہ میر نے کافی پی.. کر.. اپنی پاکٹ میں سے پانچ ہزار کا نوٹ نکالا...
اور ونیزے کیطرف کیا..

ونیزے کو حیرت ہوئی...

ایک بار وہ اپنی.. میڈ.. کے گھر... ایسے ہی چلی گئ.. تھی اور وہاں.. اسکی بھابھی.. کی کوئ رسم تھی جس کے بارے میں وہ نہیں جانتی تھی.. مگر اسکے کھانا سرو کرنے پر سب نے اسے پیسے دیے تو.. وہ اس عجیب و غریب رقم پر ہنس کر رہ گئ.. اور آج شاہ میر کے ہاتھ میں پیسے دیکھ..

وہ چپ سی کھری رہی..

بیٹا لے لو.. "اماں نے کہا تو... شہروز نے بھی اسے آنکھ سے اشارہ کیا.. جبکہ حرم تو جل کڑے کر رہ گئ..

ونیزے نے وہ پیسے تھام لیے. آج اسے وہ پیسے ان پیسوں سے کئ گناہ زیادہ لگے...

جو اس کا باپ اسکے اکاونٹ میں ڈلواتا.. تھا..

خوش رہیں" شاہ میر نے آٹھ کر آسکر سر پر ہاتھ رکھا.. اور ایک نظر حرم کو دیکھ. کر وہ کافی کا مگ.. لیے وہاں سے چلا گیا... ارادہ شانزے کے روم میں جانے کا تھا...

آپ نے تو کبھی نہ دیے مجھے" حرم شہروز پر بگڑی.. تو وہ تینوں ہنسے..

آپ نے کچھ کھلایا کب.. آپ کھلائیں تو آپ کے کنجوس شوہر سے زیادہ ہی دوں گا" شہروز مزے لے کر بولا...

حرم کو تنگ کرنے کی بات ہی الگ تھی.. وہ پل میں چیڑتی تھی..

ہمممم ہیں تو بہت کنجوس واقعی. "وہ... جلتی... دوبارہ سنیکس کھانے لگی.. جبکہ شاہ میر سے بدلے کا وہ سوچ چکی تھی شہروز بھی وہاں سے اٹھا.. اور زرا سا ونی، ے کیطرف جھکا..

آج بہت پیار آ رہا ہے.. آپ پر.. زرا.. اپنا دیدار نصیب کریں" وہ کہتا.. اٹھ گیا..

جبکہ ونیزے شرما سی گئ..

ایک نظر حرم اور اماں پر ڈالتی وہ بھی اسکے پیچھے ہو لی....

....

شاہ میر نے دروازہ کھلا ... تو شانزے بیڈ پر بیٹھی تھی...

کیسی ہو گڑیا" وہ شانزے پر آیا اپنا غصہ خود ہی ختم کرتا.. اسکے پاس بیڈ پر پیٹھا....

ٹھیک ہوں لالا" شانزے.. اس سے بدتمیزی ہرگیز نہیں کر سکتی تھی...

اچھا مجھے تو لگا.. اس چھوٹی سی ناک پر.... کچھ بیٹھا ہے "

اسنے سکا چہرہ پکڑ کر.. اسکی ناک کو دیکھتے جائزہ لیا...

وہ بچپن سے اسکا غصہ یوں ہی ختم کرتا تھا...

اب دیکھو وہ میرے آنے سے بھاگ گیا ہے "اسکی ناک... کو دیکھتے اسنے ایسے اشارہ کیا جیسے کچھ اڑ کر گیا ہو..

شانزے ہنس دی.. اور اسکے سینے سے لگی..

جو آپ نے سمجھا ویسا کچھ نہیں ہے" اسنے... نم لہجے میں کہا...

میرا یقین تم توڑ بھی نہیں سکتی "شاہ میر... جانتا تھا.. اس وقت وہ اپنی بہن کو.. اپنی یقین کی بیڑیاں پھنا رہا ہے...

ج.. جی لالا"وہ اپنی خواہش کا گلہ گھنٹتی آنسو. اندر پی گئ...

ایک بار جو چیز ٹوٹ جائے وہ جڑ نہیں سکتی...

وہ لڑکا.... اس خاندان کا ہے... کہ میں تمھاری خواہچ کے باوجود تمھیں وہاں بیھا نہیں سکتا....

میں نہیں چاہتا.. شاہ میر اگر ریزہ ریزہ ہے.. تو میری بہن بھی ہو جائے.." وہ اسکے سر پر ہاتھ پھیرتا.. سوچنے لگا...

لالا" شانزے نے.. اپنے آنسو کا گلہ گھونٹ اور اسکے سینے سے لگے لگے ہی بولی..

ہمم"اسنے ہنکارہ بھرا...

بابا.. کہاں ہیں...کون ہیں... کبھی آپ نے کسی کو اس بارے میں مجھ سے بات کرنے کیوں نہیں دی..

آپ یہ کیوں کہتے تھے... کہ میں ہی تمھارا باپ ہوں"

شانزے نے سوال کیا....

شاہ میر.. کے جبڑے بھینچ گئے...

کیا آپکو... کبھی ضرورت محسوس ہوئ"اسنے.. اسکا چہرہ اوپر کر کے سوال کیا...

نہیں پر.. مجھے جاننا "اسکے لب.. شاہ میر.. کے نفی میں سر ہلانے ہر رکے..

وہ شخص اس قابل ہی نہیں کے میں آپکو اس کے بارے میں کچھ بتاو.. بس آپ یہ سوچیں آپکا لالا جو آپکے لیے فیصلہ لے گا وہ سب سے اچھا فیصلہ ہو گا "شاہ میر نے کہا.. تو شانزے کی آنکھوں میں فیضان.. کی امید بھری آنکھیں آ گئیں...

اسنے بے دردی سے.. ان آنکھوں کو جھٹکا...

آپکے لالا کو.. اس زکر سے تکلیف ہوتی.. ہے کیا آپ چاہو گی کہ میں تکلیف میں رہو" اسنے پوچھا...

تو شانزے نے نفی کی...

فواد کا رشتہ آیا ہے آپکے لیے... جانتی ہیں آپ فواد کو...

اماں اور میں.. شہروز بھی ہم راضی ہیں.. آپ ایک بارا سکی فیملی سے مل لیں پھر جواب دینا" اسنے کہا اور اسکے سر پر ہاتھ رکھ جر اٹھنے لگا...

لالا"شانزے نے پکارہ... مگر اسنے موڑ کر نہیں دیکھا جبکہ قدم رک چکے تھے..

آپ خوش ہیں"وہ بولی تو شاہ میر... کا ب سنہیں چلا فیضان کا قتل کر دے.. یہ آنکھیں یہ لہجہ...

بول نہیں چینخ رہا تھا اسکے حق میں...

ڈھونڈ رہا ہوں.. کہیں تو ملے گی خوشی "

اسنے کہا اور باہر نکل گیا جبکہ شانزے چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر رو دی...

جبکہ اسکے موبائل بھی بجا تھا...

اسنے اٹھا کر دیکھا..

ان نون نمبر تھا.. نہ جانے کیوں اسے ایس الگا.. یہ نمبر اسک اہے..

وہ نہیں اٹھا سکتی تھی کال خود ہی رک گئ..

پھر کچھ دیر بعد آنے والے میسج کو پڑھ کر وہ مزید رو دی...

میرا انتظار کرنا میری محبت میں کھوٹ نہیں... جلد کی سب ٹھیک ہو جائے گا.. میں آو گا"اکا میسج پڑھ کر.. اسنے ڈیلیٹ کر دیا...

....

صبح.. اپنے یونیفارم.. کو انپریس دیکھ کر اسکے تیور ایک بار پھر بگڑے جبکہ سوئ ہوئ حرم.. تو اسے اس دن.. سے بلکلا چھی نہیں لگ رہی تھی جب اسنے اس فیضان کو.. اسپر فوقیت دی..

اسنے سٹوررروم کیطرف خود ہی قدم بڑھائے اور پریس کر کے جب وہ دوبارہ روم میں آیا...

تو.. حرم.. جاگ چکی تھی.. اور لائٹ کھلی ہونے کے باعث وہ اٹھنا چاہتی تھی مگر نیند شاید اسے ابھی اٹھنے نہیں دے رہی تھی اسنے چندھیائ آنکھوں سے شاہ میر کو دیکھا...

اور کل ہوا سب یاد آگیا.. وہ رات بھی روم میں نہیں تھا...

آپ.. آپ روک جائیں یہیں"وہ بولی.. اور انگلی اٹھا کر اسکو روکا جو شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا..

کیا مسئلہ ہے" شاہ میر بگڑ کر بولا...

آپکے ساتھ کیا مسئلہ ہے.. کب سے... دولہا میاں بنے گھوم رہے ہیں"وہ اسکے قریب آئ اور ہاتھ کمر پر رکھ کر بولی

شاہ میر نے اس کے نائٹ ڈریس پر ایک نگاہ ڈال کر نگاہ پھیر لی.. وہ ونیزے.. کے ساتھ شپینگ کر کے آئ تھی.. اور جب سے. ہی ایسی چیزیں پہن رہی تھی.. کہ وہ خود کو روک کر رہ جاتا...

بلاوجہ مت بولو.. یونی نہیں جانا تم نے" شاہ میر نے انکھین نکالیں..

جانا ہے.." حرم نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائ ...تو وہ.. بمشکلا پنی مسکراہٹ روک کر.. منہ موڑ گیا..

پوری چیز تھی اسکی بیوی...
وہ ہر پل یہ مننے کو.. تیار تھا..
حرم.. اب تم جاو گی میرے پاس سے "وہ جھنجھلا کر بولا.. اسکی قربت اسکا ڈریس.. اسکو اب غصہ دلا رہی تھی..
میر.. "حرم نے کچھ ہمت جتاتے.. لاڈ سے.. اسکا بازو.. پکڑا...
سوری نہ... میری غلطی تو ہے ہی نہیں.. "وہ انگلی سے.. اسکی شرٹ کے بازون پر لکیر کھینچتی بولی...
شاہ میر نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکو نزدیک کیا...
بچی بننا چھوڑ دو.. ورنہ میں دوسری شادی.. ایک منٹ میں کر لوں گا.. ایک سمجھدار بیوی کی ضرورت ہے مجھے" وہ سنجیدگی سے.. اسے تپا گیا تھا...
نہایت... سڑو ہیں آپ.. اگر آپ کو ایک.. معصوم پری جیسی.. چنچل.. لڑکی مل گئ.. تو.. ناشکری کیے جا رہے ہیں"
چنچل پری... یہ زیادہ نہیں ہو گیا "وہ حیران ہوا...
میر مجھے غصہ آ رہا ہے." حرم نے.. اسکو دیکھا..
میں ڈر رہا ہوں"شاہ میر نے جھٹکے سے اسکو آزاد کرتے ہوئے مزاق بنایا...
آج تمھیں معاف کر رہا ہوں...
معلوم نہیں کیوں.. لائق نہیں ہو تم معافی کہ.. ویسے.. مگر آج کے بعد میری بات سے اوپر کسی دن نہ جانا... ورنہ مجھ سے برا کوئ نہیں ہو گا...

اور.. یونی جاو.. تمیز سے اب... اسکے علاوہ میرے آنے.. پر تم.. مجھے فریش ملو...
اور گھر کے کام میں اماں کی ہیلپ بھی کر لینا....
منہ اٹھا کر کام چوروں کیطرح گھمتی رہتی ہو.. "وہ اسے لتاڑ رہا تھا.. حرم ہونٹ نکالے اسے دیکھنے لگی..
یہ تمھارا.. ہونٹ.. کات کے پھینک دو گا.. اب نہ نکلے" وہ.. غصے سے بولا.. تو حرم. نے اسکیطرف دیکھا جو... دوبارہ اپنی ائ بندھنے لگا تھا..
وحشی دریندے.. پلس اکڑو.. "وہ.. اسکو القابات سے نوازتی..
غڑپ سے اسکے موڑنے سے پہلے واشروم مین بھاگی..
رات کو بتاو گا... ان سب.. لفظوں کو جب حقیقت کے روپ میں دیکھو گی "وہ بھی بولا.. تو واشروم میں حرم کا دل بری طرح دھڑکا.. اور اسے کچھ یاد آیا..
ایک گفٹ تک اسنے اسے دیا نہیں تھا..
وہ.. منہ بناتی فریش ہونے لگی....

....

فواد اپنی فیملی کے ساتھ.. ملنے آیا تھا.. شہروز شاہ میر.. اماں سب بیٹھے تھے
جبکہ حرم نے ونیزے کا سر کھا لیا تھا.. یہ کیوں آیے ہیں تم نے تو کہا تھا..
فیضان اور شانزے.. ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں یہ سب کا ای درانہ ہے "

حرم خدا کے لیے سر نہ کھاو.. یہ تمھارے شوہر کا مسئلہ تھا.. میں کیا کرو" ونیزے... چیڑ کر بولی..
تو حرم نے اسکے شانے پر تھپڑ مارا...
اوور "وہ بولی... اور.. اسکے ہاتھ سے ٹرے لی...
سمبھل کر جانا.. اور کچھ مت بولنا" اسنے تنبھی بھی کی.. تو حرم.. جو آج ریڈ... کیپری شرٹ.. میں... کھلے بالوں.. اور ہلکے سے کیے گئے.. ونیزے کے میکپ میں آج شاہ میر کا.. کے دل کے تار کو چھیڑ گئ تھی...
یہ میری بڑی بہو ہے "اماں نے حرم کو پیار سے دیکھا...
جو مدھم سا مسکرائ...
بہت پیاری ہے ماشاءاللہ کب کی آپ نے اپنے بیٹوں کی شادی" فواد کی والدہ نے پوچھا...
وہ بس.. دونوں بیٹوں کی... کسی وجہ کے تحت نکاح کرنا اپڑا...
انشاءاللہ ولیمہ... جلد ہی ہو گا "
انھوں نے مناسب لفظوں میں بات سمیٹی..
اچھا اچھا.. رشتے دار ہیں"
انھون نے پھر سے پوچھا..
جی" اماں نے مختصر جواب دیا..
بہت ہی پیاری ہے "فواد کی والدہ نے حرم کو پاس بیٹھا کر اسکے ماتھے کا بوسہ لیا.. حرم سرخ سی ہو گئ..

جبکہ فواد کا چھوٹا بھائی.. حرم کو ہی دیکھے جا رہا تھا.. شاہ میر نے ضبط سے یہ سارا منظر دیکھا..

حرم نے آٹھ کر سب کو چائے سرو کی...

اور اسکے چھوٹے بھائی.. کو جب کپ دیا تو اسنے حرم کی ملائم انگلیوں کو ٹچ کیا.. جو حرم.. تو محسوس نہ کر سکی.. مگر شاہ میر.. آگ بگولہ ہو گیا...

حرم "وہ اچانک زور سے بولا

جاو میرے لیے کافی لاو" اسنے فواد کے بھائی کو گھورتے ہوئے کہا...

تو حرم اسکے بلواجہ کافی کے ڈرامے سے عاجز آتی.. کافی لینے چلی گئ جبکہ شہروز اپنی ہنسی روک رہا تھا کیونکہ وہ یہ سب نظارہ کر چکا تھا

فواد کے گھر والوں کو شانزے بھی بہت پسند آئ تھی..

اور.. شاہ میر نے.. انکے.. رشتہ دالنے پر اماں کی اجازت سے.. اقار میں جواب دیا..

شانزے وہاں سے آٹھ کر اپنے روم میں آ گئ...

دل پر چھائ اداسی مزید بڑھ گئ.. اور اسکی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹا..

وہ روزانہ اسے کال کرتا تھا.. مگر وہ اسکی اکل اٹیند نہین کرتی تھی مگر آج نہ جانے کیا ہوا.. شانزے نے خود اسے کال ملا دی...

وہ دیکھنا چاہتی تھی.. اسے کہاں سکون میسر ہے.. اگر اسے اس شخص کی آواز سن کر بھی سکون نہ ملا..

تو.. اگلی بار وہ یہ غلطی جو اب کرنے جا رہی تھی کبھی نہ کرتی...

دوسری جانب سے فٹ کال اٹینڈ کی گئ..

جیسے وہ منتظر ہو..

زہے نصیب "وہ مسکرایا مگر اسکی آواز بھاری تھی جس سے.. شانزے کو مجمحسوس ہوا.. اسے شاید فلو تھا

کچھ بولو گی نہیں" فیضان کی آواز ابھری اسے خود میں سکون بھرتا محسوس ہوا.....

شانزے گڑیا.. "شاہ میر کی پکار پر وہ اچانک بھکلائ... اور سیل.. ہاتھ سے دور پھینکا..

ج.. جی لالا" فیضان کال پر ہونے کے باعث سب سن رہا تھا

گڑیا... آپ یہاں کیوں آ گئ.. فواد کی مدر جا رہی ہیں ان سے مل لو.. "شانزے کا گھبرایا ہوا چہرہ ایک نظر دیکھ کر اسنے بات مکمل کی..

ج.. جی لال"اسنے کہا.. اور.. وہیں موبائل چھوڑ گئ.. جبکہ دوسری جانب وہ شخص بے چین ہو اٹھا.

. کون فواد"وہ بڑبڑایا.. اور ایک بار پھر اپنی ماں کے پاس.. وہ بیٹھا اسی موضوع پر بات کر رہا تھا...

یار اماں وہ راضا چاچو کی بیٹی ہے "

فیضان نے کہا درحقیقت.. اسکی ماں اپنے بھائ کی بیٹی لانا چاہتی تھی مگر یہ بات سن کر وہ حیران رہ گئ...

....

دن اپنی رفتار سے گزر رہے تھے..

آبان.. بے چین.. ہوے جا رہا تھا.. اسکا ہر وار خالی تھا...
تبھی وہ دوبارہ رضا صاحب کے پاس... آیا..
انکل... ہم جانتے ہیں حرم کہاں ہے ایک بار مل تو سکتے ہیں اس سے یوں... آپ بھی اپنی صحت کیسے برباد کر رہے ہیں"
اسنے انکی گیرتی صحت کو دیکھا..
میں مان چکا ہوں... وہ اب مجھے نہیں ملے گی.. اور ویسے بھی.. وہ ٹھیک جگہ پر ہے..
فیضان ملا ہے اس سے.." انھوں نے بتایا.. تو.. آبان... کڑھ کر رہ گیا..
مگر انکل اگر آپ بھی مل لیں. تو.. طبعیت اچھی ہو جائے گی "
اسنے کچھ زور دیا...
رضا نے اپنی بڑھی آنکھیں اسپر ٹکائی.. اس سے پہلے وہ کچھ بولتے زرینہ نے کہا..
آبان بیٹا پ لے چلو ہمیں... "
گڈ آنٹی میں بھی یہ ہی چاہتا ہوں"ابان ایکدم پر جوش ہو آ..
کھا جانے کی باتیں ہو رہی ہیں"
فیضان بھی وہیں آ گیا اسنے آبان سے سلام کرنا ضروری نہیں سمجھا..
حرم سے ملنے کے لیے" آبان نے جواب دیا.. تو فیضان نے اسکی جانب دیکھے بغیر.. چاچو کیطرف دیکھ جر مسکرایا..

یہ تو اچھی بات ہے.. چلتے ہیں میں بھی چلو گا.. بس آج نہیں.. کل.. کیونکہ آج مجھے کہیں جانا ہے"
اسنے کہا تو رضا سمیت زرینہ مین جیسے نئ زندگی دوڑ گئ.....

آہ گاڈ" وہ ایکدم اٹھی آج اسے دیر ہو گئ تھی نہ جانے کیوں بہت نیند آ رہی تھی...
مگر پھر بھی نیند کو پرے دھکیلتی وہ اٹھی.. ایک نظر واشروم کے بند دروازے کو دیکھا...
وہ شاور لے رہا تھا...
بہت دن گزر گئے تھے.. زندگی پرسکون تھی..
مگر اسے اکثر اس بات پر افسوس ہوتا تھا..
کیا وہ اسکا باپ نہیں ایک بار بھی پلٹ کر پوچھا نہیں کہ بیٹی کہاں ہے...
کیا ملازموں نے نہیں بتایا ہو گا... کہ.. ونیزے.. تین ماہ سے گھر سے غائب ہے...
کیا انھیں زرا بھی اسکی فکر نہیں ہوئ تھی..
وہ سوچتی ہوئ.. شہروز کے پرفیوم الٹ پلٹ کرنے لگی..
پرفیوم اسے بہت پسند تھے...
اسکی ایک مخصوص خوشبو تھی...
جس کے سب ہی دیوانے تھے....
اسے یاد ہے.. اکثر لوگ اسکی خوشبو سے متاثر رہتے تھے...
مگر وہ شخص اسکی خوبصورتی... اسکی خوشبو کسی سے بھی تو متاثر نہیں ہوا تھا...

وہ صرف اسکے بدلاو... کو پسند کر رہا تھا...

محبت.... عشق...

ان کے رشتے میں ایسے لفظ نہیں تھے...

وہ بس ایک شوہر تھا....

جو روز رات کو اسکے پاس ہوتا.. اسکو بیوی سمجھ کر اپنا حق استعمال کرتا.. جبکہ وہ ایک اچھی بیوی بننے کی پوری کوشش میں تھی..

شہروز کے لیے دل میں اسکے جزبات تھے...

مگر... شہروز کے دل میں نہیں تھے...

اسنے کبھی ایسا اظہار نہیں کیا...

حتیٰ کے اسکی خوبصورتی سے بھی ونیزے نے کبھی اسے.. متاثر ہوتا نہیں دیکھا تھا...

سب اچھا ضرور تھا.. مگر ویسا نہیں تھا... جو ایک رشتے کی ضرورت ہو.. جس میں دونوں فریقین ایک دوسرے کے وجود سمیت فل میں بھی اتر جائیں...

وہ.. اداسی سے.. اپنے عکس کو دیکھنے لگی....

اس عکس میں ہموہ بات نہیں تھی...

سادھے سے کپڑے...

جو... اسنے بس بھوجے دل سے.. وقت گزاری کے لیے تھے...

جبکہ ہئیر کٹ.. تین ماہ سے نہیں لیا تھا.. بالوں کا کلر بھی ڈل ہو گیا تھا.. وہ بلکل بھی.. پہلے جیسی دلکشی لیے ہوئے نہیں تھی..

کیا مرد کے دل میں اترنے کے لیے فرمانبرداری کے ساتھ...

ظاہری خوبصورتی کا ہونا بھی ضروری نہیں تھا...

وہ سب اپنے وجود سے کھینچ کر دور پھینک کر اسے کیسے متاثر کر سکتی تھی...

اس سے پہلے وہ مزید کچھ سوچتی کلک کی آواز سے دروازہ کھلا...

وہ ٹاول سے بال رگڑتا نکلا... تو ونیزے کو سامنے دیکھ کر...

وہ واڈروپ کیطرف بڑھ گیا...

میں نکال دیتی ہوں"ونیزے نے خود سے پیشکشکی تو.. اسنے سر ہلایا.. اور بغیر ونیزے کی جانب دیکھے...

وہ میرر کے سامنے کھڑا ہو گیا...

ونی، ے کو یہ بات محسوس ہوئ..

کیا اس میں زرا بھی اٹریکشن نہیں رہی تھی...

وہ کس طرح.. کیا سوچ کے اس رشتے کو نباہ رہا تھا.. کبھی وہ اسکی فرمابرداری سے خوش ہو جاتا...

اور کبھی وہ بس ایسے ہی.. نارمل بیہیو دیتا...

سوات میں وہ اس سے بات کر لیتا تھا...

مگر.. یہاں آکر.. وہ... عجیب ہو رہا تھا..

ایسا رشتہ ہوتا ہے.. میاں بیوی کا...

اسنے.. سیاہ شرٹ نکال کر.. اسپر گرے ٹائی.. اور گرے پینٹ نکالی...

اور اسکے حوالے کی..

تھینکس.. "اسنے.. فارمل سے انداز میں مسکرا کر کہا...

اور.. ڈریس روم میں چلا گیا....

ونیزے کی طبعیت عجیب سی ہو رہی تھی.. اسے رونا آنے لگا..

وہ خود بھی واشروم میں چلی گئی.. اگر اسنے اسکے لیے خود کو بدلا تھا.. تو وہ.. اس سے محبت کیوں نہیں کر رہا تھا.. خالی.. شوہر بن کر... وہ بس.. چند گھنٹے اسکے ساتھ گزار کر کیا ثابت کر رہا تھا...

اسنے بھیگتی آنکھوں سے شاور لیا...

اور فریش ہونے کے بعد جب وہ باہر نکلی...

تو وہ روم میں نہیں تھا... اسنے اس بات کو بھی شدت سے محسوس کیا..

بھلے شاہ میر حرم پر غصہ کرتا تھا.. کچھ بھی تھا ڈانٹ دیتا تھا.. اسکے ساتھ ضد لگائے ہوئے تھا.. اسکی مرضی کے بغیر اسے رکھا ہوا تھا.. مگر اسکی آنکھیں بتاتی تھیں وہ اسکے لیے کس قدر کنسرن کرتا ہے جبکہ یہاں...

اس.. اس وقت غصہ آیا... شہروز کے ساتھ گزری ہر رات پر....

اس عجیب و غریب رشتے پر...

....

حرم.. کیا مجھے روز تمھیں اٹھانا پڑے گا.. بچہ پال لیا ہے میں نے "وہ.. شدید چیڑ کر بولا....

اور اسے جھنجھوڑا تھمو وہ.. غصے سے اٹھی...

آپ میری جان چھوڑتے ہیں...

ساری رات.. تو....." اس سے پہلے.. وہ.. کم عقل چینخ چینخ کر بولتی شاہ میر نے اسکے لفظوں کو منہ میں ہی اپنی ہتھیلی رکھ کر دبا دیا...

یہ لڑکی... شاید پہلا شخص تھی...

جو شاہ میر کو شرمندہ کرتی تھی.. بلاوجہ...

تمھاری زبان بہت چلتی ہے" وہ غصے سے بولا...

جبکہ شاہ میر نے.. اسکے کی نائٹی کو بھی غصے سے دیکھا...

تم یہ بلوجہ بیہودہ لباس کیوں پہن کر سوتی ہو" اپنی شرٹ پہنتے ہوئے وہ بولا.. جو.. ایسے انگڑائی لے رہی تھی جیسے کمر توڑ لے گی اپنی..

رات تو بہت اچھا لگ رہا تھا.. "

افففف کس قدر منہ پھٹ ہو تم... اب یہ بکواس نہ ہو میرے سامنے "وہ

اسے گھور کر رہ گیا...

عجیب.. بس" حرم نے.. منہ بنایا...

شاہ میر نے میرر میں سے گھورا...

تو.. حرم ٹائم دیکھنے لگی.. اسک ابلکل دل نہیں تھا.. آج جانے کا.. کیونکہ ٹیسٹ سٹارٹ ہو رہے تھے

وہ چلتی ہوئی.. میر کی وال پر بنی تصویر کے پاس آ گی..؛

میر... "اسنے پکارہ.. جو ٹائی باندھ رہا تھا.
ہمممم "وہ مصروف سا بولا...

میر اس تصویر کے ساتھ میری تصویر بھی لگوائیں"وہ شاہ میر کے پاس ای

اور اسکے پاس آ کر اسکی بندھی ہوئی ٹائی ٹھیک کرنے لگی...

کس خوشی میں" وہ اسکا.. پیارا سا چہرہ دیکھتے ہوئے بولا.. جو مہرون نائٹی میں دمک رہا تھا...

شاہ میر.. اسکے حسن سے شدید متاثر تھا

مگر بتا کر وہ اسکو مزید سر پر چڑھانا نہیں چاہتا تھا...

شاہ میر نے.. اسکی کمر میں نہ محسوس طریقے سے ہاتھ ڈالا...

خوشی... ہاں خوشی تو آپکو بہت ہونی چاہیے... آپ جیسے کریلے کو..... "

ہری مرچ مل گئ" شاہ میر نے... اسکے لیپس کو فوکس کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا...
ہمممم تعریف سے... لفظوں کی کمی نہیں ہو گی "اسنے منہ بنایا...

بندہ تمھاری تعارف کرے... یخ میرا ٹیسٹ خراب نہیں ہوا ابھی" شاہ میر نے پرفیوم اٹھانا چاہا.. جسے

اس سے پہلے حرم نے اچک لیا...

آپ بہت ڈیش ہیں" اسنے اسکی گردن پر... کان کے پیچھے پرفیوم سپرے کرتے ہوئے... کہا..

گالی دے رہی ہو" شاہ میر نے سختی سے جکڑا...

ڈیش گالی کب ہوئی" وہ منمنائی...

یہ انداز گالی والا ہی ہوتا ہے "وہ اب بھی گھور رہا تھا..

آف میرا مطلب تھا.. "

بند کرو اپنے مطلب.. اورا کے بعد یہ ڈیش ڈوش بولا.. تو زبان نکال دوں گا.. "وہ اسپر جھکتا.. اپنی شدت لوٹاتا.. اسکو گال پر کاٹ کر.. اسے سزا دے چکا تھا...

حرم نم آنکھوں سے.. گال رگڑتی اسے گھورنے لگی...

کیوں رگڑا ہے "شاہ میر نے تیور چڑھائے..

یہ جو آپ رومینس بھی.. بندوق کی نوک پر کرتے ہیں مجھے بلکل پسند نہیں. "

رات کو جو آپکو اچھا لگتا ہے.. صبح اس سے چیڑ کھاتے ہیں...

یونی نہ جاو.. تو پروبلم... ہے.. جاو.. تو.. بار بار. فون کر کے پہنچ گئ پوچھتے ہیں...

جب میں ٹھیک ہوتی ہوں.. تو.. چیڑتے تپتے ہیں.. جب...

مجھے کچھ ہو جائے.. تو. میں آپکا بیبی بن جاتی ہوں..

اب.. اپنے کاٹا.. مجھے درد ہوا تب بھی آپکو مسلی.. چاہتے کیا ہیں آپ "وہ اسکو اب شوز پہنتا دیکھ کر.. غصے سے بھڑکی..

یہ تم ہی ہو جس کی میں اتنی سن لیتا ہوں.." وہ اسکے بال کھینچے.. اپنا سیل چیک کرنے لگا...

دل تو کرتا ہے... میں بھی یوں ہی اوائیڈ کروں تو پتہ چلے.. "وہ بڑبڑائی...

جاو حرم یونیورسٹی جانا ہے.. ڈیلی شانزے لیٹ ہوتی ہے تمھاری وجہ سے "اسنے اسکی بڑبڑاہٹ سن لی تھی..

پیسے دیں مجھے.. بندہ ایک گفٹ پیسے... پکٹ منہ کچھ دے ہی دیتا ہے... "اب وہ.. اسکے پاس آ کر اسکے ہاتھ سے سیل لیتی.. بولی...

تم نے ایسا کچھ نہیں کیا جو میں گفٹ دوں... اور رہی بات پوکٹ منہ کی...

تو و وو"

وہ سوچنے لگا.. جبکہ آج حرم کو اپنی قسمت پر حیرت ہوئی اتنی کنجوسی.. وہ چاچو سے جتنے مانگتی تھی وہ اتنے دے دیتے تھے..

شاہ میر نے گھیرہ سانس بھرتے.. والٹ کھلا.. پیسوں سے والٹ بھرا ہوا تھا.. مگر پھر بھی کنجوس...

حرم کے پاس افسوس کے سوا کچھ نہیں تھا.

. یہ لو... "اسنے 1000 کا نوٹ بڑھایا..

اور دو دن بعد ملیں گے اب پیسے.." وہ جان بوجھ کر اسے تپا رہا تھا جبکہ اسکے چہرے کے زاویے.. دیکھنے لائق تھے..

اب نہیں بچتے آپ.. "وہ غم زدہ سی بولی...

نہیں بچیں گے" اسے رونا ہی آ گیا..

ایک تو میں تمھارے رونے سے تنگ ہوں.. لو سو روپے بڑھا کر دے رہا ہوں" شاہ میر نے.. ایک سو اور نکالے.. حرم کا دل کیا دیوار سے لگ کر روے..

پورا والٹ نہ خالی کرایا تو نام بدل دینا" وہ واشروم سے چینخی جبکہ.. شاہ میر اسکے جانے کے بعد ہنس دیا...

....

ناشتے کی ٹیبل پر سب.. تھے.. ونیزے نے سب کو ناشتہ سرو کیا.. کھانا اب بھی اماں بناتی تھیں جبکہ. وہ بس سرو کر دیتی تھی اور حرم تو اتنا بھی نہیں کرتی تھی...

شانزے خاموشی سے ناشتہ... کر رہی تھی..

تمھیں پاکٹ منی نہیں چاہیے "شاہ میر نے اسکیطرف دیکھا...

لالا.. ہے میرے پاس جب چاہیے ہو گی مانگ لوں گی" وہ پہلے کی نسبت اب بجھی بجھی لگتی تھی....

یہ لو... "شاہ میر نے.. 5000 کا نوٹ اسکیطرف بڑھایا.. شہروز اماں ونیزے سب دیکھ رہے تھے..

لالا مجھے" شانزے.. نے انکار کرنا چاہا..

چندہ رکھ لو..... " شاہ میر نے کہا تو اسنے پیسے لے لیے.. جبکہ آنکھیں بھیگ گئیں تھیں..

اسی دوران حرم بھی لیمن کیپری شرٹ میں وہی دوپٹہ.. ایک شانے پر جھٹلاتے منہ پھلائے آئ اور چیئر کھینچ کر بیٹھ گئ..

جبکہ منہ کو اماں کے سامنے مزید پھلا لیا تھا.. شاہ میر نے زمین پر تیرتا دوپٹہ اسکے شانے پر.. ڈال دیا.. جس سے وہ مزید انوسینٹ دیکھ رہی تھی..

ونیزے کو.. خود سے زیادہ حرم کے کپڑے اچھے لگے..

وہ کھلے بالوں.. کے ساتھ... بغیر میکپ کے بہت پیاری لگ رہی تھی..

بیٹا ٹھیک ہو.. "اماں نے بالآخر پوچھ ہی لیا.. حرم چاہتی ہی یہ ہی تھی..

جبکہ اب.. اسنے پلکیں جھپکیں.. اور رونا سٹارٹ کر چکی تھی...

حرم.." اماں تو حیران رہ گئیں...

جبکہ شانزے.. ونیزے.. شہروز سمیت شاہ میر بھی یہ ڈرامہ حیرت سے دیکھ رہا تھا...

کیا ہوا ہے... میرے بچے کو...

بھابھی آپ ٹھیک ہیں.."

اماں کے ساتھ شانزے بھی فکر سے بولی...

اماں.. امس آپکا بیٹا.. بہت... میرا مطلب کیسے ہین یہ آپکو پتہ ہے روم میں کتنا ڈانٹا ہے.. انھوں نے مجھے.. حالانکہ میں نے یہ بھی کہہ دیا تھا. اب بس کریں شاہ میر.. مگر" وہ دھواں دار رو دی جبکہ اب سب کی نظروں.. غصے سے کھولتے شاہ میر پر تھیں..

یہ کیا بیہودگی ہے شاہ میر.. تم جانتے ہو ڈاکٹر نے کیا کہا تھا پھر بھی تم بعض نہیں آ سکتے" اماں نے تو لگے ہاتھ جھاڑ پلا دی..

جھوٹ بول رہی ہے اماں.. ایسا کچھ نہیں ہو آ.. "

شاہ میر نہ چاہتے ہوئے بھی صفائی دینے لگا..

توبہ ہے.. "حرم نے اماں کے ہاتھ.ں کے نیچے سے منہ باہر.. نکالا..

اماں آپکو پتا ہے کیوں ڈانٹا نگوں نے.. بس میں نے تھوڑے سے پیسے مانگے تھے نوٹس کے لیے..

صرف پانچ سو.. "وہ بے بسی سے.. سسکی..

اماں تو ششدر رہ گئیں.. جبکہ سب ہی حیران تھے...

شاہ میر مٹھیں بھینچے حرم کو گھورنے لگا...

جو.. اب اپنے آنسو صاف کر کے.. اماں کی عدالت سے ہوتا انصاف سننے والی تھی..

سامنے رکھو والٹ اپنا.." اماں نے سختی سے کہا..

اماں"شاہ میر نے کچھ کہنا چاہا...

شرم کرو شاہ میر.. صرف ان نوٹوں پر تم نے اسکا چڑیا جیسا.. دل دکھایا.. "

اماں نے اسے شرم دلانا چاہی..

چڑیا جیسا.. اس چڑیل کو. زیادہ ہوا.. لگ گئ ہے.. بخشنا نہیں ہے میں نے.." اسنے حرم کو دیکھتے دانت پیستے ہوے سوچا...

اور والٹ نکال کر.. ٹیبل پر رکھا...

میرا بچہ.. یہ سارے تمھارے ہیں.. شاپنگ کرنا.. جہاں استعمال کرنا ہو کرنا... اوکے " وہ بولیں تو حرم نے جلدی سے والٹ اٹھا لیا اور سعادت سے سر ہلایا... جبکہ شاہ میر پیچوتاب کھاتا.. اٹھا..

تم بھی رکھو اپنا والٹ باہر" اب اماں نے شہروز کو دیکھا..

اماں قسم لی لیں میں لالا جتنا امیر نہیں ہوں"

شہروز کی تو جان نکلی پورا پرس...

توبہ توبہ... ونیزے مسکرائ تھی

رکھتے ہو یہ بتاو "اماں نے گھورا.

شہروز نے مرے دل سے والٹ رکھ دیا...

کچھ بچا لینا.. میڈیم" اسنے ونیزے کو دیکھا...

جس نے بھی فورا سے والٹ چک لیا تھا..

شانزے اپنی بھابھیوں.. کی اس چلاکی پر.. ہنس رہی تھی.. جبکہ اماں بھی مسکرا رہین تھیں.. اور وہ دونوں اپنے کلچ... کے ترسی ہوئ نگاہوں سے دیکھتے چلے گئے...

باہر آ جاییں بھابھی محترمہ.. یقین مائیں آپ.. سے.. کوئ نہیں بچ سکتا.. میرے لالا پر ترس آ رہا ہے آج مجھے "وہ بولا.. تو حرم نے گھورا...

آج میں سمودی بنانے والی ہوں.. تم مجھے پیسے دو گے" حرم نے کہا.. شاہ میر تو جا چکا تھا..

تو اب ڈرنا کیسا...

نہیں یار ایک پیسا بھی نہیں اب تو "شہروز نے دھائ دی..

لے لیں بیوی سے ادھار

بعد میں دے دینا" حرم نے مشورہ دیا...

جبکہ ونیزے نے کان بند کر لیے...

وہ اچھی بھلی شریف ہو گئ تھی.. آپ کی وجہ سے بگڑ گئ ہے" شہروز.. نے پر مزاہ طریقے سے بات کہی تھی.. مگر ونیزے جیسے سوچ میں پڑ گئ...

....

یونی سے آنے کے بعد حرم.. اور ونیزے کو اماں نے اپنے کمرے میں بلا لیا.. جبکہ شانزے.. اپنے روم میں بیٹھی...

آنے والے میسیجز کو دیکھنے لگی..

فواد کون ہے..

جواب دو.. کیا ہو رہا ہے..

تمھارے گھر میں...

یار پلیز جواب دو...

شانزے شانزے "

ایسے کئ میسیجز تھے...

شانزے تھک چکی تھی.. خود کو قابو مین کیے کیے..

وہ اسکے خوابوں میں آتا تھا.. ہر پل اسکی امید بھری آنکھیں اسے چین لینے نہیں دے رہی تھیں..

اور اب اسکا ضبط جواب دے گیا.. اسنے.. فیضان کو کال ملائ.. وہ جانتی تھی یہ غلط ہے.. اسکے بھائیوں کو پتہ چلا تو.. وہ اسکے ساتھ کیا کریں موم نہین مگر وہ دل کے ہاتھوں مجبور تھی..

فیضان.. جو خود ابھی یونی سے آیا.. تھا...

اسکی کال فورا پیک کی.. جبکہ دوسری طرف شانزے کے رونے سے.. اسکو اپنا شک حقیقت لگا..

رشتہ.. رشتہ ہو گیا ہے میرا... "وہ اٹکتے ہوئے بولی..

فیضان بیٹھے سے آٹھ گیا...

جبکہ شانزے نے فون بند کر دیا...
وہ بے چینی سے ٹہلنے لگا..
نہیں.. یہ ناممکن تھا...
اب وہ بھی شاہ میر کی ضد کے آگے.. اڑ کر اسکو ثابت کرنے والا تھا.. کہ شانزے صرف اسکی ہے...

....

مجھے نہیں لگتا تم دونوں.. کی حرکتیں ٹھیک ہیں "اماں نے کہا جبکہ حرم.. چیپس کھاتی.. حیران جب کہ ونیزے بات سمجھتے شرمندہ تھی..
بیٹا.. تم دونوں... شادی شدہ ہو مگر کہیں سے بھی ایسا نہیں لگتا.. شوہر کے آنے پر نہ کوئی سنگھار ہوتا ہے.. نہ کوئی سجاوٹ.."
وہ بولیں...
مطلب ہر وقت لپسٹک لگا کر پھیرں.. "حرم حیران ہوئی...
جی بیٹا جی.. اچھا سا تیار ہو کر شوہر کا استقبال کرو.. انھین کھانا سرو کرو.. انکی خاطر مدارت کرو.
"اماں نے کہا..
سمجھ گئی ہو دونوں" انھوں نے استفسار کیا.. تو دونوں نے گردن ہلائی..
وہ اماں آپکو برا نہ لگے مین اپنے لیے شاپنگ کرنا چاہتی ہوں... "ونیزے نے پوچھا..
اوو ہاں مجھے بھی کرنی ہے" حرم بھی بولی..

اماں ہنس دی..

جاو.. ان دونوں کے آنے سے پہلے آ جانا.." اماں نے کہا.. تو وہ اثبات میں سر ہلاتی.. اٹھ.. گئیں...

....

کافی دیر بعد شاپنگ کر کے.. وہ اپنی مرضی کا سامان لائی تھیں.. اور دونوں کے والٹ خالی تھے...

اپنے اپنے رومز میں جا کر...

ونیزے نے... تائم دیکھا.. وہ آنے والا تھا.. اسنے سرخ رنگ کا لباس نکالا.. یہ ریشمی سوٹ تھا..

جس بہت خوبصورت تھا اور اسکی گوری رنگت پر تو.. کمال لگ رہا تھا... جبکہ دوپٹہ بھی اسنے.. لیا. اور میکپ لائٹ سا کر کے ڈارک ریڈ کلر کی لیپسٹک لگا کر وہ جھجھکتی ہوئی نکلی تو سامنے بلیک ڈریس میں.. حرم کو پونی ٹیل.. اور گردن میں دوپٹہ پھنسائے..

اور ڈارک براون کلر کی لیپسٹک میں دیکھ حیران ہوئی..

وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی.. دونوں اپنی جگہ.. بہت پیاری لگ رہیں تھیں..

لو آج میرے دونون لالا.. گئے کام سے "شانزے ہنسی...

جبکہ وہ دونوں بلش کر گئیں...

دونوں کی گاڑی کا ہارن سن... کر...

وہ دونوں اسطرح گھبرائی.. جیسے نا جانے کیا ہو گیا ہو..

حرم تو بلکے اپنے روم میں بھاگنے لگی.. کہ اماں نے پکڑ لیا..

اسکا اچھے سے استقبال کرو...

اماں نے کہا اور خود شانزے کو لے کر روم میں چلی گئیں

وہ دونوں بات کرتے ہوئے اندر آئے تو.. سامنے کا نظارہ کر کے.. دونوں کے منہ کھل گئے.. شاہ میر تو جلد ہی اپنی حالت پر قابو پا گیا.. جبکہ شہروز تو اب بھی یون ہی کھڑا تھا..

یہ چڑیل کیون بنی ہوئ ہو "شاہ میر نے حیرت سے کہا..

حرم کی آنکھیں بھیگ گئیں...

شہروز اور ونیزے کو بھی.. شاہ میر کا اسطرح کہنا اچھا نہیں لگا...

شاہ میر کو.. کچھ احساس ہوا...

حرم.. اٹھ کر.. وہاں سے چلی گئ.. جبکہ

ونیزے نے شہروز سے... بیگ لیا...

شاہ میر کچھ خفیف سا ہوتا.. اسکے پیچھے گیا...

لالا نے اچھا نہیں کیا "شہروز اسکے کان پر جھک کر بولا..

بولا تو آپ نے بھی کچھ نہیں..." ونیزے ہلکا سا مسکرائ..

یعنی میں بھی تمھیں چڑیل کہو "شہروز حیران ہو آ...

مین حرم نہیں ہوں شہروز" ونیزے نے آنکھیں نکالی...

بیک ٹو.. پرِیسیس ونیزے... واو "

شہروز ہنسا....

مگر آپ کو وہ پسند نہیں تھی... وہ خود ہی اسکے نزدیک ہوا... ا

اسکی بولڈنس.. نہ کہ وہ ونیزے "شہروز نے تصیحی کی...

یو لک سو بیوٹیفل... لائک واو.. یہ چینج تم پر بہت سوت کرتا ہے..

مطلب میرا دل کر رہا ہے.. بیوی کو کندھے پر ڈال کر. روم میں لے جاو.. کیا خیال ہے.." اسکے گرد گھومتا بولا..

کھانا کھائیں پہلے "اسنے نگاہ چرائی...

نو بھوک نہیں.. اڑا دی تم نے" وہ اسے واقعی کندھے ہر ڈالے کمرے مین لے گیا.. جبکہ ونیزے تو....

لال لباس میں لالا سرخ تھی..

پلیز چھوڑیں.." وہ منمنائی...

ایسے کیسے چھوڑ دو پیسہ لگایا ہے تم پر "وہ ہنسا اور صبح والی بات کا طنز کیا...

جبکہ ونیزے اس سے پہلے ہنستی کے اسے زور کا چکر آیا...

تم ٹھیک ہو.. "شہروز نے سے تھاما...

ج.. جی" وہ مبتلائے دل سے بولی..

مگر اس سے کھڑا نہ ہوا گیا.. اور وہ...

قے روکتی.. واشروم میں بھاگی جبکہ شہروز اچھا خاصا بھکلا گیا.. اسکو ایک نظر دیکھ کر وہ اماں کے پاس دوڑا..

....

اماں "شہروز نے دروازہ کھول کر پکارہ... تو وہ جو شانزے سے.. بات کر رہیں تھیں اسکی بھکائی ہوئی آواز پر ایکدم پریشان ہو اٹھیں..

کیا ہوا" شانزے بھی اٹھی

وہ ونیزے کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے "وہ بولا تو اماں باہر نکلیں..

کیا ہو گیا اللہ خیر" وہ شہروز کے کمرے کی جانب بڑھیں جبکہ شانزے نے شاہ میر کے کمرے کا رخ کیا..

لالا" شانزے کی آواز پر.. وہ جو حرم کو سسکیاں بھرتے دیکھ رہا تھا...

اسنے فورا دروازہ کھلا..

خیریت" شانزے کا فق چہرہ دیکھ کر وہ بھی پریشان ہوا..

ونیزے بھابھی کو کچھ ہو گیا ہے" وہ بولی اور..

نیچے انکے روم کی جانب بڑھی...

جبکہ حرم بھی اپنے آنسوں پر دو لفظ بولتی شاہ میر سے پہلے نکلی تھی.. وہ سب شہروز کے کمرے میں اکھٹے تھے...

جبکہ ونیزے اب بھی قے کر رہی تھی...

اماں اسکی پشت پر ہاتھ پھیر رہیں تھیں.. ان سب کے چہرے فق تھے جبکہ اماں... اپنی مسکراہٹ دبا رہیں تھیں..

یہ ہوا کیا ہے "ونیزے کو بے حال ہوتا دیکھ.. شہروز نے اماں کیطرف دیکھا.. تو انھوں نے ونیزے کو احتیاط سے.. بستر پر لیٹایا..

شانزے جاو.. بھابھی کے لیے.. لیمو پانی لے کر آو.." اماں نے کہا جبکہ ونیزے نے.. بھیگی پلکوں سے منع کیا..

میرا دل نہیں کر رہا "وہ بری طرح روی..

ارے رونے کی کیا بات ہے... "اماں نے ونیزے کو پیار کیا...

اماں میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں" شاہ میر نے کہا...

تو انھوں نے اثبات مین سر ہلایا..

کیا ضرورت تھی فضول کھانے کی "شہروز نے آنکھیں نکالی جبکہ ونیزے اس وقت اپنے وجود کو بہت کمزور محسوس کر رہی تھی اسکی سسکیاں اور بڑھ گئیں..

شہروز" اماں نے بری طرح.. گھورا..

اب میں تمھاری کوئ بکواس برداشت نہیں کرو گی...

اب اسکی ایسی حالت نہیں ہے کہ تم بلاوجہ اسے سناو... جان جوڑ گئ ہے ایک اور اس کے ساتھ خیر سے.. اللہ نظرے بد سے بچائے" اماں تو نہال ہوئے جا رہی تھیں جبکہ وہ سب منہ کھولے کھڑے تھے حتی کہ ونیزے بھی انکا مفہوم سمجھنے سے قاصر تھی..

ارے بوندھو.. باپ بننے والے ہو.." ماں ہنسی... تو... شہروز کو تو جھٹکا لگا.. جبکہ ونیزے.. ساکت رہ گئ....

ہیں... س.. سچ اماں"وہ... خوشی سے بے یقین ہوا...

ہاں میرا بچہ... بہت مبارک ہو "انھوں نے سے سینے سے لگایا.. جبکہ.. شاہ میر.. حرم اور شانزے بھی حیرت سے.. اس خوش خبری کو سن رہے تھے...

مبارک ہو.. بھئ.. بڑے فاسٹ نکلے.. "شاہ میر نے اسے گلے لگاتے ہوئے دھیمی آواز میں چھیڑہ..

تو... وہ ہنس دیا..

آپ بھی سوچ لیں... ویسے میں نے تو سوچا بھی نہیں تھا..." وہ خوشی سے جھوم اٹھا... اور ونیزے کا بے تاثر چہرہ دیکھا...

حرم بھی خوشی سے.. ابھی کچھ دیر پہلے.. والی بات بھلائے..

ونیزے کے پاس بید ہر تھی..

آہ گاڈ ونیزے... چھوٹا بیبی..." وہ اسکے گلے سے لگی.. تو ونیزے پھیکا سا ہنس دی..

جبکہ شانزے بھی مبارک بعد دے رہی تھی...

میں پھوپھو بننے والی ہوں" وہ چہکی... تو.. شہروز.. جو اس خوشی کو سما ہی نہیں پا رہا تھا.. اسکے بال بگاڑ گیا.. میں مٹھائ لاتا ہوں "وہ کہتے ساتھ دوڑا..

اماں اپنے مکمل گھر کو.. محبت پاش نظروں سے دیکھنے لگی...

انکے بچوں کو تو یہ خوشیاں نصیب نہیں ہوئیں.. تو کیا ہوا...

انکے بچوں نے بچے.. تو اس خوشی ایکدسائٹمنٹ کو ڈیزرو کرتے تھے....

اتنی ہی دیر میں ڈاکٹر بھی آ گئیں اور وہی خوشخبری سنائی.. جبکہ سب مسکرا اٹھے...

یہ ویک.. ہیں سٹریس بھی لیتی ہیں...

مگر اب.. انکی کیئر کریں.. تا کہ بیبی ہیلتی ہو... اور.. باقی پروپر. پروپر چیک اپ... ہر منتھ کرایں"وہ کہہ کر.. چلی گئیں.. جبکہ.. اماں تو سٹریس اور کمزور والی بات پر.. پریشان ہو گئیں..

ونیزے بیٹے.. کیا ٹینشن ہے.." انھوں نے ونیزے.. کا ہاتھ تھاما.. جس کا دل بھرا ہوا تھا...

شاہ میر.. ان سب کو وہیں چھوڑے اپنے روم میں چلا گیا...

جبکہ ونیزے نے اماں کے ہاتھ ہر سر ٹکایا اور رونے لگی...

میں ڈیزرو نہیں کرتی" وہ سسکی...

یہ کیسی بات ہے... اتنے اہم رطبے پر خدا تمھیں فائز کر رہا ہے تم کیسی باتین کر رہی ہو" اماں نے ڈپٹا...

اماں.. میں... مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا...

میں نے کبھی ماں کا پیار نہیں دیکھا.. میں اپنے بچے کو کیسے پیار دے سکتی ہوں... "وہ بولی.. تو اماں سر تھام گئیں اسکی فیلنگز بھی جائز تھیں..

اور سب سے بڑا خدشہ...

یہ کوئ محبت کی نشانی نہیں تھی..

وہ دل میں دبا گئ...

اسکے علاوہ کچھ" ماں نے اسک انگاہ چرانا دیکھا...

مگر وہ حرم اور شانزے کی وجہ سے...

کچھ نہ بولی.. چندہ آپ لوگ روم میں جاو.. میں ہون.. ونیزے کے پاس" اماں نے کہا.. تو شانزے آٹھ گئ.

. مگر اماں مجھے بیٹھنا ہے.. اب تو بیبی بھی ہے ہمارے درمیان "حرم نے جھک کر ونیزے کی بیلی کو ٹچ کیا.. تو ونیزے سرخ پڑ گئ...

میرا بچہ.. اتنا معصوم کیوں ہے.. "اماں ہنس دیں.. حرم انکی طرف دیکھنے لگی..

ابھی تم شاہ میر کے پاس جاو" امان نے ہنسی روکتے کہا تو حرم کو سب یاد آ گیا..

اسک اتو وہ سر پھاڑ دیتی مگر اسکے پاس نہ جاتی.. "وہ کچھ سوچتے ہوئے آٹھ گئ... کیا ڈر ہے بتاو مجھے"

اسکے جانے کے بعد اما نے ونیزے کی طرف دیکھا...

وہ.... وہ راضی نہیں ہیں مجھ سے... یہ محبت کی نشانی بلکل نہیں ہے.... تو وہ خوش کیسے ہو سکتے ہیں..

میں انکے لیے انچاھی لڑکی تھی جو الزام لگا کر انکی زندگی میں آئ...

وقتی جزبوں... کا صلہ ہے یہ....

یہ محبت نہیں ہے.. وہ پیار نہیں دیں گے.... "

اپنی بکواس بند کرو گی تم" شہروز کی دھاڑ پر اچانک اسکی زبان کو بریک لگا....

اماں نے مڑ کر دیکھا.. انھیں.. وہ وقت یاد آ گیا.. جبکہ شاہ میر کی پیدائش سے پہلے انکے فل میں یہ ہی.. وسوسے تھے جو حقیقت کا روپ دھار چکے تھے...

اماں آپ منہ میٹھا کریں"اسکو اگنور کیے... وہ اماں کی جانب متوجہ ہوا...

شہروز تم" اماں نے کچھ کہنا چاہا..

آپ میرے ساتھ آئیں.. "وہ انھیں باہر لے گیا جبکہ ونیزے کو ہر بات پر مہر لگاتی دیکھا دی..

یہ غلط ہوا تھا.. ابھی اس بچے کی گنجائش نہیں تھی انکے رشتے میں.. وہ اسکے دل میں اپنی جگہ بنا نہیں سکی تھی اپنی اولاد کی جگہ کیا بناتی...

شہروز.. وہ.. کیا کیا سوچ رہی ہے" اماں حیران تھیں..

آپ ٹنشن نہ لیں میں اسکا دماغ ٹھکانے لگا دو گا... اسکا" شہروز نے دانت کچکائے..

ڈاکٹر نے س۵ریس سے منعکیا ہے.. بچے کی ہیلتھ کے لیے.. تم اسے مزید پریشان نہیں کرو گے اسے انسکیورٹی ہو رہی ہے..

بات کرو اس سے اپنے ہونے کا مان بخشو.. یہ وہ وقت ہے جب عورت کو سب سے زیادہ اپنے شوہر کی ضرورت ہوتی ہے.."

اماں اور کس طرح خیال رکھتا ہے بندہ.. اور ویسے بھی.. پہلی عورت نہین ہے جو ماں بنے گی.. نکھرے بلاوجہ." اسنے خود ہی مٹھائی کھاتے کہا.. یہ احساس ہی بڑا مزے کا تھا وہ باپ بننے والا ہے..

اچھا... جب اتنی ہی لاپرواہی بتنی تھی تو ڈالا کیوں اسے اس جھنجھٹ میں "اماں غصے سے بھڑکیں..

جبکہ وہ شرمندہ ہو گیا..

کیسی باتیں کر رہیں ہیں آپ "

وہ ہی جو تمھارے بھیجے میں اتریں" اماں اسے سے مٹھائی کا ڈبہ لیتی چلی گئیں.. جبکہ وہ ونیزے کیطرف بڑھا..

کیا تماشہ لگایا ہوا ہے تم نے" وہ دندناتا ہوا اس تک پہنچا..

سچ بول رہی ہوں میں... کیوں ہوا ہے یہ اسے نہیں ہونا چاہیے.." وہ ہزیانی ہوئی.. تو شہروز کا میٹر گھوما..

میں تمھارا منہ توڑ دو گا اگر تم نے.. کوئی بکواس کی یہ میرا بچہ ہے اور جب میں اس کے آنے پر خوش ہوں تمھیں کیا تکلیف ہے "وہ.. بولا.. تو ونیزے تلخی سے ہنسی....

اسکی ماں.. سے.. محبت آپکو نہیں.. ایک ان چاہا وجود ہے.. اسکی ماں آپکے لیے.. اور...."

بہت خوب یہ تو تم نے ٹھیک کہا.. ان چاہا وجود ہو تم میرے لیے...

مگر.. میرا بچہ ان چاہا نہیں ہے.. مجھے تم سے کوئی کنسرن ہو یا نہ ہو.. اپنے بچے سے ضرور ہے...

اور یہ جو محبت کے قصے مجھے سنا رہی ہو..

تم نے خود کبھی کوشش نہیں کی...

آئندہ مین.. اپنے بیٹے کے لیے ایک لفظ بھی نہ سنو "

بیٹے" ونیزے بڑبڑائی..

ہاں بیٹے "وہ بولا.. اور واشروم میں بند ہو گیا...

بلواجہ.. وہ لڑکی.. اسکو غصہ دلا گئی تھی..

اور وہ جو فضول مفروضے سجائے بیٹھی تھی وہ بخشنے والا نہین تھا اسے..

یہ حقیقت تھی وہ اس سے محبت نہین کرتا تھا.. مگر یہ بھی حقیقت تھی وہ اس سے اب نفرت نہین کرتا تھا...

مگر اپنی آنے والی اولاد بی[آ یہ بیٹی..

اسے پہلی خیبر پر ہی اس سے محبت ہو گئ تھی..

کوئ بعید نہیں آ قریب یہ محبت.. اپنے بچے کی ماں سے بھی وہ کر بیٹھے.. اگر وہ لڑکی کوشش کرے تو...

....

حرم... ٹیرس پر چلی گئ تھی جبکہ اپنے بالوں کو پونی کی گرفت سے آزاد کر دیا...

یہ ٹھنڈی ہوا اسے بہت اچھی لگ رہی تھی... جبکہ شفون کا ڈریس... اس کو سردی کا احساس دلا گیا...

اسنے بالوں میں ہاتھ پھیرا بال کافی بڑھ گئے تھے...

اسنے آدھے سر سے بال اٹھا کر.. ٹیڑھی مانگ نکالی.. اور دائیں کندھے پر بال ڈال لیے..

جبکہ شاہ میر جو کافی دیر سے اسکا روم میں ویٹ کرتا رہا.. اب..

اسے ڈھونڈتا ہوا یہاں آیا... تو.. اسکے حسن کے نظاروں سے.. خود پر قابو کافی مشکل لگا.. اوپر سے بھوک بھی لگ رہی تھی..

حرم چاند کی جانب دیکھ رہی تھی...

اصولا.. اس رطبے پر پہلے.. تمھیں فائز ہونا چاہیے تھا.. "اسنے پیچھے سے اسپر حصار بندھا جسے حرم نے ایک جھٹکے سے توڑا.. وہ اسکی بات ہر سرخ ہوئ تھی...

ارے" شاہ میر نے اپنی ہنسی دبائ.. اسکو منانا.. خاصا مشکل تھا...

اور وہ دل کے ہاتھوں مجبور نہ ہوتا.. تو.. دو حرف بول چکا ہوتا..

دور رہیں""" حرم نے اسکو پکڑ کر.. دور سیڑھیوں کے پاس... لے جا کر کھڑا کیا اور خود دوبارہ گریل کے پاس آ گئ..

اب ٹھیک ہے.. "وہ مطمیین ہوئ..

جبکہ شاہ میر نے اپنے قہقے کا گلہ گھونٹا..

کیا شے ہے.. اسکی بیگم بھی ایک سیریس ڈیسنٹ.. یہ شاید ہاں.. سڑو.. کو...

پری مل چکی تھی... اور اسکا دل بغاوت کرتا... اس پری کو... اپنی وید میں پھولوں کیطرح رکھنا چاہتا تھا.. مگر اظہار سے انکاری تھا..

اوکے حرم بہت ہو گیا نیچے چلتے ہیں"شاہ میر اپنے پرانے رویے پر آیا.. ویسے تو وہ قابو نہیں آنے والی تھی..

کتنی بڑی بیوقوف ہون میں.. ڈریس لے کر آئ.. بائیس ہزار کا...

جیولری خریدی... بیس ہزار کی....

ارٹیفیشل سونا نہیں لیا کبھی جان نہ چلی جائے..

ہیل شوز لیے دس ہزار کے..." شاہ میر کو و کھانسی کا پھندہ لگا.. جسے وہ حرم کے گھونے پر.. سوری کہتا.. کھانسی کا گلہ گھونٹ گیا...

فیشل لیا.... پندرہ ہزار میں خود کو مینٹن کرایا....

کس کے لیے.." اسنے بھنویں اچکائیں.. شاہ میر تو رقم گننے لگا.. کتنا اڑا چکی تھی وہ....

کس کے لیے "حرم.. زور سے بولی..

میرے لیے بھئ افکورس "اسنے سیلینڈر کیا.. بیوی.. کو چڑیل کہنا گناہ تھا.. یہ بات اسنے مان لی تھی آج...

اور.. میری تعریف کرنے کے بجائے.. سب کے سامنے کیا کہا مجھے آپ نے "حرم اسکے نزدیک چل کر آتی... بولی شاہ میر قدرے اندھیرے میں تھا...

وہ چاہتا یہ ہی تھا.. یہ ہرن.... جو آج.. اسکا کتنی محنت سے کمایا ہوا.. پیسہ اڑا چکی تھی...

شیر کا جال میں خود پھنسے.. پائ پائ کا حساب.. لینے والا تھا وہ اس. سے...

حرم.. میں کچھ اور کہنا چاہتا تھا" وہ.. جان بوجھ کر.. معصوم بنا تا کہ وہ اسکے مزید نزدیک آئے...

اور دو قدم مزید اسنے.. اندھیرے میں لیے...

کیا... کچھ اور کیا..." حرم.. اپنی کم عقلی کے باعث.. اندھیرے.. میں اسکے مقابل آئ.. کہ شاہ میر نے.. اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر.. اسے ایک جھٹکے سے کین کی چیر پر پھینکا.. اور.. اس چیئر ہر پاوں رکھ کر.. اسکے جانے کا. راستہ بلاک.. کرتا... وہ.. اسکی سانسوں کو بے ہنگم کر گیا... اسے اپنی قید مین رکھ کر ہی اسے سکون ملتا تھا...

شاہ میر.... آہستہ اہستہ.. دوبارہ جنونی انداز میں اتر چکا تھا..

جبکہ حرم کے ہلتے احتجاج کرتے ہاتھ...

وہ.. چییر کے بازوں پر لگا چکا تھا...

اسکے عمل میں وقت کے ساتھ ساتھ شدت گھل رہی تھی...

اور جبکہ حرم کو لگا.. بس وہ مرنے والی ہے وہ...

پیچھے ہٹا.. دونوں کی سانسیں بری طرح اکھڑی ہوئ.. تھیں.. حرم غصے سے.. اسپر جھپٹی....

I kil u

وہ بھنائ..... جبکہ شاہ میر نے اسکے دونوں ہاتھ اپنی گرفت میں جکڑے.. اور اسکے... گلے سے دوپٹہ کھینچ کر.. پیچھے کیطرف باندھ دیے...

پولیس والے کو دھمکی.. کچھ اچھی نہیں.. "وہ... اسکی بھولی سے صورت کو نگاہوں میں بھرتا... گھمبیر لہجے مین بولا.. جبکہ چہرہ بلکل سنجیدہ تھا.. حرم کو اسکی اس حرکت پر بھی غصہ آیا..

ایس الگتا تھا.. میتھ کا سوال حل کر رہا ہو.. اتنی سنجید گی..

حرم گھور کر رہ گئ..

ہمم... تو... میری اتنی محنت کی کمی.. کو اڑنے کے جرم مین میں تم کو.. قید بمشقت کی سزا دیتا ہوں.. وہ بھی ساری رات... "وہ اسکی چئیر کے گرد گھوما...

کچھ کریں تو صیحی...

پھر بتاو گی.. اور کتنے بھوکے ہیں آپ.." وہ چیڑی...

مجھے نہیں پتہ تھا یہ منمنی.. شیرنی بن جائے گی.. "وہ حیران ہوا...
میر رررررر" اس سے زیادہ وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی... رو دینے کو ہوئ..
جبکہ شاہ میر... ہنستے ہوئے.. اسکے سامنے ٹیبل پر بیٹھ گیا....
ایک تو مجھے اس وقت اپنے بھائ سے شدید جیلسی ہو رہی ہے...
ہمیشہ ہر بڑا سٹیپ اس گھر میں مین لیتا ہون.. اور ایک تم ہو فرق بھی نہیں پڑ رہا.." وہ افسوس سے سر ہلاتا بولا...
آپ بہت برے ہیں" حرم کا آنسو ٹوٹا..
ہر وقت اپنی مرضی کرتے ہیں زبردستی کرتے ہیں...
حرم آپ سے پیار کتی ہے مگر آپ نہیں کرتے.. تعریف بھی نہیں کی.. آپ نے "وہ سسکتے ہوئے بولی..
جبکہ شاہ میر.. ہونٹوں پر انگلیاں ٹکائے... اسکو سن رہا تھا...
وہ اٹھا حرم کا مسکتے چہرے پر.. اپنے انگلیوں کی.. حرکت کرنے لگا.. جبکہ.. اسے اپنے عمل سے اسکی سانسیں بھاری ہوتی محسوس ہوئ..
کیا ہو تم.. ہرا دیتی ہو مجھے.." وہ اسکے چہرے کے ایک ایک نقوش.. پر شدت لٹاتا.. اب اسکی گردن پر وار کر رہا تھا...
اور.. ایک مخصوص جگہ پر... اپنے وار کا نشان چھوڑتا.. وہ اسکی سرخ آنسو بھری آنکھوں کو گھورنے لگا..

روم میں چلو ااس سے پہلے میں پاگل ہو جاو..." وہ حقیقت میں اسے پاگل کر رہی تھی..

جبکہ حرم.. اسکے آگے اب بولنے قابل نہیں تھی.. ہاں دماغ میں ایک بات ضرور کلک کر گئ...

اب اسکا میشن.. اسکے منہ سے اپنے لیے.. پیار کا اظہار سننا تھا..

شاہ میر نے.. اسکو.. ایسے ہی اٹھایا... اور بانہوں میں بھر کر اپنے روم کی جانب چل دیا.. جبکہ.. حرم.. نے آنکھیں بند کر لیں.. من مانی تو اب اسکی چلنی تھی...

....

حرم اٹھو یونیورسٹی کا ٹائم نکل رہا ہے.. "وہ اسے کوئ پانچ بار جھنجھوڑ چکا تھا..

مجھے نہین جانا" حرم چینخی.. شاہ میر نے.. اسکی ٹیبلیٹ نکالی...

جو صبح ناشتے سے پہلے دینی ہوتی تھی اور وہ خود دیتا تھا.. اسکے علاوہ اسکا.. چیکپ.. ڈیٹ بھی قریب آ رہا تھا.. اور اس بار وہ بے ہوش نہیں ہوئ تھی...

اسے خوشی تھی...

اسنے زبردستی اسے ٹیبلیٹ کھلائ.. جسے حرم کو نگلنا پڑا..

میر مین پڑھ کر کیا کرو گی.. "وہ. منہ بنا کر بولی..

شاور لو میرا بیبی جلدی سے" اسنے.. کہا. اور آج وہ فارمل کپڑوں میں تھا...

حرم "شاہ میر دھاڑا.. حرم کی آنکھیں پٹ سے کھلیں...

چلاتے رہتے ہیں ہر وقت" وہ رونے کو ہوئ.. اور اسپر کچن پھینکنے لگی..

پتہ نہیں سارا جسم کا پانی آنکھوں سے کیون نکال دیتی یے" وہ بڑبڑایا.. جبکہ حرم.. غصے سے تیار ہونے لگی..

مجھے ٹیسٹ یاد نہین ہے" وہ شاور لے کر نکلی..

وجہ" شاہ میر نے تیوری چڑھائی.

آپ"حرم نے گیلے.. بالوں میں برش پھیرہ

شاہ میر گھور کر رہ گیا...

تمیز سے اپنے ٹیسٹ صیھی دو تمھاری رپورٹ میں خود کلیکٹ کج رو گا "اسنے.. خود پر سپرے کیا..

حرم نے منہ بنایا...

میرا دل نہین لگتا پڑھائ میں"وہ پھیر سے رندھی آواز میں بولی...

تمھارا گلہ گھونٹ دو میں" شاہ میر.. جارہانہ طریقے سے اسکی کمر کو گرفت مین لے چکا تھا...

میں.. میں.. دو گی میرا مطلب اچھے نمبر آئیں گے" وہ کا پی..

گڈ"شاہ میر نے کہا.. اور

. اسکا ہاتھ تھام کر باہر آ گیا.. جبکہ حرم مسکتی رہ گئ..

اللہ ایسا شوہر کسی کو نہ دے" وہ بولی...

شاہ میر نے مسکراہٹ دبائ..

کنجوس اکڑو سڑو..." وہ پھر بولی..

زہر لگتے ہیں آپ مجھے "وہ پھر بولی..

حرم میں تمھیں دھکہ دے دو گا.. اگر اب یہ زبان چلی" شاہ میر نے سیڑھیوں.. کے پاس کرتے اسے.. ڈرایا.. تب اسکی گاڑی کو بریکیں لگیں..

جبکہ دوسری طرف.. ونیزے آج شہروز کو اٹھا رہی تھی نہ جانے وہ کس خوشی میں سو رہا تھا...

آٹھ جاییں.. پھر مجھے سنائیں گے اٹھایا نہیں"

ونیزے نے سنجیدگی سے کہا.. وہ چیڑچیڑی ہو رہی تھی..

ہان پہلے تو ہر بات کا بلیم تمھیں دیا ہے نہ" وہ اسکا ہاتھ کھنچتا.. اسکی کلائی... پر کس کر گیا.. ونیزے نے اپنا ہاتھ چھڑایا...

چھوڑیں مجھے "وہ ڈھیٹ چھوڑ کہاں رہا تھا..

ایسے ہی چھوڑ دو.. اب تو.. میری پسند کے مطابق ہو ہے یہ مال"وہ آنکھ مار کے بولا.. ونیزے.. حیرت سے منہ کھول گئ..

مال سے کای مراد ہے" وہ غصے ے بولی..

مطلب

. تمم" وہ مسکراہٹ روکنے لگا...

ونیزے.. گھورنے لگی..

اے بیوی.. ماں بننے والی ہو تو آنکھیں دیکھا رہی ہو..." اسنے.. ونیزے.. کی بیلی کیطرف دیکھا.. جبکہ ونیزے لالا سرخ ہو گئ..

بی بی بوائے" وہ.. اسکے بالوں.. سے کھیلتا ہوا بولا...

بی بی گرل" وہ.. غصے سے بولی...

آپ نہایت ٹیپیکل ہیں" اسنے.. کہا... تو شہروز شانے اچکا گیا..

وہ محض اسے تنگ کر رہا تھا...

اچھا آپ.. جھلس نہ جانا میرا بچہ کالا نہ ہو.. میرے جیسا ہو" وہ اٹھتے ہوئے بولا...

تو ونیزے.. کڑھ جر رہ گئ..

آپ کے جیسا.. ایک نمبر... کا...." اسسے پہلے. وہ کچھ بولتی.. شہروز نے... ونیزے کو.. سر ہالتے پکڑنا چاہا..

ہان بولو کیا کہہ رہی تھی "وہ غصے ے اس تک پہنچا..

شہروز.. جائیں کیا ہے آپکو.. جان کے پیچھے پڑ گیین ہیں" ونیزے چینخی..

نہ پڑتا تو.. آج ماں.. بننے کے ٹشن نہ دیکھا رہی ہوتی.. وہ ہی بیھگی بلی بنی ہوتی "وہ گھورت اسے کہتا..

چلا گیا.. جبکہ وہ سرخ سی.. باہر نکل گئ..

....

دکھائیں اماں میں کرتی ہوں"

ونیزے نے. انکے ہاتھ سے آملیٹ لیا...

ارے نہین جاو تم بیٹھو" انھون نے اسے کہا..

جاو حرم.. تم اماں کی ہیلپ کرو" شاہ میر نے.. اسے کہا.. جبکہ ونیزے.. جس کا سر ایکدم چکرایا تھا

چیر پر بیٹھی.. شہروز بھی آ گیا..

ٹھیک ہو" اسنے پوچھا.. تو.. ونیزے.. نے اسکیطرف دیکھا..

جی" اسنے کہا...

آپ کے لیے ایک زہر وال ااملیٹ بناو گی دیکھنا اب" وہ سوچتے ہویے اٹھی..

اماں مین بناتی ہوں" اماں نے ہاتھ سے سامنا لیتے وہ بے شمار مسالے ٹھوکتے..

آدھا ناڈہ گیرا کر آدھا.. پین میں ڈال چکی تھی..

یہ آپکے صرے ہوئے بیٹے کے لیے" اسکا شیطانی دماغ حرکت کرنا نہیں چھوڑتا تھا...

ماں.. ہنس کر رہ گئیں..

کون کہے یہ انکی بڑی بہو تھی...

اس سے.. پہلے.. وہ اور.. کباڑا مچاتی کہ.. زور سے شاہ میر کی دھاڑ پر اچھل کر رہ گئ...

کس جرت سے میرے گھر کی دہلیز پر کی تم نے" وہ حلق کے بل چلایا..

امان.. باہر آئ.. اور ساکت رہ گئیں..

وہ وقت کو گننا نہیں چاہتی تھیں.. کتنے عرصے بعد انھیں دیکھا.. تھا... انکے پو مین انکی پسند تھی..

رضا نے اماں کی جانب.. نگاہ اٹھائ..

شاہ میر کا بس نہین چلا اس نگاہ.. کو کئ ٹکڑوں میں کر دے...

تو باہر نکل "وہ... پیسٹل نکالتا.. ان تک پہنچتا.. کہا امں کی پکار پر تھمہ...

رک جاو شاہ میر"

اماں.. "وہ دونوں ہی بے یقین ہوے کیونکہ شہروز کو بھی اس کی صورت گوارہ نہین تھی..

آبان ایک طرف.. اس فیملی ڈرامے.. سے اکتاتا.. حرم کو تلاشنے لگا.. جو شاہ میر کی دھاڑ سے.. اپنے دل کا سمبھل ے کی س٨ کر رہی تھی... مگر باہر نہیں آئ تھی..

شانزے بت بنی فیضان کو.. دیکھ رہی تھی جو اسی کو دیکھ رہا تھا.. یہ سب شاہ میر کو اسکے آپے سے باہر کف رہا تھا..

حرم.. ڈرتی ہوئ باہر نکلی..

رضا.. کے وجود مین جیسے نئ زندگی بھر گئ..

حرم.. حیران انھین دیکھنے لگی..

میری بچی "زرینہ نے تڑپ کر. باہنین وا کیں.. اور.. حرم.. کچھ نہ سمجھتے دوڑتی ہوئ انکی باہوں میں سما گئ.. وہ بری طرح.. چار ماہ بعد ان سب کو دیکھ کر رو دی.. آبان.. کو سکون ملا.. اب وہ بہت قریب تھا.. اپنے عمل کے...

وہ زرینہ سے ہٹی.. اور رضا کے وجود کا حصہ بنی..

رضا اسکو باندھوں میں جکڑے.. رو دیے.. جیسے ہار گئے تھے وہ...

میری زندگی "انھوں نے اسکی پیشانی چومی....

حرم" آبان نے اسکو پکارہ.. تو... حرم اسکے بھی گلے سے لگ گئ.. آبان نے.. شاہ میر کی صورت دیکھتے محبت سے اسکی کمر پر ہاتھ پھیرہ.. آبان سے مل کر. وہ فیضان سے یوں ہی ملی...

تم ہمارے ساتھ چلو.. اب ان لوگوں کی قید میں نہین رہنا تم نے "آبان نے حرم.. کا چہرہ دونوں ہاتھ.ں میں تھاما...

نہیں ابان...." اس سے پہلے وہ بولتی...
آبان نے اسکے لبوں ہر انگلی رکھ دی.. وی ایسے ہی بے تکلیف تھے ایک دوسرے سے..
بس حرم اور نہیں.... چلو تم "آبان نے اسکا ہاتھ تھامہ...
شاہ میر... کو لگا.. اسکو کسی نے انگاروں پر.. لیٹا دیا ہو...
ہان اتنی ہی تکلیف ہوئ تھی اسے.. اس بےوفا...
نہیں.. بے غیرت. لڑکی کے یہ نظارے تکتے..
حرم تمھارا شوہر موجود ہے یہاں... آبان بھائی چھوڑ دیں اسے" فیضان کو یہ حرکت اچھی نہ لگی...
چل رہو تم انکل چلیں بس "آبان نے کہا...
اس سے پہلے حرم کچھ بولتی...
کانچ کے ٹیبل کی چھنکار... پورے لاونج مین گونجی...
شاہ میر نے لات مار کر اپنا غصہ اس ٹیبل پر اتار آ.. اور بھکے بھیڑے کیطرح اسپر جھپتا..
تیری جرت کیسے ہوی میری بیوی کو چھونے کی" وہ چلایا...
آبان اور رضا ساکت رہ گئے..

پے در پے پڑنے والے گھونسوں سے آبان جلد ہی.. زمین پر گیرہ..
حرم اسکو روکنا چاہتی تھی.. مگر اس وقت اس آدمی سے اسے شدید خوف محسوس ہو رہا تھا جو جلا کر خسکار کرنے کا ارادہ رکھتا تھا...

لالا... چھوڑ دیں اس پنچ کو" شہروز نے اسے روکنا چاہا.. مگر شاہ میر روکنے کا نام نہیں لے رہا تھا.. وہ اسے لاتوں مکوں اور تھپیڑوں سے بری طرح پیٹ رہا..

تو یہیں رک سالے.. یہ تیرے ہاتھ ہی تیرے تن سے جدا کر دوں گا" وہ... منہ سے نکلنے والے خون کو صاف کرتا... جو آبان کی تھوڑی بہت مزہمت سے.. اسکے منہ پر.. مکے پڑے تھے...

شاہ میر اسپر سے ہٹا...

اور... اپنے کمرے کی طرف ریوالور لینے گیا...

لالا ویٹ" شہروز کو سنگنی کا احساس بڑھتا دیکھا دیا..

آبان چلو یہاں سے جاو تم "رضا نے کہا تو اسنے نفی کی..

حرم کے بغیر کبھی نہیں.. "وہ ڈھٹائی سے بولا.. یہاں سے تو شاید وہ بچ جاتا مگر.. مراد دے کبھی نہ بچ پاتا....

شاہ میر نے گن لوڈ کی.. اور اس سے پہلے وہ اسپر تانتا...

نہیں میر "حرم گھبراتی ہوئی اسکے آگے آ گئی...

جہاں آبان کو اتنی چوٹیں.. لگنے کے بعد تقویت ملی.. وہیں...

شاہ میر... سلگتے کوئلوں پر گھسیٹا گیا تھا...

وہ ایک بار پھر کئی ٹکڑوں میں توڑ دیا گیا تھا...

اسکا ہاتھ اسکے پہلو میں کی گیر... گیا...

ریوالور دور اچھال کر.. وہ حرم کیطرف بڑھا.. اور بغیر لحاظ کے اسکے ممنہ پر کھینچ کر تھپڑ مارا..

شاید وہ یہ ڈیزرو کرتی تھی...

تھپڑ کی شدت سے حرم دور جا گیری...

یہ کیا حرکت ہے "رضا چلایا....

جبکہ زرینہ نے روتی ہوئ حرم کو تھاما....

یہ سلوک کرتے ہو تم اسکے ساتھ" رضا.. کے لیے... ناقابل برداشت تھا... حرم کو تکلیف میں دیکھنا...

اپنا گند سمیٹ اور دفع ہو یہاں سے "وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے حرم کی جانب اشارہ کرتا...

بولا...

آبان کو ایک گو نا گو سکون ملا....

جبکہ حرم حیرت سے خود کو گند کہنا سن رہی تھی...

بیوی کی یہ عزت ہے یہ تربیت کی ہے تمھاری ماں نے" وہ کھا جانے والے انداز میں بولے.. تو.. شاہ میر نے ایک جھٹکے سے انکا گریبان پکڑا..

اگر یہ سفید چاندی جو تیرے سر میں اتر رہی ہے اسکا میں ایک پرسنٹ بھی لحاظ کر رہا ہوں.. تو.. امیہ میری ماں کی ہی تربیت ہے....

تیری تربیت یہ ہے..." اسنے حرم کی طرف اشارہ کیا.. جو اسکی آنکھوں میں اپنے لیے اجنبیت ہی اجنبیت محسوس کر رہی تھی.. کوئ سناشائ کا رنگ نہیں تھا...

یہ تیری تربیت.... جو نہ محرموں کے سینے سے لگتی ہے... برحال....... اب مزید... لمی بھی میں تجھے یہ تیری قوم کو برداشت نہیں کروں گا.. نکل جا یہاں سے "وہ دھاڑا.. اور انھیں پیچھے دھکا دیا...

انکل چلیں" چوٹ لگ چکی تھی.. آبان کو یہ ہی لمحہ مناسب لگا..
انکی آنکھیں میں.. ہلکی سی نمی چھلک آئی...
چلو حرم "زرینہ نے اسے اٹھایا...
ن... نہیں" وہ بولی....
میں کہیں نہیں جاو گی... "حرم بری طرح رو دی.. جبکہ آبان اب یہ ڈرامہ مزید برداشت نہیں کر سکتا تھا..
چلوحرم.. یہ آدمی تمھارے قابل نہیں" آبان نے.. سختی سے اسکا ہاتھ پکڑا...
شاہ میر پیٹھ موڑ کر کھڑا تھا.. جبکہ اماں نم آنکھوں سے.. حرم کو روتا بلکتا دیکھ رہی تھیں..
وہ چاہ کر بھی اسے روک نہ سکیں....
سرا سر غلطی حرم کی تھی....
وہ بچی نہیں تھی جو کچھ سمجھ نہ سکے...
آبان چھوڑ دو حرم کو" فیضان نے.. روکنا چاہا...
جبکہ اب کہ رضا نے.. فیضان کو گھورا...
جہاں میری بیٹی کی عزت ہو گی... میری بیٹی وہاں رہے گی" انھوں نے جتاتی نظریں اماں ہر ڈالیں...
اور... حرم جو.. اپنا آپ چھڑوانے کی تگ و دو میں تھی..
اسے وہ... کھینچ کر... وہاں سے لے گئے.. جبکہ فیضان کو.. اپنا معملہ.. اٹکتا.. ہوا محسوس ہوا....

اسنے ایک نظر شانزے پر ڈالی اور وہاں سے نکل گیا.. حرم کا دماغ تو وہ ٹھکانے لگائے گا اب.. اسے شدید غصہ آیا..

....

دیکھ لیا آپ نے "انکے نکلتے ہی وہ بری طرح چلایا..
اماں اپنے بیٹے.... کی طرف بڑھیں جو برمری طرح ٹوتا تھا ایک بار پھر...
ونیزے دور کھری تھی جبکہ وہ تینوں میر کی تڑپ پر.. ترپ اٹھے تھے...
کیا میری زندگی میں دھوکہ بے وفائ لکھی گئ ہے" اسنے واس اٹھا کر دور پھینکا....
لالا"شہروز نے.. اسکو پکڑا... جبکہ اسنے اپنا آپ اسے سے جھٹک کر چھڑوایا....
مین کیوں بھول گیا.. وہ آدمی صرف مجھے شکست دینے کے لیے میری زندگی میں آتا ہے...
ہاں اماں... وہ بار بار مجھے ہراتا ہے کیوں"اسنے.... غصے سے اماں کے ہاتھ ہٹائے....
اور لاونج میں لگے میرر پر کھینچ کر مکہ مارا....
وہ مرتا کیون نہیں.... " وہ دھاڑا....
ایک بے بس آنسو... اسکی آنکھ سے نکلا تھا جبکہ اماں.. ایسے تڑپ اٹھیں.. جیسے.. نہ جانے کیا ہو گیا ہو...
نہیں شاہ میر..." انھوں نے اسے تھاما...

شہروز... اور شانزے دونوں... بھیگی آنکھوں سے اپنے بھائی کو دیکھ رہے تھے.. جبکہ.. ونیزے بھی بھیگی پلکوں سے... اس بے بس شخص کو دیکھ رہی تھی....

ہاں آج اسکی آنکھ کا آنسو حرم سے محبت کی چینخ چینخ کر گواہی دے رہا تھا...

میرا بچہ.. نہیں" اماں نے اسکا. چہرہ.. تھاما... جس نے جو گھٹنوں کے بل گیرہ....

وہ ایک مظبوط... عمارت آج.. ایک لڑکی کے لیے ڈھے گئ تھی...

کیا نہیں اماں... کیا نہیں.. کیوں آیا وہ یہاں.. اور وہ...

اس سے صرف... اسکی محبت مانگی تھی... اور اسنے....

کیا میرے نصیب میں سکون نہیں" وہ انکی گود میں چیرہ چھپاتا...

بولا....

اماں نے شہروز کی جانب دیکھا.. جو سرخ آنکھوں سے اپنے بھائی کو دیکھ رہا تھا..

جبکہ شانزے اپنی سسکیاں دبا رہی تھیں....

....

مجھے افسوس ہے تم پر" فیضان... نے غصے سے.. اسکی سرخ آنکھوں کو دیکھا.. جو رو رو کر سوج چکیں تھیں.. اسکا چہرہ بھی جگہ جگہ سے سرخ ہو رہا تھا.. جبکہ بکھرے بالوں اور بکھرے حولیے میں قابل رحم لگ رہی تھی مگر اس وقت وہ کہیں سے بھی رحم کے قابل نہیں تھی...

وہ تمھارا شوہر تھا... تم .. اسکے سامنے اس آبان کے گلے لگ گئ حرم تم پاگل ہو "فیضان کو اسکی خاموشی زیچ کر رہی تھی... وہ.. چلایا.. جبکہ حرم نے اسکی طرف دیکھا....

حرم گرو آپ مہربانی ہو گی تمھاری.. پلیز گرو آپ" وہ اسے جھنجھور گیا جس کی آنکھ سے ایک بار پھر آنسو ضرور ٹوٹا تھا.. مگر... وہ بولی کچھ نہیں تھی...

رات ہو گئ تھی.. وہ اس سے دور تھی...

سب سے ملنے کے بعد بھی وہ یہاں اہنون میں آ کر خوش نہیں تھی...

جبکہ سب اسکا حد سے زیادہ خیال رکھ رہے تھے کہیں اسکی طبعیت نہ بگڑ جائے... مگر عجیب تھا.. آج وہ شخص اسکے چنچلے اٹھانے کے لیے نہیں تھا... تو اسکا دل بھی جیسے پتھر ہو گیا تھا..

ہاں اسے خوش ہونا چاہیے تھا...

وہ پانچ ماہ بعد... اپنے گھر والوں میں تھی...

ان لوگوں میں.... جن کے ساتھ وہ رہی.. پلی بڑھی...

اس آدمی نے اسے کڈنیپ کیا تھا..

زبردستی اپنا قیدی بنایا..

وہ اسکی قید سے آزاد تھی.. پھر وہ خوش کیوں نہیں تھی...

اسنے دونوں.. ہاتھوں سے اپنے بال نوچ ڈالے...

یہ سب کیا ہے فیضی "وہ چلائی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا...

رضا صاحب کے ساتھ شاہ میر کا رویہ...

اسکا اسکو کیڈنیپ کرنا......

چاچو کی بات پر اکھڑ جانا....

یہ سب کیا تھا یہ کیسا لینک تھا......

فیضان نے.. اسکے بہتے آنسوں کو افسوس سے دیکھا....

شاہ میر... رضا چاچو کی پرسٹ وایف کا بیٹا.. ہے...

وہ آنٹی.. رضا چاچو کی فرسٹ وایف ہیں..... "اسنے حرم... کو دھیمی آواز میں جیسے حقیقت بتائ..

حرم.. حیران آنکھوں سے.. اسکی صورت تکنے لگی جو رفتا رفتا اسے سب بتاتا چلا گیا...

جب اسنے اپنی مما کو شانزے کے بارے میں بتایا تھا.. تب انھوں نے.. رضا.. اور امان کے بارے میں اسکو ساری حقیقت بتا فی تھی.. انکے ساتھ کیا کیا ہوا....

اور کیسے.. انھیں.. گھر سے نکال دیا گیا.... اسی طرح فیضان نے بھی حرم کو بتایا....

تو حرم... سر تھام گئ...

اب اسے اسکے جنون کا اندازا... ہو رہا تھا...

اور اس چیز پر شدید افسوس کے وہ اسے سمجھ نہ سکی...

مگر نہیں دیر نہیں ہوئ تھی...

وہ اسکا شوہر تھا.. وہی اسکا گھر تھا.. وہی سب کچھ تھا...

وہ اسکا عشق تھا...

ہاں وہ.. دیوانی تھی اسکے لیے....

اسنے بے دردی سے آنسو صاف کیے اور گھڑی کی صورت دیکھی...

جو رات کے دو بجا رہے تھے..

فیضان تم مجھے وہاں چھوڑ دو.... پلیز"حرم نے... پاون میں چپل ڈالتے ہوئے.. کہا...

فیضان نے اسکی جانب دیکھا..

تمھیں لگتا ہے معملہ جتنا بگڑ چکا ہے اب وہاں کوئ تمھیں پوچھے گا.. تمھیں وہیں احتجاج کرنا چاہیے تھا... وہین تمھیں اسکے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے تھا.. تمھیں نہیں آنا چاہیے تھا حرم" فیضان نے.. کہا تو..

اب اسکی آنکھ سے آنسو نکلتا ہوا..

شدید دکھا تھا..

میں نے کیا تھا" وہ منمنائ...

اسے احتجاج نہیں کہتے "فیضان نے گھورا....

یہاں آکر تمھیں کیا ملہ..

یہ بدعاوں کا گر ہے حرم میرا یہاں دم گھٹتا ہے تو تم کیسے رہ سکتی ہوں... یہ گھر ان.. تین معصوم بچوں کی بدعاوں.. سے برباد ہو چکا ہے.. "وہ بولا تو حرم.. کا دل جیسے پھٹنے کے قریب تھا...

اسے شاہ میر کی شدت سے یاد آ رہی تھی.....

تم... تم چلو پلیز" وہ بولی... تو فیضان نے اسکو دیکھا...

پلیز فیضی.. مین.. اپنی غلطی سدھارنا چاہتی ہوں"وہ سسکی...

فیضان نے گھیرہ سانس لیا.. حالت اسکے سامنے تھے مگر وہ اب بھی.. میچورٹی نہین دیکھا رہی تھی..

وہ ایک امید کے تہت اٹھا..

حرم اور وہ بیقوقت گھر سے نکلے.. آبان ابھی ایک گھنٹے پہلے ہی گیا تھا..

اسنے حرم سے ڈھیر ساری باتیں کیں.. جن کا ہوں ہاں میں وہ جواب دیتی رہی تھی.. اسے افسوس بھی تھا اسکی وجہ سے اسنے کتنی مات کھائ تھی...

وہ دونوں اس سے پہلے باہر نکلتے.. کہ رضا.. صاحب.. کی آواز پر روکے..

کہاں جا رہیں ہیں آپ دونوں "انھون نے پوچھا. تو.. حرم غصے سے پلٹی..

اپنے شوہر کے گھر.. کیا پا مجھے روکین گے..." اسنے انکی آنکھوں میں دیکھا..

حرم وہ آپکے قابل نہین ہے "انھیں عغصہ آیا شاہ میر کا ہاتھ اٹھانا انھیں بلکل اچھا نہین لگا تھا.. اور شاید وہ یہ بھول گئے تھے.. کہ وہ کتنی بار.. اس عورت پر ہاتھ اٹھاتے رہے تھے...

آپ بھی اماں کے قابل نہیں تھے.. تبھی اللہ نے.. انھیں آپ سے الگ کر دیا.

میرے میر کیا ہیں یہ میں اچھے سے جانتی ہوں.. اگلی بار آپ اس طرح بلکل نہیں بولیں گے "وہ بھرائ ہوئ آواز میں بولی تو انھیں خاموش کر گئ....

چلو فیضی" اسنے.. کہا تو.. وہ دونوں باہر نکل گئے جبکہ.. پیچھے رضا.. سر تھام کر بیٹھ گئے..

شاہ میر کا چہرہ.. انھوں میں لہرا گیا...

جبکہ ایک اور چہرہ... جس کی شبی بھی ان میں ملتی تھی... اور اسکے علاوہ ایک لڑکی بھی تھی...

وہ جب سے وہاں سے اے تھے بے چین تھے.. اور انکی بے چینی.. زرینہ خوب محسوس کر رہی تھی..

اور آج انھیں اپنے اندر موجود کمی.. کاٹ کھا رہی تھی...

....

اس وقت سب کو تمھاری ضرورت ہے..
اور جس طرح تم میری ماں بہن.. بھائ کا جیال رکھ رہی ہو میں شکر گزار ہوں تمھارا ... "شہروز نے..
ونیزے کو دیکھا.. جو.. اماں کے کمرے مین انھیں دوائ دے کر.. آئ تھی جبکہ شانزے کو دودھ..
بھی دیا.. تھا..
مگر شاہ میر.. کا دروازہ بجانے کی کسی میں ہمت نہیں تھی...
شکر گزاری کی بات نہیں ہے... فیملی ہے.. میری بھی" وہ.. بولی.. اور کمرے مین بکھرا.. کباڑہ سمیٹنے لگی...
تم اتنی اچھی بن رہی ہو یہ ہو گئ ہو" شہروز نے اسکیے بدلے برتاو کو حیرت سے محسوس کیا..
وہ لڑکی اندر سے اتنی حساس ہو گی.. اسکی سوچ میں بھی نہین. تھا..
مجھے نہیں پتا میں اچھی ہوں یہ نہیں.. مگر مین نے.. رشتے نہین دیکھے.. اور اب جب مجھے رشتے ملے . ہین تو میں.. کم عقلی کے باعث انھیں کھونا نہین چاہتی "وہ سنجیدگی سے جواب دیتی واشروم میں چلی گئ.. جبکہ شہروز خاموش ہو گیا...
آدھی رات سے زیادہ گزر چکی تھی.. نیند آنے کا نام نہین لے رہی تھی اسنے دکھتی آنکھوں.. کو..
اپنی پوروں سے دبایا..
سر دبا دوں..." ونیزے نے اسکیطرف دیکھ کر سوال کیا..

نہیں.. تم ریسٹ کرو "اسنے نفی کی.. تو ونیزے سانس. گرتی.. بیڈ پر بیٹھ کر.. اسکا دمسر دبانے لگی..

جبکہ شہروز نے ہار مانتے ہوئے اسکی گود میں سر رکھ لیا...

جانتی ہو ونیزے... وہ بے چین ہیں.. تو ہم میں سے کسی کو سکون نہین ملے گا...

حرم بھابھی نے بہت غلط کیا...

28 سالون میں مین نے انھیں ان پانچ ماہ مین ہنستے مسکراتے دیکھا تھا.. مگر... وہ پھر سے.. بیک جر گیے ہین.. " وہ... بولا.. جبکہ ونیزے خاموش رہی.. حقیقت میں حرم.. نے علط کیا تھا..

ایک سوال پوچھو" ونیزے نے کچھ سوچتے ہویے پوچھا...

ہم.. "شہروز اسکی انگلیوں کی حرکت سر مین محسوس کر رہا تھا..

وہ آدمی.. آپکے والد تھے" اسنے کچھ جھجھکتے ہوئے پوچھا...

ہاں... رضا.. خان... وہ باپ ہے ہمارا...

میری ماں.. اسکے جتنی خوبصورت نہیں تھی.. اسنے.. میری ماں کو.. گھر سے نکال دیا تھا...

جب ہم گھر سے نکلے تھے.. لال صرف پانچ سال کے تھے...

ونیزے.. پانچ سال کے بچے کے ہاتھں نے اینٹیں ڈھوئ...

سارا سارا دن... کیا... کسی ماں کا کلیجہ.. یہ برداشت کر لے گا...

صرف پانچ سال... دو سال کا تھا میں.. بولنا بھی نہیں جانتا تھا..

جبکہ ہماری بہن... کیسے ہوئ... ہم نہیں جانتے تھے.. بس ایک رات.. اماں کی چینخون سے ڈر کر ہم دونوں بھائ ایک کمرے میں دبک کے بیٹھے تھے...

ساری رات.. اماں کی چینخیں.. ہمارے کانوں.. میں.. لرزتی.. رہیں.. میں اور لالا.. روتے رہے...
بہت روے.. ہمین لگا ہماری اماں مر جائیں گی...
مگر پھر ایک عورت... جو اماں کے ساتھ ہی تھیں..
صبح ہمیں ہماری بہن دیکھنے لگی..
میں.. تو کچھ نہیں جانتا تھا. مگر لالا بتاتے ہیں.. ہم دونوں کو اسکی پیدائش کی بلکل خوشی نہیں تھی..
جبکہ... اماں کے ساتھ.. روز.. ہم دونوں بھائ روتے رہے..
یہ تو.. اللہ کا شکر ہے ہمارے نانا... کی چھت تھی.. ورنہ "
پلیز شہروز" اس سے زیادہ ونیزے میں سننے کی ہ. ت نہیں تھی اسنے اسکے لبوں پر ہاتھ رکھا.. اور..
اپنا ماتھا اس ہاتھ پر ٹکا دیا. شہروز کی بھیگی پلکیں مزید بھیگ گئیں جبکہ.. ونیزے سسک رہی تھی...
دنیا بہت ظالم ہے.. "تھوڑی دیر بعد وہ اسکی آنکھوں پر لب رکھتی.. جیسے اسکے زخموں پر مرہم رکھ رہی تھی...

....

دروازے کی بل بجی.. تو ونیزے نے سر اٹھایا....
جبکہ شہروز بھی اٹھ جر بیٹھا..

اس سے پہلے آنے والا بیل پر ہاتھ رکھ کر بھول جاتا.. وہ ایک جسے لگا کر اٹھا.. ونیزے بھی اسکے پیچھے گئیں.. جبکہ تہجد کی نماز پڑھنے کے بعد امان تسبیح کر رہین تھین وہ بھی اس وقت بیل بجتی سب کر.. باہر نکل ایین.. ونیزے اور شہروز کو وہ دیکھ چکیں تھیں...

شہروز نے دروازہ کھولا.. تو حرم کو دیکھ.. کر.. اسے غصہ آیا مگر رشتے کا لحاظ آڑے آیا...

کیوں ای ہین آپ یہاں"اسنے اسے اندر آنے نہ دیا...

پلیز شہروز مجھے میر کے پاس جانا ہے" وہ بلکی..

چھوڑ کر بھی آپ ہی گئیں تھیں... "شہروز نے سختی سے اسے گھورا...

پلیز... مجھ سے غلطیی ہو گئ.. پلیز مجھے.. شاہ میر کے پاس جانے دو" وہ اسکے آگے ہاتھ جوڑنے لگی..

جبکہ

شہروز.. آگے سے ہٹ گیا.. اسنے ایک نظر فیضان کو دیکھا.. حرم اسکے ہٹتے ہی اندر آ گئ...

حالانکہ فیضان کا لحاظ ہو کرنا نہیں چاہتا تھا.. مگر وہ اپنے لالا کو خوب جانتا تھا..

یہ لڑکی اپنے پاوں ہر کلہاڑا مار رہی تھی اب.. تبھی اسنے فیضان کو.. اندر آنے دیا..

حرم.. بھاگتی ہوئ اپنے کمرے کی جانب.. گئ.. کہ اسکی شال.. وہیں کھڑی اماں کے قدموں کے پاس رہ گئ...

اسنے اپنے روم کا دروازہ بجایا...

میر... میر دروازہ کھولیں.. میر مجھے کہیں نہیں جانا.....

میر مجھے... آپ کے پاس رہنا ہے.. میر.. مین کہین نہین جاو گی...

پلیز میر.. حرم صرف آپ سے محبت کرتی ہے.. میر. پلیز مجھے معاف کر دیں"

وہ بجاتے بجاتے... نیچے بیٹھ کر بری طرح رو دی.. جبکہ ایک جھٹکے سے دروازہ کھلا....

حرم نے سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا...

جو سپاٹ چہرے سے.. اسکی جانب دیکھ رہا تھا...

اسے وہ پہلے روز والا شاہ میر لگ رہا تھا...

شاہ میر نے حرم کو ایک نظر دیکھا اور نیچے کھڑے سب پر نظر ڈالی...

شہروز.... چوکیدار سے کہہ دو آج کے بعد یہ لڑکی اس گھر کی دہلیز پار نہ کرے "اسنے.. سنجیدگی سے کہا...

نہیں میر" حرم تڑپی..

میر مجھے معاف کر دیں"اسنے شاہ میر کے پاوں پکڑنا چاہے...

جبکہ شاہ میر پیچھے ہٹا.. اور اسکے پاس سے ہٹتا... وہ وہاں سے گزر کے نیچے... آیا... اور.. سیدھا گھر سے باہر نکل گیا جبکہ شاہ میر... شاہ میر کی چینخو پکار سے حرم نے گھر سر پر اٹھا لیا تھا... ماں نے حرم پر.. ایک نظر ڈالی.. اور.. اندر چلی گئیں.. یہ لڑکی انکے بیٹے.. کو وخشی نہ دے سکی.. تو. انکے لیے بھی اہمیت نہیں رکھتی تھی...

شہروز.. تو پہلے ہی طدزن تھا.. وہاں سے نکل کر اپنے روم میں چلا گیا.. جبکہ..

ونیزے نے.. اسکے روتے سسکتے وجود پر نگاہ ڈالی..

فیضی لے جاو اسے.. "ونیزے نے کہا..

ایسے مت کہو.. ونیزے" حرم.. سسکی....

تھوڑا ٹائم دو حرم... زخم وقت بھرتے ہیں... "

پلیز مجھے یہیں رہنے دو" حرم نے.. ونیزے کا ہاتھ تھاما...

وہ شخص گھر نہیں آیے گا اگر تم یہاں رہی..

بس تمھیں یہ کہو گی.. جلد منا لو.. انھیں "وہ.. اسکا گال سہلا کر اپنے روم میں چلی گئ..

جبکہ حرم... کا بس نہیں چل رہا تھا.. بند ہو جائے وہ اس کمرے میں قید ہو جائے وہاں...

مگر.. وہ کبھی بھی.. شاہ میر کو نہیں چھوڑ سکتی تھی...

اسنے آنسو صاف کیے...

اور فیضی کی جانب دیکھا.. شاید وہ زندگی کی پہلی عقل مندی کتنے جا رہی تھی...

وہ.. فیضی...

صفدر... صفدر. کا پتہ ہے تمھیں پلیز... اسسے ربطہ کرو.. "

گاری میں بیٹھتے وہ اپنا سر تھام کر بولی.

. اس سے کیا.. ہو گا..." فیضان نے پوچھا...

مجھے شاہ پیلس جانا ہے.. مگر... وہاں نہیں جاو گی میں"وہ ضدی لہجے میں بولی... تو فیضان مسکرا دیا...

ایک جھٹکے نے کافی عقل مند کر دیا تمھیں" اسنے کہا مگر حرم نے جواب نہ دیا...

صفدر سے گھر کی چابی لے کر... وہ شاہ پیلس میں آ گئ تھی.. یہ آ کر.. ایک تحافظ کا احساس تھا... ایسا لگتا تھا جیسے وہ اسے دیکھ رہا ہو.. اسکے پاس ہو اسکے اردگرد ہو...

مگر حرم کا دل بوجھل سا تھا.... شاہ میر اسکے لیے جحاص تھا مگر وہاں.. خان ہاوس میں اور بھی لوگ تھے.. جن کو ناراض کر کے اسے بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا...

اسنے صفدر کو شاہ میر کو اپنی یہاں موجودگی کے بارے میں بتانے سے سختی سے روکا تھا.. اور فیضان کو بھی کہ.. وہ وہاں گھر میں بھی کسی کو اسکی شاہ پیلس میں موجودگی کا نہ بتائے...

شاہ پیلس میں ملازم اسی طرح.. اپنے کام وقت پر کر رہے تھے جس. طرح.. پہلے کرتے تھے...

جبکہ اسے سکینہ کہیں دیکھائ نہ دی...

مگر وہ شاہ پیلس کو اپنا گھر مانتی تھی.. تبھی وہ

اپنے روم میں... بیٹھی شاہ میر کے... کپڑوں کو بیڈ پر پھیلانے دیکھے جا رہی تھی...

وہ بلیک شرٹ میں اچھا لگتا ہے "اسکی آنکھ سے آنسو ٹپکا... کاش پھر سے سب ٹھیک ہو جائے...

اسکے پرفیوم روم میں سپرے کرتے ہوئے وہ اسکی خوشبو میں جیسے نہاتی جا رہی تھی....

اسکی ایک شرٹ کو اپنی. بازوں میں جکڑے.. وہ اسکے پرفیوم کی سپرے.. فضا میں کرتی... اس خوشبو.. کو جیسے وجود مین اترنا چاہ رہی تھی..

مان جاو میر "وہ نیچے بیٹھ کر اسکی شرٹ کے کلر پر.. اپنے لب رکھ گئ.. جبکہ چہرہ سرخ ہو گیا....

باہر... چاند کو دیکھتے ہوئے وہ.. گزرنے والے دو دن کو سوچ رہی تھی..

وہ دو دن سے یہاں تھی.. کیا اسے یہ بات پتہ ہو گی..

....

آپ یہ بات کیسے کہہ سکتے ہیں حرم دوبارہ چلی گئ" آبان کا پارہ رضا پر شدید ہائ ہوا..

وہ اپنے گھر چلی گئ ہے آبان.. اور وہ ٹھیک گئ ہے... اس کی جگہ وہیں ہے.. اسے اپنے شوہر کے ساتھ ہی رہنا چاہیے" رضا نے.. سختی سے کہا... اسکا چیڑنے کا انداز انھیں ایک آنکھ نہ بھیا.. جبکہ زرینہ بھی خاموش تھیں.. جیسے رضا کے فیصلے سے متفق ہو.. جہاں وہ خوش تھی وہ تو وہیں.. خوش تھیں...

گریٹ.. اتنی محنت سے... اسے یہاں دوبارہ لایا.. اور آپ کتنے سکون سے یہ بات کہہ رہے ہیں..." وہ دھاڑا.. تو رضا نے غصے سے اسکی جانب دیکھا...

چاہ کیا رہے ہو تم.. رہا سہا اس گھر کا سکون بھی گارت کر دوں.. میں اب سب ٹھیک کرنا چاہتا ہوں..." رضا بولے... تو آبان.. تالی بجاتا طنزیہ مسکراہٹ سے ان تک پہنچا...

مطلب.. سوچ ہے کہا کر.. آج بیلی میڈیم کو حجج کی سوجی ہے.." وہ نفرت سے بولا..

زبان سمبھالو اپنی" رضا غصے سے چلایے..

ابے چپ کر بڈھے" اسنے انھیں دوبارہ گریبان سے پکڑ کر صوفے پر دھکہ دی آ.. زرینہ تو یہ منظر دیکھ دنگ رہ گئ...

تیری وہ مریضہ بیٹی میری زندگی کے لیے بہت ضروری ہے..." وہ اپنی اصلیت دیکھتا.. ان کے منہ پر پھنکارہ..

تمھاری باتوں میں مجھے انا ہی نہیں چاہیے تھا.. تو یہ ہے تمھارا اصل روپ" وہ اسکا ہاتھ اپنی گردن سے ہٹانے لگے..

ہاں یہ ہے میرا روپ.. تیری بیٹی کو بیچنا چاہتا ہون میں.. اور وہ نہ ملی تو تو.. اور یہ تیری بیوی... دونوں... زندہ نہین بچو گے" وہ انکا جبڑا پکڑتا.. پھنکارہ....
اصلیت تو وہ انہر واضح کر چکا تھا.. مگر وہ اان دونوں بڈھا بڈھی کو ایسے نہیں چھوڑ سکتا تھا...
کھڑا ہو" اسنے رضا کو اٹھایا.. اسوقت گھر پر فواد.. کی فیملی موجود نہ تھی.. تبھی وہ شیر ہہو رہا تھا..
چھوڑو آبان "زرینہ نے رضا کا گریبان چھوڑا آ چاہا.. کہ اسنے انکے منہ پر بغیر لحاظ کے چماٹ مار دیا..
چپ کر "اور وہ دونوں کو کھنچتا... انکو انکے روم مین لے گیا.. رضا نے لاکھ خود کو چھڑانے کی کوشش کی...
مگر وہ ایک جوان مرد کا مقابلہ اس عمر مین نہیں کر پا رہے تھے.. انھیں حیرت تھی..
یہ وہ.. لڑکا ہے.. جیسے وہ اپنی فیملی کا حصہ سمجھتے رہے...
آبان انکو انکے روم مین باندھ کر منہ پر ٹیپ لگا کر .. آگے سے لوک لگا چکا تھا....
اگر کوئ آتا تو.. وہ کوئ بھی جھوٹ بول دیتا.. مگر حرم ایک بار پھر اسکے چنگل سے نکل چکی تھی...
وہ... بھنا ہی گیا تھا....

....

او شاہ میر "کمشنر صاحب خود آٹھ کر اس سے ملے..

جو سنجیدہ اور.. بے تاثر تھا..

ویسے میں خود آ جاتا مگر... افسوس.... میری طبعیت ٹھیک نہیں تھی..." انھوں نے.. آج اسے اپنے گھر بلایا.. تھا تبھی معزرت کرتے ہوۓ بولے.. وہ کچھ نہ بولا...

کیا لو گے.. چاۓ پانی کوئ چیز "انھوں نے پوچھا.. تو وہ نفی میں گردن ہلا گیا....

ڈیڈ.. کسی بھی مہمان سے پوچھتے نہیں ہے یار... بس صرف کرتے ہیں"انگریزی لبوں لہجے میں انگریزی جواب اسے اپنے عقب سے آیا....

اسنے گردن موڑ کر دیکھا...

وہ ایک پیاری سے لڑکی....

کیجول ڈریس مین ٹرالی کھینچتی اندر لا رہی تھی..

شاہ میر... نے نظروں کا زاویہ بدلا...

میری بیٹی ہے.. نیویورک میں ہوتی ہے.. وہیں.. پلی بڑھی ہے.. اپنی دادی کے پاس تبھی... اردو نہیں جانتی "انھون نے مسکرا کر.. اپنی بیٹی کو دیکھا... شاہ میر اب بھی بے تاثر ہی رہا...

مگر مجھے اردو سمجھ آتی ہے ڈیڈ" وہ اب بھی انگلش مین بولی.. تو وہ ہنس دیے...

جبکہ شاہ میر. اکتاہٹ کا شکار تھا...

ہاو مچ شوگر "اسنے پوچھا.. تو شاہ میر نے نفی کی...

میں شوگر نہیں لیتا..." اسنے کہا... تو.. لڑکی نے شانے اچکا کر.. کافی کا کپ اسکے ہاتھ میں دیا...

سر آپ نے مجھے کسی خاص کام کے تہت یاد کیا تھا..."وہ بولا تو انھوں نے کافی کے سپ لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا..

یہ فائل ہے.. اسے سٹڈی کرو....

یہ تصویر بھی ہے اس میں...

نام ڈاکٹر ابان.... یہ اتنے مہزہب پیشے سے جوڑنے کے باوجود...

لڑکیوں کی سمگلنگ کرتا ہے..." انھوں نے جیسے اسکے سر پر بم پھوڑا..

اسنے جھٹ تصویر کھول کر دیکھی.. اور اپنی مٹھیاں بینچ کر رہ گیا....

آر یو اوکے" وہ لڑکی اسکا سرخ چہرہ دیکھنے لگی..

مگر شاہ میر نے نظریں نہ ہٹائ..

وہ اسکے اتنی قریب تھا.. پھر بھی وہ کچھ جان نا پایا...

کمشنر اب بھی بول رہے تھے.. مگر.. وہ.. تو.. ابان کی تصویر مٹھی میں دبوچ چکا تھا..

سامنے بیٹھی لڑکی نے.. حیرت سے اسے دیکھا...

اور تمھارے ساتھ اس کیس.. میں..

Isi agent صنم ہیلپ کریں.. گئیں... "اسنے اپنی بیٹی کیطرف اشارہ کیا...

مگر مجھے کسی کی ہیلپ کی ضرورت نہیں" وہ بولا.. اور اٹھا..

اس کے پیچھے بہت بڑے بڑے گینگسٹرز کا ہاتھ ہے.. تمھین.. خوفیہ پولیس کی ضرورت پڑ سکتی ہے "انھوں نے جیسے ہتمی انداز مین کہا.. وہ اس لڑکی کی صورت دیکھ کر رہ گیا...

جو سنجیدہ تھی...
تم چاہو تو کیس سٹڈی کر سکتے ہو... "انھوں نے کہا.. تو... وہ چاہتے ہوئے بھی انکار نہ کر سکا...
یہ پہلا کیس ہو گا صنم کا.. تمھارے ساتھ.. اٹیچ کرنے کا مقصد یہ ہی ہے کہ وہ تم سے کچھ سیکھ سکے"
انھوں نے کہا... تو وہ سر ہلا گیا..
اب وہ کمشنر کی بیٹی... کو برداشت کر کے مزید اپنی برداشت آزما رہا تھا....
گڈ لک.." انکے کہنے پر صنم نے جھک کر.. ان سے ماتھے پر پیار لیا.. اور شاہ میر کے ساتھ باہر آ گئ...

.

دوپہر دو کا وقت تھا..
تمھارا نام کیا ہے "صنم نے اس پرکشش شخص کو دیکھا...
سر "اسنے سنجیدگی سے کہا.. اور گاگلز... اپنی آنکھوں پر لگا کر وہ باہر گاڑی کیطرف بڑھا...
واو" صنم کافی ایمپریس ہوئ... اتنا اکڑو آدمی تو اسنے پہلی بار دیکھا تھا...
وہ بھی اسکی گاڑی مین بیٹھ گئ...
جبکہ شاہ میر نے گاڑی سٹارٹ کر لی...
مجھے اپنی ٹیم پر پورا بھروسہ ہے.. میں اپنی ٹیم میں اضافہ نہیں چاہتا.. اور نہ مجھے کسی خو"فیہ ایجنٹ کی ضرورت ہے "وہ انگلش میں سنجیدگی سے اس سے بات کر رہا تھا...
اوکے.. تو سر آپ اوور کونفیڈینٹ ہیں.. جو آدمی.. پیچھے. پانچ سال سے.. یہ کاروبار کر رہا ہے.. آپ کے شہر مین رہتے ہوئے.. آپ اسے.. پکڑ نہ سکے..

اور آپ کو پانی ٹیم پر بھروسہ ہے سٹرینج..

بائے دا وے. یہ ڈیٹیل میری کولیٹ کی ہوئ ہیں"اسنے انگریزی میں ہی ٹکا سا جواب دیا.. شاہ میر دانت پیس کر رہ گیا.. ہاں یہ غلطی اسی کی تھی کہ وہ.. اس پنچ کو پہچان نہ سکا....

مجھے اپنے کام مین زیادہ بولنے والے لوگ پسند نہیں.." شاہ میر نے اسکو گھورا...

آپ گھور کر مجھے دبانا چاہتے ہیں.. مسٹر اوور کونفیڈینٹ"اب وہ زیادہ پھیل رہی تھی...

شاہ میر نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکی..

گیٹ اوٹ"وہ.. سختی سے بول ؛..

وٹ..." وہ حیران ہوئ...

اردو میں دفع ہو جاو.... کیب لو.. اور پہنچو.. اس ایڈریس پر جو میرا.. پی اے تمھیں سینڈ کرے" وہ.. ملے جھلے لہجے مین بول آ..

صنم کا چہرہ خفت سے سرخ پڑ گیا...

وہ.. گاری سے باہر نکل گی جبکہ وہ شن سے گاڑی بڑھا لے گیا..

انمینرڈ"وہ پیر پٹخ کر.. کیب. کا ویٹ کرنے لگی.. چند سیکینڈذ.. مین ہی ایک لوکیشن اسے سینڈ کر دی گئ تھی....

....

صفدر... "شاہ پیلس کے.. سامنے.. کھرا.. وہ صفدر کو پکارنے لگا.. جو فق چہرے سے.. ارد گرد دیکھ رہا تھا...

کیا مسئلہ ہے تمھارے ساتھ "اسنے اپنی ٹیم کی میٹنگ شاہ پیلس میں رکھی تھی

جبکہ صفدر.. پریشان ہو اٹھا تھا.. وہ حرم کی موجودگی کے بارے مین.. جان گیا تو.. لازمی...

اسکا بینڈ بجا دے گا...

س.. سر.. ہم یہان میٹنگ کریں گے"...

کیوں کیا مسلی ہے "وہ.. اکھر کر بولا...

میرا مطلب"

شیٹ آپ "اسنے ٹوک دیا.. اتنے مین ایک کیب آ کر روکی اسنے گالز کے پیچھے سے اس لڑکی کو دیکھا.. جو غصے مین دکھ رہی تھی...

اسکے علاوہ بھی وہاں باقی ممبران آ گئے...

چوکیدار نے دروازہ کھولا...

صفدر مرے مرے قدموں سے اندر بڑھا...

جبکہ جس طرح مر مر کر وہ چل رہا تھا.. صنم اس مین آ کر زور سے بجی..

یو میڈ.. یہاں سب پاگل ہین کیا "وہ چلائی.. شاہ میر نے ناگواری سے پلٹ کر دیکھا..

سوری میم" صفدر شرمندہ ہوا...

ساری ٹیم کو لاونج میں ویٹ.. کرنے کا.. اور اس کیس کو ریڈ کرنے کا کہہ کر.. وہ خود فریش ہونے کے لیے جیسے ہی اپنے روم کیطرف بڑھا..

صفدر.. کسی جن کیطرح اسکے آگے آیا..

سر.. یہاں نیچے ہی. فریش ہو جائیں.. پھر ہمیں لیٹ نہیں ہو گا..." وہ.. ہچکچاتے ہوئے بولا..

شاہ میر نے.. گھور کر اسے دیکھا..

تم خوش ہو جاو..." وہ الٹے قدموں اسی طرح پلٹ گیا..

اور اپنی یونیفارم کو.. کیجول لوک دینے لگا..

وہ پہلے یونی فارم میں اتنا ڈیشنگ لگ رہا تھ آ.. اب اسے کیجول لوک دیتا ہوا.. تو اور بھی جان لیوا لگنے لگا.. اوپری دو بٹن کھول کر.. اسنے.. بازو فولڈ کیے..

اور کیس فائل کو ہاتھوں میں دبائے.. اس فائل پر کم اور اسپر زیادہ توجہ دیتی اس لڑکی کے ہاتھ سے اسنے فایل کھینچی...

اور.. آبان کے گھر کا اڈریس.. دیکھنے لگا.. جو.. شہر سے کافی دور تھا...

وہ اب سب کے آئڈیز لے رہا تھا جبکہ اسکے سامنے سب تار کیطرح سیدھے اپنی اپنی رائے دے رہے تھے..

اب اسنے صنم کیطرف دیکھا.. جو اسکو گھور رہی تھی..

مس خوفیہ پولیس.. آپ کے کیا کہنے ہیں"وہ طنزیہ بولا.. تو صنم ہوش میں آئی...

آپ لوگوں سے تو زیادہ اچھے کہنے ہین میرے.." وہ منہ بگاڑ کر بولی... شاہ میر نے ضبط سے فائل ٹیبل پر پٹخی. . اور اسکی جانب دیکھا..

اول تو آپ اس کیس سے غیر حاضر ہیں.. "وہ شروع ہوئ.. سب کے چہرون کی دبی دبی مسکراہٹ شاہ میر نے خونخوار نظروں سے سب کو دیکھا... جو فوراً سیدھے ہویے..

اب بات یہ ہے.. کہ ڈیڈ نے جب.. آپکو...

کام کی بات کرو" اسنے بیچ میں ٹوکا..

یہ کام کی بات ہے "وہ غصہ ہوئ...

اس سے پہلے سے ہی مین اس آدمی کو فوکس کر رہی ہوں..

تو جس سے مجھے.. بس اتنا معلوم ہوا ہے.. یہ بندہ.. اپنے گھر پر نہین پایا جاتا. جو اسکا اڈریس ہے... وہاں یہ نہیں ہوتا... "

کیا فضول بات ہے." شاہ میر نے. تیوری چڑھائے..

یہ فضول بات نہیں ہے..

اسکے گھر کا.. میٹر... پیچھلے سال سے بند ہے.. جبکہ.. اسکی لوکیشن اسی گھر کی ہے جو کچی آبادی میں ہے.. "وہ چیڑ کر بولی..

تو شاہ میر نے اسکی ریسرچ کو دل میں سہرایا ضرور مگر.. زبان پر نہ لایا...

تو.. کہاں ہو سکتا ہے.. یہ.." اسنے سوچا.. اور پھر.. ایک اور گھر.. اسکے دماغ می(کلک ہوا..

اوکے.. جس گھر کا میں ایڈریس دیتا ہوں.. شام تک اسے ٹریس کرو.. اگر یہاں وہاں دیکھو.. اور جس ڈیوریںگ میں دیکھے.. سب سے پہلے انفارم کرنا.. اور گگر کے باقی لوگون ہر بھی توجہ رکھنا" اسنے سپاٹ سے انداز میں کہا..

تو سب نے.. سر ہلایا...

کچھ کھا کر جایئے گا سب.." اسنے ایک نظر سب پر ڈالی..

میں دشمنوں کے گھر نہیں کھاتی "صنم نے.. گھور کر اسکو دیکھا جبکہ.. وہ شانے اچکا گیا.. باقی سب انکو حیرت سے دیکھ رہے تھے..

وہ ٹک ٹک کرتی باہر نکل گئ..

جبکہ صفدر.. اب بھی اوپر دیکھ رہا تھا..

پھر اسنے شاہ میر کو دیکھا. جس نے آبان کی تصویر کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کیا...

اور اٹھا کہ اسک سیل بجا...

اوکے میں آتا ہوں"اسنے کہا..

اور. سب ہی ر الوداعی نظر ڈال کر نکل گیا... جبکہ صفدر نے سوکھ کا سانس لیا...

....

شاہ میر..." اماں.. بخار میں اسکو پکار رہیں تھیں...

وہ جب انکے روم میں آیا تو.. شانزے کو روتے ہوئے جبکہ.. ونیزے کو انکے سر ہر پٹیاں رکھتا پایا..

شہروز شاید خوب پر تھا..

اماں" وہ انکے نزدیک گیا...

شاہ میر... "اماں نے.. اسکا چہرہ تھاما..

میرا بچہ..." وہ اسکے ہاتھ چومنے لگین.. وہ چار دن سے گھر نہین آیا.. تھا.. اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا...

اپنے آپ کو یون تکلیف نہ دو.. شاہ میر" انھون نے.. اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں مین بھرا..

آپ یہ بھی کہ رہی ہین اور اپنی حالت سے مجھے تکلیف بھی پہنچا رہی ہیں"اسنے انکا ماتھا چوما...

میں بلکل ٹھیک ہوں.. "وہ مسکرا دیں..

یہ تو اچھی بات ہے.." وہ بغیر مسکرایئے انکو دیکھنے لگا..

کھانا. کھایا ہے اماں نے "اسنے ونیزے کو دیکھا..

نہیں... "اسنے نفی کی..

اوکے آپ لا دیں" اسنے کاہ تو ونیزے نے اثبات میں سر ہلایا..

شانزے تم بھی بیٹھو.. ہلکان نہ ہو.. اماں ٹھیک ہو جائیں گی "ونیزے نے کہا تو.. شانزے اماں سے لگ کر بیٹھ گئ...

شاہ میر ابھی ان سے ہلکی پھلکی بات کر رہا تھا کہ فون کی بیپ بجنے لگی..

ہاں بولو فواد... "اسنے کہا..

تو یار گھر آ جاو. "وہ بولا..

اوکے.. مین ویٹ کر رہا ہوں.. اسنے کہہ کر فون رکھا..

اماں... مین آتا ہوں" اسنے ایک بار پھر انکے ہاتھوں کو عقیدت سے چوما اور باہر نکل گیا.. فواد بھی تب تک آ چکا تھا..

وہ دونوں.. ڈارینگ روم مین بیٹھ گیت اور ونیزے انھین کافی کے کپ دے گئ..

وہ یار.. ایک بات کرنی تھی" فواد نے کہا..

ہان بولو "شاہ میر اسی کیطرف متوجہ تھا..

یار وہ.. میں شانزے کو.. میرا مطلب اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں.. "فواد نے کہا تو.. شاہ میر نے کہ سائیڈ ہر رکھا...

دیکھو فواد ابھی صرف بات پکی ہوئ ہے.. اور میری بہن ایمیچیور ہے.. مین نہیں چاہو گا.. کہ کسی مظبوط رشتے سے پہلے.. تم اسے یوں لے کر گھومو" اسنے مناسب لفظوں میں جوب دیا..

کیا یار... مودرن زمانہ ہے.. اور.. ویسے بھی کہہ تو ایسے رہے ہو.. جیسے تم نے حرم بھابھی."

شیٹ آپ.. فواد.. لاحظ کر رہا ہون تو سر پر مت چڑھو "وہ ناگواری سے بولا.. فواد نے اسکے تلخ لہجے پر غصے سے دیکھا..

میں سچ کہہ رہا ہون کڑوا کیوں لگ رہا ہے..

خیر.. مما.. منگنی کی نہیں شادی کی ڈیٹ فیکس کرننے آئیں گی "وہ بولا.. تو شاہ میر نے اسے گھورا...

میں نے تمھین کہا تھا شادی اسکی پڑھائ پوری ہونے سے پہلے نہین ہو گی"

میرے پاس کر لے گی پڑھائی پوری "وہ بول کر اٹھا.. شاہ میر خاموشی سے اسے دیکھنے لگا...
چلتا ہو" اسنے ہاتھ بڑھایا..
چلے ہی جاو "وہ سختی سے بول کر.. وہاں سے آٹھ کر چلا گیا.. لحاظ نام کی چیز نہین اس بندے مین "فواد نے سوچا.. اور خود بھی چلا گیا..

....

فیضان.. انکے گھر کے دروازے کے باہر کھڑا... یہ ہی سوچ رہا تھا کہ اب کیا کرے.. موم ڈیڈ تو.. اپنے فرینڈ کے بیٹے کی شادی پر.. کراچی گیے ہوے تھے.. اور دو ہفتوں بعد.. انا تھا.. تب وہ شانزے کا سوال لے کر اسکے گھر جاتے مگر وہ پہلے ایسا ماحول بنان چاہتا تھا.. جو کہ... اسکے ماں باپ کو انکار کی شکل نہ دیکھیے..
اور اپنے گھر جانا تو اسنے کافی ٹائم سے چھوتا ہوا تھا.. وہ ان اسکا دم گھٹتا تھا...
اسنے دروازہ بجایا مگر حیرت تھی دروازہ کھلا تھا.. وہ اندر آ گیا...
تم... "شاہ میر کی گرج پر اسکی ٹانگین کانپی ..
یہاں کای جر رہے ہو" وہ چلایا..
فیضان نے.. کمرے سے نکلتی اس خاتون کو دیکھا.. جس کی طبعیت شاید ٹھیک نہیں تھی...
مین میں اپنی چاچی کے گھر آیا ہوں آپکو کوی مسلی ہے.. "وہ جھجھکتے ہوئے بولا.. شاہ میر تو اس رشتے پر عش عش کر اٹھا جبکہ شانزے حیران رہ گئ.. اور امان بھی اسی کی جانب دیکھ رہی تھی..

سلام چچی جان" وہ انکے نزدیک گیا..

دیکھیں پلیز آپ اپنے جلاد بیٹے سے بچالیں ورنہ وہ میری ہڈیوں کا قیمہ بن؛. دے گا.. پلیز"وہ.. اماں کے نزدیک جھک کر بے چارگی سے بولا..

تیری ہمت اتنی "شاہ میر اسکی جانب لپک کر. اسکی شرٹ دبوچ چکا تھا...

شاہ میر" اماں نے پکارہ...

اسنے انکی جانب دیکھا.. چھوڑ دو است وہ مہمان ہے" انھوں نے سنجیدگی سے کہا.. تو.. فیضان جہان چوڑا ہوا.. شاہ میر غصے سے کھول اٹھا...

او.. تمھاری خاطر مدارت کروں" اسنے اسی طرح اسکو جھٹکے سے کھینچ کر صوفے ہر پٹخا.. ...

فیضان کا دم نکل رہا تھا.. شانزے کو. اس سیریس سچویشن پر.. کافی ہنسی آ رہی تھی جبکہ ونیزے بھی.. اپنی مسکراہٹ چھپا چکی تھی..

تم اسے چھوڑو گے تو وہ بیٹھے گا" امان نے شاہ میر کو ٹوکا.. جو.. اب بے اسکی شرٹ دبوچے اسے نظروں سے ہی کھا جانے کا ارادہ رکھتا تھا..

شاہ میر نے اسے جھٹکے سے چھوڑا تو... تو وہ.. گیرا...

اور اپنی شرٹ ٹھیک کرتا کہ وہ اسکے ساتھ ہی بیٹھ گیا.. تبھی شہروز بھی داخلہوا..

لالا" اسنے.. پکارہ.

او شہروز.. امان کے رشتے دار ایں ہیں.. خاطر مدارت کرو.." اسنے پکارہ تو.. شہروز.. شرٹ کے بازو چڑھاتا.. اس تک پہنچا.. اور اسکے برابر [ک گیا.. ایسے کے فیضان رو دینے کے قریب تھا..

فیضان نے حلق میں اٹکتا تھوک نگلا..

ہائے محبت.. کن گینڈوں میں پھنسا دیا" اسنے سوچا.. اور ونیزے نے.. اسکو.. چائے کا کپ اٹھا کر..

دیا.. جیسے شہروز نے اچک لیا..

پی کے آیا ہو گا اپنے گھر سے" وہ گھور کر بولا.. تو فیضان نے تابیداری سے سر ہلایا..

ونیزے پیچھے ہٹ گئ..

کیسے ہو بیٹا آپ "امان نے سوال کیا..

جبکہ فیضان کا دل کیا.. کہ دے رونا آ رہا ہے..

مگر ہمت سے بولنا چاہا.. کہ.. شاہ میر بول اٹھا..

ٹیڈ پھسلی ٹھیک ہی لگ رہا ہے اماں"وہ اسکے کندھے پر ہاتھ مارتا بولا.. جبکہ.. فیضاں.. کندھا سہلا کر رہ گیا..

اور فرمانبرداری سے سر ہلانے لگا..

بس بہت ہو گیا" اماں کو غصہ آیا..

ہٹو تم دونوں اسپر سے "وہ بولیں تو دونوں بربڑاتے ہوئے اٹھے..

دو منٹ میں اسے فارغ کریں.. ورنہ.. اپنی کوئ ہڈی ٹوٹوا لے گا.. "شہروز نے.. کہا اور دونوں آٹھ کر اپنے رومز مین چلے گئے.. جبکہ فیضان نے اپنا کب سے روکا سانس بحال کیا..

اماں اسے توجہ سے دیکھنے لگی جبکہ.. اب وہان ان دونوں کے سوا کوئ نہیں تھا..

تمھیں یہان نہیں آنا چاہیے تھا.." انھوں نے کہا...

کیا جس رشتے سے مین آپکو پکار رہا ہوں آپ اسکو فوکیت دین گی" وہ اٹھ کر انکے قدموں میں بیٹھا...
کیا چاہتے ہو "اماں نے.. اسکو دیکھا..
آپکی بیٹی کو..." وہ.. سر جھکائے بولا...
جبکہ اماں دل تھام گئیں.. جو جو وہ بتا رہا تھا کہہ رہا تھا.. وہ ماننا.. یہ منگوانا.. مشکل ترین تھا..
شاہ میر کبھی نہیں مانے گا" انھوں نے کہا... انکی ہر شرط مجھے منظور ہے" وہ بولا...
کھ|آ ہو "اچانک ابھرتی دھار پر وہ ایکدم اٹھا.. شاہ میر نے اسکا گریبان جکڑا..
اسکی منگنی ہو گی ہے. اور شادی ہونے والی ہے.. سنا آج تمیز سے کہہ دیا.. اگلی بار تیری صورت نہ دیکھے مجھے" وہ چلایا..
جس شخص مین آپکی بہن کی مرضی نہین آپ اسکے ساتھ اسے جوڑ رہے ہین.. "فیضان ہمت کرتا بولا
جبکہ ایک مکہ بھی وہ کھا چکا تھا.. اماں جاموش ہی رہیں
تجھے الحان ہوئے ہین کہ اسکی مرضی تجھ میں ہے.. "شہروز نے.. اسکی شرٹ پکر کر دوسرا مکہ جڑا..
شانزے منہ ہر ہاتھ رکھے اسے پیٹتا دیکھ رہی تھی..
جبکہ فیضان نے آنسو صاف کیے..
میں اسے اپنی عزت سمجھتا ہون.. اور اسکے بھائیوں کے سامنے بھی کچھ اسکے بارے مین ایسا نہیں کہو گا...
میں اسے چاہتا ہون.." وہ بولا.. تو دونوں. اسپر تل پڑے.. جبکہ وہ اپنے بچاو کو کچھ نہین کر رہا تھا..
لالا رک جائیں خدا کا واسطہ آپ کو" اچانک شانزے چلائی...

شاہ میر نے اسکی جانب دیکھا..

میری پسند ہے.. "وہ سسکی..

شانزے" وہ دھاڑا..

رک جاو شاہ میر. "اماں نے ٹوکا..

مین اپنی بیٹی کو اس گھر مین نہیں بیاہوں گی..

اگر تم... یہاں میرے سامنے رہو گے.. تو مین کچھ سوچ سکتی ہوں"اماں نے کہا...

اماں یہ ناممکن ہے "شاہ میر نے قابو ہوا.. اماں نے اسکا ہاتھ تھاما..

مگر مین گھر جوائی نہیں بننا چاہتا..

اس. تلے مین بڑا دم ہے.. چھوڑو گا نہین میں اسے "شہروز بھنایا...

ونیزے نے اسکو روکا...

تو پھر بھول جاو میری بیٹی کو..." امان نے ٹکا سا جواب دیا..

جس طرح آپ.. اپنی اولاد کو اہم ہین اسی طرح مجھے بھی میرے مان باپ اہم ہین.. انھیں چھوڑ نہیں سکتا میں.. مگر شانزے.. کو.. اپنی جان سے بھی زیادہ چاہو گا.. "وہ انکے قدموں میں بیٹھا.

میری شرط اتنی ہی ہے "امان نے کہا... اور شاہ میر کا ہاتھ جکڑ کر اندر چل دیں...

اماں یہ آپ کیا کر رہی ہیں... "وہ غصے سے آگ بگولا ہوا...

کیا براہ ہے شاہ میر" انھوں نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے تحمل سے جواب دیا....

برای برای کیا اس سے کم ہے کہ.. وہ اس گھٹیا آدمی کے خاندان سے ہے" وہ... نفرت سے پھنکارہ...

تم بھی تو اسکی گھٹیا آدمی کے خاندان سے ہو" اماں نے جیسے اسے لاجواب کیا...

بس کریں پلیز.. کچھ بھی نہیں لگتا میں اس آدمی کا کبھی بھی نہیں لگتا "وہ سختی سے بولا....

میں یہ نہیں کہو گی تم اس آدمی سے... محبت کرنے لگ جاو بس اتنا کہو گی.. کہ.. اس لڑکے مین تمھاری بہن کی مرضی شامل ہے "اماں نے اسے باور کرایا..

وہ ابھی چھوٹی ہے اپنا اچھا برا نہیں جانتی "شاہ میر نے جیسے نگاہ چرائی...

اچھا....

تم نے شادی کی اچانک.. چھپا کر رکھا اپنی بیوی کو....

کیا تم نے ٹھیک کیا تھا....

شہروز نے... بھلے.. خود نہیں کی مگر... اسنے جو غلطی کی آج کل کے لڑکوں کے لیے تو وہ عام بات

ہے...

کیا میری تربیت عام تھی... جو.. اسنے اس لڑکی سے ایک رات.. ایک منٹ بھی بات کی...

ایک نا محرم سے.

آج اگر.. تمھاری بہن نے خود کے لیے کسی کو پسند کر لیا...

اور بات یہاں تک پہنچ گئ.. کہ وہ.. خود اعتراف کرے...

تو... کیا تمھیں خود نہیں آ رہا اس بات سے..

بیٹوں سے زیادہ بیٹیوں.. کی فکر.. ہوتی ہے.. جب باپ بنو گے پتہ چل جائے گا....

لڑکیوں کو جلد عقل نہیں آتی...

وہ جلد بازی میں کافی غلطیاں کر جاتیں ہیں...

اگر تمھاری بہن بھی بھاگ گئ....

تو......

تمھاری بہن کے ساتھ اسنے غصے میں کچھ کر دیا تو.....

اور میں تو یہ بھی نہیں جانتی کہ تمھاری چوائس.. میری بیٹی کے لیے کیسی ہے....

کیا فواد اسے خوشیاں دے سکتا ہے...

ہم کچھ نہیں جانتے.. میں صرف دعا کر سکتی ہو ں.. شاہ میر.. اگر فیضان.. اس گھر کو چھوڑ دے... تو مجھے اس میں کوئ... قباہت نہیں... "

اماں نے رسانیت سے اسکے سامنے.. ساری بات کھولی.. کئ باتوں پر اسکا خون کھلا تھا مگر...

وہ.. بلکل درست کہہ رہی تھیں....

یہ سوچ کر.. وہ خاموش ہوا...

....

سر.... میم ٹھیک کہہ رہی تھیں.. وہ آدمی وہان نہیں رہتا..

اور جس.. گھر کا اپنے کہا تھا.. وہ اب تک وہاں نہیں آیا ہے.. اور نہ اس گھر سے کوئی نکلا ہے... اور نہ گیا ہے.. اندر...

البتہ سامنے والے گھر کی سی سی ٹی وی سے پتہ چلا ہے کہ.. وہ شخص.. صبح گیارہ بارہ کے درمیان وہاں سے نکلا تھا.. اب تک.. چھتیس گھنٹے گزر چکے ہین.. وہاں نہ کوئی آیا ہے نہ گیا.. "

صفدر نے اسے ساری تفصیلات سے آگاہ کیا.. تو وہ سوچ میں پڑ گیا...

کیا مطلب تھا اس بات کا.. کے وہاں کوئی آیا یہ گیا نہیں...

حال کہ.. وہاں.. رہنے والے مقینوں کی تعداد کوئی.. ایک دو نہین تھی.. پھر...

پھر ایسا کیا ہوا...

وہ... پرسوچ نظروں سے اسے دیکھنے لگا...

ہیلو" ابھی وہ سوچتا ہی کہ.. صنم بغیر دروازہ بجائے.. اندر داخل ہوئ...

کیسے ہیں" اسنے بے تکلفی سے کہا.. جبکہ شاہ میر.. نے کوئی تاثر نہین دیا...

یہ مسٹر تو.. بد لحاظ ہیں غالباً آپکو میرے حال چال کا جواب دینا چاہیے تھا "وہ صفدر کو گھورتی چئیر گھسیٹ کر بیٹھی.. اور سامنے موجود فائل کو دیکھا..

تو مسکرا دی...

یعنی جاسوس ہر جاسوس.. گڈ "وہ... سر ہلاتی بولی...

تو شاہ میر اب بھی... خاموش رہا درحقیقت.. اب وہ.. رضا کے گھر کے اندر جا کر.. باقی تفصیلات جاننا چاہتا تھا.. اسکی سکس سینس گڑبڑ کا پتہ دے رہی تھی...

ویسے... یہ کیس میرا بھی ہے اور ساری.. معلومات.. دیکھنے کے بعد مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ.. ہمیں.. آپ کے بتائے ہوئے گھر کو.. اندر سے دیکھنا چاہیے.. مجھے یہ آدمی ٹھیک نہیں لگتا.. پتہ تو چلے اس گھر سے اسکا تعلق کیا ہے.. اور جو بھی تعلق ہے.. تو اس گھر کے مکین کہاں غائب ہیں.. "وہ ساری فائل سٹڈی کرنے کے بعد بولی... تو شاہ میر نے اثبات میں سر ہلایا...

مس صنم آپ اور.. صفدر.. رات اس گھر... کے اندر کی صورتحال سے مجھے آگاہ کریں گے" اسنے آرڈر دیا...

کیو آپکو مہندی لگی ہے "صنم نے.. اسکی طرف دیکھا..

کیپ کوائٹ" اسکی حاضر جوابی.. شاہ میر کو ایک آنکھ نہ بھائی..

اب بھی ساتھ چلین گے شہر لگتے ہیں مجھے وہ آفیسرز جو صرف آرڈرز کریں.. باقی گدھے ہیں جو انکا حکم مانیں" ووہ غصے سے بولی.. جبکہ شاہ میر نے ایک نظر.. صفدر کو دیکھا...

جو سر جھکائے کھڑا تھا...

میں ساتھ چلو گا.. مگر اس کا مطلب ہرگیز یہ مت سمھجے گا کہ میں آپکی. اس کی چی جیسی زبان.. کے جھانسے مین آیا ہوں.. مجھے یقین نہیں ابھی آپکے کام پر" اسنے.. اسکے مسکراتے لب سکڑتے.. دیکھے.. اور..

شانے اچکا کر.. باہر نکل گیا...

آف" صنم نے.. ہاتھ کے اشارے سے اسکو قتل کر دیا تھا.. جبکہ صفدر کی مسکراہٹ گھری ہوئی...

اور وہ بھی انکے پیچھے ہو لیا...

شاہ میر کا ارادہ.. اماں کے پاس جانے کا تھا....

اور وہ وہاں جانے سے پہلے.. اماں... سے ملنے چل دیا...

اس سے پہلے وہ اپنی گاڑی میں پہنچتا...

صنم بھی گاڑی میں سوار ہوئی...

مجھے اپنے گھر جانا ہے "شاہ میر نے ضبط سے کہا..

ہاں تو" وہ لاپرواہی ہوئی...

تو یہ کہ باہر نکلو.. اور کیب سے سفر کرو ورنہ صفدر بھی موجود ہے. "وہ پھر بد لحاظی ہر اترا..

اتار کر دیکھاو" صنم دو بادو ہوئی...

جبکہ شاہ میر غصے سے... دروازہ کھول کر باہر نکلا.. اور ایک جھٹکے سے.. دروازہ بند کیا...

صنم اسی کی جانب دیکھ رہی تھی...

وہ صفدر کے پاس آیا...

تم اس گاڑی میں جاو "اسنے کہا.. تو صفدر گاڑی سے باہر نکل گیا..

میں شاہ پیلس میں ہوں.. وہاں سے.. ڈائریکٹ رائٹ بارہ کے بعد... رضا ہاوس کے باہر ملنا" اسنے.. کہا

تو صفدر.. کا رنگ فق ہوا...

سر شاہ پیلس"وہ بولا...

کیوں کیا ہے" وہ روڈ ہوا..

نہ.. نہیں"صفدر نے جلدی سے نفی کی...

میری مرضی کے خلاف کچھ ہوا.. شاہ پیلس میں.. تو تمھاری.. گردن تن سے جدا کرنے میں .. پل لگاو گا "اسنے.. اسکی آنکھوں میں جھک کر.. کہا... تو صفدر... حیران رہ گیا.. اس انسان... سے کبھی کچھ.. نہیں...

چھپ سکتا تھا وہ کیسے بھول گیا تھا...

صفدر کو دھکا دے کر.. وہ گاڑی میں سوار ہوا...

تو صفدر نے وہاں چھپی. چھوٹی سی جان.. پر.. آج فاتحہ پڑھ دیا...

جبکہ وہ گاڑی زن سے اڑا لے گیا تھا...

....

شاہ پیلس کے سامنے گاری روک کر.. وہ اندر کی جانب بڑھا کہ اماں کا فون رینگ کرنے لگا.. اسکے لب مسکراتے...

کیسی ہیں.. طبعیت ٹھیک ہے "وہ بولا...

خیریت.. آج مزاج کچھ درست لگ رہے ہیں" اماں نے... اسکی پر سکون آواز.. پر زرا حیرت کا اظہار..

کرتے ہوئے.. چھیڑہ..

وہ شاہ پیلس مین ہے "اسنے اپنے سکون کی وجہ بتائ...

کون حرم.." اماں نے... ایکدم پوچھا...

ہاں.. "وہ سنجیدگی سے بولا...

تم کیسے جانتے ہو ملے ہو اسسے " اماں کے سوال پر.. اسنے اوپر اپنے کمرے کو دیکھا...

وہ میرے گھر میں... چھپ کر مجھ سے چھپ نہیں سکتی "شاہ میر کے لہجے میں آپ ہی سختی گھلی..

شاہ میر.. زرا نرمی رکھنا. "اماں اسکی طبعیت کے پیش نظر بولیں...

وہ رضا کے پاس نہیں.. میرے پاس ہے.. مجھے اس بات کا سکون ضرور ہے.. مگر اسکی بے وفائ کو..

اسکی موت بھی نہین بھلا سکتی "وہ.. بولا.... اور سیڑھیان چڑھنے لگا...

وہ بیمار ہے "اماں نے..اسے یاد دلایا...

بھار میں گئ ایسی بیماری" وہ... ناگواری سے بولا.. اور جھٹ سے دروازہ.. کھول دیا... مگر خالی کمرہ... اسے ایک پل کو.. بس ایک پل کو حیرت ہوئ تھی...

اسے یہی ہونا چاہیے تھا....

اسنے.. خود پر قابو پاتے... اسکو محسوس کرنا چاہا.. مگر.. واشروم مین بھی اسکا وجود نہ پا کر... اسنے.. بالآخر پکارہ...

حرم" مگر جاوب نادر...

حرم" وہ چلایا..

مگر اب بھی جواب... کوی نہیں تھا...

شیٹ"اب.. اسکے وجود کو جیسے پتنگے لگے تھے...

اسنے موبائیل نکالا.. اور.. صفدر کا نمبر ڈائل کیا..

کہاں مر رہے ہو.. حرم کہاں ہے" وہ دھاڑا...

سر.. وہ وہیں ہیں آپکے روم میں ہیں"وہ.. بولا.. تو شاہ میر کی گرفت موبائیل پر سخت ہوی..

صفدر اگر وہ نہ ملی.. تو جان سے مار دوں گا تمھیں "اسکی گراہٹ...پر.. صفدر نے فون بند کر دیا...

وہ خود پریشان تھا آخر حرم کہاں گئ.. وہ وہیں تھی...

حرم" شاہ میر کی دھاڑ... میں ایک اس تھی جیسے وہ کہیں سے نمودار ہو جائے گی...

اور وہ اسے اپنے سینے مین جکڑ.. کر تڑپا دے گا... ہان بری طرح.. اسکو تکلیف یا خوشی دینے کا..

صرف شاہ میر کو حق تھا...

وہ دندناتا ہوا.. وہاں سے نکلا...

جبکہ ایک بار پھر کال ملا کر اسنے صفدر کی روح فنا کر دی تھی...

....

میں کب سے ویٹ کر رہی ہوں یہاں کیا سمجھتے ہو تم سب خود کو... مجھے.. کہہ کر خود سب غائب ہو گئے.. "صنم چلائی جبکہ صفدر...

اور شاہ میر.. اسی طرف آ رہے تھے...

سب کو پتہ چل چکا تھا.. حرم غائب ہے...

جبکہ اماں.. پریشانی.. سے.. داسکے ملنے کی دعا گو تھیں..

اور باقی سب بھی اسکے ناراض ہونے کے باوجود بھی.. اس کے مل جانے کی دعا کرتے...

حرم کو تلاش کر رہے تھے...
مگر حرم تو.. ایسے غئب تھی جیسے اب کبھی نہیں ملے گی....
جبکہ دوسری طرف شاہ میر جلے پاؤں گی بلی بن چکا تھا...
اور.. اسکے غصے کی زد مین.. فیضان. جو.. اپنے دوست کے فلیٹ میں.. پرانے زخم بھر رہا تھا.. شاہ میر کے گھوسون.. نے نئے زخم دیے تھے اسے...
حرم کہاں ہے بول "وہ فیضان... کو گریبان سے پکرے جھنجھوڑ گیا تھا..
مین نہیں جانتا مین نے اسے وہاں چھوڑا تھا تمھارے گھر پر" فیضان کے حیران کن جواب نے.. اسکے قدمون تلے زمین کھنچی تھی..
اور.. اب اسے پکا یقین ہو طلا تھا.. حرم آبان کی دسترس مین ہے..
کیوں اس سے لاپرواہی برتی اسنے کیوں..
وہ... اپنا غصہ.. فیضان پر نکالتا وہا سے نکلا...
اور اب رضا ہاوس پر.. چھپ کے.. وار کرنے کے بجائے وہ ڈائریکٹ گاڑی.. رضا ہاوس کے سامنے روک چکا تھا..
یہ پاگل ہے کیا آدمی "صنم جو دور ایک درخت کی اوت مین کھڑی تھی...
غصے سے ماتھا پیٹ گئ..
جبکہ وہ اکیلا... بغیر.. کچھ سوچے سمجھے.. رضا ہاوس کے دروازے پر دو تین لاتیں مارنے لگا.. چوکیدار نے.. دروازہ کھولا...

تو وہ اس بوڑھے چوکیدار کو دیکھے بغیر... اندر بڑھا

.. حرم" اسکی غراہٹ... اندر بند دو نفوسون نے سنی تھی...

لاغر لاچار نفوس شاید اب.. سوچ بیٹھے تھے.. کہ انکی زندگی یون ہی ختم ہو جائے گی جبکہ...

اب شاہ میر کی پکار سن کر... نئے سرے سے جیسے توانائی بھری تھی...

حرم.. کہاں ہو.. باہر او" وہ.. چلایا.. مگر یہاں بھی حرم کا جواب نہیں تھا..

سر یہاں تالہ لگا ہے" صفدر نے ایک تالے کو دیکھ کر کہا..

توڑو اسے "وہ.. بولا..

تو.. صنم نے ٹوک دیا..

میں کھولتی ہوں.. " وہ بولی.. اور.. ان دونوں کو پیچھے کر کے.. اپنے بیگ مین موجود کچھ اوزارون کا استعمال کرتی دروازہ کھول چکی تھی..

جبکہ شاہ میر وہاں بندھے.. لوگوں کو دیکھ کر باہر ہی رک گیا....

جبکہ صنم اور رضا دور کر ان تک پہنچے..

کیا آپ ٹھیک ہیں" صنم نے اس عورت سے پوچھا جو بمشکل آنکھیں کھول پا رہی تھی...

جبکہ.. آدمی.. باہر... کھڑے شخص کو سٹل.. سرخ آنکھوں سے دیکھ رہا تھا...

رضا کے منہ سے ٹیپ ہٹتی ہی.. وہ پثمردہ آواز میں بولا..

وہ.. حرم.. کو بیچنا چاہتا ہے.." انھوں نے آج میری بیٹی نہیں کہا..

بچا لو... اسے... ب.. بیٹے" وہ جھجھکتے ہوئے بولے.. اور کمزوری اور بے بسی کے باعث وہ بری طرح رو دیے.. ہاں وہ ایک مرد آج ہار کر.. رو دیا تھا.. اسے.. ان دو دنون مین.. خود ہر اترتی عزیت سے دوسرون کو دی گئ عزیت کا احساس ہوا تھا..اور آج شاہ میر کو یہاں دیکھ کر انھیں اندازا ہوا.. کہ حرم.. اسکے پاس بھی نہیں ورنہ وہ یہاں کبھی نہ آتا..

شاہ میر.. نے بس یہ ہی فقرہ سنا تھا کہ وہ اسے بیچنا چاہتا ہے...

انھیں... خان ہاوس لے جاو "اسنے صفدر کو کہا.. اور...

باہر نکل گیا.. اسکا دم گھٹ رہا تھا.. انکا رون آ.. حرم کی گمشدگی...

وہ پاگل ہو رہا تھا...

کہاں ہو حرم" اسنے دل میں پکارہ...

....

یہ چیز... بہت مست ہے.. مجھے نہیں لگتا تھا تو اسے میرے تک پہنچا دے گا.. انعام کا حقدار ہے تو تو "کسی کی آواز.. اسکے ہوش میں آتے دماغ.. پر ہتھوڑوں کیطرح برسی...

اسے بس اتنا یاد تھا.. کہ.. وہ شاہ میر کو یاد کرتے کرتے وہیں.. اس جگہ ہر.. سو گئ تھی.. اور اب اسکا زہن جاگا.. تو.. اسکو.. ذہنی تھکاوٹ کا احساس بری طرح ہوا.. مگر اسنے آنکھیں نہ کھولیں.. وہ آوازوں کو سمجھنا چاہ رہی تھی.. مگر دماغ ایکٹیو نہین ہوا.. نہ جانے کون سا نشہ آور ٹیکا وہ اسکے لگا چکا تھا کہ.. حرم پھر سے بے ہوش ہو گئ

انعام نہیں چاہیے مجھے.. یہ مین نے دے دی.. اب میری جان چھوڑو.. اور اگلی بار.. مجھ سے ربطہ نہ کرنا "آبان.. غصے سے بولا..

اور وہاں سے نکلتا کہ مراد کے آدمیوں نے اسے پکڑا...

ارے کہاں بھاگتے ہو.. شہزادے...

لڑکی مجھ تک پہنچ گ٨.. مجھے خوشی ہوئ.. مگر کیا گارنٹی ہے پولیس کے دو تھپڑ تجھ سے میرا پتہ نہ اگلوائیں.. اور ہمارے پورے تعلقات بھی تو ہیں.. آخر کو مل کر لڑکیوں کا کاروبار کیا ہے ہم نے "تم سے نہیں کیا میں نے..

جس سے کرتا ہوں.. کافی ہے.. دوبارہ اپنی شکل مت دیکھا آ" آبان چیڑ کر بولا..

بڑا پھڑک رہا ہے "مراد ہنس دیا...

جبکہ آبان.. نہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگا..

چل جا.." مراد نے حرم کے... وجود پر اپنی غلیظ نظریں اتاریں...

اور اسکے ملائم ہاتھون ہر اُنگلیاں چلاتا بولا..

آبان نے نفرت سے اسکیطرف دیکھا.. اور وہاں سے نکلتا چلا گیا...

وہ یہ شہر ہی چھوڑ دینا چاہتا تھا.. کیونکہ وہ جانتا تھا.. شاہ میر اسے زندہ نہیں چھوڑے گا.. جان کی خاطر تو اسنے حرم کو اپنی پسندیدگی کے باعث بیچا تھا...

برحال. اب حرم میں اسکی دلچسپی تھی بھی نہیں...

اسنے.. شاہ پیلس حرم کو جس طرح نکالا تھا یہ تو وہ ہی جانتا تھا...

موقع اچھا جان کر.. شاہ میر کی چوک سے فائدہ اٹھاتا.. وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا.. اب اسکا ارادہ کراچی.. جانے کا تھا.. اور وہ ان سے کچھ ہی دنون مین وی بیرون ملک چلا جاتا اور اس جھنجھٹ سے جان چھوٹتی مگر وہ یہ نہین جانتا تھا.. کہ..

تمام ترتیب دیے ہوئے پلین کبھی کامیاب نہین ہوتے.. برای کا خاتمہ تو لکھا ہے...

اور اسکی جڑ نے میٹنا ہی ہے..

... .

اسلامہ آباد ایئرپورٹ پر..

خافیا... سیول... تمام پولیس اہلکار کھڑے تھے جبکہ بائے روڈ کا راستہ بھی.. وہ... بند کروا چکا تھا.. اسے ھرم چاہیے تھی.. جبکہ ابن کی لاش.. کو ٹھکانے وہ خود لگاتا...

تمام اہلکار.. کیونکہ سیول ڈریسیس میں تھے تبھی آبان پہچان نہ سکا... جبکہ وہ... تیزی سے.. چیک پوسٹ کیطرف بڑھا. مگر اس سے پہلے ایک آدمی سے ٹکرا گیا...

اس آدمی سے تکرانے پر... ہی.. اسے عجیب سی بو کا احساس ہوا.. اور وہ اس آدمی کے ہاتھون میں جھول گیا.. ہاں وہ ایک مظبوط مرد جو.. کسی کی عزت کو...

کہاں چھوڑ آیا تھا.. بس.. ایک بو کی مار تھا...

....

اسکے تعقب میں لگی.. خوفیا پولیس...

جلد ہی مراد تک بھی پہنچ چکی تھی جبکہ اس پولیس.. کے ساتھ... شاہ میر بھی تھا... مراد نے پولیس ہارن سنے تو.. وہ آبان.. کے نام لیتا دھاڑا... وہ اسکے ساتھ دھوکہ کر گیا تھا...

جبکہ حرم... کیطرف دیکھ کر اسنے اپنے بندوں سے اسکا نازک وجود اٹھایا... اتنے انتظار کے بعد ملی تھی وہ اسے نہین چھوڑ سکتا تھا...

مگر اس سے پہلے وہ سب وہان سے فرار ہوتے.. شاہ میر.. لوہے کا بڑا سارا دروازہ لاتین مار جر توڑ چکا تھا....

اور... حرم کے... بے بس لاچار.. وجود کو کسی کی بانہون مین دیکھ وہ اپنا آپا کھو چکا تھا....

اس ملازم.. کو بری طرح... پیٹ کر ادموھا کرنے کے بعد وہ.. مراد پرر فایر کھول چکا تھا..

رک جاو چشاہ میر "کمشنر صاحب نے.. اس جنونی انسان.. ہر بندھ باندھنا چاہا..

جبکہ وہ.. ھرم کو جکڑے.. بغیر انکی سنے.. مراد کا انکاونٹر کر چکا تھا...

تیری اتنی اوقات نہین.. تو شاہ میر کی بیوی کو خریے" وہ اسکے مردہ وجود... پر لعنت بھیجتا.. حرم کو بانہون مین جکڑے.. وہان سے دندناتا ہوا نکلا جبکہ.. باقی.. سب.. لوگون کو پولیس ہرابت مین لے لیا گیا تھا..

صنم اس آدمی کے.. ٹشن چند لمحے دیکھ کر رہ گئ..

مگر شادی شدہ.. اسے دیکھ کر.. اسکے دل میں ایک چبھن سی تھی...

نہ جانے کیوں

....

پیاس سے اس شخص کے گلے میں کانٹے چبھ رہے تھے جبکہ بے حساب بھوک نے اسکی جان کو بے جان کر رکھا تھا....

پانی" ہلکے سے لفظ بڑبڑاے مگر اسے محسوس ہوا.. یہاں اسکو سننے والا کوئ نہیں اندھیرے.. سے اسکا سر درد بڑھنے لگا.. تھا.. وہ جھنجھلا گیا وہ تو اسلامہ آباد ایئرپورٹ پر.. کراچی جا رہا تھا.. تو وہ یہاں کیسے تھا..

اسنے جھنجھلا کر اپنیے رسیوں مین جکڑے بازوں کو آزاد کرنا چاہا.. مگر.. بازو.. آزاد نہ ہوے الٹا اسے شدید درد ہوا...

کوئ ہے "وہ غصے سے چینخا...

کیا مصیبت ہے پانی دو مجھے" وہ اپنا خشک گلہ تر کرتا...

بولا تو آواز ٹوٹ سی گئ...

اب بھی کوئ جواب نہ ملا تو وہ زور زور سے چیئر جھلا کر ہمت کرتا اپنی آنکھیں.. کھول کر.. اس اندھیرے مین کچھ ٹٹولنے لگا...

کوئ ہے "وہ پھر سے چینخا....

فکر مت کرو.. تمھاری موت تمھارے پاس ہے "سرد بے لچک آواز اپنے عقب سے سن کر.. وہ اس آواز کو فورا.. پہچان گیا....

... گالی...... "وہ بری طرح اسکی آواز پہچان کر گالیاں بکنے لگا.. کہ... شاہ میر کے پڑنے والے مکے نے اسکے الفاظ منہ میں ہی توڑ دیے....

میرے باپ کو... قید کرنے والا تو کون ہوتا ہے "وہ اسکا جبڑا پکڑتا پھنکارہ جبکہ آبان.. حیرت سے اسے دیکھنا چاہتا تھا.. مگر افسوس.. اندھیرے کے باعث وہ دیکھ نہ سکا...

باپ" وہ بربڑایا.. اور پھر زور سے ہنسنے لگا.. جبکہ شاہ میر نے اس اندھیرے مین سگریٹ کے شعلے کو.. ہوا.. دی...

اندھیرے مین ہلکی سی روشنی... آبان اب بھی ہنس رہا تھا..

وہ باپ جس نے تجھے تیری ماں کو.. سب کو.. نکال دیا گھر سے.. کمال محبت ہے بیوی کے بجایے باپ کو... پوچھ رہا ہے "وہ پھر سے،ہنیسنے لگا.. جبکہ اپنی ہنسی مین وہ اپنے گال کے پاس آتا.. وہ شعلہ دیکھ نہ سکا.. مگر.. جب وہ شعلہ اسکے ہونٹوں کو لگا تو وہ بری طرح تڑپا.. اپنا منہ جھٹکنا چاہا مگر.. شاہ میر نے اسکا جبڑہ پکڑ کر.. اسکے ہونٹوں کو بری طرح جھلسا دیا....

پھر اسی طرح.. وہ اسکے گالوں... مین بھی اس شعلے سے کئ چھید کر چکا تھا. .

جبکہ آبان کی تڑپ دیکھنے لائق تھی..

اور اچانک.. روشنی جلی.. تو.. چہرے پر... جلن کے احساس کے ساتھ آنکھوں میں بھی چبھن ہوئ...

یہ تیرا مسلہ نہیں.. اسنے میرے ساتھ کیا کیا... کیونکہ بدلے کے بغیر میں کسی کو چھوڑتا بھی نہیں..

تیرا مسلی یہ ہے.. کہ تو.. اسکو قید کرنے والا کون تھا... "شاہ میر نے وہی سگریٹ منہ میں لے کر تسلی سے استفسار کیا تو اب آبان اسکا مزاق نہ بنا سکا...

وہ جان گیا تھا میں حرم کو بیچنا چاہتا ہوں" وہ اٹک اٹک کر بولا.. کیونکہ اسکی آنکھوں سے.. جلن کے باعث متواتر آنسو بہہ رہے تھے...

اچھا... "شاہ میر نے.. سگریٹ کا دھواں اسکے چہرے پر چھوڑ.. کھانسی سے اسکے گلے پر کانٹے پڑنے لگے...

تجھے کیا لگتا ہے... میری بیوی کو تو بیچ دیتا.. اور میں ہاتھ پر ہاتھ باندھے بیٹھا ہوتا" اسنے اب بھی سکون سے پوچھا....

آبان ڈھیٹائی سے مسکرایا.....

کمال ہے.. جس بیوی کے سر پر موت سوار ہے جس کے اگلے پل کا نہیں پتہ اس سے اتنی عشق....

ویسے... اب بھی موقع ہے...

ایک سے بڑھ کر ایک لڑکی دوں گا.. اس بیمار میں کیا...........

ٹھا ٹھا ٹھا..."

فضول بول رہا تھا... "شاہ میر نے ماتھے کو دو انگلیوں سے مسلہ.... اور سامنے پھٹی آنکھوں سے اسکو گھورتے وجود کو دیکھا..

اسکے منہ سے خون فوارے کیطرح بہہ رہا تھا.. جبکہ.. گردن سے نکلتی گولی نے.. کرسی میں بھی تین سراخ کیے تھے....

....

وہ آج دو ہفتوں بعد گھر آیا.. تھا خان ہاوس.. کے سامنے گاڑی روکنے پر.. اسے معلوم تھا.. آج اندر.. اسکے ماں باپ.. پیچھلے دو ہفتوں سے ایک چھت تلے ہیں...

وہ جانتا تھا اسکی ماں.. اس سے خفا ہو گی..

وہ جانتا تھا.. وہ اس شخص کو ایک پل بھی مزید اس گھر مین اپنی موجودگی مین برداشت نہیں کرے گا...

وہ جانتا تھا.. اسکا بھائ شدید غصے مین ہو گا.. جبکہ اسکی بہن..

شاید جان چکی ہو گی.. کہ اسکا باپ کون ہے....

وہ یہ بھی جانتا تھا....

وہ بے وفا بھی اس چھت کے نیچے ہو گی آج... جس چھت کے نیچے.. اسنے نے زبردستی.. شاہ میر کو خود سے محبت کرنا سیکھائ...

اپنے وجود مین ہمت مجتمع کرتا.. وہ گاڑی سے نکلا...

اور اندر کی جانب چل دیا..

ان سب کو رضا ہاوس سے نکال کر خان ہاوس مین رکھنے کی وجہ بس اتنی تھی کہ.. وہ.. جو اپنے غصے اور جلد بازی کے باعث.. ان دونوں کو مار چکا ہے

.. کہیں انکے پیچھلے... آٹھ کر نہ آ جائیں... جبکہ خان ہاوس کی ایک ایک دیوار... بولٹ پروف.. اور شدید سیکورٹی کے زیر اثر تھی...

وہ یہ ہی سوچتا اندر بڑھنے لگا...

تو اسے لاونج میں کائ نہ دیکھا.. حالانکہ.. دوپہر کا وقت تھا.. اور اسکی ماں انکے آنے کے بعد.. اپنے روم میں جاتی تھیں.. اسکے علاوہ... وہ ہمیشہ لونج مین موجود ایک خوبصورت تخت پر.. یہ اپنے گھر پر استحقاق سے چلتی پھرتی نظر آتی تھیں...

اسکے دل جیسے پہلے ہی مٹھی میں جکڑ چکا تھا...

وہ اماں کے کمرے کی جانب بڑھا...

اور ہلکی سی دستک دے کر...

وہ اندر داخل ہوا...

تو.. شانزے اور اماں.. دونوں کمرے میں دیکھیں.... .

اسنے اماں کی جانب دیکھا.. جنھوں نے ایک نظر اٹھا کر اسکو نہیں دیکھا.. تھا.. جبکہ شانزے بھی.. اپنی جگہ سے نہ ہلی..

وہ کیسے بتاتا.. وہ سب سمبھال سمبھال کر تھک چکا تھا...

اور اب.. انکی ناراضگی وہ کبھی برداشت نہ کرتا...

وہ.. ہارے ہوئے قدموں سے ان تک پہنچا.. اور.. انکی ٹانگوں کے پاس بیٹھ گیا...

زمین پر...

اماں کے وجود نے.. ہلکی سی جنبش کی....

وہ جانتی تھیں.... اسکی اندرونی کیفیت کو...

مگر.. وہ اس کو مخاطب نہیں کرنا چاہتی تھیں...

آپکی یہ خاموشی میرے حوصلے توڑ دے گی "وہ انکی گود میں سر چھپاتا... بولا.. تو ونکے دل کو کچھ ہوا.....

آپ مجھے برا بھلا کہیں کچھ بھی کہیں مگر اسطرح خاموش نت ہوں" مدھم آواز میں بولتا.. وہ انکی پلکیں نم کر گیا.....

کیوں کہو گی میں تمھیں برا بھلا "اماں نے بالآخر اسکے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرہ.....

اسنے سر اٹھا کر انکی جانب دیکھا مگر بولا کچھ نہیں...

جو تمھیں ٹھیک لگا تم نے وہ کیا..... جو اگے تمھیں ٹھیک لگے تم وہ کرو "وہ نرم لہجے میں بولیں... رو اسنے انکے ہاتھ تھام لیے...

میں نے... اس شخص کو یہاں رکھ کر آپکو تکلیف پہنچاٸ ہے...

وہ صرف ایک مجبوری کے تحت تھا.. مگر اب ایسی کوٸ مجبوری نہیں....

میں مزید اسے.. یہاں رہنے ہی نہیں دو گا" وہ انھیں جیسے یقین فلا رہا تھا....

اماں کے لب مسکرا دیے..

جانتے ہو اس وقت ایک چھوٹے سے بچے لگ رہے ہو.. جس کا دل کچھ اور کہہ رہا ہے.. اور زبان ماں کے خوف سے کچھ اور بول رہی ہے" انھوں نے اسکے روشن چہرے کو دیکھا... وہ خاموشی سے انھیں دیکھنے لگا...

اگر میرا بیٹا.. رضا خان کے ساتھ رہنا چاہتا ہے.. یہ اسکی موجودگی میں پر سکون ہے...

وہ بے چینی... جو.. شاہ میر کا وجود بچپن سے برداشت کر رہا ہے.. اگر.. وہ سب... ختم ہوتا کے.. تو مجھے کوئی اعتراض نہیں...

تم جو چاہو کرو.... "اماں کے کہنے کی دیر تھی.. وہ چہرے... پر.. آیا پسینہ.. صاف کرتا.. ان سے دور ہوا....

یہ ناممکن ہے...." اسنے بس اتنا کہا.. اور کھڑا ہو گیا....

اور ایک نظر شانزے کو دیکھا....

وہ اسی کیطرف دیکھ رہی تھی....

وہ نہیں جانتا تھا دو ہفتوں میں کیا کیا ہوا تھا...

وہ باہر نکلا.. تو اماں بھی اسکے پیچھے ہی نکلیں..

شاہ میر.... سوچ سمجھ کر.. کرنا جو بھی کرو" اماں نے کہا تو... اسنے... بغیر کچھ کہے.. گیسٹ روم کا دروازہ کھولا...

وہ بستر پر... پڑے کافی بیمار لگ رہے تھے...

اب تمھاری مدت ختم ہو گئ ہے جاو یہاں سے" اسنے سختی سے کہا... رضا نے اسکی جانب دیکھا.. ان دو ہفتوں میں وہ یہی گیسٹ روم مین پڑا تھا... اسکی حالت بلکل اچھی نہ تھی...

جبکہ زرینہ کی بھی ہمت نہ تھی وہ نیزے ہی انکو.. کھانا دے جاتی.. وہ دونوں طپ سے ہو گئے تھے... کہنے کے لیے کچھ بچا بھی تو نہیں تھا

وہ نم آنکھوں سے اسکی جانب دیکھ رہے تھے.. جو آنکھیں چرائے کھڑا تھا....

شام تک تمھارا وجود مجھے اس گھر مین نظر نہ آئے.. "وہ کہتے ساتھ ہی پلٹا.. اماں دروازے کی باہر.. کھڑیں.. اس شخص... کو آج بے بس دیکھ رہیں تھیں جو.. کبھی... اپنی انا غرور میں انھیں روند گیا تھا.. انکے بچوں کو روند گیا تھا.. آج انکے ہی گھر پر پڑا.. وہ بے بس لاچار تھا....

م... معاف کر... دو مج.. مجھے" بولتے ہوئے انکا آنسو گالوں پر لڑھک آیا تھا... جبکہ زرینہ اب بھی سر جھکائے بیٹی تھی...

معاف" وہ پلٹا...

معاف کر دوں......

جانتے بھی ہو یہ لفظ کیا ہے..... اس لفظ کی اہمیت بھی جانتے ہو ... جانتے ہو یہ چار لفظ ہماری گزشتہ.. زندگی میں موجود کانٹوں کو کبھی نہیں ختم کر سکتے.. اسی... لیے.. اپنا منہ بند کرو.. اور چلے جاو یہاں سے... اور ہاں.. اپنی چہیتی کو بھی لیتے جانا "وہ غرایا... اور باہر نکل گیا...

شاہ میر..... " رضا کی بے بس آواز ابھری مگر اسنے پلٹ نہیں دیکھا...

جبکہ اب رضا صاحب کی نگاہ... اماں پر اٹھی.. سرخ بے بس آنسوں سے تر آنکھیں اماں کا دل دہلا گئیں

جبکہ رضا کے کانپتے ہاتھ جڑتے دیکھ کر..... ان سے وہان کھاڑ ہونا... بہت مشکل تھا...

وہ دل پر ہاتھ رکھ کر پلٹ گئیں....

اس شخص کو ایسے دیکھنا...

انکے لیے مشکل تھا.... ہمیشہ اسکو چھایا ہوا پایا تھا.. اور آج....

وہ نرم دل کی خاتون تھیں... فورا شاہ میر کے پیچھے لپکیں.

. کہاں ہے وہ"اسنے حرم کے بارے میں پوچھا...

اسکی طبعیت ٹھیک نہیں ہے شاہ میر... تم کیا کرنے والے ہو"

شانزے بھی لاونج میں کھڑی تھی.. جبکہ شہروز جو ابھی ابھی آیا تھا بغیر شاہ میر کو دیکھے وہاں سے گزر کر اپنے روم میں چلا گیا...

اس آدمی کے لیے وہ اپنے رشتے نہیں کھو سکتا تھا اسنے کرب سے شہروز کی بے رخی دیکھی....

اور بس وہ پھر سب بھول گیا....

وہ دندناتا ہوا.. دوبارہ رضا کے کمرے کی جانب پلٹا.. دھاڑ سے دروازہ کھولا....

زرینہ رضا کے پاس بیٹھی تھی....

شاہ میر رک جاو"اماں نے اونچی آواز میں اسے روکا.. جبکہ اسکے دماغ مین ایک منظر لہرایا...

اسنے.. رضا کی... کمزور.. بازوں کو جکڑا....

اور ایک جھٹکے سے اٹھایا...

بیٹا ان کی طبعیت ٹھیک نہیں ہے ہم چلے جائیں گے" زرینہ... بولی... جبکہ شاہ میر تو جیسے بھرہ ہو گیا....

اسنے کھنچتے ہوئے.. رضا کو کمرے سے نکلا...

زرینہ بھی اسکے پیچھے ہی نکلیں...

شاہ میر مین کہتی ہوں چھوڑو ہاتھ" اماں چینخی... اور اسی چینخوپکار پر شہروز بھی باہر نکل آیا... اور ونیزے بھی....

جبکہ شاہ میر کے کمرے کا دروازہ کھلا.. تھا...

اور جب حرم نے یہ منظر دیکھا... تو.. وہ شاہ کر بھی خود کو روک نہ پائی.. اور دوڑتی ہوئی.. وہ وہاں سے نکلی..

رضا اسکے بازو میں اپنی بازو دیکھ کر.. بہت پیچھے گزرے ایک منظر کو یاد کرنے لگے...

اسی طرح اس عورت کو... انھوں نے گھر سے بے دخل کیا تھا....

تمھارے لیے میں اپنے رشتوں کو نہیں کھو سکتا....

اور تمھارا وجود اس گھر میں کس قدر عزیت کا باعث ہے مجھے گزرے ایک گھنٹے مین انداز ہو گیا..

"اسنے ایک جھٹکے سے گھر سے باہر.. رضا کو دھکا دیا جو زمین پر گیرے...

شاہ میر...." اماں کے لب پھڑ پھڑاے.. جبکہ زرینہ روتی ہوئیں رضا تک پہنچی..

ابھی کوئ کچھ کرتا ہی کہ.. حرم بھی زمیں پر پڑے.. رضا تک پہنچی...

گیرنے کے باعث رضا کی کہونی بری طرح چھلی تھی...

آپ ٹھیک ہیں" حرم کی آواز کانپ گئ.. جبکہ رضا کی آنکھیں بھیگی.. ہوئ سی.. اماں کے چہرے پر تھیں....

چاچو پلیز بتائیں.. آپ ٹھیک ادھر دیکھیں آپکو چوٹ لگی ہے" وہ بری طرح رو رہی تھی..

جبکہ زرینہ بھی...

لالا یہ کیا کیا ہے آپ نے "سب سے.. پہلے اس جانب سے آواز آئی.. جہاں سے اسکا وہم و گمان بھی نہیں تھا...

شانزے.. نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی...

چپ ہو جاو شانزے "شہروز نے شاہ میر کی آنکھوں.. مین گزرے وقت کی کرچیاں دیکھ اسے ٹوک دیا...

ہمیں معاف کر دیں... "زرینہ نے.. ان سب کے سامنے ہاتھ جوڑے..

ہم چلین جائیں گے کہاں سے "وہ سسکی...

تو اماں کا کلیجہ انکی بے بسی پر منہ کو آیا....

رضا... صاحب ہمت کرتے اٹھے...

اور اماں کی جانب بڑھے..

بغیر کچھ کہے وہ انکے آگے ہاتھ جوڑ چکے تھے..

گزرا وقت میں لوٹا نہیں سکتا....

میں محسوس کر سکتا ہوں... تمھاری تکلیف کو...

آج وہی تکلیف ہوی ہے مجھے... مگر برا نہیں لگا...

جب جب اسکی طرف دیکھتا ہوں اپنا آپ دیکھائی دیتا ہے....

ایسا لگتا ہے.... وقت پلٹ آیا... اور ایک اور رضا کھڑا ہو گیا ہے...

میں گنہگار ہوں تمھارا....

میں جانتا ہوں معافی کے لفظ.... تمھاری اس تکلیف کو.. جو تم نے ایک شوہر کے بغیر کاٹی کم نہیں کر سکتے... مگر پھر بھی.. آج تمھارے در پر کھڑا تم سے معافی مانگ رہا ہون..

میرا بوجھ ہلکا کر دو... میری ماں بھی تڑپ تڑپ کر مار گئ...

تمھاری بدعا ہمیں برباد کر گئ. نم"وہ سسکے...

میں نے کبھی بدعا نہیں دی" انکے لب بے ساختہ ہلے....

میں چاہ کر بھی تمھیں یہ نہیں کہہ سکتا.. کہ.. میں اپنی اولاد کے ساتھ رہنا چاہتا.. ہوں انھیں محسوس کرنا چاہتا ہوں...

نہیں.. اب مجھے.. اپنی مرضی نہیں چلانی.. تم مجھے معاف کر دو.. میرے وجود پر پڑے.. اس وزن کو دور کر دو...

میں تمھارا احسان مند رہو گا "

وہ نہیں جانتیں تھیں وقت اسطرح بدلے کا.. اس بھرپور مرد کا رونا.. بس اپنی حاکمیت چلاتے انھوں نے انھیں دیکھا تھا.. اور آج.. قسمت نے وہی چوٹ.. انکو ماری.. تھی..

میں.. میں نے آپکو معاف کیا" انکے سسکتے اپنے قدموں میں پڑے وجود.. کو.. وہ دیکھتی بولیں..

میرا اللہ بھی آپکو معاف کر دے..." وہ مدھم آواز میں بولیں..

اماں"شاہ میر چلایا.. یہ سب کیا ہو رہا تھا.. اتنی عزیتوں کے بعد.. یہ سب... صرف چند گھنٹوں میں...

شاہ میر.. " اماں اپنے آنسو صاف کرتیں.. سختی سے بولیں...

مزید مین تمھاری کوئ بدتمیزی برداشت نہیں کروں گی.. میں نہیں چاہتی ایک اور رضا جنم لے... اپنی خدسری اور طاقت کے سبب...

اور قسمت.. ایک اور رضا.. کو.. توڑ دے... نہیں چاہتی میں ایسا... میرے اللہ نے ہمیں سب کچھ دے دیا شاہ میر.. ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں میرے بچے.. "انھوں نے اسکا چہرہ تھاما...

معاف کر دینے.. والے سے تو اللہ بھی راضی ہوتا ہے..."

میرا ان سے ایسا کوئ تعلق نہین کے میں معافیان.. تلافیاں کراو...

اور شاید یہ آپکا.. پہلا حکم ہے جو میں اپنی آخری سانس تک نہین مانو گا.. "

وہ انکے ہاتھ ہٹا کر خفگی سے دیکھتا.. وہاں سے چلا گیا...

جبکہ امان جانتی تھیں.. شاہ میر کو شاید منانے میں عرصہ لگ جائے.. وہ اپنی بات سے ہلتا جو نہین تھا..

.. انھوں نے شہروز کو دیکھا..

کیا تم بھی.. ماں کی نافرمانی کرو گے" اماں کی آواز پر اسنے سر اٹھایا....

جو تکلیف ہمیں ملیں.. انکے ہوتے ہوئے... وہ بھلا دینا ممکن نہیں.. آج بھی وہ پل یاد کر کے.. روح کانپ اٹتی ہے...

میرا ان سے ایسا کوئ جزباتی رشتہ نہیں.... تو معاف کر دینا.. یہ نہ کرنا... کوئ معنی نہیں رکھتا..." وہ.. مدھم لہجے مین کہہ کر وہاں سے ہٹا... تو ونیزے بھی اسکے پیچھے گئ.. وہ جانتی تھی اسے اسکی ضرورت ہے....

جبکہ اب اماں شانزے کو دیکھ رہین تھین.. جو سرج آنکھوں سے کانپ رہی تھی...
باپ کو کبھی نہ اسنے دیکھا.. نہ کبھی.. اسکا لمس محسوس کیا...
اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے..
رضا.. دونوں بیٹوں کا فیصلہ سن چکے تھے.. جبکہ.. اس چھوٹی سے لڑکی کو دیکھ کر انکی انکھین.. اپنے ظلم پر پھر سے بھیگی تھیں..
وہ اس کے پاس چلتے ہوئے آیے... شانزے نے انکی جانب دیکھا.. اسکے حلق میں آنسو پھنس چکے تھے...
رضا صاحب.. نے.. اسکے ہاتھوں کو تھاما... اور اپنے لبوں کو لگا.. کر بری طرح سسکے...
کہ وہاں کھڑے.. سب.. اشک بار ہو گئے.. جبکہ شانزے بھی ہچکیاں لے رہی تھی...
میری بیٹی.. "وہ اب اسکے ماتھے کا بوسہ لے رہے.. تھے.... اور بس اسکا ضبط جواب دے گیا.. وہ انکے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی.. جبکہ رضا.. بھی اسکے شانے پر سر رکھ کر رو رہے تھے..
کاش وہ ظلم نہ کرتے.. تو آج زندگی مین اتنی بے چینی نہ ہوتی...
ہاں البتہ.. انھیں اپنے بچوں سے زیادہ اس عورت... کی بڑائی.. پر حیرت تھی.. اتنے زخم صرف اس شخص کے ہاتھون کھا کر وہ آج اسے معاف کر گئ تھی..

....

4 ماہ بعد.......

آٹھ ماہ مین وقت نے.. کافی کروٹیں لے لین تھیں..
شاہ میر تو اس دن کے بعد سے کبھی خان ہاوس آیا ہی نہیں...
اسکی پوسٹنگ لاہور مین ہو گئ تھی.. یہ اسنے کروا لی تھی...
یہ بات کوئ نہین جانتا تھا.. ہان البتہ پیچھے بہت کچھ بدل چکا تھا..
رضا.. صاحب.. شانزے کی ضد پر.. انکے ساتھ پیچھلے آٹھ ماہ سے رہ رہے تھے.. اور جتنا سکون جتنی انسیت.. جتنی اپنائیت انھین یہان میسر تھی اتنی رضا.. ہاوس میں کبھی نہ ملی تھی...
فواد.. بھی اپنی فیملی.. کے ساتھ اکثر یہاں آ جاتے.. جبکہ زرینہ...
جو کہ رضا ہاوس میں رہنا چاہتی تھی..
اس وجہ پر کہ.. وہ اب. رضا کو.. انکی پہلی بیوی کے پاس.. چھوڑ دینا چاہتی تھیں.. مگر اماں کو.. اس بات کا علم ہوا تو.. انھوں نے... سہولت سے... اپنے اور رضا کے رشتے کے درمیان حائل دیواروں کے بارے مین انھیں آگاہ کر دیا..
میرا اور تمھارے شوہر کا.. تعلق کبھی اس نوعیت کا نہین رہا جس میں ہماری مرضی شامل ہو...
اور آج تم میرے لیے اپنے شوہر کو چھوڑو.... یہ.. کم ازکم مجھے منظور نہیں.. مین ایسے ہی اپنے بچون جے ساتھ خوش ہو.. وہ یہاں ہے.. یہ نہیں میرے لیے برابر ہے.. میں شوہر کی حیثیت سے انھیں.. قبول نہین کر رہی.. اپنے بچوں کے باپ کی حیثیت سے قبول کر چکی ہوں"انھوں نے کہا تو زرینہ اس عورت کے حصلے ہر حیران رہ گئیں...

اور اسکے بعد.. زرینہ بھی.. وہین رہ رہین تھیں.. شانزے تو... رضا.. کے ساتھ چیپک ہی گی.. تھی جبکہ رضا.. بھی جیسے نئے سرے سے تازہ دم ہو گئے تھے..

اسکے علاوہ.. شہروز جو شروع شروع مین.. ان کی طرف دیکھتا بھی نہیں تھا ان آٹھ ماہ میں بس اتنا فرق آیا تھا.. کہ...

وہ اب انکی بات کا جواب دے دیتا.. یہ وہ جہان بیٹھے ہوتے وہاں سے آٹھ کر غائب. نہ ہوتا..

اور یہ بھی رضا.. کی انکی زندگی مین انولمنٹ سے ہوا.. تھا.. کہ وہ خود اسکی بے رخی کے باوجود... اس سے بات کرتے رہے...

جبکہ اماں .. کا احترام... انکی آنکھوں میں دیکھتا تھا...

اماں ان سے کم ہی مخاطب ہوتیں تھیں.. مگر.. وہ جب بھی.. بولتے تو ایک مشکور.. سا انداز ہوتا...

ان آٹھ ماہ میں کئ بار.. شہروز.. جب جب اپنے لالا کو یاد کر کے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوا.. ونیزے ہر دم اسکے ساتھ اسکا بازو بن کر کھڑی رہی.. جبکہ وہ.. کبھی اسکے شانے پر.. یہ کبھی اسکے وجود.. پر.. اپنی تکلیف.. اور غم نکالتا رہا..

جس سے. ان دونوں کے درمیان ایک کھوکھلا رشتہ.. آج کافی مظبوطی اختیار کر گیا تھا.. کچھ اسطرح.. کہ. جو ونیزے کی خواہش تھی. کہ شہروز.. اس سے محبت کرے تو.. آج.. وہ ہی الفاظ جو اسکے کان. سننا چاہتے تھے.. وہ اسے پل پل بولنے لگا.. تھا. اور اس مین سراسر ونیزے کا اپنا ہاتھ اور اپنی محنت تھی جس کا صلہ اسکے رب نے اسے بڑا خوبصورت دیا تھا...

اسکا صبر.. اس بے پرواہ شخص کو اسکا کر چکا تھا...

جبکہ دوسری طرف ایک حرم تھی...
جس کی شوخی شرارتی سب ماند پڑ گئیں تھیں...
وہ سب سے معافی مانگ کر.. دوبارہ الان امقام ان سب کی نظروں میں حاصل ضرور کر چکی تھی مگر.. وہ جس کو دن رات یاد کر کر کے.. اسکی آنکھیں سوج جاتین تھین.. وہ ایسا ناراض ہوا تھا.. کہ پلٹ کر آیا ہی نہین..
جبکہ وہ جانتی تھی.. وہ امان.. اور شہروز سے رابطے مین ہے اور یہ بات اسے ونیزے نے بتایا گھی..
وہ تو وہ خبر سن کر بھی نہین پلٹا.. تھا.. جو وہ اپنے بھائی.. سے پہلے سننے چاہتا تھا...
ہاں حرم... پانچ کی سے... اسکی نشانی.. کو خود مین سینچے پھیر رہی تھی.. مگر.. اسکی یاد اسکے.. دل کو.. اکثر... بے حد کمزور کر دیتی.. کہ.. اسکی میڈیسن.. ڈبل ڈوز پر چلین گئیں تھین..
ویکلی.. اسکا چیکپ ضروری ہو چکا تھا...
جبکہ ڈاکٹر صاف لفظوں مین کہ چکے تھے اگر.. وہ اپنا خیال نہین رکھے گی.. تو.. اسکے بچے کو بھی اسکی طبعیت نقصان پہنچا سکتی ہے...
مگر حرم کی لاپرواہی.. اب بھی عروج پر تھی....

....

آٹھ ماہ سے اس گھر کی دہلیز پار نہین کی تھی اسنے.. صرف اس شخص کی وجہ سے.. وہ اپنی ماں کو نہیں دیکھ پایا.. تھا..
اسکا ٹرانسفر ہو چکا تھا..

اور وہ لاہور مین ہی اٹھ ماہ سے تھا..

یہاں پر اسکے ساتھ صنم بھی تھی اور انکے آپسی تعلقات کافی سے زیادہ اچھے ہو گئے تھے...

اس وقت بھی وہ سیل میں موجود... حرم کی پیک کو دیکھ رہا تھا.. جو لاشعوری طور پر وہ کھول چکا تھا..

اس سے وہ اب بھی خفا تھا.. وہ لڑکی.. بے وفا تھی.. اور یہ بات اسکے زہن پہ چیپک چکی تھی...

مگر اپنی اولاد کی خبر سن کر.. اسکے لب مسکرائے ضرور تھے.. مگر وہ واپس کبھی نہیں جانا چاہتا تھا...

تم دیکھ رہے ہو ڈیڈ کے کام "صنم.. دھار دروازہ کھول کر اندر ای.. شاہ میر نے ناگواری سے اسے دیکھا. جبکہ صنم.. نے پوری بتیسی کی نمائش کی..

چھپ چھپ کر کیون دیکھ رہے ہو.. چلے جاو اسلامہ اناد ک کر دیکھنا" وہ ہنسی.. تو شاہ میر.. نے اسکو گھورا..

تم کتنا فضول بولتی ہو.. "

اسنے سیل بند کیا.. اٹھ ماہ مین اسکی شخصیت مزید پر کشش.. ہو چکی تھی...

کاش تم سینگل ہوتے "صنم نے آہ بھری..

تم پھر شروع ہو گئ" شاہ میر نے تیوری چڑھائے...

تو صنم مسکرا دی.. اوہ مین تو بتانا بھول گئ..

تم دیکھ رہے ہو ڈیڈ کے کام" صنم.. اب کچھ کچھ اردو بول لتی تھی مگر اب بھی وہ انگریزی مین بات کر رہی تھی..

بھی.. مین نہین دیکھ رہا بتاو گی تو پتہ چلے گا "وہ چیڑا..

او ہاں" صنم پھر ہنس دی...

میرے لیے رشتے ڈھونڈ رہے ہین" وہ حیران ہوی.. خود ہی جیسے.. وہ بھی بھرپور حیرت کا اظہار کرے گا..

اس میں کیا بڑی بات ہے.. مین تمھین بتا چکا ہون.. تمھارے لیے بیست اوپشن ہے میرے پاس"

وہ لاپرواہی سے بولا..

ویسے تمھین شرم آنی چاہیے اپنے ملازم کے ساتھ مجھے اٹیچ کرتے ہویے.. کیا ساری زندگی.. وہ پر ان نہین رہے گا کہ اسکی بیوی اسکے مالک پر فدا تھی" صنم نے گھورا کیونکہ وہ اکثر صفدر کی پسندیدگی کے بارے میں اسے بتاتا تھا..

اول تو وہ میرا ملازم نہیں دوست ہے...

دوسرا اس مین کوی براہ نہین.. تیسرا دماغ تمھارا خراب ہے.. اور کسی کا نہیں" وہ چئیر سے اٹھا...

صنم نے منہ بنایا...

شادی اسلامہ آباد مین کرو پھر "وہ اسکی بات مانتے ہویے بولی تو شاہ میر. نے اسکی جانب دیکھا...

خوشگوار حیرت بھی ہوئ.. مگر چہرہ وہی بے تابر رہا...

جہان تمھارا دل کرے "اسنے کہا اور اسٹیسن سے نکلنے لگا..

اوو ہیلو.. کوئ اچھی جگہ بتاو اسلامہ آباد کی "صنم نئے سرے سے اسکے پیچھے پڑی تھی..

تم صفدر سے پوچھ لینا "شاہ میر گاڑی کھول کر بی[ٹھا.. صنم بھی فٹ چڑھی شاہ میر نے سرد سانس کھینچی...

نہین اسکی تو جیب مین جالی کرا لو گی تمھارا بھی تو.. کوی کو ٹیبیشن ہونا چاہیے "وہ بولی تو شاہ میر. نے گاگلز نکال کر لگاۓ اور گاڑی سٹارٹ کی..

کی اچاہتی ہو پھر تم "وہ جان چھرانے والے انداز مین بولا..

مین چاہتی ہون میری شادی تمھارے گھر ہو "صنم نے کہا تو وہ.. اسکی جانب دیکھے بغیر.. سپید بھرا گیا..

ٹھیک ہے تم غصہ کر لو مگر مین نے کہ دیا ہے "اسنے منہ بنایا.. شاہ میر کو م، زید غصہ آیا..

میرا گھر نہین چڑیا گھر ہے" وہ غصے سے بولا.. تم تو رہتے نہین.. ہو پھر تکلیف کیا ہے" وہ بھی بولی..

کس نے کہا مین نہین رہتا.." شاہ میر نے غصے سے تیوری چڑھا..

اچھا پھر ٹھیک ہے تم بھی چلو میری شادی تو اٹینڈ کرو گے نہ" وہ معصومیت سے بولی.. تو شاہ میر نے گاڑی روکی..

پلیز یہ مت کہنا دفع ہو جاو" صنم نے ہاتھ جورے جبکہ.. وہ اس ڈھیٹ لرکی کو دیکھ کر رہ گیا...

پلیز شاہ میر.. میری آخری خواہش پوری کر دو تم تو میرے دوست ہو "وہ معصومیت سے کہہ رہی تھی..

مین تمھارا دوست نہین ہون مگر.. ٹھیک ہے.. چلی جانا مین امان کو کہ دو گا "اسنے پھر سے گاڑی سٹارٹ کی..

اور تم "اسنے پوچھا..

مین بھی تمھیں دفع کرنے آ جاو گا.. اب خاموش رہو.." وہ چیر کر بولا.. تو صنم کی پوری مسکراہٹ کھلی

یہ ہوئ نہ بات" اسنے کہا شاہ میر نے گھورا...

تو وہ منہ پر انگلی رکھ کر رہ گئ...

....

شاہ میر آ رہا ہے شہروز "اماں نے اطلاع دی اسوقت سب ہی ڈائنیگ پر موجود تھے..

حرم کا کھانا کھاتا ہاتھ روکا...

جی جانتا ہون... شادی کے سلسلے مین "اسنے کہا.. تو اماں نے سر ہلایا مگر وہ خوش تھیں.. جبکہ حرم تو فق چہرہ لیے ان سب کیطرف دیکھ رہی تھی..

شادی کے سلسلے مین مطلب "

بچے کھانا کھاو "اماں نے کہا تو.. وہ بھیگی پلکون سے انھیں دیکھنے لگی..

شاہ میر شادی کر رہے ہیں" وہ روتے ہویے بولی.. امان تو ھیران رہ گئیں . جبکہ شہروز کو ہنسی ای.. یہ بات وہ ضرور شاہ میر کو بتاتا..

بیٹا آپکی طبعیت تھیک نہین کھانا کھاو بعد مین اس بارے مین بات کرنا "رکا نے اس کے مسلسل رونے پر پریشانی سے کھا..

نہین.. وہ مین جانتی ہون وہ مجھے چھور دین گے دیکھ لیجیے گا.. میرے بچے کی بھی کوی ویلیو نہین ہے"
وہ روتی ہوی اٹھی اور اوپر بھاگ گی..

دھیان سے ھرم "زرینہ پیچھے سے بولی...

کیا یہ سچ ہے.." رکا نے شہروز کیطرف دیکھا..

فرینڈ کی شادی ہے.. اس سلسلے مین آ رہے ہین" اسنے سنجیدگی سے کہا.. تو وہاں سب نے سکھ کا سانس لیا..

موتو. کتنا کھانا ہے "شہروز نے ونیزے کے کان مین جھک کر کھا جو بے پرواہ.. کھا رہی تھی.. اٹھوان مہینہ تھا تو وہ کافی صحت مند ہو چکی تھی.. اوپر سے شہروز کا پیار.. زندگی خوبصورت لگ رہی تھی..

مین موٹو نہین ہون.." ونیزے منہ مین چمچ بھرتے بولی..

واللہ جھوت ساف ساف "شہروز حیران ہوا..

یہ سب آپ نے کیا ہے "ونیزے نے منہ بنایا..

بڑا پیارا کیا ہے" شہروز نے اسکا ہاتھ تھام لیا..

چھوڑیں سب متوجہ ہوں گے "وہ گڑبڑای...

گھر کا ماحول دیکھ دیکھ کر حرم کا سانس جیسے گھٹ رہا تھا...

دو دن سے شادی کی تیاریاں ہوتی وہ.. گھر میں دیکھ کر سب کے سکون کو حیرت سے دیکھ رہی تھی...

آخر سب اتنا کیوں خوش تھے. اسکی خوشیوں کا انتقال ہو رہا تھا اور سب نارمل بیہو کر رہے تھے...

وہ اپنے کمرے میں بند ہو کر رہ گئ تھی..

اب بھی نیچے سے آنے والی آوازوں سے اسکا سر چکرا رہا تھا..

وہ بیڈ پر بیٹھی غصے سے کھول رہی تھی...

جبکہ شاہ میر.. کی بے اعتنائی پر رونا الگ آ رہا تھا.. رو رو کر اسنے اپنی آنکھوں پر ایسا ستم کیا تھا..

کہ.. وہ سوج کر مزید حسین ہو گئیں تھیں...

مگر وہ بے پرواہ لڑکی غصے سے شاہ میر کی کبرڈ کھولے... اسکے ہینگ ہوئے کپڑوں کو اٹھا اٹھا کر باہر پٹخ رہی تھی..

چاہتے ہی یہ تھے.. جان چھڑانا چاہتے تھے مجھ سے... بہت برے ہیں شاہ میر دنیا میں سب سے برے "وہ روتے ہوئے بے بسی سے چیخی...

حرم" باہر سے آنے والی زرینہ کی آواز پر اسنے دروازے کو گھور کر دیکھا...

مجھے نہیں کرنی بات جائیں اپ"حرم نے منہ بنا کر کہا...

بیٹا کھانا کھا لو"وہ پھر سے بولیں...

ارے شاہ میر آگیا "اسکا دل دھڑکا... جبکہ.. شرٹ کو مٹھی مں مزید سختی سے بھینچ لیا...

باہر سے کافی آوازیں آ رہیں تھیں .. سب کی آوازوں میں وہ جانی پہچانی آواز بھی تھی جبکہ ایک لڑکی کی بھی آواز تھی.. اسنے تجسس کے مارے تھوڑا سا دروازہ کھولا...

تو سامنے ہی شاہ میر... کے ساتھ ایک خوبصورت سی لڑکی کھڑی تھی..

جبکہ شاہ میر مسکرا کر سب سے اسکا تعارف کرا رہا تھا..

وہاں رضا اور زرینہ کے علاوہ وہ بھی نہیں تھی.. وہاں صرف اسکی مکمل فیملی تھی تبھی وہ ہنس رہا تھا..
اسنے دروازہ بند کیا.. اور.. آنکھوں پر ہاتھوں کی مٹھیاں رکھ کر.. وہ رو دی..
شاید رونا اسکا بہترین مشغلہ تھا...

....

تھک گیا ہے میرا بیٹا"اماں تو اسکو دیکھ کر واری صدقے تھیں...
جی ڈرائیو کر کے بے روڈ آئے ہیں تھک تو گیا ہوں" وہ سنجیدگی سے بولا...
میں تو کہہ رہی تھی میں کر لوں مگر اینگری مین سنتا کب ہے کسی کی "صنم نے فری ہوتے ہوئے..
اسکے بازو پر مکہ مارا.. تو شاہ میر نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا..
کنٹرول یور سیلف.. "وہ روڈلی کہہ کر وہاں سے ہٹا .. جبکہ وہ ڈھیٹ.. اماں کی طرف جھکی..
کیا کھا کر پیدا کیا تھا"وہ بڑے راز سے پوچھ رہی تھی.. جبکہ ونیزے اور شانزے اپنی ہنسی دبانے لگیں
اماں جھینپ کھا کر رہ گیں جبکہ شہروز شاہ میر کے کان مین کھسر پھسر الگ کر رہا تھا..
وہ شہروز کی بات سن کر سر ہلاتا.. اوپر اپنے کمرے کیطرف بڑھا.. حالانکہ وہ اسکا سامنا نہیں کرنا چاہتا
تھا.. مگر اسکی وجہ سے وہ اپنے کمرے سے کیوں دور رہتا..
اسنے دروازہ کھولا.. تو نوک کرنے کے بجائے کی کا استعمال کیا. اور ڈائریکٹ کھول کر اندر داخل ہوا..
تو اپنے کپڑوں کی بے قدری دیکھ کر.. اسکا غصہ سوا نیزے پر پہنچا.. اور وہ ان شرٹس کو پھیلائے بیٹھی
ہمیشہ کیطرح رو رہی تھی..

وٹ دا ہیل"وہ غصے سے بولا...

کیا حال کیا ہوا ہے یہ..." وہ اسکی جانب دیکھنے لگا جو نو ریسپونڈینگ کا بورڈ لگائیے ماتم بنا رہی تھی..

تم سے بات کر رہا ہوں"وہ دندناتا ہوا اس تک پہنچا..

کیوں" حرم نے اسکیطرف دیکھا تو ایک لمحے کے لیے شاہ میر کو اسکی سوجی آنکھوں پر ترس آیا.. اور پھر اگلے لمحے وہ ترس بے حسی میں بدل گیا..

اٹھاو سارا سامان سمیٹو ابھی "وہ.. بیڈ پر بیٹھا ..

کیوں مانو میں آپکی بات" حرم مڑی.. سد شکر وہ بول تو رہا تھا.. مگر.. حرم کہاں سمجھنے والی تھی کچھ..

دیکھو حرم مجھے تم سے کوئ بات نہیں کرنی تم میرا کمرہ درست حالت میں کرو اور جاو "وہ انگلی اٹھاتا.. بولا.. جبکہ حرم نے وہی انگلی تھام لی..

میر. میر پلیز شادی تو مت کریں"وہ سسکی... تو شاہ میر نے اسکی جانب دیکھا...

شہروز اسے بتا چکا تھا حرم کیا سوچ بیٹھی ہے.. اور اسے بھی اس بات میں کوی مزائقہ نہیں لگا کہ وہ یہ سوچے..

کیوں... "وہ بے تاثر انداز میں اسکو گھورتا اپنی انگلی چھڑوا کر اٹھا..

میر.. ہم.. مطلب اب تو ہمارا بچہ بھی ہے... اور مجھ سے جو غلطی ہوئ آپ اسکی.. سزا.. ایسے دے رہے ہیں .. آپ کوی اور سزا دے دیں .. مگر... ایسا مت کریں" وہ اسکے پیچھے چلتے چلتے بولی.. تو شاہ میر نے.. ڈریسنگ کے سامنے اسکا اور اپنا عکس دیکھا.. اسکا وجود پہلے کی نسبت بھرا بھرا تھا.. مگر حولیہ.. کافی.. بوسیدہ تھا..

حرم کیا تم نے نہانا چھوڑ دیا ہے" وہ برا سا منہ بنا کر بولا تو حرم کو شرمندگی سی ہوی.. حقیقتاً وہ کافی ہینڈسم لگ رہا تھا جبکہ وہ اسکے سامنے ماسی بنی ہوئ تھی..

دیکھو... جاو یہاں سے" شاہ میر نے اسکا سرخ چہرہ دیکھ کر ایک بار پھر اسے نکلنے کو کہا...

حرم.. کے ہونٹ باہر نکل آئے.. جبکہ اسکا وجود سسکیاں بھر رہا تھا.. شاہ میر نے اسکو ایک نطر دیکھا..

مجھے اب تمھارے لاڈ نہیں اٹھانے تو منہ بنانا بند کرو"

وہ.. اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا... واشروم کیطرف بڑھا.. جبکہ حرم نے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھام لیا..

پہلے بھی نہیں اٹھاے آپ نے کبھی.." وہ شکایتی نطروں سے اسے دیکھنے لگی..

شاہ میر.. اسکے اداس چہرے کو غور سے دیکھ رہا تھا..

میر پلیز مجھے اتنی بڑی سزا مت دیں"حرم نے اسکے.. سینے پر سر رکھا.... شاہ میر کا دل اسکے لمس پر زور سے دھڑکا.. اسنے حرم کو ایک جھٹکے سے خود سے دور کیا.. کیونکہ اسکی آنکھوں میں آبان کے ساتھ ہوی حرکت لہرای تھی..

حرم کو بھی انداز ہو گیا.. وہ شرمندگی سے رونے لگی شاہ میر نے اسے دور جھٹک دیا..

میری غلطی ہے پلیز مجھے معاف کر دیں "اسنے پھر سے اسے واشروم جانے سے روکا..

شاہ میر سخت تیور لیے اسے دیکھنے لگا..

کیا مقصد ہے مجھے بار بار روکنے کا کیا چاہتی ہو کیا کرو میں تمھارے ساتھ" وہ اسکا منہ سختی سے پکڑ کر بولا..

حرم.. اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی..

سزا "اسنے ایک لفظ میں بات سمیٹی..

رئلی.. تو تمھاری سزا میری دوسری شادی ہے "اسنے حرم کے دل ہر وار کیا..

اسکے علاوہ.. وہ اسکے چہرے پر.. اپنی نرم انگلیاں .. رکھ کر انھیں مدھم سی جنبش دیتی بولی جبکہ..

اسکی انگلی کی حرکت سے شاہ میر کے ہاتھ کی گرفت سخت ہوتی گی..

مگر اسنے اسکا ہاتھ نہ ہٹایا...

اسکے علاوہ.. مجھ سے دوری" اسنے جھٹکے سے اسے صوفے پر پھینکا..

کبھی نہیں " حرم زور سے چیننخی.. وہ مان کیوں نہیں رہا تھا..

شاہ میر نے پلٹ کر اسے گھورا..

سب کو بتاو.. میں تم پر ظلم کر رہا ہوں اور وہ تمھارا چھیتا چچا بھی یہیں مر رہا ہے.. فورا آ جائے گا

اچھی بات ہے "وہ بد لحاظی سے بولا..

آپکو تمیز کیوں نہیں ہے.. وہ باپ ہیں آپکے "حرم نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے افسوس سے اسکو دیکھا..

دیکھا.. یہ.. یہ خو دوسروں کی اتنی اہمیت ہے تمھاری نظر میں ... مجھے اس بات سے شدید چیڑ ہے...

حرم تو صرف میری تھی.. پھر کسی.. اور کے لیے کیوں ہو کر رہ گئ حرم" وہ.. غصے سے اسے جھنجھوڑتا.. اپنے قریب کر گیا..

حرم صرف میر کی ہے" حرم آنکھیں بند کیے.. مدھم آواز. میں بڑ بڑائ...

جبکہ شاہ میر کی نگاہ بھک کر.. اسکے لبوں پر پڑی.. جو وہ دانتوں تلے دے چکی تھی...

وہ اسپر استحقاق رکھتا تھا.. اور اسپر صرف اسکا حق تھا.. وہ جھکا.. جبکہ حرم کا وجود کانپ اٹھا.. اسکے لمس کی شدت.. اسکی برداشت سے باہر تھی...

ایک بار پھر شاہ میر خان کا جنون... وہ اسکی سانسوں کو قید کر کے.. اسپر واضح کر رہا تھا.. جبکہ حرم بے بس.. صوفے پر لیٹتی چلی گی..

شاہ میر.. اسکو.. اپنی گرفت میں جکڑے ہوئے تھا...

حرم کا سانس گھٹنے لگا.. مگر اس شخص سے رہائ ممکن نہ ہوئ.. اسنے اسکے بالوں.. میں اپنی بے چین انگلیاں چلائیں مگر شاہ میر... اپنی من مانی پر اترا ہوا تھا..

اور جب حرم کا وجود سرد پڑا.. تب شاہ میر کو ہوش آیا...

وہ اس سے الگ ہوا... اور کھڑے ہو کر.. حرم کے بکھرے وجود کو دیکھنے لگا..

بس اتنے سے ہار گئیں..

ابھی تو بہت سزا ہے تمھارے لیے. میرے پاس"

وہ بولا...

حرم نے ے اپنے ہونٹوں سے پھٹتی خون کی لکیر نم آنکھوں سے صاف کی

ہمارے بچے کی بھی کوئ اہمیت نہیں آپکی نظر میں" وہ اسکی جانب دیکھتے ہوئے بولی.

کیوں نہیں ہے.. بلکل ہے.. ہاں البتہ تمھاری کوئ ویلیو نہیں ہے.. مجھے تم سے صرف اپنا بچہ چاہیے.

"وہ.. اب دوبارہ واشروم کی جانب چل دیا..

سپنا ہے یہ آپکا.. آپ جیسے جنگلی سڑو.. کو میں اپنا بچہ دو گی "وہ پیچھے سے چلای.. آواز روندھی ہوی تھی..

دیکھ لوں گا تمھیں میں اچھے سے.. بہت کینچی کی طرح چل رہی ہے یہ زبان"وہ گھور کر دیکھتا باتھروم میں بند ہو گیا جبکہ حرم اپنا غصہ تکیے پر نکالتی.. رہ گی...

....

شام ڈھل آئ تھی.. اماں آج اپنے بیٹے کے لیے کھانا خود بنا رہیں تھیں....

تبھی.. شانزے.. کو بھی ساتھ لگایا ہوا تھا... جبکہ صنم کا سپیکر بھی ساتھ ساتھ چل رہا تھا...

اور ونیزے بھی.. کمرے اور شہروز کی حرکتوں سے عاجز آ کر.. وہاں .. بیٹھی .. فروٹ چارٹ کھا رہی تھی... جبکہ حرم...

غیر حاضر تھی...

کیا میں کوی مدد کرو "زرینہ جھجھکتی ہوی وہاں آئ...

رضا نے اسے باہر نکلنے سے منع کیا تھا وہ چاہتے تھے.. وہ سکون سے.. آج کا دن گزار لے... اور انکا اس سے سامنا نہ ہو... تبھی وہ خود بھی باہر نہیں آے..

کیوں نہیں آنٹی.. یہ لیں .. کاٹیں سیلڈ" شانزے کی.. کام چوری کے باعث انکے ہاتھ میں پلیٹ دے کر ونیزے کے ساتھ بیٹھ گی..

شرم آنی چاہیے تمھیں" اماں نے اسے گھورا..

کچھ نہیں ہوتا بچی ہے.. "زرینہ نے مسکرا کر کہا.. اور سیلڈ کٹ کرنے لگی....
ہاں تو آنٹی میں کہہ رہی تھی.. کہ آپکا بیٹا بہت چالاک ہے.. اوپر سے اکڑو.. بھی "صنم.. ایک بار پھر شروع ہوی مگر اسکے.. اب والے ڈائیلوگ حرم سن چکی تھی..
وہ نہای دھوئ... پنک کلر کے ڈریس میں بھری بھری جسامت میں .. بہت خوصورت لگ رہی تھی اوپر سے سوجی سوجی آنکھیں ...
اور انکے اوپر.. ابھی شاہ میر.. کم ستم ڈھا رہا تھا کہ.. صنم کی بات سن کر.. اسکا غصے سے.. چہرہ سرخ ہوا...
ہیلو تم ہوتی کون ہو میرے شوہر کو.. اکڑو کہنے والی اسے صرف اکڑو میں کہہ سکتی ہوں.. اور وہ تم سے کوئ شادی نہیں کرے گا.. نکال دو اسکا خیال اپنے زہن سے
. مری نہیں ہے اسکی بیوی ابھی "حرم بے قابو ہوتی اسپر جھپٹی .. صنم کی بولتی کو بریک لگا.. وہ اسے حیرت سے تکنے لگی...
جبکہ زرینہ نے شرمندگی سے اسے پکڑا.. اماں .. نے بھی حرم کے.. چلتے ہاتھ روکے..
حرم چندہ یہ کیا کر رہی ہو" اماں نے حیرانگی سے اسکو دیکھا...
اماں وہ اس سے شادی کر رہا ہے.. میں اس چڑیل کا گلہ دبا دوں گی.. اسے ہمارے بچے کا بھی احساس نہیں .. کیا یہ مجھ سے زیادہ پیاری ہے" وہ روتے ہوے.. معصومیت سے.. انکی طرف دیکھنے لگی..
اماں نے اپنا سر تھام لیا..
تمھیں یہ کس نے کہا.. ہے" اماں کو اب سب سمجھ آ رہی تھی...

آپکے بیٹے نے "وہ چیڑی

کیا کہا ہے میں نے" اس سے پہلے اماں بولتی کے.. شاہ میر کی پکار.. پر سب الرٹ ہوئے.. وہ رف سے ٹراوزر شرٹ میں بڑھی ہوئی شیو کے ساتھ ہینڈسم لگ رہا تھا...

یہ ہی کہ آپ.. اس چڑیل سے شادی کر رہے ہیں" حرم نے کھا جانے والی نظروں سے صنم کو دیکھا..

ہیں سچ شاہ میر "صنم تو جھومتی .. اسکے کندھے سے چپکی...

شاہ میر نے.. اماں کے سامنے اسکی اوور ایکٹینگ پر گھورا تو وہ ہنس کر رہ گی..

جبکہ حرم جل بھن کر بھسم ہو گی.. تھی..

وہ.. وہاں سے.. روتی.. ہوی.. بھاگ گئ..

آف کیوں تنگ کر رہے ہو شاہ میر اسے.. جانتے بھی ہو اسکی حالت پھر بھی "اماں نے شاہ میر کو گھورا.. ونیزے اور شانزے اپنی مسکراہٹ دباتیں سنجیدہ ہونا چاہا رہیں تھیں . اسنے سب کو دیکھا اور پھر زرینہ کو بھی.. جو پیٹ موڑے کھڑیں تھیں ..

خود سے سب سوچے جا رہی ہے میں نے کچھ نہیں کہا" اسنے لاپرواہی سے کہا..

شانزے گڑیا.. کافی بنا دو"اسنے شانزے کو کہا... اور باہر نکل گیا... ارادہ شہروز کے روم میں جانے کا تھا جو پہلے ہی نکل آیا...

اب وہ دونوں لاونج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے...

جبکہ سامنے گیسٹ روم کے دروازے کے اس پار رضا صاحب.. چاہ کر بھی ان دونوں کے پاس.. جا نہ سکے...

حرم نے رو رو کر اپنا برا حال کر لیا تھا.. نہ وہ کھانا کھانے آئی تھی نہ کسی کی بات مان رہی تھی.. جبکہ اماں کی اب برداشت سے باہر ہو گیا تھا.. جب سب لاونج سے اٹھے تو اماں نے. شاہ میر کو اپنے روم میں آنے کا کہا..

جی اماں"وہ انکے روم میں آیا...
شاہ میر.. بس اتنا کہو گیں اگر میری بہو یہ میرے پوتا یا پوتی کو کچھ ہوا.. تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا...

اپنا طریقہ اور رویہ درست کرو تم" اماں نے کہا.. تو.. وہ.. شانے اچکا گیا..
جتنی تکلیف اسکے عمل سے مجھے ہوئی تھی وہ خود تو اتنی برداشت کر لے...
شاہ میر.. تم جانتے ہو وہ کتنی نازک ہے پھر بھی"
آہ نازک.. گلہ دبا دوں اس نازاکت کا میرے ساتھ رہنا ہے.. تو.. سائیڈ پر رکھنی پڑے گی اسے یہ نازاکت "وہ منہ بنا کر کہتا.. لاپرواہ خود کو واضح کر رہا تھا..
اگر کوئی نقصان ہوا تو اپنا حشر دیکھنا تم"وہ غصے سے بولیں .. تو وہ ہنس دیا..
کیا تڑی ہے" آگے بڑھ کر انکے ماتھے کا بوسہ... لے کر.. وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا... اماں کے کمرے سے نکلا... کے.. سامنے گیسٹ روم کے دروازے سے رضا.. بھی اسی وقت باہر نکلے..
شاہ میر نے.. انکو دیکھ کر مٹھیاں بھینچ لی.. جبکہ.. ماتھے پر کئی بل پڑے...

رضا.. چپ چاپ اسکی طرف دیکھنے لگے...
جبکہ وہ انکو اگنور کرتا... وہاں سے اپنے روم میں آیا..
ہر بار اسکی مسکراہٹ کا گلہ اس آدمی کا سامنا گھونٹ دیتا تھا...

...

......

وہ اپنے روم میں داخل ہوا... تو حرم کو سائیڈ ٹیبل... کے پاس بیڈ پر بیٹھے پایا.. جبکہ اسکا دوپٹہ صوفے پر پڑا تھا.. بکھرے بالوں میں .. بے ترتیب سا کیچر لگایا ہوا.. تھا جبکہ ہاتھوں میں لاتعداد چھوٹی بڑی ری گولیوں کو وہ گھور رہی تھی...
اور اس سے پہلے وہ گولیاں حلق سے پار کرتی.. شاہ میر نے اسکا ہاتھ پکڑا..
مارنا چاہتی ہو نہ میرے بچے کو "اسنے اسکے ہاتھ سے ساری ٹیبلیٹس لے لیں
حرم نے.. دکھتی آنکھوں سے اسکو دیکھا..
شاہ میر کو اسکی آنکھوں پر اس وقت شدید ترس آیا..
خود کو مرنے سے روک رہی ہوں" وہ بولی.. چہرے پر سنجیدگی تھی...
تمھیں تو میں خود مارو گا.. "وہ اسکی ہارٹ کی میڈیسن دیکھنے لگا جو ڈبل ڈوز پر چلی گئی تھی...
دوسری شادی کر کے مار ہی تو رہے ہیں"وہ بولی... اب تو آنسو بھی بہہ بہہ کر تھک چکے تھے...

تم نے ڈبل ڈوز کب سے لینا شروع کیا" شاہ میر اسکی بات کو اگنور کیے.. غصے سے میڈیسن الٹ پلٹ رہا تھا..

ڈاکٹر نے کہا ہے.. "وہ.. گھیری سانس لیتی پیچھے.. ٹیک لگا گئ.. جبکہ اسکی جگہ بھی اپنے برابر میں چھوڑی.. جہاں وہ بیٹھ کر.. اب ایک ایک میڈیسن کو دیکھ رہا تھا...

تمھارے ساتھ مسلہ کیا ہے... "اسنے تیوری چڑھا کر اسکو دیکھا...

میرے سامنے تو اتنی میڈیسنز نہیں تھیں تمھاری "وہ اسکی کنسرن کر رہا تھا..

حرم نے اسکی طرف دیکھا..

تو آپ دور کیوں گے مجھ سے "وہ منہ بنا کر بولی...

شاہ میر نے.. ایک سانس کھنچا..

شاید وہ اس لڑکی کو.. اپنی تمام عمر لگا کر.. بھی.. بڑا نہیں کر سکتا تھا..

اوپر سے اسکی.. یہ بیماری بار بار شاہ میر کو گھٹنے ٹیک دینے پر مجبور کرتی تھی..

کچھ کھاو پہلے پھر.. کھانا یہ.." اسنے نرمی سے کہا...

میر..." حرم نے اسکاہاتھ تھاما...

پلیز دوسری شادی نہ کریں"وہ.. سسکی.. شاہ میر.. کا دل کیا.. وہ اسی بیڈ میں سر مار لے..

اسکے اندر اتنی عقل بھی نہیں تھی کہ وہ آنکھیں کھول کر.. سب دیکھ لے کے کس کی شادی ہو رہی ہے کس سے ہو رہی ہے.. کون.. آیا ہے کون گیا ہے.. بس ایک بات پر ٹکی ہوی تھی جب سے وہ آیا تھا...

کھانا کھاو" شاہ میر نے... غصے سے کہا..

نہیں کھاو گی" حرم چیخی...

حرم... کیا چاہتی ہو کیوں مجھے غصہ دلا رہی ہو "وہ زچ ہوا تھا..

لو اب تک تو آپ نے بڑا.. مجھ سے پیار کیا ہے" وہ بولی تو شاہ میر نے اپنی مسکراہٹ روکی سنجیدگی اب بھی قائم تھی جبکہ اسکی آنکھوں کے بدلتے تاثر سے.. حرم جھینپ گئ...

تمھیں میرے پیار سے کہاں فرق پڑتا ہے "وہ اسکے سامنے بیٹھتا... اسکے الجھے بکھرے بالوں میں کیچر نکال کر ہاتھ چلانے لگا...

بہت پڑتا ہے.. پلیز.. ایسے مت کریں میرے ساتھ.. میں غلط تھی.. مجھے نہیں پتہ تھا آبان بھائی ایسے ہیں ..

میں میں ان سب کو دیکھ کر اموشنل ہو گئ تھی" وہ.. اسکے ہاتھوں پر سر رکھے.

رونے لگی.. شاہ میر اسکی ہچکیاں سن رہا تھا...

مگر اسکے سینے سے چیپک جانا... میری یاداشت سے کیسے میٹاو گی" وہ ایک جھٹکے سے اسکے بالوں کو مٹھی میں جکڑے...

اسکا چہرہ اپنے نزدیک کرتا غرایا...

مجھے ہر سزا منظور ہے...

مجھ سے غلطی ہوی تھی.. منظور ہے.. آپکا ہر ستم سواے اسکے کے آپ.. میرے علاوہ کسی اور...

.. ششششش" شاہ میر نے اسکے ہلتے گلابی ہونٹوں ہر اپنی انگلی رکھی.. حرم اسکے لمس پر سرخ سی ہوی...

کتنی ہمت ہے میری دی ہوی سزا برداشت کرنے کی تم میں" وہ.. اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو.. آنکھوں کے زریعے دل میں اتار رہا تھا...

حرم نہ سمجھی سے اسکی جانب دیکھنے لگی....

...I'm so wild

...And my love also وائلڈ

کتنی برداشت ہے تم میں " وہ سختی سے پوچھ رہا تھا.. حرم .. کے چہرے پر اسکی گرم سانسیں حرم کو ذہنی طور پر بلکل مفلوج کر چکیں تھیں...

میں صرف اتنا جانتی ہوں ... م... شاہ.. میر.. صرف میرے ہیں... اور میں ... کسی اور... ک.. کا ہونے نہیں دوں گی انھیں" وہ اٹکتے ہوے اسے خود پر جھکتا.. دیکھتے.. گھبراتی ہوی بولی...

ڈارلنگ.......

دیکھ لیتے ہیں کتنا اپنی بات پر قائم رہتی ہو.." وہ تیور بگاڑے.. اسکی جان پر..... اپنے جنون کی رمق چھوڑنے لگا...

... م.... میر"حرم اسکی شدت پر نڈھال ہونے لگی...

خاموش.." وہ... سختی سے کہتا.. سائیڈ لیمپ آف کر گیا تھا....

....

شہروز.... مجھے گول گپے کھانے ہیں .." وینزے نے سوتے ہوئے شہروز کو... جھنجھوڑا..
شہروز ہڑبڑا کر اٹھا...
شہروز پلیز... گول گپے کھانے ہیں " وینزے نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائیں...
بھیجا ٹھیک ہے تمھارا.. یہ آدھی رات کو میرا کون سا سالہ رہیڑی لگا کر کھڑا ہے جو میں گول گپے کھیلاو.. منہ بند کرو سو جاو "وہ جھنجھلا تا ہوا.. بولا..
اور وینزے کو اپنے پاس لیٹانا چاہا.. مگر وینزے نے غصے سے.. اسکے پیٹ پر کھونی ماری..
آہ... موٹی.. جان سے مار دو گی تم مجھے" شہروز کراہیا..
اب اٹھ رہے ہیں یہ اور ڈرامے کرنے ہیں "
وینزے نے.. منہ بنا کر دیکھا..
میری جان.. میری باربی موٹی ڈول.... ..
اس وقت کہاں گول گپے بیکتے ہیں "وہ.. اسکو اپنی جانب کھینچ چکا تھا.. وینزے.. نے.. موٹی کہنے پر.. اسکو گھورا..
یہ سب آپکی وجہ سے ہے..." وہ بولی..
بہت خوبصورت بھی تو ہے" وہ... اسکے چہرے پر پھونک مارتا.. مسکرایا..
مجھے.. پھنسانے کی کوشش مت کریں .. جایئں گول گپے لائیں "

ونیزے.. نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا.. جبکہ وہ اب چاکلیٹ کھانے میں مصروف د تھی.. شہروز اسکو گھورنے لگا..

محبت نے صیحی گدھا بنایا ہے "وہ بڑبڑایا.. تو ونیزے کو ہنسی ای..

زیادہ نہ ہنسنا... اوور لڑکی ورنہ مجھ سے برا کوی نہیں ہو گا"شہروز نے پلٹ کر گھورا.. ونیزے سمبھل کر بستر سے اتری اور اس تک ای..

چلیں دونوں چلتے ہیں "

وہ بولی تو شہروز نے شرٹ پہنتے ہوے اسے گھورا..

یعنی آج رات سونے کا پلین نہیں . تو ہم اس سے بہتر کوی کام کر سکتے ہیں"وہ معنی خیزی سے اسکی طرف بڑھا...

جبکہ ونیزے بدق کر دور ہوی..

گول گپے "اسنے آنکھیں نکالی...

آج جس کی بھی ریڑھی باہر کھڑی نظر ر ای.. میں کیس کر دوں گا اسپر"وہ غصے سے بولتا.. اس کا ہاتھ پکڑ کر.. باہر لے آیا....

کافی لمبے سفر کے بعد انھیں ...

ایک ریسٹورنٹ اوپن نطر آیا..

چلیں .. چارٹ کھاتے ہیں "ونیزے چہکی...

شہروز.. بے بسی سے اسکو بیٹھنے کا کہہ کر خود.. اندر ریسٹورنٹ کی جانب بڑھا.. جبکہ ونیزے بے تابی سے اسکا انتظار کر رہی تھی کچھ ہی دیر میں وہ باہر آیا... ونیزے سامنے سے اسے آتا ہوا.. دیکھ رہی تھی.. کہ.. اسکے پاس...

ڈیڈ.. چلتے ہوئے آے.. ونیزے حیرت سے انکی صورت تکنے لگی...

کہاں .. غائب تھی تم.. اور.. یہ "وہ اسکے بھرے سے وجود کو.. غصے سے دیکھنے لگا..

شرم آنی چاہیے تمھیں .. شرم.. نکلی نہ اپنی ماں جیسی.." وہ پھنکارے.. ونیزے.. اس خطاب.. ہر مچل کر رہ گئی..

میں نکاح میں ہوں "وہ نم آنکھوں سے انکی طرف دیکھنے لگی..

بھاگ کر نکاح کر لیا.. میری عزت دو کوڑی کی کر دی.. کون ہے تمھارا شوہر..

میرا سٹیٹس ہلا دیا تم نے لوگ مجھ سے تمھارے بارے میں سوال کر رہے...

بس کریں "وہ دروازہ کھول کر نکلی..

لوگوں نے تب سوال نہیں کیا جب آپ مجھے چھوڑ کر.. دوسرے ملک چلے گیے تھے...

تب لوگوں نے نہیں کہا آپ کی ایک بیٹی بھی ہے.. ڈیڈ.. جسے آپ اپنی عیاشی میں بھول چکے ہیں...

مجھے مزید آپ سے بات نہیں کرنی.. جائیں یہاں سے" وہ.. غصے سے بولی تو انھوں نے.. اسکا ہاتھ سختی سے جکڑا..

ہاتھ چھوڑیں.." شہروز کی سخت آواز عقب سے سنای دی..

بیٹی ہے یہ میری.. "انھون نے اس نوجون لڑکے کو دیکھا..

بیوی ہے یہ میری" وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر غرایا..

اور اس کے ساتھ ایسا سلوک میں اسکے باپ کا بھی برداشت نہیں کرو گا.. جب وہ چاہے گی آپ سے مل لے گی.. اب راستہ چھوڑیں "اسنے دو لفظی کہا.. اور ونیزے کے لیے دروازہ کھولا.. ونیزے نے اپنے باپ کیطرف نگاہ اٹھائے بغیر.. گاڑی کی سیٹ سمبھالی.. اور گاری میں سوار ہو گی..

وہ ان سے کبھی نہیں ملنا چاہتی تھی.. وہ بھیگی پلکوں سے راستے کو دیکھ رہی تھی..

کیا تم ٹھیک ہو" شہروز نے اسکیطرف دیکھا..

ہم اپنے بچے کو بہت پیار کریں گے اسکے اندر کوی محرومی نہیں رہے گی.. ہنہ" وہ. اسکیطرف دیکھنے لگی..

بلکل.. بہت پیار.. نہ اسے باپ کی کمی محسوس ہو گی نہ.. ماں کی.. وہ ہمارا بچہ ہے ونیزے... "اسنے اسکاہاتھ.. لبوں سے لگایا.. ونیزے نے اسکے شانے پر سر رکھ لیا..

تم اپنے والد سے مل سکتی ہو مجھے اعتراض نہیں ں"شہروز نے کچھ توقف کے بعد کہا..

ابھی ضرورت نہیں وہ غصے میں کچھ غلط نہ کر دیں مجھے میرا بچہ بہت عزیز ہے "اسنے کہا تو شہروز نے سر ہلایا..

ارے تمھاری چارٹ"وہ یاد دلاتا بولا..

اب موڈ نہیں " ونیزے نے منہ بنایا.. شہروز نے جھٹکے سے گاڑی روکی..

میری نیند برباد کر کے.. اتنی دور ڈرائیو کروا کر..

ہاہا شہروز سوری" ونیزے پیچھے دروازے کے ساتھ چپکی.. جبکہ شہروز سیٹ.. پر گھٹنا موڑ کر اسکی سیٹ.. ہر جھکنے لگا...

. اب تم مجھے یہ کہہ رہی ہو مجھے بھوک نہیں"وہ اسکے چہرے کے نزدیک آیا.

. اچھا کھاتی ہو"ونیزے نے.. اسکا چہرہ دور کیا..

نہیں .. اب مجھے کھانے دو" اسنے.. گھمبیر لہجے میں کہا.. اور اسپر.. جھک کر اسکی سانسوں کو روک دیا...

....

فیضان.. گھر کے اندر داخل ہوا.. تو لون میں ہی شاہ میر دیکھا...

اسنے حلق تر کیا.. اب بھی اسکے گھوسے یاد تھے..

اسنے سلام کیا.. تو شاہ میر نے سے گھورا..

کیوں آے ہو"

اسنے تیوری چڑھا کر پوچھا.. تو فیکان.. نے اسکی جانب دیکھا..

وہ میں کہنا چاہتا تھا.. اگر آپ لوگوں کی اجازت ہو تو.. مما بابا رشتے کے لیے انا چاہتے ہیں" اسنے..

کہا تو شاہ میر نے گھیرہ سانس کھنچا..

اب تک وہین ہو تم "وہ بولا.. تو فیضان.. نے اسکو دیکھا..

لوک برو "شاہ میر نے گھورا...

میرا مطلب بھائی جان.. آپ اور کب تک میری شادی لٹکانا چاہتے ہیں ..." اسنے پوچھا.. تو شہروز بھی وہیں آ گیا چھوٹی کا دن تھا..

شہروز یہ پوچھ رہا ہے میری شادی کب تک لٹکانی ہے" شاہ میر نے بازو چھڑواتے.. اسکی صورت دیکھی فیضان کو خطرہ صاف دیکھائی دیا..

شہروز بھی اسکیطرف بازو چڑھاتا دوڑا..

سالے تو نہیں بچتا آج.. "وہ بولا.. جبکہ فیکان.. بھکلا کر.. اندر کی جانب دوڑتا کہ ان دونوں کے قہقوں نے اسے شرمندہ کر دیا..

وہ پھیکا سا ہنس دیا..

کیا جلاد سالے تھے" اسنے دل میں سوچا..

اگر ہماری بہن کو.. زرا بھی چوٹ ای.. تو تیرا یہ تلی.. جیسا دھڑ.. پھار کر پھینک دوں گا"

شہروز نے اسے ہنستے دیکھ دھمکایا..

میری بہن کو تمھارے سپرد کرنے کا مقصد یہ بلکل نہیں ہونا چاہیے.. کہ اسے زرا بھی تکلیف پہنچے..

اور.. میں اس گھر میں نہیں ن جانے دوں گا.. تم یہاں اسی سوسائٹی. میں گھر لو" شاہ میر سنجیدگی سے بولا..

اوکے فیضان نے.. مسکرا کر کہا.. تو.. اسنے ایک سانس کھنچا..

جاو بھی.. لے جاو.. اب.. بہنوی صاحب کو.. عزت سے گھر کے اندر" شاہ میر نے شہروز سے کہا..

جو حکم. "وہ اسکے شانے ہر ہاتھ پھیلاتا..

اسے اندر لے گیا.. جبکہ فیضان.. کو اب بھی وہ دونوں ٹھیک نہیں لگ رہے تھے..

شاہ میر.. اب فواد کے بارے میں سوچ رہا تھا..

فواد... مجھ سے ملو شام میں "اسنے اسے تیکس سینڈ کیا.. اور.. خود بھی اندر چل دیا.. جہاں.. وہ جانتا تھا اسکی بیگم اب بھی سونے کے شغل میں مصروف ہوں گی..

....

کیسے ہو شاہ میر" فواد نے اس سے مصحفہ کیا...

ٹھیک ہوں.... "اسنے جواب دیا.. اور فواد کی شکل دیکھنے لگا.. جو کچھ تزبزب کا شکار تھا اور وہ جانتا تھا وہ کیوں ہے..

وہ مجھے کچھ کہنا تھا تم سے "فواد نے بات کا آغاز کیا...

ہمم تمھاری موم رشتہ لانے والی تھی اسی سلسلے میں میں نے تمھیں بلایا ہے.. "شاہ میر نے سنجیدگی سے اسے گھیرہ...

وہ ایکچلی شاہ میر.. وہ رشتہ نہین لائیں گی سوری یار میں تمھاری بہن سے شادی نہیں کر سکتا.. مجھے یقین ہے کہ اسے مجھ سے بہتر رشتہ ملے گا" فواد بات سمبھالتے ہوے مناسب لفظوں میں بولا...

تو شاہ میر نے اسکی جانب دیکھا چہرے پر کوی تاثر نہیں تھا..

ڈھونڈ لیا ہے... مجھے تم اسکے قابل لگے بھی نہیں" وہ سیدھے لفظوں میں بغیر لحاظ کے بولا...

فواد منہ کھولے اسکی صورت تکتا رہ گیا...

تمھیں کیا لگا میں اندھا ہوں جو تم پر نظر نہین رکھ سکتا... خیر... تم نے.. سہولت سے بات کی.. تبھی ہماری دوستی ابھی بھی قائم ہے ورنہ تمھارے ٹکڑے کرنے میں زیادہ وقت نہ لگتا..."

وہ بولا تو فواد کا سانس بحال ہوا....

سیریسلی تم سے الجھنے کا میرا ارادہ بھی نہیں تھا" اسنے اسکی طرف دیکھا جس کے لبوں کی تراش میں مسکراتی تھی...

تم الجھ کر.. اپنا انکاونٹر کروانا بھی نہیں چاہو گے پتہ ہے مجھے"

اسکی گھوری پر فود بھی ہنس دیا...

....

بھابھی یہ آپکا ٹیسٹ ہے.. اور پیپرز سیکنڈ سمسٹر کے سٹارٹ منڈے سے ہیں"شانزے نے اسکے آگے پیپر بڑھایا حرم نے ایک ترچھی نظر فائل کو دیکھتے شاہ میر پر ڈالی اور جھپٹ کر اس سے ٹیسٹ چھین کر وہ تکیے کے نیچے چھپا گئ..

شانزے نے اپنی ہنسی روکی..

تم پیپرز دو گی" حرم نے پوچھا..

جی بھابھی"اسنے اطلاع دی...

لڑکی تمھاری شادی ہو رہی ہے اور اب بھی "فیضان کے پیرنٹس رشتہ ڈال گئے تھے جسے شاہ میر نے منظوری بھی دے دی تھی اور اب صنم کی شادی کے ساتھ ہی شانزے اور فیضان کی بھی شادی ہو رہی تھی...

وہ تو ایک ماہ بعد ہے" شانزے مدھم آواز میں بولی شرم الگ ائی...

ہاں تو "حرم نے آنکھیں نکالی..

بھابھی مگر اپنی پڑھائی کیوں چھوڑوں.. "شانزے اب بھی سمجھ نہ سکی..

کیا مسلہ ہے" بالآخر شاہ میر نے پوچھ ہی لیا..

کچ.. کچھ نہیں"حرم گھبرائی وہ اچھے سے جانتی تھی اسکا ٹیسٹ کیسا ہو گا.. اور پیپرز کی تیاری تو وہ اپنی لو سٹوری میں بھول بھال گئ تھی....

بھابھی.. میں آپکو سلیبس سینڈ کر دوں گی" شانزے کہہ کر وہاں سے چلی گئ جبکہ حرم شاہ میر کی نظروں سے چھپنے کے لیے بے تاب تھی...

جب سے میں آیا ہوں میں نے تمھیں کتابوں کو ہاتھ لگاتے نہیں دیکھا اب پیپرز کی تیاری کیسے کرو گی" شاہ میر نے تکیے کے نیچے چھپے پیپر پر ایک نگاہ ڈالی..

وہ میر.... مجھ سے پڑھا نہیں جاتا... طبعیت ہی نڈھال رہتی ہے" وہ سر پر ہاتھ رکھتی.. آواز میں تھکاوٹ کا تاثر ڈالے بولی..

اتنا سب تو تم ٹھونستی رہتی ہو کہ میں پریشان ہوں تم کھا کھا کر پھٹ نہ جاو. اور ابھی تمھاری تھکاوٹ نہیں اتر رہی" وہ تیور بگاڑ کر بولا...

تو حرم تو رو دینے کو ہوئی...

آپ میرے کھانے پر نظر رکھتے ہیں آپکو شرم آنی چاہیے میں خود تو نہیں کھاتی...

آپکی وجہ سے ہوا.. ہے یہ سب وہ بھی ٹوئنز... جانتے بھی ہیں خود تو دو دن سے سکون کی نیند سو رہے ہیں اور میں الٹیاں کر کر کے تھک چکی ہوں" وہ غصے سے بولی.. ابھی شاہ میر کے آنے کے بعد جب اسکی طبعیت کچھ دن پہلے بگڑی تو وہ اسے خود ڈاکٹر کے پاس لے کر گیا.. اب وہ اسے تنہا کبھی نہیں چھوڑ سکتا تھا.. اسکی ڈبل ڈوز سے اسے خوف آ گیا تھا.. اور جب ڈاکٹر نے الٹرساونڈ میں دو بیٹوں کی انھیں اطلاع دی تو... شاہ میر.. کی تو پہلی بار خوشی کا ٹھکانہ نہیں رہا جبکہ.. حرم تو خود کو دیکھ کر رہ گئی

دو بچے بیقوقت...

وہ کیسے.. کرے گی سب..

شاہ میر دو دن پہلے ملنے والی خوشی کو یاد کر کے. مسکرا دیا..

ہاں سارا میرا قصور ہے.. بھئی مان رہا ہوں"وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود کے قریب کر گیا..

...... میر مجھے پیپرز نہیں دینے" وہ اسکا موڈ اچھا دیکھ کر اپنی بات منوانے لگی..

بلکل نہیں حرم تمھیں اپنی ڈگری پوری کرنی ہے ہر حال میں اوکے. "اسنے اسکے ماتھے کا بوسہ لیا..

یہ کیا ہے" اسنے حرم کو چھوڑ کر اب وہ پیپر کھینچا... جس کو دیکھ کر شاہ میر.. کے ماتھے پر نمایاں .. بل تھے.. جبکہ حرم وہاں سے کھسکنے کے لیے تیار تھی...

رک جاو"وہ غصے سے بولا..

کیا ہے یہ" اسنے ٹیسٹ سامنے لہرایا جہاں پر سرخ لائن سے کاٹے لگے ہوئے تھے..

وہ میر.. میں" حرم شرمندگی سے سر نہ اٹھا سکی...

آف افسوس ہے مجھے..." وہ شدید غصے سے اسے دیکھ رہا تھا...

چلو.. باہر نہیں جانا تم نے.. اٹھاو اپنی بکس.. اور تیاری کرو پیپر کی" شاہ میر نے اسے دھیان سے بستر پر بیٹھایا.. حرم نے شکواہ کن نگاہوں سے اسے دیکھا..

ٹھیک ہے.. اب.. آپ مجھ سے بات کر کے.. دیکھانا. "وہ نم آنکھوں سے کتابوں... کو دیکھتی... اب.. پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی.. جبکہ شاہ میر نے اسکے پھولے چہرے کو پیار سے دیکھا. اور اسکا ٹیسٹ دیکھ کر.. وہ ایک سرد سانس کھینچ گیا..

امید ہے میرا کوئی بچہ ذہنی طور پر تم پر نہ جائے ورنہ میں انقریب پاگل ہو جاو گا" وہ بڑبڑایا...

حرم نے.. پین کی کیپ اسکی پشت پر ماری...

اکڑو" وہ بولی.. تو شاہ میر... نفی میں سر ہلاتا.. باہر نکل گیا...

ارادہ.. اماں کے پاس جانے کا تھا مگر بیچ میں ہی.. صنم کا سامنا ہو گیا...

کیسے ہو ہیرو "صنم نے اسکے شانے پر... ہاتھ مارا...

قابو میں رکھو اپنے ہاتھوں کو "شاہ میر نے ناگواری سے کہا...

دیکھو وہ تمھارا جو ملازم ہے.. نہایت.. شرمندہ قسم کا انسان ہے.. تھوڑی سی بات کرو ایسے شرماتا ہے.. جیسے.. خدا نہ خاستا کیا ہو گیا ہو... "

تو... تمھیں بھی تھوڑی لڑکیوں والی نزاکتوں کا استعمال کرنا چاہیے مجھے یقین ہے. تمھارے اندر دو چار مرد ضرور چھپے ہیں" وہ.. مدھم سا ہنس کر اسپر طنز کر چکا تھا... .. صنم. کا بس چلتا تو وہ ضرور اسکے بال

نوچتی...جبکہ کمرے کے دروازے سے جھانکتی حرم یہ منظر.. غصے سے دیکھ چکی تھی.. مجھے پڑھائی میں لگا کر.. یہ آدمی.. کیا کرتا پھر رہا ہے" وہ غصے سے سوچتی.. دوبارہ بیڈ پر بیٹھی .... یہ بات تو کلیر ہو گئ تھی کہ وہ صنم سے شادی نہیں کر رہا تھا.. اور جب اسے یہ بات پتہ چلی تبھی سکون ملا تھا ورنہ شاہ میر تو صاف لفظوں میں کچھ کہنے کے لیے تیار نہ تھا

....

یہ سارے سامان کی لیسٹ ہے بیٹا میں نہیں چاہتی اس شادی میں کوی کمی ہو.." اماں نے اسے..
لیسٹ تھمائ...
آپ فکر نہ کریں.. "شاہ میر.. نے کہا.. تو شہروز اس لسٹ کو.. پڑھتے پڑھتے.. آنکھیں پھار کر انھیں دیکھنے لگا..
لڑکیاں اتنا سب کچھ لے کر جاتی ہے "وہ حیران ہوا..
ہاں کیوں کیا ہوا..." اماں نے پوچھا..
یہ میری بیوی تو کچھ نہیں لای"وہ منہ بنا کر بولا..
تم دونوں کی شادی بھی تو خاصے انوکھے انداز میں ہوی ہے" اماں ہنسی.. جبکہ.. شاہ میر بھی ہنس دیا..
ابھی وہ مزید بات کرتے کے دروازہ بجا..
اجاو"اماں کو لگا شانزے ہے مگر کمرے میں رضا صاحب کو آتے دیکھ.. وہ سیدھی ہو کر بیٹھیں جبکہ شاہ میر.. شہروز کی مسکراہٹ سمٹی...

وہ میں... شانزے کی شادی... میرا مطلب... "وہ کنفیوز سے ہوے... تو اماں اس پل کو یاد کرنے لگیں جب وہ کہنے سے پہلے بلکل یہ نہیں سوچتے تھے کہ دوسرے کے دل پر کیا گزرے گی...

اور آج...

انھوں نے. وقت کو بہترین سبق سیکھانے والا مان لیا تھا...

کیوں نہیں شانزے آپکی بیٹی ہے.. سب تیاریوں میں اپکا ہونا ضروری ہے" اماں نے کہا تو.وہ. سائیڈ پر صوفے پر بیٹھے جبکہ.. شہروز اور اماں بیڈ پر.. اور شاہ میر بیڈ کے بلکل ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھا تھا..

اماں.. اسکے علاوہ.. کچھ اور چیز ہو تو آپ مجھے بتا دیجیے گا...

پوسٹنگ میں نے اپنی لاہور سے.. اسلامہ آباد میں دوبارہ کرا لی ہے..." اسنے انفارم کرنے کے ساتھ انھیں .. سب بتایا.. اور اٹھنے لگا.. رضا نے اپنی آمد پر اسکا اٹھنا دیکھا.. تو انھیں دکھ ہوا...

وہ انکا بیٹا تھا..

اور ان سے کتنا دور...

شاہ میر بیٹھ جاو" اماں نے اسے اٹھنے سے ٹوکا...

مگر مجھے نہیں لگتا اب میرا یہاں کوئی کام ہے "شاہ میر روڈلی بولا...

شاہ میر "رضا نے اسے پکارہ.. تو... وہ جبڑے بھینچ کر رہ گیا.. اسکی سانسیں غصے سے پھولیں...

میں تم سے"

معافی کا نام مت لینا... "وہ انگلی اٹھا کر وارن کرنے لگا...

بیٹا میں اپنی غلطیوں "

میں نے کہا.. مجھے کچھ نہیں سننا..... کیا کرو میں اس معافی کہ...

کیا میرا بچپن لوٹ آیے گا.. کیا. وہ دور جس میں بچے صرف کتابوں اور کھلونے سے کھیلتے ہیں میں نے اس عمر میں اینٹیں اٹھائیں...

کہ میرے ہاتھ کے زخم.. مجھے اگلے دن کام کرتے ہوئے بری طرح رولا دیتے تھے...

کیا جب جب. میں نے ایک بچے کو اسکے باپ کے ساتھ دیکھا....

کیا اس وقت کی تکلیف...

یہ اس وقت کی تکلیف جب.. میں نے کھانے کے لیے کسی کے آگے ہاتھ پھیلاے اور اس آدمی نے میرے منہ ہر تھپڑ مار کر دھتکار دیا.. کیا وہ تکلیفیں میں اس ایک لفظ معافی سے بھلا دوں سمجھ کیا رکھا ہے مجھے..

پاگل ہوں برداشت برداشت.. یہ برداشت... کر کر کے میرا دم گھٹ جاے گا کسی دن..

سکون سے جینے کیوں نہیں دے رہے مجھے... "وہ دھاڑا..

شاہ.."

بس کریں اماں آپکے ضرف کا مقابلہ میں نہیں کر سکتا...

راتوں کو جاگ جاگ کر. اس مقام تک پہنچا ہوں سکون کی نیند.. نہیں سویا صرف اس لیے کہ میرے بہن بھائی میری ماں.. گھر جانے پر.. انکی آس نہ ٹوٹے ایک روٹی کا تو سوال تھا.. ایک روٹی .. کرتے یہ ہم سے نفرت مگر زمانے کے سامنے تو نہ پھینکتے "اس وقت سب خاموش نم آنکھوں سے اسکے اندر کی بھڑاس سن رہے تھے

ونیزے شانزے زرینہ صنم.. جبکہ اب حرم بھی وہاں آ چکی تھی...
اور... اسکی آنکھیں بھیگ کر. اب سرخ ہو رہیں تھیں ..
میں انسان نہیں ہو کیا... کیوں نہیں سمجھتا کوی.. کہ اگر میری سب کو ضرورت ہے تو مجھے بھی کسی کی ضرورت ہو سکتی ہے...
نہیں یہ کوئ نہیں سمجھنا چاہتا... "وہ. اماں کی جانب دیکھتا.. سرخ آنکھوں سے بولا...
میں تمھیں تکلیف نہیں دوں گا.
اب میرا بیٹا تکلیف نہیں برداشت کرے.. گا...
میں چلا جاو گا.. یہاں سے..." رضا نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھنا چاہا.. مگر شاہ میر نے ہاتھ ہٹا لیا...
صرف مجھ سے دور رہو.. باقی جہاں مرضی رہو مجھے فرق نہیں پڑتا.. اور میں نہیں جانتا.. میرا کتنا ضرف ہے.. مگر.. میرا کوی تعلق ہے ہی نہیں تم سے... نہ میں تمھیں اپنا باپ مانتا اور نہ مرتے دم تک مانو گا... "وہ انگلی اٹھاتا.... اسکو اپنا اخری فیصلہ سنا چکا تھا...
اماں کچھ نہیں بولیں.. شاید اسکے اندر کے زخم وقت بھرتا....
بلکہ سب ہی جاموش ہو کر رہ گیے تھے..
گھر کا ماحول اچانک ہی.. سوگوار سا ہو گیا تھا.. شانزے بلکل نہیں چاہتی تھی وہ واپس جائیں جبکہ رضا.. اب شاہ میر کو کوئ ایک خوشی اپنی ذات سے دینا چاہتے تھے..
ڈیڈ پلیز مت جائیں" شانزے نے انھیں روکا
آپ نے تو میرے پاس ہی آنا ہے.. فکر مت کرو" وہ اسے مسکرا کر بولے...

جبکہ شانزے نے ایک نظر اپنے بھائی کے کمرے.. کو دیکھا...
فکر مت کرو.. سب ٹھیک ہو جاے گا.. میں کوشش کرتا رہو گا کہ اسکے دل سے.. تلخ یادوں کو مٹا دو "انھوں نے. اسے پیار کیا.. اور پھر شانزے کے نہ چاہتے ہوئے بھی.. وہ.. اپنے گھر واپس چلے گئے شاید اسی میں بہتری تھی...

....

شاہ میر دو دن سے گھر کے ماحول کو دیکھ رہا تھا... جبکہ شانزے کی خاموشی کو بھی محسوس کر رہا تھا..
مگر.. اسنے کسی کو کچھ نہیں کہا..
وہ.. گھر آیا... تو آج اسے کافی تھکاوٹ ہو رہی تھی..
وہ اماں کے پاس گیا اور ان سے مل کر.. وہ اپنے روم میں آیا.. تو حرم کو پڑھتے ہوے دیکھا.. .
دو دن سے.. مجھے لگ نہیں رہا یہاں میرے کمرے میں حرم میڈیم رہتی ہیں"وہ بولا.. تو لہجے میں صاف طنز تھا..
آپ ابھی کہیں پڑھو مت.. میں کتابیں پھینک دو گی وعدہ" حرم چہک کر بولی..
تم ناراض تو نہیں مجھ سے "وہ اسکے پاس آتا.. اسکے بالوں کو سنوارتے ہوے تھکے ہوے لہجے میں بولا
بلکل نہیں" حرم سب سمجھتے ہوئے.. اسکا ہاتھ تھام... گئ
میں بھول نہیں سکتا کچھ بھی اسکی بکس سائیڈ پر کر کے وہ اسکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا...
ایک بات کہو میر "حرم نے مسکرا کر اسکی مونچھوں کو چھیڑہ

ہمم" اسنے جیسے اجازت دی..

آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں نہ" اسنے پوچھا.. تو شاہ میر نے.. مسکراہٹ چھپای

حرم ہمارے ٹوئنز ہیں تمھیں اب بھی ڈاوٹ ہے"

ہا...... "حرم کا منہ کھلا.

بہت ہی برے ہیں آپ" اسنے مکہ اسکے سینے پر مارا...

ارے.. آپ سے بات کر رہی تھی میں" حرم نے سنجیدگی سے کہا تو شاہ میر بھی خاموش ہوا.

میر جب تک آپ اپنے دل سے اس بات کو نکال باہر نہیں پھینکیں گے آپکو سکون نہیں ملے گا...

آپ چھوڑ دیں جو جیسا ہے اسے رہنے دیں آپ خود کو پر سکون کر لیں...

آپ کی وجہ سے آپکے بہن بھائی آپکی ماں بھی ان سے دور رہے..."

کوئی نہیں چاہتا اسکے ساتھ رہنا" شاہ میر نے.. سختی سے کہا..

شانزے تو چاہتی ہے نہ" حرم نے اسکی صورت دیکھی.. جو آنکھیں بند کیے لیٹا تھا...

وہیں بھیج رہا ہوں اسے.." شاہ میر نے آنکھیں کھولی..

میر.... خود کو ہمارے آنے والے کل کو.... پر سکون کریں جو گزر گیا.. جو آپ نے کیا اسکا اجر آپکو مل جائے گا.... آپ کوشش تو کریں"

وہ بڑی عقل مندی کا مظاہر کر رہی تھی شاہ میر نے.. اسکی گردن میں ہاتھ ڈال کر... اسکو نزدیک کیا جو بمشکل ہی ہو پا رہی تھی..

مجھے مل گیا ہے اجر..... وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے اسکی نوز کے ساتھ اپنی نوز ٹکراتا.. ایک مدہوشی میں بولا.. تو حرم کو گوناگوں سکون ملا...

تو پھر... کوشش کریں کہ "اس سے پہلے وہ بولتی شاہ میر.. اسکے پاس سے ہٹا.. اور.. سائیڈ پر لیٹ کر اسے اپنے ساتھ لیٹا لیا...

دیکھ لیں گے. تمھارے چاچا کو بھی. بار بار نہ کہو.. آئ وانٹ مائے وائف جو آج کافی عقل مندی کی باتیں کر گی ہے" وہ مسکراتا.. ہوا... نرمی سے.. اسکی سانسوں کو قید کر گیا..

یہ پہلی بار تھا کہ حرم کو اسکے عمل میں شدت محسوس نہیں ہوی..

ارے" کچھ لمحے بعد وہ جھٹکا کھا کر اس سے الگ ہوئ

کیا ہوا.. "شاہ میر نے ناگواری سے دیکھا.

میرا پیپر ہے میر.. اور سیریسلی مجھے تیاری نہیں ہے.. الٹا بھوک الگ لگ رہی ہے"وہ روہانسی ہوئ..

بھوک کا علاج تو میں کر دوں گا.. مگر.. یہ پیپر" وہ اٹھ کر بیٹھا.. اور دیکھنے لگا..

چلو میں تیاری کراتا ہوں" اسنے کمپیوٹر کی بک کھولی..

ایک لفظ نہیں آتا مجھے" وہ منہ بنانے لگی..

تو اب تم مجھے کرپشن پر اکسا رہی ہو"شاہ میر کچھ سوچتے ہوے بولا...

حرم کی تو باچھیں کھلیں..

کیا بات کر رہے ہیں"

مگر میرا ازمیر نہیں مانے گا. تو تم تیاری کرو "

یار پلیز آج رات کے لیے سلا دیں آپ اپنے زمیر کو "وہ.. اسکا ہاتھ تھامتے ایکسائیٹیڈ لگ رہی تھی..
اچھا تم پیپر نہ دو "شاہ میر نہ اسے گھورتے ہوئے کہا..
بلکل نہیں.. سچی بڑا مزا آیے گا.. ایک کرپٹ.. پی سی "
حرم کا جوش عروج پر تھا..
تمھاری تو.... اسنے اسے بالوں سے پکڑ کر کھینچا.. جو.. اسکے سینے سے آ لگی..
سوچ لیں مسٹر شاہ میر آپکا فائدہ ہو سکتا ہے.. "وہ اتراتی ہوی.. اسکی انکھوں کی طلب کو زبان دینے لگی..
تم کتنی تیز ہو... "شاہ میر کو.. حیرت ہوئی..
جبکہ حرم نے فرضی کالر جھاڑے.. تو شاہ میر... نفی میں سر ہلانے لگا..
تو کل آپ مجھے چیٹینگ کرا رہے ہیں آف.. بلا ٹلی"حرم نے پاوں پسارتے ہوئے...
سکون سے بکس کو سائیڈ پر کیا...
آہ... کتنا شرمندہ ہوں میں یہ سوچ کر ہی"شاہ میر کو دکھ ہوا..
آپ.. نہ توبہ کے نفل پڑھ کر سونا" حرم نے اسے مشورہ دیا...
سونا... اچھا بتاو تمھیں .. سونا کی بچی.. کھانا لا رہا ہو...
کھانا کھا کر.. ساری رات جاگو گی تم... "وہ.. آنکھوں سے وارن کرتا.. باہر نکل... گیا.. جبکہ.. حرم..
کا بس نہیں چلا.. بیڈ پر اچھلنا شروع کر دے.. مگر اپنے بچوں کا خیال آڑے آ گیا..

....

گھر میں شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں... صنم کی ضد کے باعث... اماں شانزے کے ساتھ ساتھ صنم کی بھی تیاریان کر رہین تھیں.. جبکہ حرم... اپنی طبعیت جانتے ہوئے بھی... اچھل قود میں سب سے آگے ہو کر.. وہ دن میں .. تقریب.. دس بار شاہ میر سے ڈانٹ کھاتی تھی جبکہ ونیزے اپنی طبعیت سے ہی بہت بے زار تھی.. کیونکہ اسکو آخری مہینہ تھا.. جس کے باعث.. وہ کافی.. ڈسٹرب تھی..
اور شہروز کی بھی آج کل اسپر توجہ بہت کم ہو گئ تھی کیونکہ یونی میں پیپر ہونے کے باعث.. وہ اب زیادہ وقت وہیں دے رہا تھا...
حرم کا آخری پیپر تھا.. اور وہ جانتی تھی وہ دو تین میں تو فیل ہو ہی جائے گی تو وہ کیوں اتنی محنت کرے.. جب فیل ہی ہونا ہے...
شاہ میر کو وہ ہر بات.. اپنا بہت شاندار پیپر کی اطلاع دیتی رہی تاکہ وقتی ڈانٹ سے بچی رہے بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی...
تبھی وہ... شانزے کے ساتھ... شاپنگ پر گئ ہوئ تھی...
اور جب وہ گھر آئ تو... اسکا سانس بری طرح پھول رہا تھا...
آف بہت ہی بھوک لگ رہی ہے"وہ.. سمبھل کر بیٹھتی.. بولی تو شانزے اسکی طبعیت کے خیال سے اٹھی..
میں لاتی ہوں سنیکس.." شانزے آٹھ کر کچن میں گئ... تو حرم مزید پھیلی..
بیٹا خیال رکھو.. مجھے تمھاری یہ لاپرواہی بلکل ٹھیک نہیں لگتی..

کل بھی تم دو دو سٹیپ سیڑھی چڑھ کر اوپر بھاگی تھی...

اور شاہ میر سے کتنی ڈانت کھای.. میرا بچہ عقل پکڑو" اماں نے اسکے نکھرتے چہرے کو دیکھا جس پر ہلکی پھلکی پسینے کی بوندیں تھیں...

یار اماں پیز آپ بھی اپنے بیٹے کیطرح مجھے ڈانٹ رہی ہیں" وہ منہ بسور کر بولی...

بلکل ٹھیک ڈانٹ رہی ہیں دو دو بچے ہیں تمھارے بھئ خیال رکھو "

صنم نے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے بڑے مدبرانہ طریقے سے اسے سمجھایا...

جبکہ حرم نے ترچھی نظروں سے اسے دیکھا...

وہ مائیوں کے سوٹ میں بیٹھی مسکرا رہی تھی.. اب بھی سب جان لینے کے باوجود وہ اسے ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی...

ویسے تمھارے گھر میں تمھاری شادی کی جگہ نہیں تھی کیا"اسنے چڑے ہوئے انداز میں پوچھا تو.. صنم ایکدم خاموش ہو گئ...

ایکچلی میری مدر نہیں ہیں اور شاہ میر سے آنٹی کے بارے میں بہت سنا تھا.. تو میں نے اس سے اپنی شادی کا گفٹ مانگ لیا" وہ سنجیدگی سے مدھم مسکراہٹ کے ساتھ اسے بتانے لگی....

اماں نے حرم.. کو گھورا..

حرم ایسے نہیں کہتے" انھوں نے ٹوک دیا...

حرم نے برا سا منہ بنایا...

جبکہ شانزے اسکے سامنے کھانا لگا چکی تھی..

ونیزے بھی وہیں آ گئ...

اماں میری طبعیت بلکل ٹھیک نہیں.. ہے"وہ رو دینے کو تھی جبکہ کھڑا بھی بمشکل ہوا جا رہا تھا.. وہ چارو ایکدم اسکی طرف بڑھیں.. جو صوفے ہر بیٹھتی جا رہی تھی.. جبکہ اب اسکی سسکیاں ابھر رہی تھی..

ام..... " اسکے لفظ ٹوٹے..

شانزے شہروز کو کال کرو جلدی "اماں نے اسے کہا.. اور ونیزے کے ہاتھ دہلانے لگی.. جو.. اب.. تکلیف.. سے اہیں بھر رہی تھی...

اسکی آہیں اسکی چینخوں میں بدلنے لگی... تو ان سب کے ہاتھ پاوں پھول گئے...

ونیزے چندہ... روکو"اماں سے وہ سنبھلی ہی نہیں جا رہی تھی...

کچھ ہی توقف کے بعد... شہروز... گھر میں داخل ہوا.. اور صورتحال سمجھتا ہوا... وہ دوڑ کر ان تک پہنچا...

شہروز" ونیزے نے اسکیطرف ہاتھ بڑھایا....

میں گاڑی نکالتا ہوں "اسنے کہا.. اور ونیزے کو بازون مین بھر کر.. وہ باہر کیطرف دوڑا... حرم سہمی ہوئ نظروں سے یہ نظر دیکھ رہی تھی کہ انقریب اسے بھی اس تکلیف سے گزرنا ہے.. اسکو رونا آنے لگا.. ونیزے کو حال کہ اماں.. شہروز.. لے گیے تھے.. جبکہ شانزے اب شاہ میر کو کل کر رہی تھی اور وہ اس سوچ میں تھی کہ.. وہ بلکل.. اس قسم کی تکلیف برداشت نہیں کرے گی....

....

کچھ ہی گھنٹوں.. بعد... نرس نے اماں کے ہاتھ میں.. ایک پیاری سی.. گڑیا کو تھمایا... جو روئی کیطرح سفید تھی... جبکہ شہروز.. جو ڈسپنسری کیطرف دوای کے لیے گیا ہوا تھا.. واپسی پر اماں.. کو بقائدہ روتا پا کر.. وہ وہین فق رہ گیا..

کہین.. ونیزے کو تو... کچھ نہین ہو.. یہ اسکا بچہ.. وہ.. پریشانی سے دوڑ کر ان تک پہنچا..

تبھی.. انکے.. ہاتھ میں چھپی کمبل میں قید.. بچی کو دیکھ کر... وہ حیران ہی رہ گیا...

حال کہ کے وہ جانتا تھا وہ کون ہے.. مگر اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا.. کہ وہ اسکی اولاد ہے..

اماں نے مسکرا کر.. اسکیطرف کیا... تبھی دور سے شہروز.. صنم اور شانزے بھی آتی دیکھائی دین.. جبکہ حرم غائب تھی...

شہروز حیرت سے اس بچی کو دیکھتے جھکا.. اور اسکے.. چھوٹے چھوٹے ہاتھ.. چوم لیے..

ایک عجیب انوکھا احساس روح میں سما گیا.. جبکہ خوشی اسکے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی..

اماں یہ میری بیٹی ہے "وہ حیرت سے.. خوش ہوتے ہوئے پوچھنے لگا..

اماں نے نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا... تب تک وہ لوگ بھی پہنچ چکے تھے..

برسو بعد شاید ان سب کے گھر میں کوئی خوشی کا احساس ہوا تھا... کہ وہ سارے.. خوش تھے...

نہیں یہ میری بیٹی ہے" شاہ میر نے اسکے ہاتھ سے چین کر.. بچی کو پیار کیا...

اماں ہنس دیں...

ہا.. لالا نے تو پہلے ہی بک کر لی" شانزے ہنسی... تو.. وہ سب ہنس دیے..

ہاں نہ.. اب اتنی پیاری گڑیا کو. اس اناڑی کے حوالے تھوڑی کر سکتا "شاہ میر بچی کے چھوٹے چھوٹے گالوں پر ہاتھ پھیرتا بولا...

لالا پلیز مجھے بھی دیں"شانزے نے اس سے بچی کو لیا... تو شہروز ان لوگوں... کو بچی میں مگن دیکھ... روم میں گیا.. جہاں ونیزے ابھی بھی غنودگی میں تھی...

ونیزے "شہروز اسکے پاس آیا.. اور ڈریپ میں جکڑا اسکا ہاتھ تھام کر لبوں سے چھوا....

ہم... ہمارا بچہ"اسکی آواز میں فکر تھی.. جبکہ آنکھوں پر غنودگی نے و جھل پردہ حائل کیا ہوا تھا...

ہمارے بیٹی ہوئ ہے "وہ اسکے.. کان کے پاس جھکتا.... اپنی محبت کی چھاپ چھڑتا... اسکو... پر سکون کر گیا..

ہلکی سی مسکراہٹ... ونیزے کے لبوں کو چھو گئ... اور اسکے بعد وہ مکمل غنودگی میں اتر گئ جبکہ شہروز اسکے چہرے پر پھیلتے سکون کو دیکھنے لگا..

اسے آج اپنے بولے گیے لفظوں پر پشتاوا تھا.. جو اسنے اسے اسکی ماں کے ساتھ ملایا...

آج اسے احساس ہو رہا تھا.. کہ کبھی بھی کسی انسان کو اسکے ظاہری حولیے سے جج نہیں کرتے...

نہ جانے اسکے پاس کتنا قیمتی دل ہو....

اور آج اسے.. فخر تھا.. کہ ونیزے اسکے لیے بہترین انتخاب تھا...

اور اس سے زیادہ.. نہ وہ کسی کو چھا سکتا تھا.. نہ کسی اور سے اسے اس قسم کی چاہت.. اور اتنی بڑی خوشی ملتی..

اسنے.. ونیزے.. کے چہرے پر موجود اطمینان.. کو دیکھ اسکے ماتھے کا بوسہ لیا...

.I am blessed to have u

وہ مدھم لہجے میں بول کر... باہر.. نکل آیا.. جبکہ کچھ ہی دیر میں ونیزے کو پرائیویٹ روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا...

....

ایک انجانی انوکھی خوشی چار سو تھی...

اماں اور شہروز تو اب بھی وہی تھے.. جبکہ شاہ میر... شانزے اور صنم کو.. لے کر گھر آ گیا...

کیونکہ حرم اکیلی تھی....

اسکے چہرے پر سنجیدگی تھی.. کیونکہ ابھی کچھ دیر پہلے.. رضا.. اپنی پوری کی خوشی میں پورے ہسپتال کو مٹھائی بٹوا رہا تھا....

جبکہ اسکے آنے سے پہلے وہ وہین تھا.. اور اسکے آتے ہی.. وہ وہاں سے آٹھ آیا...

اب وہ اپنے روم میں حرم کو دیکھنے لگا.. جو بیڈ ہر نہیں تھی...

واشروم میں بھی نہیں تھی...

اسنے ٹیرس میں جھانکا.. تو وہ.. گریل کے پاس کھڑی تھی...

حرم یہاں کیا کر رہی ہو اتنی رات کو... اماں نے منع کیا تھا...

نہ کہ رات گئے گیرل کے پاس مت جایا کرو.. یار کسی کی تو بات سمجھ جایا کرو "وہ عاجز آ کر بولا جبکہ حرم اسکی آواز پر پلٹی...

میر مجھے آپ سے بات کرنی تھی" وہ سنجیدگی سے بولی..

اوکے اندر او کھنا الگاو پھر بات کریں گے "وہ واچ اتارتا بولا..

کھانا بھی مل جائے گا پہلے میری بات" وہ.. اسکا ہاتھ پکڑتی بولی..

اوکے بولو"وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر قریب کر گیا..

میر.. کیا جس طرح ونیزے کی بیبی ہوئی ہے ہمارے بچے بھی یوں ہی ہوں گے کای" وہ اسکے بٹن سے کھیلتی.. بولی.. شاہ میر نے.. اسکیطرف دیکھا...

ہاں کیوں" وہ اس سوال کا مقصد سمجھ نہ سکا...

بھئ.. یہ تو ٹھیک بات نہیں ہے مجھے نہیں کرنا پھر.. وہ کتنی تکلیف میں تھی کیسے چیخ رہی تھی... یہ کوئ طریقہ ہے "ھرم ایکدم بھڑک کر دور ہوئ.. شاہ میر منہ کھولے اسکی فضول گوی سبن رہا تھا..

تم پاگل ہو"

وہ حیرانگی سے اسکی شکل دیکھنے لگا.. جبکہ حرم.. کی آنکھیں آنسو نکالنے کے لیے بے تاب تھیں..

نہیں.... ایک آنسو نہ گیرے.... یہ کیا تم اپنی مرضی سے سوچ بیٹھی ہے "وہ.. انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتا بولا..

شاہ میر... بہت.. درد میں تھی ونیزے "حرم نے اسکو... بتیا تو آواز رندھ گئ تھی..

چندہ جنت ماں کے قدموں

تلے اسی لیے ہے کہ وہ تکلیف سے اپنے بچے کو جنم دیتی ہے.. "اسنے اسکو.. پیار سے سمجھانا چاہا..

مگر.. حرم.. تو.. مان جر ہی نہیں. دے رہی تھی..

مجھے کرن آہی نہیں.. آپ خود کریں تو لگ پتہ جائے "وہ بھنا کر بولی.. شاہ میر خفت سے اسکے پھولے منہ کو دیکھ کر رہ گیا..

تمھارا کوئی علاج نہیں ہے میرے پاس"اسنے شانے اچکا کر اپنی ٹای نکالی...

اور.. فریش ہونے واشروم چلا گیا.. جبکہ حرم اب خوف سے رونے لگی تھی.. صاف لفظوں میں اسے اس وقت.. یہ دونوں بچے بلکل اچھے نہیں لگ رہے تھے...

شاہ میر باہر آیا.. تو.. گیلا ٹاول اسکے منہ پر دے مارا..

میڈیم بعد میں.. اچھے سے سوچنا.. کھانا دو مجھے سونا ہے " بالون مین برش کرتے ہویے.. اسنے کہا.. تو حرم.. نے اس بے حس.. انسان کو گیلی آنکھوں سے دیکھا... .

اسکا بس نہ چلا تو.. وہ... شاہ میر کے شانے پر مکہ مار کر دندناتی ہوی کچن میں آ گئ...

کوئ فرق ہی نہیں پڑتا یہاں میں مر مرا گئ.. تو دوسری شادی کر لیں گے ویسے بھی یہ تو کرنا چاہتے تھے.. کس قدر شاندار سقیم ہے "حرم.. نے کافی کا مگ... ٹرے میں رکھتے ہوئے جلے دل سے سوچا اور آنسو روکتی... وہ.. دوبارہ روم میں آئ جہاں شاہ میر.. سکون سے بیڈ پر بیٹھا...

میچ دیکھ رہا تھا.. اسے ٹی وی دیکھنے کا وقت کم ہی ملتا تھا...

حرم نے ٹرے پٹخی. شاہ میر نے ناگواری سے اسکیطرف دیکھا...

اٹھاو اسے اور لے جاو "وہ اچانک ہی چیخا...

ھرم سہمی ہوئ نظروں سے اسے دیکھنے لگی..

میں نے کہا ہے اٹھاو اسے" وہ.. اپنے بولنے سے.. اسکے فق ہوتے رنگون.. کو اپنی مسکراہٹ دب آکر دیکھنے لگا...

م.. میر سوری "وہ.. رو دی.. جبکہ شاہ میر.. سرد سانس کھینچ کر رہ گیا...

ھرم میرے بیبی کو مسئلہ کیا ہے.. کیوں کھانے کو دوڑ رہا ہے "شاہ میر نے ہنستے ہوے .. اسکو اپنے پاس کھینچا....

اور اپنی گود میں بیٹھا لیا..

ڈر لگ رہا ہے مجھے "وہ.. غصے سے بولی...

شاہ میر نے مسکرا کر اسکے بالوں.. کو چہرے سے ہٹایا.. اور اسکا سر سینے سے لگا لیا...

میری نہیں تو.. تمھاری تو محبت کی نشانی ہے نہ "وہ اسکو تنگ کرنے کو بولا.. جبکہ حرم.. نے سر اٹھا کر اسکو دیکھا...

اور غصے سے اس سے دور ہونے لگی...

جبکہ شاہ میر زور سے ہنسا...

میں ہوں نہ تمھارے ساتھ اور ابھی تو بہت ٹائم ہے میری ڈول.. کو.. حوصلہ خود آ جاے گا" وہ چاہت سے.. اسکے چہرے پر اپنے پیار کے رنگ چھوڑنے لگا..

بیبی کیسی ہے" وہ... مسکرا کر پوچھنے لگی..

بلکل تمھارے جیسی.. نازک سی... "اسنے... بڑی زور.. دار جسارت کی حرم کی آنکھیں پھٹی رہ گی..

آپ بلکل ٹھیک بندے نہیں ہیں" ھرم.. سرخ ہوتی اس سے دور ہوئ..

اگر میں سیدھا ہوتا تو.. دو نہ ہوتے" شاہ میر کا قہقہہ.. ابھرا.. جبکہ.. وہ.. بری طرح بلش کر گی...

اچھا اب بعد میں شرمانا... یہ کافی گرم کر دو..." اسنے ٹھی ڈی کافی اسکو دی...

امان نے کہا تھا بار بار اوپر نیچے کے چکر بھی نہیں لگانے آپکو اتن ابھی نہیں یاد.. حد ہو گئ ہے ویسے اتنی لاپرواہی.. "وہ.. بلکل اسی کے انداز میں بولی.. اور.. صوفے پر جا کر لیٹ گئ...

میری بلی مجھے ہی میاو "شاہ میر سر ہلاتا.. اٹھا.. حرم اسکے تیور سمجھ گئ تھی..

اچھا جاتی ہوں... وہ بولی....

نو نو... میں خود آ رہا ہوں"وہ... مسکراتا ہوا.. اسکیطرف بڑھا.. جبکہ حرم... جانتی تھی.. اب وہ اسکی جان نکال کر اسے سزا دے گا...

اسکا ضدی سا میر...

مگر لبوں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ تھی...

....

وہنیزے گھر آ گئ.. تھی... جبکہ سب.. ہی گھر والے گھر میں نے والے نئے مہمان... کی آمد سے بے حد خوش تھے..

حرم تو بچی کو دیکھتے ہی دیوانی ہو گئ تھی.. وہ اسکے ساتھ سارا سارا دن لگی رہتی جبکہ شاہ میر.. سے اکثر.. ڈانٹ کھاتی تھی کہ وہ اسپر توجہ نہیں دے رہی.. تھی.. جبکہ حرم کو اب شدید ایکسائٹمنٹ تھی کہ اسکے بچے کیسے ہوں گے..

اور... پہلے والا خوف بھی جاتا رہا تھا...
رکا.. صاحب بھی تقریباً روز ہی آ جاتے... اماں انکی خوشی پر انھیں دیکھ کر رہ جاتیں نہ چاہتے ہوئے بھی گزرا کل یاد آتا کہ وہ اپنے کسی بچے کی پیدائش پر خوش نہیں تھے...
برحال وہ.. اپنے گھر کے ماحول کو خراب نہیں کرنا چاہتی تھیں...
دن... گزرتے جا رہے تھے جبکہ شانزے فیضان کے ملن کے دن بھی قریب آتے جا رہے تھے...
اس وقت سب ہی لاونج میں بیٹھے.. تھے.. اور حیرت کی بات تھی رضا صاحب کے ہوتے ہوئے.. شاہ میر بھی موجود تھا.. رکا.. فیضان کی نئ فرمائز لایے تھے.. جیسے شاہ میر نے جاموشی سے سنا...
بہت ہی شوجا ہو رہا ہے اب فیضی.. یہ پیٹے گا میرے بندے سے دیکھ لینا "حرم نے... ونیزے کے کان میں گھستے ہوئے کہا... جبکہ اسنے سر ہلایا..
اور میرے وال امفت میں مارتا ہے بیچارے کو" ونیزے.. بیتی کو جھلاتی.. بولی.. جو نیند میں تھی...
شہروز کی بے پناہ چاہت.. اور پیار نے اسے سر تا پیر نکھار دیا تھا.. وہ اپنے ماضی کو یاد نہیں کرنا چاہتی تھی.. کیونکہ اسکا آج.. اس شخص کے ساتھ بے حد خوبصورت تھا...
لالا میرے خیال سے کوئ مزائقہ نہیں اگر وہ نکاح پہلے کرنا چاہتا ہے.. اور مہندی اکھٹے "
شہروز نے شاہ میر کو جاموشی دیکھ کر کہا..
جبکہ شاہ میر نے ایک نگاہ اٹھا.. کر رضا کی جانب دیکھا..

آپکی کیا رائے ہے..." اسنے سولا کیا.. جب کہ ایک لمحے کو وہاں سناٹا چھا گیا.. سوال اسنے سنجیدگی سے.. خاصے کڑک لہجے میں کہا تھا.. مگر وہ خود سے.. ان سے مخاطب ہوا تھا.. سب حیرت سے منہ کھولے ہوئے تھے...

رضا.. صاحب.. تو نم آنکھوں سے اسکو دیکھنے لگے ان سے کچھ بولا ہی نہیں گیا...

آج جتنی خوشی اور سرشاری انھیں محسوس ہوئی تھی اتنی تو پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی...

جو تمھارے رائے ہو گی "وہ.. جان لٹانے والی نظروں سے اسے دیکھنے لگے جبکہ وہ اگلے پل بے پرواہ ہوا...

اور اماں کو دیکھنے لگا..

اور آپکی" اسنے پوچھا. تو اماں مسکرا دیں...

جیسا تمھیں ٹھیک لگے.. "اماں نے کہا..

تو شاہ میر.. نے شہروز کو دیکھا.. جو شانے اچکا گیا. یعنی سب نے فیصلہ اسکے حوالے کر دیا تھا..

شانزے سے پوچھ لینا اگر اسکا یک ٹانگ توڑ دوں تو لنگڑے شوہر سے گزارا کر لے گی.. "وہ.. اٹھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا...

شہروز کو ہنسی آ گی...

یعنی وہ ایسا نہیں چاہتا تھا..

جب تم ایسا نہیں چاہتے تو سیدھے لفظوں میں کہوو.. بہنوئی ہے وہ تمھارا ایسے بولو گے" امان نے اسے ٹوکا.. اور ونیزے کیطرف ہاتھ بڑھا کر...

حور کو تھام لیا.. حرم کی ضد پر.. اسکا نام حور رکھا گیا تھا...

وہ اسکی عزت کرو... شاباش اماں وہ اتنا سا.. ایک مکے کی مار ہے میرے" وہ.. شانے اچکا کر بولا... تو ماں نفی میں سر پالنے لگیں.

کبھی تو مزاج درست کر لیا کرو..." وہ.. بولیں جبکہ سب سن رہے تھے انکی بحث...

اچھا دے دی میں نے اسکو عزت.. مگر اس سے زیادہ وہ فرینک نہ ہی ہو مجھ سے تو بہتر ہے... "وہ اپنی حامی دیتا.. باہر نکل گیا.. جبکہ حرم اور شہروز نے ایک دوسرے کے ہاتھ پر.. تالی ماری..

فیضان کے ساتھ وہ دونون بھی شامل تھے.. ونیزے شہروز کو دیکھ کر مسکرائی جبکہ شہروز.. بغیر لحاظ کے اسکو فلائنگ کس دے گیا..

جبکہ ھرم.. سمبھل کر چلتی شاہ میر سے پہلے... لون مین.. پیچھے سے نکل کر پہنچی..

یہ ہیرو.... اتنا اکڑو کیوں ہے "وہ لاد سے اسکے گلے میں بانہیں ڈال کر بولی.. آج رضا سے اسک امخاطب ہونا اسے بہت اچھا لگا تھا...

شاہ میر نے سکیطرف دیکھا. اور اسے کمر سے تھام لیا..

اور.. میری ہیروئین کو بے وقت رومینس کیون.. چڑھ رہا ہے" وہ.. اسکو بلش کرنے کو.. ہلکی سی جسارت کر گیا...

آف.. کیو لحاظ نہیں" حرم دور ہوئ..

پاس کون آیا تھا.. "شاہ میر نے پوچھا...

کوئ آ جاتا تو" حرم نے آنکھیں نکالیں...

تو مجھ سے.. رومینس کی ٹیپس ہی لیتا.. بھلہ ہو جاتا "وہ.. اسے دوبارہ اپنی طرف کھینچنے لگا..

جبکہ ھرم ہاتھ چھڑا گی..

شاہ میر... ہنس دیا..

اسکا گھر مکمل تھا...

اسکو ساری خوشیاں ملیں تھی...

اسکے رب نے ایک وقت ایک مدت ایک گھڑی میں اسکو وہ تمام خوشیاں دیں جن کے لیے وہ ترستا رہا تھا...

ہو اس شخص کا ساتھ دیا جس کا ساتھ وہ چاہتا تھا..

ہاں.. رضا.. خان.. کا ساتھ انکا احساس انکا... لمس.. ایک باپ کی شفقت.. باپ کا پیار.. غصہ ناراضگی..

وہ.. چاہتا تھا.. اسکا باپ اسکے ساتھ ہو...

وہ اور بچوں کی طرح.. اس سے لاڈ اٹھوانے...

مگر قسمت نے.. اسے بہت تڑپایا.. اس لمس اس محبت کے لیے.. کہ.. اسکے اندر کہیں وہ چاہت.. چھپ کر رہ گئ...

مگر اپنی اولاد کو.. وہ اس چاہت سے کبھی محروم نہیں کرے گا...

وہ انھیں بگاڑے گا.. انھیں سنوارے گا...

وہ اپنا بچپن ان میں تلاش کرے گا...

وہ دور.. چاند کو دیکھتے ہوئے... آج تنہائی میں بھی مسکرا رہا تھا...

....

مہندی سے پہلے نکاح فیضان کی مرضی سے ہوا.. جبکہ.. اسی طرح صنم اور صفدر کا بھی نکاح ہوا...
اور اسکے بعد دونوں کی مشترکہ مہندی... خان ہاوس میں ہوئی..
ونیزے تو. ریلکس سی... ہو گی تھی کیونکہ حور کو سمبھل ے ولاے بہت تھے وہ بس.. اپنی ضرورت
کے لیے اسکے پاس آتی.. جبکہ
تبھی وہ بہت پر سکون تھی مگر راتوں میں وہ اکثر اسے جگائے رکھتی. تب وہ شہروز..پر بلاجواز ہی غصہ
کرتی جو سکون کی نیند سوتا تھا...
مہندی کے فنکشن کے لیے اسنے ساڑھی لی تھی.. اور وہ.. ساڑھی میں کمال لگ رہی تھی..
شہروز تو.. اسپر فدا.. ہی ہو گیا. تھا. وہ اسے باہر جانے نہیں دے رہا تھا.. جبکہ اسکی جسارتیں..
ونیزے کو بھکلا گئیں..
شرم کریں ایک بچی کے باپ ہیں.. "وہ. اسکے پاس سے اٹھتی اپنا پلو درست کرتی بولی.. تو.. شہروز..
اٹھ کر.. اسکے جوڑے سے نکلی لٹوں سے کھیلنے لگا..
ابھی تو ایکا ہے.. دس بیس کا ارادہ ہے میڈیم میرا.. پھر بھی میں ایسا ہی رہو گا" وہ.. اسکی گردن پر
جھک کر اسے اپنی پیار کی بارش میں بھگو ے لگا..
جبکہ اب یہ بارش.. مسلہ دھار برسات میں برسنے لگی..
ونیزے... چیڑ ہی گئ..

باہر فنکشن ہو رہا ہے.. اور اپنی حرکتیں دیکھیں.. شاہ میر بھائی اکیلے کیا کیا سمبھالیں گے جائیں آپ..
سب خراب کر دیا" وہ پانی لپسٹک ٹھیک کرتی بولی..
دیکھا لو نکھرے.. چھوڑو گا تو نہیں" وہ.. گھور کر دیکھتا نکل گیا..
جانتا تھا اپنے شریف شاہ میر بھائی.. کو.. اسنے چوک الگایا.. تو خود چھکا لگا چکے تھے کون شریف کہتا انھیں...

....

یہ مجھے نہیں آ رہا.. "حرم نے ڈریسنگ روم سے نکل کر لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے منہ بنایا...
اسنے یہ لنگا بہت دل سے بنوایا تھا مگر افسوس.. کہ لہنگا.. اسکی ویسٹ سے نہیں آ رہا تھا...
یار کچھ بھی پہن لو اب وقت نہیں ہے یہ سب کرنے کا کم اون میرا بیبی اٹھو شاباش" شاہ میر تیزی سے.. اپنے بال سنوارتا.. بولا.. جبکہ وہ.. اسکو دیکھنے لگی.. جو سیاہ قمیض شلوار میں.. چمکتی رنگت کے ساتھ بے پناہ ہینڈسم لگ رہا تھا...
میری اکلوتی نند کی شادی ہے.. میر اور میں کچھ.. کچھ بھی پہن لوں.. یہ کیا ہے" وہ.. لہنگا پھنکتی..
خود سے ہی عاجز آئ... ساتھواں مہینہ تھا.. جبکہ... اسکی صحت.. کافی زیادہ ہو گئ تھی
حرم تمھیں اپنے سائز کا بنوانا چاہیے تھا.." شاہ میر.. خود ریڈی ہو کر... اسکے بکھرے حولیے کو دیکھ رہا تھا. جبکہ یہ حقیقت تھی اسکے بچوں نے اسے بے حال کر دیا تھا....

اپنے سائز کا بنوایا تھا.. مجھے کیا پتہ تھا.. میں اتنی جلدی موٹی ہو جاو گی" وہ بقائدہ رونے لگی تھی.. شاہ میر نے.. سر.. تھام لیا.. ایک تو وہ اسکے رونے سے بے زار تھا.. جو بات.. اسکے کنٹرول میں نہیں اسپر رونا شروع....

حرم.. اب ایک آنسو نہ گیرے" شاہ میر نے زرا لہجہ سخت بنایا...

ادھر او میں اڈجسٹ کرتا ہوں.. "اسنے لہنگا اٹھا کر.. دیکھا...

جو الریڈی... کافی بڑے سائز کا تھا... جبکہ کرتی وہ چڑھائے بیٹھی تھی...

آپ.. آپ پہنائیں گے "حرم کی آنکھیں نکلیں"

ہاں تو... اس میں کیا ہے.. اب میرے پاس یہ ہی حل ہے... "وہ مسکراہٹ دباتا...

اسکیطرف بڑھنے لگا....

نہیں پلیز... رہنے دیں... میں پرانے کپڑے پہن لوں گی" حرم نے.. اسکے ہاتھ سے لہنگا لینا چاہا.. جبکہ . شاہ میر نے... اسکو اپنی جانب کھینچ لیا...

یہ لہنگا تو آج تم پہنو گی وہ بھی میرے ہاتھوں سے.. اوکے مائے لائف "وہ اسکے چہرے پر جھک.. کر.. اسکے.. میکپ سے سجے چہرے کو بلش کر گیا....

جبکہ حرم.. اسکی اس ٹرک پر حیران رہ جاتی تھی وہ کیسے.. اسکی بولتی بند کر دیتا تھا...

حرم.... اسکی جسارت پر شرما رہی تھی.. جبکہ.. وہ اس بیوقوف کو دیکھتا... اب اسکے لہنگے کو اڈجسٹ کر رہا تھا.. ھالنکہ یہ کام اسے نہیں آتا تھا.. مگر.. پھر بھی وہ اس لڑکی کے لاد اتھا رہا تھا...

کیوں کیونکہ وہ اسکی پہلی خوشی تھی...

ہاں.. وہ لڑکی.. اسکی ساری زندگی کی تھکاوٹ کے بعد.. آرام کا زریعہ تھی....

اور اسکے بچوں کی ماں... اسکو ایک عظیم رطبے پر فائز کرنے والی...

تو وہ کیوں نہ... اسکے نکھرے اٹھاتا...

ہمم اب یہ گزارے لائق ہے"اسنے.. حرم کو ائینے کے سامنے کیا...

تو.. وہ مہندی کلر کے لہنگے میں گول پانڈا لگ رہی تھی...

شاہ میر کو اسکو دیکھ کر.. خوب ہنسی آئی جبکہ ھرم نے چیڑ کر اسکو کہونی ماری..

ہنس لیں" وہ اسپر... کشن پھنکتی... ڈریسنگ روم میں جانے لگی...

تمھیں کوئی سادہ لباس نہیں ملا تھا... یہ اتنا میرا پیسہ لگا دیا...

اور اب پہن بھی نہیں رہی" وہ.. بیڈ پر بیٹھا آنکھیں نکال رہا تھا..

آپ نہ ~ائب ہو جاو.. ورنہ... میں... میں "وہ... پھوٹ پھوٹ کر بے بسی سے رو دی...

ارے ارے "شاہ میر اٹھا... بات سیریس ہو گئ تھی...

دیکھو سارا میکپ بھی خراب کر لیا...

وہ اسکے ابل سنوارتا... اسکو پیار کرنے لگا.. جبکہ حرم... کو اب بھی کوئ حل نہیں ملا تھا...

کوئ دوسرا دریس پہن لو... سیریسلی... اپنا ولیمہ میں پانے دونوں بیٹوں کے ساتھ دوں گا.... پھر..

تمھیں.. اس دنیا کا سب سے مہنگا.. اور سب سے پیارا ڈریس.. پہنے کو ملے گا...

میرا بیبی اب رونا نہیں بس.. دو مہینوں کی بات ہے.. "وہ.. اسکو پیار سے سمجھانے لگا...

لالا باہر آنا بھی ہے یہ میں اکیلا گدھا ہوں" شہروز کی چیڑی ہوئ آواز سن کر.. وہ... اسکو وہیں چھوڑتا.. ہاتھ کے اشارے سے ڈریسنگ روم مے جانے کا کہتا باہر نکلا.. تو شہروز... نیچے لاونج کی سیٹنگ. کرا رہا تھا....

وہ اسکی جانب برھا.. حالانکہ وہ ابھی تھوڑی دیر کے لیے اوپر بس تیار ہونے کے لیا. آیا تھا..

....

رسم کے لیے شاہ میر کو بلاو... "اماں نے.. فیضان.. اور. شانزے کی رسم کی جبکہ.. رضا صاحب نے اماں کے بعد.. دونوں کی رسم کی...

شاہ میر.. آنے والے مہمانوں کو ریسیو کر رہا تھا.. ساری فیملی سٹیج کے ارد گرد تھی جبکہ دوسرے مہمان بھی... صنم اور صفدر کی مہندی ان سے الگ رکھی گئ تھی...

شاہ میر... جیسے ہی سٹیج کی جانب آیا... حرم اسکو دیکھنے لگی..

وہ چاچو میں کافی ملتا تھا.. مگر اپنے اکھر.. اور بے پرواہ انداز کی وجہ سے اسکی پرسنالٹی کافی شاندار لگتی تھی..

یار یہ بہت ڈیشنگ ہے پوری مہندی پر میری نظر اس آدمی سے ہٹ ہی نہیں رہی"حرم کو اپنے عقب سے چند لرکیون کی آوازیں آئیں وہ شاید سوسائٹی کی لڑکیاں تھیں اسنے کھا جانے والی نظروں سے. انکو دیکھا جن کا دھیان اسکی جانب نہیں تھا....

یہ میرا کرنا ضروری ہے" سب اسکیطرف متوجہ تھے جبکہ. وہ.. اپنے آفیسرز کو چھوڑ کر یہاں آیا.. تھا اور اب.. خاصا بیزار لگ رہا تھا...

یار انداز تو چیک کر..." ایک اور لڑکی شاہ میر کو تکتی ہوی بولی...

ہاں بیٹا کروری ہے بہنوی ہے تمھارا" اماں نے یاد کرایا.. تو. وہ. فیضان کو دیکھنے کیا.. گھورنے لگا...

یہ مجھے کبھی عزت نہیں دے گا.. لکھ کر رکھ لو"فیضان.. شانزے کے کان پر جھک کر بولا...

تو وہ مسکرا دی... جبکہ اب شاہ میر کی نگاہ اپنی بہن پر گئ.. تو وہ.. اسطرف برھا...

ارے بیوی کو بھول گیے ہو.. ایس پی صاحب" کسی رشتے دار کی آواز اٹھی تو.. سب کے قہقے اٹھے

جبکہ شاہ میر نے حرم کو تلاشا

جو اسی کیطرف دیکھ رہی تھی...

اورنج کلر کی شرت پجامے میں ہلکے پھلکے فینسی دریس میں دوپٹہ پھیلائے... وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی...

شاہ میر نے اسکی جانب ہاتھ بڑھایا...

تو ھرم نے بڑے ناز سے اسکے ہاتھ میں ہاتھ دیا...

شاہ میر نے اسے سٹیج پر کھینچا.. اور... دونون ان دنوں کی رسم کرنے لگے....

میری بہن.....

جی جی سر میں آپکی بہن کو پھولوں کیطرح رکھو گا.. اس کا ہلکی سی بھی آنچ نہیں آنے دون گا اگر..

ای.. تو.. میں کنوارا مرو گا مجھے سب یاد ہے"

فیضان نے کسی طوطے کیطرح رٹنا شروع کیا تو.. ھرم.. سمیت.. شاہ میر بھی ہنس دیا..
جبکہ وہاں سب.. بھی ہنسنے لگے..
کافی سمجھدار ہو." وہ اٹھا.. تو فیضان بھی اٹھا.. اور دوں ایک دوسرے کے بغل.. گیر ہوئے....
تھینکس... "فیضان نے مدھم آواز میں کہا... تو.. وہ اثبات میں سر ہلاتا...
پلٹ کر شانزے کو پیار کرتا.. وہاں سے یت گیا جبکہ اب شہروز.. آ چکا تھا.. اور.. حرم شہروز مل کر...
فیضان کی ناک میں دم دے چکے تھے...
خوشیاں جیسے آنگن میں مسکرا رہی تھیں...

....

آج آپ نے کتنا تنگ کیا ہے فیضی کو.. اسکے پورے منہ پر مٹھائی مل دی.. اور ھرم نے بھی آپکا ساتھ دیا.. یہ کیا پ دونوں پہلے سے پلنگ کرتے ہیں "ونیزے حور کا ڈائپر چینج کرتی... ساتھ ساتھ بولتی بھی جا رہی تھی جبکہ شہروز... اسکو ساڑھی سے بے پرواہ... بالون کا رف سا جوڑا بنائے...
محبت پاش نظروں سے دیکھ رہا تھا.. اسکے چہرے پر اب بھی میکپ تھا.. جو.. کافی شاندار لگ رہا تھا...
ہم تو کوئ پلیننگ نہیں کرتے.. ایکچلی میرے بہنوی کی شکل ہی ایسی ہے.. دیکھ کر.. ہی اسکا حشر بگاڑنے کو فل کرتا ہے.. "وہ.. بولتا.. حور کو.. تھام گیا.. جو... اپنے بابا.. کو ب|ی بری انھوں سے دیکھ رہی تھی...
شہروز اس سے کھیلنے لگا.. مگر وہ کھیلنے کے موڈ میں نہیں تھی...

وہ رونے لگی تو... شہروز.. نے اسے زور سے کندھے سے چپکا لیا.. جبکہ ہاتھ کی طاقت اتنی تھی کہ..
حور تو چیخنے لگی..
اسے کیا ہو رہا ہے "شہروز پریشان ہوا.. ونیزے ابھی اپنی جیولری اتار رہی تھی کہ وہ پھر اسے کے پاس آئی..
اتنی سختی سے پکڑیں گے تو ایس آہی ہو گا نہ..." وہ اس سے چھنتی حور کو چپ کرنے لگی...
اور وہ.. کچھ ہی دیر میں چپ بھی ہو گی..
شہروز حیرت سے.. حور کو دیکھنے لگا..
اچھا اب سمجھہ ای.. میری طرح.. میری بیٹی بھی اپنی مما پر فدا ہے" وہ اسکو پیار کرنے جھکا..
شہروز.. سیریسلی اب یہ روی تو میں روم سے باہر چلی جاو گی" ونیزے نے وارن کیا..
اچھا بھی دھمکیاں کیوں دے رہی ہو.. "شہروز دور ہوتا.. اب ونیزے کو دیکھ رہا تھا.. جو آج بہت پیاری لگ رہی تھی...
یار میں کہتا ہوں حور کو اماں کو دے او" اسنے کاہ تو ونیزے کو اسکی کچھ گھنٹوں پہلے کی بات یاد آئی...
وہ بلش کر گی.. اسکی نظریں اپنے وجود پر گڑھتی محسوس ہوئیں..
آپکی بیٹی ہے "وہ... بولی.. اور.. واشروم کیطرف جانے لگی... اے... روکو... یہیں "شہروز نے اسے ٹوکا..
تو ونیزے رک گئ..
میں حور کو اماں کو دے کر آ رہا ہوں ہیلنا مت اب ادھر سے "وہ.. اسکو دیکھتا.. جلدی سے حور کو اٹھا کر باہر نکل گیا.. نجانے اسنے اماں کو کیا کہا تھا.. ونیزے شرم سے دھوری ہونے

لگی..

وہ چند ہی لمحوں میں واپس آیا..

اور.. دروازہ لوک کر کے.. اسکی جانب برھا.. جس کے چہرے پر قوس قزح کے تمام رنگ تھے..

اماں کیا سوچیں گی ہمارے بارے میں "ونیزے.. اسکی جسارتون سے بے حال ہوتی... کنپتے لہجے میں بولی..

کچھ نہیں بس یہ ہی.. کہ میرا بیٹا.. دیوانہ ہے. اپنی بیوی کا" وہ اسے بیڈ پر لیٹ آتا.. اسپر جھکنے لگا..

اور اسکی سانسوں کو اپنے قبضے میں کر لیا...

اورک کب ہوئے آپ دیوانے "کچھ دیر بعد اسنے سر اٹھایا.. تو ونیزے... اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی...

جب مجھے یہ پتہ چلا کہ.. تم میرے بچے کی ماں بننے والی ہوں.. نجانے کیوں اس دن سے لے کر آج تک مجھے تم پر بلاجواز پیار آنے لگا..." وہ... اسکے ماتھے کا بوسہ لیتا.. اسکو بتانے لگا..

اچھا اور.. "

بس یار ات. ے سوال کیوں کر رہی ہو... میں بیزی ہوں چپ رہو اب"وہ.. اسکو گھورتا.. دوبارہ سکی بولتی بند کر گیا..

....

غصہ آ رہا ہے مجھے آپ پر" حرم کی غصے بھری آواز پر.. وہ بیڈ پر بیٹھا...

بھوک بھی لگی تھی مگر.. اسے تو غصہ ہی بہت آ رہا تھا جب سے محترمہ ماں بننے والی تھیں ہر وقت ایسی ہی رہتی تھیں...

اب کس بات پر آ رہا ہے" شاہ میر نے تحمل سے پوچھا...

یہ.. آپ نے اپنی لوکس کچھ زیادہ ہی اٹریٹیو نہیں کر لیں" وہ اسے گھورتی.. اسکے پاس ائی..

شاہ میر نے اپنی ہنسی روکی..

وہ سادے سے لباس میں چمکتے چہرے کے ساتھ غصے میں اسکے دل میں‌اتر رہی تھی...

نہیں میں نے ایسا کچھ خاص نہیں کیا "وہ اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتا.. بولا...

یہ بریڈز بڑھا لیں ہیں آپ. نے"وہ.. اسکے چہرے کا جائزہ لینے لگی..

َور"شاہ میر اسے اپنے نزدیک آتا دیکھ رہا تھا..

وہ اسکی گود میں بیٹھ گی..

حرم بہت بھاری ہو گئ ہو" وہ منمنایا.. مگر مقابل کو پرواہ کب تھی..

اور یہ آنکھیں.. پہلے تو.. ایسی نہیں تھیں" وہ اسکی آنکھ کو اپنی انگلی سے.. رگڑنے لگی..

خدا کا خوف کرو.. یہ بھی کوئی بات ہے.. اور تمھیں یہ دورہ کیوں پڑا ہے "وہ اسکا ہاتھ ہٹاتا چیڑ کر بولا..

آج پوری دو لڑکیاں آپ پر.. مر میٹنے کے دعوے کر رہی تھی شرم آتی ہے آپکو..."وہ.. غصے سے اسکا گریبان پکڑ کر بولی.. شاہ میر نے... ناگواری سے اپنے گریبان کیطرف دیکھا اور پھر.. اسکا ہاتھ گریبان سے ہٹایا...

صرف دو.. "وہ حیران تاثر دینے لگا..

نہیں آپ تو دو سو چاہتے ہیں نہ"وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی..

آف حرم.. رونا تومت" وہ چیڑا..

قسم سے میں نے کُچھ نہیں کیا ہاں البتہ.. اب ارادہ کرور ہے.. آج ہی ایک ساتھ تمھارے آنسو نکال کر. کم از کم ان بے وقت.. آنسوں سے چھٹکارہ ملے" وہ اسے سائیڈ پر اپنے بلکل ساتھ لیٹاتا اسپر جھکا...

دور ہوئیں.. سونا ہے مجھے ناراک ہوں میں آپ سے "وہ.. اب بے غصے میں تھی..

شاہ میر.. نے اسکیطرف دیکھا..

اپنے رومینس میں جلجل اسے برداشت نہ ہوا..

کیا چاہتی ہو"

یہ ہی کہ کل آپ.. گندے ملے رہیں گے کے کوئی آپکی طرف نہ دیکھے "اور.. اور والا پرفیوم بھی نہیں لگائیں گے.. آپ اتنے پیارے کیوں ہیں سب.. آپکی طرف متوجہ ہوتے ہیں "وہ منہ بسور کر.. اسکے سینے پر مکے برسانے لگی..

شاہ میر نے ہنس کر اسکے دونوں ہاتھ تھام لیے.. اور تکیے پر لگا کر اسکے چہرے کے نزدیک اپنا چہرہ کیا..

میری دیوانی کون ہے" وہ اسکے ایک ایک نقش پر چھاتا اسک وبھکلا گیا...

بتاو "اسنے ضد کی..

ص.. سرف میں" حرم بمشکل بولی...
اور میں عاشق اپنی دیوانی کا.. کسی دوسرے کی جگہ نہیں.. ہم میں تیسرا کوئی نہیں..." وہ... اسکے ہلتے..
لبوں پر قفل ڈال چکا تھا...
حرم سرخ ہو گئی... جبکہ.. اسک ااقارا.. اسے.. بہت اچھا لگا تھا.. یہ پہلا اقرار تھا.. اسکا..

....

شانزے کو رخصت جرت ہویے.. اسکے ہاتھ کانپ اٹھے تھے.. وہ نہیں جانتا تھا وہ ایسا فیل کیوں کر رہا ہے..
امان کے پاس.. حرم ونیزے شہروز سب تھے جب کہ.. وہ تنہا کھڑا.. وہاں سے ابھی گزرنے والی گاڑیوں کی دھول دیکھ رہا تھا..
فکر مت کرو... وہ خوش رہے گی "رضا صاحب نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا.. اسکا شانہ کافی مظبوط تھا.. جبکہ.. اسکی آنکھوں کی سرخی.. اسکے اندر کی کیفیت کا پتہ دے رہی تھی...
کبھی الگ نہیں کیا. اسے خود سے.. اسکی حفاظت کسی ابگینت کیطرح کی ہے" وہ مظبوط آواز میں تاریک راستوں کیو دیکھتا بولا...
وہ اپنے باپ کے گھر گئی ہے..." رضا نے تسلی دینا چاہی..
یہ ہی خوف ہے "شاہ میر نے سرد انداز میں کہا...
اپنے سارے خوف نکال کیوں نہیں دیتے" رضا کو اسکی کوئی بات اب بری نہیں لگتی تھی...

جو خوف آپکے کی جڑوں میں سما جائیں وہ کبھی نہیں نکلتے" اسنے دو بادو جواب دیا..

اگر میں کہو... میں تمھارے سارے خوف اپنے سینے میں.. قید کر لینا چاہتا ہوں.. میں چاہتا.. ہوں..

تم خوش رہو.. ان سب.. وسوسوں اور وحموں سے نکل کر" اسکا رج اپنی جانب موڑ کر وہ اسے دونوں شانوں سے تھام چکے تھے..وہ انھیں کیطرف دیکھ رہا تھا...

جبکہ اب سب انکے پیچھے آ کھڑے ہوئے تھے...

شاہ میر نے.. انکے ہاتھ اپنے شانے سے ہٹائے.. اور ایکدم بڑھا کر انکے سینے سے لگ گیا...

وہاں سب ساکت رہ گئے جبکہ رضا.. خود بے حس و حرکت تھے کسی کو ماید ہی نہیں تھی.. ایسی..

میں نے اکیلے جینا سیکھ لیا. ہے..

جدا کے بعد کسی کا سہارا یہ آسرا.. اب مجھے سمبھال نہیں سکتا...

میرے اندر موجود خوف کو.. میں خود توڑ سکتا ہوں.. اور کوئ نہیں.. یہ آپکی کنسرن.. اتنی محبت ت اتنی کئیر.. مجھے..

اور وہموں کا شکار کرتی ہے...

مگر مجھے امید ہے.. آپ اپنی بیٹی کے ساتھ کوئی ستم.. برداشت نہیں کریں گے....

یہ پہلی امید ہے آپ سے... پورا اترنا یہ نہ اترنا.. آپکا کام ہے.. میں خود کا.. اور اپنے رشتوں کا خیال.. رکھ سکتا ہوں..

میں رضا خان نہیں ہوں....

اور نہ رضا خان.. بن سکتا ہوں.....

اور نہ رضا خان کی کوئی مدد چاہتا ہوں...
میں نہیں جانتا.. میں اپنا دل کیوں نہیں صاف کر پا رہا...
مگر.. اپنی بہن کو اللہ کے بعد آپکے حوالے کر رہا ہوں.. اسے دل کو بھی ہلکی سی بھی ٹھینس پہنچی... تو ماں کا غم تو برداشت کر گیا تھا... بہن... کے لیے.. میں.. آپکے سارے خاندان کو میٹا دوں گا...
وہ انکے گلے سے ہٹا... رضا کی خاموشی نہ ٹوٹی جبکہ.. وہ.. بھی اگلی نظر ڈالے بغیر ان سے جدا ہو گیا...
پشتاوے..
ان کے ارد گرد چھوڑ کر.. وہ چلا گیا تھا...

....

دو ماہ بعد....
آف خدا یہ دونوں کتنے پیارے ہیں "شانزے کی چہکتی آواز پر.. حرم کی آنکھ کھولی.. تو اماں.. اسپر.. دورد پھونک رہیں تھیں..
یہ تو.. بہت شرارتی لگ رہا ہے" اسنے.. فیضان کے ہاتھ میں موجود بچے.. کو دیکھ کر کہا..
یار یقین مانو. شاہ میر بھائی بہت ایمپریسیو ہیں ہر کام میں آگے.. مجھے بھی ٹوئنز چاہیے" وہ اسکے کان میں بولتا.. شانزے کو بلش کر گیا...
لاو.. حرم کے پاس "اماں نے شانزے اور فیضان کو کہا.. تو.... وہ دنوں بیڈ کے پاس آئے..
میر"اسنے بچوں کو دیکھے بغیر میر کے بارے میں پوچھا...

وہ ڈیوٹی پر ہیں میڈم..."
فیضی نے جھوٹ بولا.. حرم.. حیران رہ گئ
تمھیں پتہ ہے لالا جان نکال لیں گے تمھاری" شانزے نے اسے ٹوکا تو وہ ڈر گیا..
بہن تمھارا بندہ.. یہیں تھا.. اور اب بھی ڈاکٹر سے تمھارے بارے میں تسلی لے رہا ہے "فیضی نے ہاتھ جوڑے تو حرم مسکرا دی..
آ گے نہ لائن پر" وہ ہنسی.. تو.. وہ لوگ بھی ہنس دیے..
اسنے.. اپنے دونوں بیٹوں کو دیکھا.. جو بلکل سفید.. اور خاصے صحت مند تھے..
مجھ سے تو اٹھائے نہیں جا رہے "حرم نے کہا تو اماں نے ٹوکا..
بری بات نظر لگ جاے گی"
انھوں نے دنون بچوں کو تھاما..
بلکل میرے شاہ میر جیسے ہیں" وہ خوشی سے نہال ہوتیں بولیں...
تبھی شاہ میر شہروز اور ونیزے بھی روم میں آئے..
شاہ میر نے حرم کو دیکھا..
اور اسکی جانب بڑھا..
ٹھیک ہو" وہ اسکے بال پیچھے کرتا بولا...
جی" حرم مسکرای ..
آپ نے.. بیبیز کو نہیں دیکھا" حرم اسکی نظروں سے گھبرائ...

مجھے تو اپنے بیبی کو دیکھنا ہے تمھارے بیبیز کو بعد میں دیکھ لوں گا" وہ چاہت سے بولتا اسکے ہاتھ چوم گیا.. جبکہ حرم سب کی موجودگی میں اسکی حرکت سے پریشان ہوی... جو بے پرواہ تھا..

یہ ہوتا.. ہے حوصلہ"فیضان.. نے آہستگی سے کہا...

جو ہمارے پاس نہیں ہے "شہروز نے.. دھوائ دی...

تیرا غم میرا غم ایک سا صنم" فیضان. نے نہ دیکھتے آنسو صاف کیے. اور دوں ہنستے ہوے ایک دوسرے کے گلے لگ گے..

ہو گیا تم دونوں کا.." شاہ میر انکی فضول گوی سن چکا تھا..

سوری لالا"شہروز نے تو جان چھڑای اب شاہ میر فیضان کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا جس سے کچھ بولا ہی نہ گیا..

تم باہر نکلو بتاتا ہوں تمھیں..

یہ کیسی دھمکی ہے"اسنے دھای دی..

جبکہ شاہ میر منہ ہر ہاتھ پھیر کر رہ گیا..

جبکہ فیضان شانزے کے ساتھ چیپکا..

حرم یہ سب دیکھ رہی تھی..

اس سے اپنی ہنسی کنٹرول نہیں ہو رہی تھی..

اچھا بس.. اب بچوں کو دیکھو" اماں نے.. اس کے ہاتھ میں بچے دیے..

تو شاہ میر.. کی آنکھ.. انکو دیکھ کر نم رہ گئ...

اسنے باری باری دونوں کے ماتھے چوم لیے...

اماں.. نے جبکہ اسکا ماتھا چوما... توتو.. نہ چاہتے ہوئے بھی اسکی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹا تھا...

یہ بہت پیارے ہیں.." اسنے.. اماں کیطرف دیکھا جو.. اسکا آنسو صاف کرتی اسکو دوبارہ پیار کر رہیں تھیں..

یہ میری سب سے قیمتی اولاد کی نسل ہے... پیاری نہ ہوتی.." اماں نے.. ہنستے ہوئے کہا.. تو وہ بھی ہنس دیا..

حرم نے شاہ میر کی فیلنگز سمجھتے ہوئے ہاتھ تھاما سب ہی.. اسکے ایک آنسو.. ہر عجیب کیفیت کا شکار تھے...

تھینکس الوٹ.." اسنے آٹھ کر.. حرم کی گود میں بچے دیے. اور اسکاماتھا چوما...

ھرم مسکرای مگر بچے بہت بھاری تھے.

یہ بہت بھاری ہیں آپ سمبھالیں" اسکے منہ سے پھیسل تو گیا.. اب شاہ میر کی گھوری نے.. اسکو زبان سنبھالنے پر مجبور کیا..

سوری"اسنے معصومیت سے کہا.. تو.. سب کا قہقہ نکلا جس میں.. شہروز اور فیضان کا سب سے آگے تھا...

بہت مبارک ہو...

میں اپنے پوتوں کو دیکھنا چاہتا ہوں اگر تم اجازت دو تو...

اپنی سب سے قیمتی اولاد کے بچے... دیکھنا چاہتا ہوں.. خدا کے لیے مجھے آنے کی اجازت دو" رضا کا میسیج دیکھ کر.. اسے.. اپنے ماں باپ کے اس جملے پر ہلکی سی حیرت بھی ہوی کیا وہ قیمتی تھا...؟

آ جائیں..." اسنے بس اتنا لکھا...

وہ خوش تھا..

اس لیے... خوش رہنا چاہتا تھا...

انھیں جواب دے کر.. وہ ھرم کے پاس آیا.. جو بچوں کے گالوں سے کھیل رہی تھی...

نام کیا رکھیں گے" اسنے حرم سے پوچھا..

شاف... اسنے ایک بچے کی ناک کھینچی.. جو رونے لگا...

جبکہ حرم ہنسنے لگی... اور شاہ میر نے جلدی سے.. روتے ہویے بچے کو.. پکڑ کر اسکو گھورا.

مہد" جبکہ ھرم نے مسکراتے ہوئے.. دوسرے بچے کو سینے سے لگایا..

جو... پرسکون دیکھای دے رہا تھا..

شاہ میر... نے مسکرا کر اسکیطرف دیکھا..

جہاں زندگی کے تمام رنگ اکھٹے تھے...

....

ختم شد